نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور
شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: سیزدہم | پارہ: ۲۹-۳۰ | باب: ۳۷۶۷-۳۹۲۱ | حدیث: ۶۶۷۱-۷۰۷۳

کتاب الأحکام، کتاب التَّمَنِّی، کتاب اخبار الآحاد، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنَّة، کتابُ الرَّدِّ عَلی الجهمیة وغیرهم التوحِیدِ

ناشر مکتبۃ الشیخ
۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: سیزدہم | پارہ: ۲۹-۳۰ | باب: ۳۷۶۷- ۳۹۲۱ | حدیث: ۶۶۷۱-۷۰۷۳

كتاب الأحكام، كتاب التَّمَنِّي، كتاب اخبار الآحاد، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنَّة، كتابُ الرَّدِّ عَلى الجهمية وغيرهم التَّوحِيْدِ

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

نام .... نصر الباری شرح اردو صحیح البخاری ﴿جلد سیزدہم﴾

مؤلف .... حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

ناشر .... مکتبۃ الشیخ ۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔

﴿انتباہ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً ... اما بعد

چونکہ طریقہ بیعت طریقت متوارثہ اور عند الصوفیہ متوارث ہے
اور اس طریقہ کا ثبوت قرآن پاک اور سنت شریفہ سے ہے اور اکابر
طریقت اپنے اپنے سلاسل سے اجازت بیعت طریقت دیتے آئے
ہیں ولہذا
حضرت مولانا محمد عثمان غنی المعروف بالعلامۃ شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور
چونکہ مسلک رشید علیہ متمسک ہیں اور مسلک رشیدیہ کے پابند
اتقوم والصواب طریقہ حقہ میں موصوف و ممدوح ہوا ہے مشائخ
کی شرائط کے مطابق سلسلہ چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ
میں بیعت لینے اور طالبین کی اصلاح کی اجازت دیتا ہوں
اللہ تعالیٰ مدد فرمائے ممدوح سے رشد و ہدایت کا کام لے اور
الصالحین میں اس حقیر فقیر کو فراموش نہ فرمائیں فقط

والسلام
عبد الرؤف غفور
مفتی دار الافتاء
مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم
۲۰ ذیقعدہ، یوم الجمعہ ۱۴۲۳ھ

مظفر حسین المظاہری

مدیر الجامعۃ الاسلامیۃ مظاہر علوم سہارنپور (یوپی) الہند

MUZAFFAR HUSAIN-AL-MAZAHIRI

NAZIM M... MAZAHIR ULOOM, SAHAR...PUR (U.P.)

تاریخ ۱۱ شعبان ۱۴۰۷ مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۸۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی جناب مولانا مولوی **محمد عثمان صاحب** زید کرمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے تمام احوال وکوائف ماشاء اللہ امید افزا اور قابل مسرت ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق وترقیات سے نوازے (آمین)
آپ کی صحبت لوگوں کے لئے ان شاء اللہ مفید ومؤثر ہوگی، جو لوگ آپ کے پاس آئیں ان کے مناسب حال
مفید باتیں بتائیے، خوش خلقی محبت اور نرمی سے سمجھاتے رہیں۔ لہٰذا حق تعالیٰ پر اعتماد کرکے آج مورخہ ۱۰ شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ
یوم دوشنبہ [illegible] آپ کو اجازت دیتا ہوں جو لوگ آپ کے پاس اصلاح وتربیت کیلئے آئیں ان کو سلسلہ میں
شامل فرمائیں اور صحیح طریق سے ان کی تربیت واصلاح فرماتے رہیں۔ چند امور کا اہتمام لازم وضروری ہے
معاملات کی صفائی کا خاص خیال رکھیں عام طور سے اپنے اندر بہت کوتاہی ہوتی ہے۔ گناہوں سے اجتناب
سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔ معمولات کی پوری پابندی بالخصوص فرائض کا اہتمام، نماز تکبیر اولیٰ سے پڑھنے کی
کوشش کیا کریں اور تمام امور میں اتباع سنت نبوی کی کوشش رکھی جائے ورنہ کم از کم شریعت کے خلاف تو
کوئی کام نہ ہو۔ پاکیزہ اخلاق کے پیدا کرنے اور رذائل کے ازالہ کی فکر دائمی طور پر کیا کریں۔
اپنے متعلق استحسان وتکمیل اور دوسروں کی تحقیر ذہن سے نکال دیں کہ یہی عجب ہے جو اس راہ میں سب سے زیادہ مہلک ہے
اسی طرح اگر استحقار ناس کا ہو تو تکبر ہے جس کی مذمت سے قرآن وحدیث لبریز ہے۔ اس اجازت پر
ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ میں کچھ ہو گیا ہوں بلکہ اپنے کو بے حقیقت تصور کرکے مزید ترقی کی فکر میں لگے رہیں ہر دن ترقی
کی صورت ہے۔ اندریں رہ می تراش ومی خراش تا دم آخر دمے فارغ مباش
حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کا عموماً اور تربیت السالک، انفاس عیسیٰ، روحانی امراض کے علاج کا ذکر،
ضیاء القلوب، قصد السبیل کا خصوصاً بغور مطالعہ کرتے رہیں۔ ارشاد فی سواء الطریق
[illegible] مجھ کو دعاؤں میں فراموش نہ کریں اور میری صحت کیلئے دعا فرمایا کریں
میرے حسن خاتمہ کی دعا اور کم از کم تین مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھ کر ثواب پہنچا دیا کریں

مظفر حسین المظاہری

۱۱ شعبان ۱۴۰۷ھ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الاحکام

ای ھذا کتاب فی بیان الاحکام

تحقیق وتشریح "احکام" بفتح الهمزه حکم کی جمع ہے وھو اسناد امر الی آخر اثباتا او نفیا (عمدہ) یعنی ایک چیز کو دوسری کے لئے ثابت کرنا یا ایک چیز کی دوسری سے نفی کرنا۔

وفی اصطلاح الاصولیین خطاب اللّٰه المتعلق بافعال المکلفین بالاقتضاء او التخییر (عمدہ)

اور اصولیین (فقہاء) کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا وہ خطاب جو مکلّف بندوں کے افعال کے ساتھ متعلق ہے اقتضاء یا تخییر کے ساتھ یعنی اللہ تعالیٰ مکلفین کو کچھ کرنے کا حکم دیتا ہے اور کچھ چیزوں سے باز رہنے کا حکم دیتا ہے اور کچھ چیزوں میں بندوں کو اختیار دیتا ہے چاہے وہ کرے یا نہ کرے۔

باب ۳۷۶۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ... ....وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ.

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

اور تم میں سے جو امیر ہو (اہل اختیار ہو) اس کی اطاعت کرو

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں لفظ باب ابوذر کے نسخہ کے علاوہ کسی نسخہ میں نہیں ہے۔

لم یثبت لفظ باب الا لابی ذر ولا یوجد فی کثیر من النسخ (عمدہ)

والطاعة هی الاتیان بالمامور به والانتهاء عن المنهی عنه (عمدہ)

طاعت (اور اطاعت) کے معنی ہیں حکم ماننا یعنی جس چیز کا حکم دیا جائے اسے کرنا اور جس سے منع کیا جائے اس سے باز رہنا۔ آیت کریمہ میں اطیعوا اطاعت سے امر کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں تم اطاعت کرو، تم حکم مانو۔

"اولی الأمر منکم" یہ اُولی ذو کی جمع ہے، من غیر لفظه جو حالت نصب وجر میں اُولی اور حالت رفع میں اولوا ہوگا۔

اولی الامر سے کیا مراد ہے؟ خود امام بخاریؒ نے اس کی تفسیر نقل کی ہے ذوی الامر (بخاری ج:۲،ص:۶۵۹) یعنی امراء وحکام۔ چنانچہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں والمراد من قوله "واولى الامر منكم" الامراء قاله ابو هريرةؓ وقال الحسن العلماء وقال مجاهد الصحابة وقال زيد بن اسلم هم الولاة یعنی والیان ملک مراد ہیں۔

ان اقوال میں کوئی منافاۃ نہیں سب ہی مراد ہو سکتے ہیں مسلمانوں پر ملک کے حکام وسلاطین کی اطاعت بھی واجب ہے اور صحابہ کرام ومفتیان عظام ومجتہدین کرام کی اطاعت بھی واجب ہے بشرطیکہ حق کے خلاف نہ ہو چنانچہ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولم يقل واطيعوا اولى الامر ليؤذن بانه لا استقلال لهم فى الطاعة استقلال الرسول فدلت الآية على ان طاعة الامراء واجبة اذا وافقوا الحق فاذا خالفوه فلا طاعة لهم لقوله عليه الصلوٰة والسلام لا طاعة لمخلوق فى معصية الخالق (قس)

۶۶۷۱﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيْرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيْرِي فَقَدْ عَصَانِي﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی (كما فى قوله تعالىٰ: من يطع الرسول فقد اطاع الله. سورة النساء) اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر (یعنی میرے متعین کیے ہوئے امیر) کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۷، ومر الحديث ص:۴۱۵۔

۶۶۷۲﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: سن لو تم میں سے ہر شخص نگراں

(نگہبان) ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت (یعنی ماتحتوں) کے متعلق سوال کیا جائے گا پس امام (حاکم) لوگوں پر نگراں ہے اور اس سے (قیامت کے روز) اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا اور مرد اپنے گھر والوں کا نگراں ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں (اور اس کے بچوں) کی نگراں ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا اور شخص کا غلام (نوکر) اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا، غرض تم میں سے ہر ایک شخص نگراں ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الترجمة تدل على وجوب طاعة الائمة واقامة حقوقهم فكذلك هنا على وجوب امور الرعية على الائمة ففى هذا المقدار كفاية لوجه المطابقة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۵۷، ومر الحديث ص: ۱۲۲، وص: ۳۲۴، وص: ۳۴۷، وص: ۳۸۴، وص: ۷۷۹، وص: ۷۸۳، مسلم جلد ثانی ص: ۱۲۲۔

تشریح وقال بعضهم يدخل فى هذا العموم المنفرد الذى لا زوجة له ولا خادم فانه يصدق عليه انه راع على جوارحه حتى يعمل المامورات ويجتنب المنهيات فعلا ونطقا واعتقادا فجوارحه وقواه وحواسه رعيته الخ (قس).

۳۷۶۸ ﴿بَابٌ اَلْأُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ﴾

امراء (خلفاء) قبیلہ قریش سے ہوں گے

تشریح الامراء مبتدأ ومن قريش خبره، اى الامراء كائنون من قريش (عمده)

یہ ترجمہ خود ایک حدیث کا لفظ ہے جیسا کہ علامہ عینیؒ کہتے ہیں "قيل لفظ الترجمة لفظ حديث اخرجه الخ (عمده) لیکن چونکہ وہ بخاری کی شرط پر نہ تھی اس لئے بخاری اس حدیث کو نہ لاسکے اور اپنے معمول کے مطابق ترجمہ میں ذکر فرمادیا۔

جمہور علماء سلف وخلف کا یہی قول ہے کہ خلافت وامامت کے لئے قریشی ہونا شرط ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث سے استدلال کر کے حضرات انصار رضی اللہ عنہم کے دعویٰ کو رد کیا جب حضرات انصار نے کہا کہ ایک امیر انصار میں سے رہے اور ایک قریش میں سے، جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الائمة من قريش تمام صحابہ نے اس پر اتفاق کیا گویا اجماع ہوگیا کہ خلافت کے لئے قریش میں سے ہونا شرط ہے۔

امام بخاریؒ نے اسی سلسلے میں دو حدیثیں نقل کی ہیں۔

۶۶۷۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّهُ

سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالاً مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلاَ تُوْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لاَ يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلاَّ كَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ تَابَعَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ﴾

ترجمہ امام زہریؒ نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ وہ (محمد بن جبیر) قریش کے ایک وفد کے ساتھ حضرت معاویہ ؓ کے پاس گئے تھے (ان کو مدینہ والوں نے بھیجا تھا معاویہ ؓ سے بیعت کرنے کیلئے جب حضرت امام حسن ؓ نے خلافت انکے سپرد کردی تھی) معاویہ ؓ کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قبیلہ قحطان کا ایک شخص بادشاہ ہوگا یہ سن کر معاویہ ؓ غصہ ہوئے اور کھڑے ہوکر اللہ کی تعریف اسکی شان کے مطابق کی پھر فرمایا اما بعد! مجھ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں، یہی لوگ تم میں سے جاہل ہیں پس تم لوگ ایسے خیالات سے بچتے رہو جو گمراہ کرنے والے ہیں اسلئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرمارہے تھے کہ یہ امر (خلافت کا معاملہ) قریش میں رہے گا جب تک وہ لوگ دین (وشریعت) کو قائم رکھیں گے جو کوئی بھی انکی دشمنی کرے گا اللہ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرائیگا۔

(معلوم ہوا جب قریش دین وشریعت کی پیروی چھوڑ دیں گے تو مخالفت بھی جائز اور خلافت بھی مٹ جائے گی)

"تابعہ الخ" شعیب کے ساتھ اس حدیث کو نعیم بن حماد نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن جبیر سے روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۱۰۵۷، ومر الحديث ص: ۴۹۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص: ۵۶۷۔

۶۶۷۴﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ معاملہ (یعنی خلافت کا معاملہ) ہمیشہ قریش ہی میں رہے گا جب تک ان میں دو افراد بھی باقی رہیں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۱۰۵۷، ومر الحديث ص: ۴۹۷۔

تشریح: یہ ارشاد اگرچہ خبر ہے لیکن بمعنی امر ہے یعنی غیر قریش کو خلیفہ بنانا درست نہیں جب تک ان میں صرف دو آدمی بھی ایسے موجود ہوں جو علی منہاج النبوۃ حکومت کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہوں۔

۳۷۶۹ ﴿بَابُ أَجْرِ مَنْ قَضَى بِالْحِكْمَةِ﴾

لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ.

اس شخص کے اجر(ثواب) کا بیان جس نے حکمت کے ساتھ فیصلہ کیا

(یعنی اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ کیا) بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے: اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جو اللہ نے نازل کیا ہے تو یہی لوگ فاسق ہیں (سورہ مائدہ)

(معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے موافق فیصلہ کریں انہیں ثواب ملے گا)

۶۶۷۵﴿حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشک تو صرف دو اشخاص پر کرنا چاہئے (یعنی رشک کے قابل صرف دو آدمی کی خصلت ہے) ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر اس کو حق کے راستے میں خرچ کرنے کی قدرت دی (کہ وہ نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے) اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کا علم دیا وہ اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقة الحديث للترجمة في قوله: آتاه الله حكمة فهو يقضي بها.

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص:۱۰۵۷، ومر الحدیث فی العلم ص:۱۷، وفی الزکوۃ ص:۱۸۹، ویاتی ص:۱۰۸۸۔

تحقیق وتشریح: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۴۰۱۔

۳۷۷۰ ﴿بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً﴾

اى باب وجوب السمع والطاعة للامام الاعظم (قس)

امام(یعنی خلیفۃ المسلمین اور بادشاہ اسلام) کی بات سننا اور ماننا

(واجب ہے) بشرطیکہ گناہ کی بات یعنی حکم خلاف شرع نہ ہو (ورنہ اطاعت واجب نہیں، اذ لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق).

۶۶۷۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (حاکم کی بات) سنو اور اطاعت کرو خواہ ایک ایسے حبشی (غلام) کو تم پر حاکم بنا دیا جائے جس کا سر گویا منقی کی طرح ہو۔

(كَأَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيبَة کنایہ ہے بدصورتی سے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۱۰۵۷، ومر الحدیث ص: ۹۶، وص: ۹۷، ابن ماجہ ص: ۲۱۱۔

تشریح وهذا في الامراء والعمال دون الخلفاء لان الحبشي لا يتولى الخلافة لان الائمة من قريش (عمده)

یعنی اگر خلیفۃ المسلمین کسی غزوہ یا سریہ میں کسی حبشی کو امیر یا عامل بنادے تو ان کی اطاعت کرنی چاہئے حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی غلام خلیفہ ہو کیونکہ حبشی غلام خلیفہ ہو ہی نہیں سکتا خلافت کے لئے قریشی ہونا شرط ہے قریشی کے علاوہ کسی کی خلافت صحیح نہیں کما مر۔

۶۶۷۷ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. ﴾

ترجمہ ابو رجاء عمران عطاردی سے روایت ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے امیر (حاکم) سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھی تو اسے صبر کرنا چاہئے اس لئے کہ جو شخص ایک بالشت بھی جماعت سے جدا ہو کر مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(وليس المراد انه يكون كافرا بذلك) (قس)

(یعنی جاہلیت کی موت سے مراد یہ ہے کہ وہ گناہ گار ہو کر مرا یہ مراد نہیں کہ وہ کافر ہو گیا)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فليصبر الى آخره" لانه يدل على وجوب السمع و الطاعة للائمة (عمده).

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۱۰۵۷، ومر الحدیث ص: ۱۰۴۵۔

تشریح | حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ خلیفۃ المسلمین، مسلمان حاکم کی جماعت واطاعت سے نکلنا جائز نہیں جیسا کہ خوارج حضرت علی ؓ کی اطاعت سے نکل کر گمراہ ہوئے۔

۶۶۷۸﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ (ابن عمر) ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (امیر وامام کی بات) سننا اور اطاعت کرنا (ماننا) واجب ہے ان چیزوں میں بھی جو وہ پسند کرتا ہے اور ان میں بھی جو ناپسند کرتا ہے جب تک معصیت (گناہ) کا حکم نہ دیا جائے پھر جب گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سننا چاہئے اور نہ اطاعت (یعنی اس پر عمل نہیں کرنا چاہئے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۷، ومر الحديث ص:۴۱۵، واخرجه مسلم فی المغازی و ابو داؤد فی الجهاد.

تشریح | معلوم ہوا کہ خالق کائنات پروردگار عالم کے حکم کے خلاف کسی کا حکم نہ سننا چاہئے اور نہ عمل، البتہ جب تک حاکم (بادشاہ اسلام) کسی گناہ کا حکم نہ دے تو اس کی بات سننی اور اطاعت کرنی واجب ہے۔

۶۶۷۹﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ قَدْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا نَارًا فَلَمَّا هَمُّوا بِالدُّخُولِ فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارًا مِنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ.﴾

ترجمہ | حضرت علی ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک سریہ (۹ھ) میں روانہ کیا اور ان پر انصار میں سے ایک صاحب کو امیر بنایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ امیر کی اطاعت کریں پھر امیر (کسی وجہ سے) ناراض ہو گئے اور فوجیوں سے پوچھا

کہ کیا تمہیں نبی اکرم ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ سب نے کہا ہاں حکم دیا ہے امیر نے کہا میں تم لوگوں کو حکم دیتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کرو اور آگ لگاؤ اور اس میں گھس جاؤ چنانچہ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی پھر جب گھسنے کا ارادہ کیا تو ایک دوسرے کو کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور ان میں سے بعض نے کہا بلاشبہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اتباع کی (اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑا) صرف (دوزخ کی) آگ سے بچنے کے لئے کیا پھر ہم آگ میں داخل ہو جائیں اسی کشمکش میں آگ بجھ گئی اور امیر کا غصہ بھی سرد ہو گیا پھر نبی اکرم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر یہ لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو اس میں سے کبھی نہ نکلتے اطاعت تو صرف نیک کاموں میں ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۵۷ تا ص:۱۰۵۸، ومر الحديث في المغازي ص:۶۲۲، ويأتي ص:۱۰۷۷ تا ص:۱۰۷۸۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۴۱۳۔

﴿بَابٌ [۱۷۷۱] مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا﴾

ای هذا باب فی بیان حال من لم يسأل الامارة قوله "اعانه الله جواب مَنْ".

جو شخص حکومت طلب نہیں کرتا (اور بلا طلب حکومت و سرداری ملے)

تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے (کہ نیک نامی کے ساتھ اس کی حکومت گذرے گی)۔

افادہ: ہمارے ہندوستانی نسخہ میں ہے "من لم يسأل الله الخ" لیکن شروح معتبرہ مثلاً عمدۃ القاری، فتح الباری، ارشاد الساری اور کرمانی کسی میں بھی یہاں لفظ اللہ نہیں ہے، بلکہ صرف لم يسأل الامارة ہے وهو الاوجه.

۶۶۸۰﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.﴾

ترجمہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ امارت (حکومت) کا طالب نہ بننا اس لئے کہ اگر سوال پر (طلب کے بعد) تجھے امارت دی گئی تو وہ تیرے ہی سپرد

رہے گی (یعنی تیرے حریص ہونے کی وجہ سے تیری مدد نہیں ہوگی) اور اگر تمہیں بغیر مانگے دی گئی تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر تم نے قسم کھائی پھر دیکھا کہ اس کا غیر اس سے بہتر ہے تو وہ کام کر جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۵۸، ومر الحدیث ص: ۹۸۰، وص: ۹۹۵، ویاتی ص: ۱۰۵۸۔

تشریح | فكفر عن يمينك الخ: یہ حکم یمین منعقدہ کا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کام کروں گا پھر سمجھ میں آیا کہ اس کام کو نہ کرنا بہتر ہے تو قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنا چاہئے۔ عندالاحناف قسم توڑنے سے پہلے اگر کفارہ ادا کیا تو وہ کفارہ ادا نہیں ہوگا قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینا واجب ہوگا حدیث میں وات الذی هو خیر سے غلط فہمی نہ ہو کیونکہ واؤ حرف عطف ترتیب کے لئے نہیں آتا ہے۔

﴿بَابٌ مَنْ سَأَلَ الإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا﴾ ۳۷۷۲

جوشخص حکومت (سرداری) مانگ کریگا وہ اسکے حوالہ کردیا جائیگا، یعنی اسکی مدد نہیں کی جائیگی

٦٦٨١ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ حکومت مت طلب کرنا کیونکہ اگر تمہیں مانگنے کے بعد ملی تو تم اس کے حوالے کردیئے جاؤ گے اور اگر تمہیں مانگے بغیر ملی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات کی قسم کھالو پھر اس کے غیر میں بھلائی دیکھو تو وہ کرلو جس میں بھلائی ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور في الباب الذي قبله وهو حديث واحد غير انه جعل له ترجمتين باعتبار اختلاف رواته وباعتبار قسمته على شطرين فجعل لكل شطر ترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۵۸، ومر الحدیث ص: ۹۸۰، وص ۹۹۵۔

تشریح | سابق حدیث کی تشریح دیکھئے۔

۳۷۷۳
﴿باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الحِرْصِ عَلَى الإِمَارَةِ﴾

امارت (حکومت وسرداری) کی لالچ مکروہ ناپسندیدہ ہے

۶۶۸۲﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتْ الْفَاطِمَةُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک تم لوگ امارت (حکومت وسرداری) کی لالچ کروگے اور یہ قیامت کے دن باعث ندامت ہوگی پس کیا ہی بہتر ہے دودھ پلانے والی اور بری ہے دودھ چھڑا دینے والی، اور محمد بن بشار نے کہا ہم سے عبداللہ بن حمران نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے سعید مقبری نے بیان کیا انہوں نے عمر بن حکم سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے ان کا قول نقل کیا (یعنی موقوفا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۱۰۵۸، و الحديث اخرجه النسائي في البيعة و السير و القضاء.

تشریح وستكون ندامة: اى ستكون الامارة ندامة يوم القيامة يعنى لمن لم يعمل فيها بما ينبغى مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی امارت و سرداری پر فائز ہونے کے باوجود کنبہ پروری، رشتہ داری اور رشوت سے محفوظ رہ کر عدل وانصاف سے کام لیتا رہا تو وہ بلاشبہ عذاب آخرت سے محفوظ رہے گا یہ نہایت مشکل ہے اسی لئے ارباب عقل ودانش متقی نے ہمیشہ گریز کیا چنانچہ دنیا کے عظیم مجتہد فرشتہ خصلت انسان امام اعظم ابوحنیفہؒ نے جیل وقید قبول فرمایا لیکن امارت وقضاء کا عہدہ قبول نہیں کیا ان کے علاوہ اور بھی بزرگوں کے واقعات ہیں۔

"فنعم المرضعه الخ" امارت وحکومت کے ملنے اور ہاتھ سے جاتے رہنے کی طرف اشارہ ہے چنانچہ بارہا خود ہندوستان میں دیکھا ہے کہ کبھی وزارت ہے اور کبھی جیل اور قوم کا سب وشتم برا بھلا لعن طعن الگ، مزید برآں عذاب آخرت۔

۶۶۸۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي

فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّا لَا نُوَلِّي هٰذَا مَنْ سَأَلَهُ مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ.

ترجمہ حضرت ابوموسیٰؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنی قوم (یعنی قبیلہ اشعر) کے دو شخصوں کے ساتھ حاضر ہوا ان دونوں میں سے ایک نے کہا یارسول اللہ ہمیں کہیں کا امیر (عامل) بنا دیجئے اور دوسرے صاحب نے بھی یہی خواہش ظاہر کی اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم اس شخص کو والی نہیں بناتے ہیں جو طلب کرے اور نہ اسے جو اس پر حریص ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۸، ومر الحدیث ص:۳۰۱، وص:۱۰۲۳ البطولہ۔

﴿بَابٌ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ﴾ ۳۷۷۴

جو کسی رعیت کا نگراں (والی) بنایا گیا ہو اور اس نے خیر خواہی نہیں کی

تحقیق و تشریح من استُرعِيَ: بضم المثناه على البناء للمجهول.

فلم ينصح: یعنی رعیت کی خیر خواہی نہیں کی مثلاً رعایا کی دینی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کی، ان کے جائز و ضروری حقوق میں کوتاہی بلکہ ظلم کرتا رہا۔ وجواب مَن محذوف اكتفى من ذكره بما في حديث الباب.

۶۶۸۴﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.﴾

ترجمہ حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسارؓ کی عیادت کے لئے اس مرض میں آیا جس میں آپ کا انتقال ہوا تو حضرت معقل نے اس سے کہا کہ میں تجھ سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جس کو میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایسا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رعیت کی نگہبانی پر مقرر کیا اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہ کرے تو قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔ (یعنی جنت میں داخل ہونا نصیب نہ ہوگا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۵۸، یاتی ص:۱۰۵۸، اخرجه مسلم فی الایمان.

تشریح | بعض روایت میں ہے کہ اللہ اس پر جنت کو حرام کردے گا، طبرانی کی روایت میں ہے کہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو ستر برس کی راہ سے محسوس ہوگی۔

ازالۂ شبہ | (۱) حدیث پاک استحلال پر محمول ہے، (۲) زجر وتوبیخ پر محمول ہے واللہ اعلم۔

۲۶۸۵ ﴿حَدَّثَنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَائِدَةُ ذَكَرَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُودُهُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.﴾

ترجمہ | حضرت حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ ہم حضرت معقل بن یسار ؓ کی عیادت کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر عبیداللہ بھی ہماری مجلس میں آیا تو حضرت معقل ؓ نے اس سے کہا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر کوئی مسلمانوں کی کسی جماعت کا حاکم بنایا گیا ہو اور رعیت کی خیانت و بدخواہی پر اس کا خاتمہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | ھذا طریق آخر فی الحدیث السابق.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۵۸ تا ص:۱۰۵۹، ومر الحدیث ص:۱۰۵۸۔

تشریح | اشکال کا جواب گذر چکا ہے، ۱؎ صلحاء کرام کے ساتھ دخول اوّلی اس پر حرام ہے، ۲؎ محمول علی الزجر والتوبیخ، ۳؎ محمول علی الاستحلال. واللہ اعلم

اس حدیث میں ظالم حاکموں پر، ظالم سرداروں پر وعید شدید کا بیان ہے۔

﴿بَابٌ (۳۷۷۵) مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ﴾

ای ھذا باب بالتنوین، ای ھذا باب فی بیان من شاق علی الناس شق اللہ علیہ لان الجزاء من جنس العمل

جو شخص لوگوں کو مشقت میں مبتلا کرے گا (یعنی بندگان خدا کو ستائے گا)...

...مشقت میں پھنسائے گا اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا۔

۲۶۸۶ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ

شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقْ يَشْقُقِ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنْدَبٌ قَالَ نَعَمْ جُنْدَبٌ.

ترجمہ ابوتمیمہ طریف بن مجالد (ابوتمیمہ کنیت طریف بن مجالد) نے بیان کیا کہ میں صفوان بن محرز (تابعی) اور حضرت جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب (یعنی اصحاب صفوان) کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ لوگوں کو (صفوان اور ان کے اصحاب کو) نصیحت کر رہے تھے پھر لوگوں نے (صفوان اور ان کے اصحاب نے) حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ فرما رہے تھے جو سنانا چاہے گا (جو نیک عمل ریا کاری صرف لوگوں میں شہرت کے لئے کرے گا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بدنیتی سب کو سنا دے گا (یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکو رسوا کرے گا)۔

"وَمَنْ يُشَاقِقْ يَشْقُقِ اللَّهُ" الخ فرمایا اور جو لوگوں پر سختی کرے گا (تکلیف میں مبتلا کرے گا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر سختی کرے گا (تکلیف میں مبتلا کرے گا) اس پر لوگوں نے (صفوان اور ان کے اصحاب نے) حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ہمیں اور نصیحت فرمایئے تو حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے انسان کے جسم میں سے (مرنے کے بعد) اس کا پیٹ سڑتا ہے، پس جو کوئی استطاعت رکھتا ہے کہ حلال وطیب کے سوا کچھ نہ کھائے تو وہ ایسا ہی کرے (یعنی حرام سے پرہیز کرے) اور جو کوئی استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے درمیان اور جنت کے درمیان ہتھیلی بھر خون حائل نہ ہو جو اس نے بہایا ہو (یعنی ناحق خون بہایا ہو) تو اسے ایسا کرنا چاہئے، "قلت لابی عبداللہ" فربریؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے پوچھا کون صاحب اس حدیث میں کہتے ہیں سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انہوں نے کہاں ہاں جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۵۹، متن حدیث کا صرف ایک ٹکڑا دوسری سند سے ص:۹۶۲۔

تشریح حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو اعمال وعبادات نام ونمود اور بطور ریا کاری ہوں وہ بجائے ثواب کے باعث عقاب ہیں اعمال وعبادات میں اخفاء مطلوب ہے البتہ وہ اعمال جن کا اظہار ضروری ہے جیسے فرائض جماعت کی نماز وغیرہ۔

۳۷۷۶ ﴿بَابُ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ﴾

وَقَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ

راستے میں فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

اور یحیٰ بن یعمر (تابعی) نے راستے میں فیصلہ کیا اور امام شعبی نے اپنے گھر کے دروازے پر فیصلہ کیا۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ فتویٰ دینے یا فیصلہ کرنے کے لئے کوئی خاص مقام کچہری یا مسجد شرط نہیں ہے۔

۲۶۸۷ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ میں اور نبی اکرم ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک شخص مسجد کی چوکھٹ پر ہم سے ملا اور دریافت کیا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ یہ سنتے ہی وہ شخص عاجز سا بن گیا (خاموش ہوگیا) پھر اس نے کہا یا رسول میں نے تو قیامت کے لئے نہ بہت روزے نہ زیادہ نماز وصدقہ تیار کیا ہے لیکن (اتنی بات ضرور ہے کہ) میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آنحضور ﷺ نے فرمایا تو (قیامت کے روز) اسی کے ساتھ رہے گا جس سے تو نے محبت کی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "عند سدة المسجد". یعنی آنحضور ﷺ نے مسجد کے دروازہ (چوکھٹ) پر چلتے چلتے یہ فتویٰ سنایا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۵۹، ومر الحدیث ص: ۵۲۱، وص: ۹۱۱۔

۳۷۷۷ ﴿بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ﴾

اس حدیث کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا کوئی دربان نہیں تھا

(یعنی کوئی باتنخواہ و وظیفہ والا دربان مقرر نہیں تھا کہ کسی ضرورتمند کو حضور اکرم ﷺ کے پاس آنے سے روکے بلکہ ہر شخص کو آپ ﷺ کے پاس جانے کی اجازت تھی)

۶۶۸۸﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ تَعْرِفِينَ فُلَانَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي قَالَ فَجَاوَزَهَا وَمَضَى فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ﷛ نے بیان کیا کہ وہ اپنے گھر کی ایک خاتون سے کہہ رہے تھے (پوچھ رہے تھے) کہ تو فلانی عورت کو پہچانتی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں پہچانتی ہوں، حضرت انس ﷛ نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ اس کے پاس سے گذرے اور وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو، اس خاتون نے جواب دیا میرے پاس سے چلے جاؤ میری مصیبت تم پر نہیں پڑی ہے حضرت انس ﷛ نے بیان کیا کہ پھر حضور اقدس ﷺ اس کے پاس سے ہٹ گئے اور چلے گئے پھر ایک صاحب (فضل بن عباس رضی اللہ عنہما) اس خاتون کے پاس گذرے اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا فرمایا تھا؟ خاتون کہنے لگی میں نے حضور اقدس ﷺ کو نہیں پہچانا، فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا وہ رسول اللہ ﷺ تھے (یہ سن کر خاتون نہایت کبیدہ خاطر و پریشان ہوئی) حضرت انس ﷛ نے بیان کیا کہ پھر وہ خاتون حضور اکرم ﷺ کے دروازے پر حاضر ہوئی تو انہوں نے آپ ﷺ کے یہاں کوئی دربان نہیں پایا عرض کرنے لگی یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم میں نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ صبر تو صدمہ کے شروع میں مطلوب ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فجاءت الى بابه فلم تجد عليه بوابا".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۹، ومر الحديث ص:۱۶۷، وص:۱۷۱، وص:۱۷۴۔

تشریح مقصد یہ ہے کہ جس صبر پر رحمت کی بشارت ہے وہ وہ صبر ہے جو صدمہ اولیٰ پر ہو یعنی صدمہ کے شروع میں کیا جائے ورنہ آہستہ آہستہ تو صبر آ ہی جاتا ہے۔

﴿بَابُ ۳۷۷۸ الْحَاكِمُ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ﴾

ماتحت حاکم اس شخص کے بارے میں قتل کا فیصلہ کرسکتا ہے جس پر قتل واجب ہے

بغیر اس امام کے جو اس کے اوپر ہے۔

تشریح حدود اور قصاص کا اختیار شہروں کے حکام (مثلاً ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے حکام) کو حاصل ہے اِن کے لئے

یہ ضروری نہیں کہ اپنے سے اوپر بادشاہ وقت سے اجازت لے البتہ دیہات کے چھوٹے چھوٹے عاملوں مثلاً مکھیا یا تھانہ کے کوتوال، داروغہ وغیرہ کو یہ حق حاصل نہیں، خلاصہ یہ ہے کہ قصاص کا فیصلہ لا یختص به الحاكم الاعلىٰ بل یقض به من كان تحته من الحكام ایضًا.

۶۶۸۹﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيْرِ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ قیس بن سعد بن عبادہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس درجہ میں رہا کرتے تھے جیسے سپاہیوں کا افسر امیر کے سامنے رہا کرتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث لان قيس بن سعد لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم كان فى مقدمة وينفذ فى اموره ويدخل فى الترجمة وان كان لا يخلى عن النظر (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۹۔

تحقیق وتشریح ''صاحب الشُرَط'' بضم الشين المعجمة وفتح الراء جمع شَرَطَةِ جس کے معنی علامت کے ہیں، صاحب الشُرط سے مراد سپاہیوں کا افسر ہے (یعنی کوتوال) حدیث پاک کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں کوتوال تھا، کیوں کہ حضور اقدس ﷺ اور خلفاء راشدین کے زمانے میں یہ منصب وعہدہ نہیں تھا یہ عہدہ بنی امیہ کے زمانہ میں ایجاد ہوا یہی وجہ ہے کہ حضرت انس ؓ نے صاحب الشرط نہیں کہا بلکہ بمنزلة صاحب الشرط فرمایا یعنی بطور تشبیہ۔

۶۶۹۰﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (یمن کی طرف) انہیں بھیجا تھا اور ان کے پیچھے ہی حضرت معاذ بن جبل ؓ کو بھیجا۔ (یعنی حاکم بنا کر حضور ﷺ نے دونوں کو یمن بھیجا البتہ دونوں کا علاقہ الگ الگ متعین فرما دیا تھا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان هٰذا الحديث قطعة من الحديث الذى اخرجه مطولا فى كتاب استتابة المرتدين بهٰذا الاسناد بعينه الخ ص:۱۰۲۳۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۹، ومر الحديث مطولا ص:۱۰۲۳۔

۶۶۹۱﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ مَا لِهٰذَا قَالَ أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتّٰى أَقْتُلَهُ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اسلام لایا پھر یہودی ہوگیا (یعنی مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہوگیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا) اتنے میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (اپنے علاقہ سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس) آئے اور وہ شخص حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس (بندھے ہوئے شخص) کا کیا معاملہ ہے؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ شخص اسلام لایا پھر یہودی ہوگیا، معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق اسے قتل نہ کرلوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرناه في الحديث السابق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۹، ومر ص:۱۰۵۹۔

تشریح | مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجیے نصر الباری جلد ہشتم ص:۴۱۴۔

﴿بَابٌ [۳۷۷۹] هَلْ يَقْضِي الْقَاضِي أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ﴾

کیا قاضی (یا حاکم) غصے کی حالت میں فیصلہ یا فتویٰ دے سکتا ہے؟

تشریح | حدیث پاک سے جواب معلوم ہوجائے گا کہ غصے کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

۶۶۹۲﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ بِأَنْ لَا تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.﴾

ترجمہ | عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے (عبیداللہ) کو لکھا جو سجستان میں (قاضی) تھے کہ غصے کی حالت یں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا اس لیے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ کوئی حاکم غصے کی حالت میں دو شخصوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۶۰، والحدیث اخرجه مسلم فی الاحکام وابو داؤد فی القضاء والترمذی فی الاحکام والنسائی فی القضایا وابن ماجه فی الاحکام (قس).

۶۶۹۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا قَالَ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں واللہ فجر کی نماز میں فلاں (امام) کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہوں (شرکت نہیں کر پاتا) کیونکہ وہ ہمارے ساتھ اس نماز کو بہت طویل کر دیتے ہیں حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی وعظ ونصیحت میں اس دن سے زیادہ غضبناک نہیں دیکھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ (عبادت سے) نفرت دلانے والے ہیں دیکھو جو کوئی شخص تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ مختصر پڑھے کیونکہ نمازیوں میں بوڑھے اور کمزور اور ضرورت مند (سب ہی) ہوتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۶۰، ومر الحدیث ص:۱۹، وص:۹۷، وص ۹۸، وص:۹۰۲۔

۶۶۹۴﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكَرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی بیوی (آمنہ بنت غفار) کو طلاق دے دی جب کہ وہ حیض میں تھیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ اس پر بہت ناراض ہوئے پھر فرمایا کہ انہیں چاہئے کہ اس سے رجوع کر لیں اور اسے اپنے پاس رکھیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں پھر حائضہ ہوں اور پھر پاک ہوں تب، اگر وہ طلاق دینا مناسب سمجھیں تو طلاق دیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۶۰، ومر الحديث في التفسير ص: ۲۷۹، وص: ۷۹۰، وص: ۸۰۳۔

تشریح مسئلہ طلاق پر مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص: ۶۹۱۔

﴿ بَابٌ ۳۷۸۰ مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ... ﴾

...إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُوْنَ وَالتُّهْمَةَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ خُذِي مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ وَذٰلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرًا مَشْهُوْرًا.

ان فقہاء کرام کا بیان جنہوں نے یہ جائز ودرست جانا کہ لوگوں کے معاملے میں...

...اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرسکتا ہے جب کہ بدگمانی اور تہمت کا اندیشہ نہ ہو۔

وَأَشَارَ بهٰذا الى قول الامام ابى حنيفة رضى اللّٰه تعالىٰ عنه فان مذهبه ان للقاضى ان يحكم بعلمه فى حقوق الناس وقيد به لانه ليس له ان يقضى بعلمه فى حقوق اللّٰه كالحدود (عمده)

''كما قال النبى صلى اللّٰه عليه وسلم'' الخ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہند (حضرت ابوسفیان کی بیوی) سے کہا تھا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تیرے اور تیرے بچوں کے لیے کافی ہو اور یہ اس وقت ہوگا جب معاملہ معلوم ومشہور ہو۔

۶۶۹۵﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَهَا لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَعْرُوْفٍ.﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ (حضرت ابوسفیان ﷺ کی زوجہ) آئیں اور کہنے لگیں یارسول اللہ خدا کی قسم روئے زمین پر کسی خیمہ والے کا (یعنی پوری دنیا میں کسی گھرانے کا) ذلیل ہونا مجھ کو اتنا پسند نہ تھا جتنا آپ ﷺ کے گھر والوں کا ذلیل ہونا، پھر آج (اس کے برعکس) یہ حال ہوگیا کہ ساری زمین کے لوگوں میں کسی گھرانے کا عزت دار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں ہے جتنا آپ ﷺ کے گھرانے والوں کا عزت دار ہونا پسند ہے،

(کیونکہ میں مسلمان ہوگئی ہوں) پھر انہوں نے کہا کہ ابوسفیان ﷺ (میرا شوہر) بخیل آدمی ہے کیا مجھ پر کوئی حرج (گناہ) ہوگا اگر میں اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو (بغیر ان کی اجازت کے) کھلاؤں؟ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا تم پر کوئی حرج نہیں اگر تم انہیں دستور کے مطابق کھلاؤ۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من آخر الحديث فان فيه قضاء النبى صلى الله عليه وسلم بعلمه كما ذكرناه عن قريب (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۶۰، ومر الحدیث مختصراص:۲۹۴، وص:۳۳۲، وص:۵۳۹، وص:۸۰۷، وص:۸۰۸، وص:۸۰۹، وص:۹۸۲، یاتی ص:۱۰۶۴۔

تشریح قاضی کے لیے بغیر بینہ اور حلف کے اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مسئلہ مختلف فیہ ہے جیسا کہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں ثم هذه المسئلة فيها اقوال للعلماء فقال الشافعیؒ يجوز للقاضى ذلك فى حقوق الناس سواء علم ذلك قبل القضاء او بعده وبه قال ابو ثور، وقال ابو حنيفةؒ ماعلمه قبل القضاء من حقوق الناس لا يحكم فيه بعلمه ويحكم فيما اذا علمه بعد القضاء وقال ابو يوسف ومحمد يحكم فيما علمه قبل القضاء وقال شريح والشعبى ومالك فى المشهور عنه واحمد واسحاق وابو عبيد لايقضى بعلمه اصلا الخ (عمده) مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے نزدیک جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

﴿بَابُ (۳۷۸۱) الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُوْمِ وَمَا يَجُوْزُ مِنْ ذٰلِكَ...﴾

...وَمَايَضِيْقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابِ الْحَاكِمِ إِلٰى عَامِلِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي الْحُدُوْدِ ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطأً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هٰذَا مَالٌ بِزَعْمِهِ وَإِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ فَالْخَطَأُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلٰى عَامِلِهِ فِي الْجَارُوْدِ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي سِنٍّ كُسِرَتْ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتَمَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيْزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُوْمَ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْقَاضِي وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الثَّقَفِيُّ شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلٰى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَالْحَسَنَ وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ وَعَامِرَ بْنَ عَبِيْدَةَ وَعَبَّادَ بْنَ مَنْصُوْرٍ يُجِيْزُوْنَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُوْدِ فَإِنْ قَالَ الَّذِي جِيْءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ زُوْرٌ قِيْلَ لَهُ اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ

مِنْ ذٰلِكَ وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلٰى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحْرِزٍ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوسٰى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ أَنَّ لِي عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأَجَازَهُ وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُو قِلَابَةَ أَنْ يَشْهَدَ عَلٰى وَصِيَّةٍ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا فِيهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْرًا وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ إِمَّا أَنْ تَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا فَلَا تَشْهَدْ.

مہر شدہ خط پر گواہی کا بیان (کہ یہ فلاں شخص کا خط ہے) اور کون سی شہادت جائز ہے...

...اور کون سی نا جائز؟ اور حاکم کا اپنے عامل کے پاس خط لکھنا (یعنی اس کا حکم؟) اور قاضی کا خط دوسرے قاضی کے پاس

تشریح ترجمۃ الباب تین اجزاء پر مشتمل ہے:

۱ خط پر گواہی کہ یہ خط فلاں کا ہے۔ ۲ حاکم کا اپنے عامل کے پاس خط لکھنا۔ ۳ قاضی کا خط دوسرے قاضی کے پاس۔

کسی خط کو مطلقاً معتبر ماننا دھوکہ وفریب کے خطرہ سے خالی نہیں کیونکہ الخط یشبہ الخط اور علی الاطلاق غیر معتبر قرار دینے میں بہت سے حقوق کی تضییع لازم آئے گی اس لیے کچھ شرائط کے ساتھ مخصوص صورتوں میں اس کی اجازت ہے (۱) پہلی شرط یہ ہے کہ وہ خط حاکم یا قاضی کا ہو، (۲) خط دو گواہوں کے سامنے لکھا گیا ہو، (۳) وہ دونوں گواہ مکتوب الیہ قاضی کو لے جا کر دیں اور یہ گواہی دیں کہ یہ فلاں قاضی کا خط آپ کے نام ہے نیز یہ بھی شرط ہے کہ خط لکھنے والا قاضی اپنا نام مع عہدہ اسی طرح مکتوب الیہ کا نام مع عہدہ لکھے کہ دونوں (کاتب ومکتوب الیہ) کی تعیین ہو جائے۔

"وقال بعض الناس" الخ بعض الناس سے امام بخاری کی مراد حنفیہ ہیں اور امام بخاریؒ احناف پر اعتراض کرنا چاہتے ہیں اور بتلانا چاہتے ہیں کہ احناف کے مذہب میں تناقض ہے کیونکہ احنافؒ کہتے ہیں کہ حدود میں کتاب القاضی الی القاضی جائز نہیں، لیکن اس کے خلاف دوسری طرف کہتے ہیں کہ قتل خطا میں جائز ہے۔

احناف کہتے ہیں کہ قتل تو ہو چکا قاضی کو اس کی سزا کا فیصلہ دینا ہے اور یہ معلوم ومسلم ہے کہ قتل خطا میں قصاص نہیں دیت واجب ہے اور دیت بلاشبہ مال ہے۔

امام بخاریؒ یہ فرماتے ہیں کہ یہ مال اس وقت ہے جب قتل خطا ثابت ہو چکا ہو اس لئے جیسے قتل عمد اسی طرح قتل خطا؟ فیا للعجب احناف فرماتے ہیں کہ اگر قتل عمد اور قتل خطا ایک ہی ہوتا تو دونوں کی سزا بھی ایک ہی ہوتی، حالانکہ قتل عمد کی سزا قصاص ہے اور قتل خطا کی سزا دیت۔

مطلب یہ ہے کہ چونکہ حاکم قتل خطا میں یہ فیصلہ کرتا ہے کہ قاتل پر دیت واجب ہے تو ظاہر ہے کہ حکم قاتل کے ذمہ مال لازم کرتا ہے تو یہ بالکل ایسے ہی ہو گیا کہ زید نے عمرو پر دعویٰ کیا کہ اس نے بالقصد میری قمیص جلادی ثبوت کے بعد حاکم تاوان کا حکم دے گا یہی صورت حال قتل خطا میں بھی ہے۔

''وقد کتب عمر الی عاملہ فی الجارود'' اور حضرت عمر بن خطاب ﷜ نے اپنے عامل کے پاس جارود کے بارے میں لکھا، یہ جارود بن معلّی قبیلہ عبدالقیس کے سردار اور صحابی تھے ان کا قصہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت عمر ﷜ نے قدامہ بن مظعون کو بحرین کا عامل مقرر فرمایا تھا یہ جارود حضرت عمر ﷜ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ شکایت کی کہ قدامہ نے شراب پی ہے حضرت عمر ﷜ قدامہ کو اپنی بارگاہ میں بلایا، پھر جارود اور ابو ہریرہ ﷜ نے گواہی دی اس پر قدامہ پر حد لگائی گئی (اس پر کچھ تفصیل نصر الباری جلد ۸ ص: ۵۹ تا ص: ۶۰ دیکھئے)۔

''وکتب عمر بن عبدالعزیز'' الخ اور عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس دانت کے بارے میں لکھا جو توڑا گیا تھا، (یہ خط حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے عامل زریق بن حکیم کے پاس لکھا تھا، زریق نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ایک خط لکھا تھا کہ ایک شخص نے ایک شخص کا دانت توڑ دیا ہے اور گواہ صرف ایک ہے میں کیا کروں؟ اس کے جواب میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس گواہی کے متعلق فیصلہ کرنے کی اجازت دی تھی یہ بھی حدود میں کتاب القاضی الی القاضی کے معتبر ہونے کی دلیل نہیں یہ تو زریق بن حکیم کے ایک استفتار کا جواب تھا)۔

''وقال ابراھیم کتاب القاضی'' الخ اور ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا کہ کتاب القاضی الی القاضی جائز ہے جب کہ دوسرا قاضی خط اور مہر کو پہنچانتا ہو۔ ''وکان الشعبیّ یجیز الکتاب المختوم'' الخ اور عامر شعبیؒ مہر کردہ خط کو جائز رکھتے تھے، جو قاضی کی طرف سے آئے یعنی خط کے مضمون پر عمل درست جانتے تھے۔ ''ویُروی عن ابن عمر نحوہ'' اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل مروی ہے۔

''وقال معاویۃ بن عبدالکریم'' الخ اور معاویہ بن عبدالکریم ثقفی نے بیان کیا کہ میں بصرہ کے قاضی عبدالملک بن یعلی اور ایاس بن معاویہ اور حسن بصری اور ثمامہ بن عبداللہ بن انس اور بلال بن ابی بردہ اور عبداللہ بن بریدہ اسلمی اور عامر بن عبیدۃ اور عباد بن منصور کے پاس حاضر ہو چکا ہوں (ان حضرات سے مل چکا ہوں) یہ حضرات قاضیوں کے خطوط کو گواہوں کی عدم موجودگی میں نافذ کرتے تھے (جب فریق ثانی کو اس کی صحت میں کلام نہ ہوتا) پس اگر وہ شخص جس کے خلاف خط لایا گیا ہو (یعنی فریق ثانی) وہ یہ کہے کہ یہ جھوٹ ہے (یعنی یہ خط جعلی ہے) تو اس سے کہا جائے گا کہ جاؤ اور اس سے چھٹکارے کا راستہ تلاش کر۔

تشریح: یہ مذکورہ حضرات آٹھ تابعی ہیں اور سب قاضی رہ چکے ہیں ان میں صرف عباد بن منصور ضعیف ہیں باقی سب کے سب ثقہ تابعی ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ حضرات دوسرے شہر کے قاضی کے خط پر فیصلہ کر دیتے گواہوں کو دوبارہ اپنے

دار القضاء میں بلا کر گواہی لینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے حتیٰ کہ اگر مدعیٰ علیہ کہتا کہ یہ خط جعلی ہے پھر اس پر توجہ نہیں دیتے ہاں مدعیٰ علیہ سے کہا جاتا کہ خط میں جن گواہوں کا ذکر ہے ان پر جرح پیش کر کے یا خط کو جعلی ثابت کر کے تم چھٹکارے کی راہ تلاش کرو۔

"واول من سال علی کتاب القاضی" الخ اور سب سے پہلے جس نے کتاب القاضی پر بینہ طلب کیا ابن ابی لیلیٰ (کوفہ کے قاضی) وسوار بن عبداللہ (بصرہ کے قاضی) ہیں۔

"وقال لنا ابو نعیم" الخ (امام بخاریؒ اپنی سند سے فرماتے ہیں) اور ہم سے ابونعیم نے بیان کیا (ابونعیم الفضل بن دکین احد مشائخ البخاری تقدم ذکرہ) کہا ہم سے عبیداللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں بصرہ کے قاضی موسیٰ بن انس کا خط لے کر آیا اور میں نے ان کے سامنے گواہی پیش کر دی تھی کہ فلاں پر میرا اتنا حق واجب ہے اور وہ کوفہ میں ہے پھر میں ان کا خط لے کر قاسم بن عبدالرحمٰن کے پاس آیا انہوں نے اس خط کے مطابق فیصلہ کر دیا۔

"وکرہ الحسن وابو قلابۃ" الخ ابو حسن بصریؒ اور ابو قلابہ وصیت پر گواہی دینے کو ناپسند کرتے تھے جب تک اس کا مضمون نہ جان لے کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں کوئی ظلم کی بات ہو۔

"وقد کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم" الخ اور نبی اکرم ﷺ نے اہل خیبر کو خط لکھا (یعنی حویصہ اور محیصہ کے قصے میں خیبر کے یہودیوں کو خط لکھا) یا تو تم اپنے صاحب (حضرت عبداللہ بن سہل ؓ) کی دیت دو یا لڑائی کا اعلان قبول کرو۔

تحقیق وتشریح | "تدوا" اس کا مادہ و دی ہے، ودی یدی سے یہ صیغہ مضارع جمع مذکر حاضر ہے اصل میں تودیوا تھا واؤ فاکلمہ تھا جو یعد کے قاعدہ سے حذف ہو گیا پھر یاء کے ضمہ کو نقل کر کے ماقبل یعنی دال کو دیا اب یاء اور واؤ میں اجتماع ساکنین ہوا یاء گر پڑی تدوا ہو گیا، یعنی دیت دو۔ "وقال الزھری" الخ اور امام زہریؒ نے فرمایا پردہ والی عورت کے خلاف گواہی دینے کے بارے میں اگر تم اسے پہچانتے ہو تو گواہی دو ورنہ مت دو۔

۶۶۹۶ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِهِ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ نے اہل روم کو خط لکھنا چاہا تو صحابہ نے کہا کہ اہل روم صرف مہر بند خط ہی قبول کرتے ہیں چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا میں اس کی چمک کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور اس پر یہ نقش تھا "محمد رسول اللہ"۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث انھا مشتملۃ علی احکام منھا الشہادۃ علی الخط

المختوم وهذا الحديث فيه الخط والختم الخ (عمده)

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۶۱، ومر الحديث ص:۱۵، وص:۴۱۱، وص:۸۷۲، وص:۸۷۳۔

﴿ بَابٌ ۳۷۸۲ مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ ﴾

وَقَالَ الْحَسَنُ أَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيْلًا ثُمَّ قَرَأَ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ. وَقَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيْهَا هُدًى وَنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ أَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّوْنَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيْلًا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُوْلٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ بِمَا اسْتُحْفِظُوا اسْتَوْدِعُوا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَقَرَأَ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِيْنَ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا فَحَمِدَ سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَلُمْ دَاوُدَ وَلَوْ لَا مَا ذَكَرَ اللّٰهُ مِنْ أَمْرِ هٰذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ الْقُضَاةَ هَلَكُوا فَإِنَّهُ أَثْنٰى عَلٰى هٰذَا بِعِلْمِهِ وَعَذَرَ هٰذَا بِاجْتِهَادِهِ وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ خَصْلَةً كَانَتْ فِيْهِ وَصْمَةٌ أَنْ يَكُوْنَ فَهِمًا حَلِيْمًا عَفِيْفًا صَلِيْبًا عَالِمًا سَئُوْلًا عَنِ الْعِلْمِ.

اى متى يستحق ان يكون قاضيًا (قس) وقال فى الكواب اى متى يكون اهلا للقضاء (قس).

کوئی مرد قاضی بننے کا کب مستحق ہوگا؟

''وقال الحسن'' الخ اور امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حکام پر لازم کر دیا ہے (یہ پابندی لگادی ہے) کہ خواہش نفس کی پیروی نہ کریں اور لوگوں سے نہ ڈریں (کہ کوئی ناراض ہو جائے گا یا کوئی تکلیف پہونچائے گا بلکہ اپنے فیصلہ میں صرف اللہ کا خوف ملحوظ رکھیں اور خوف الٰہی کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ فیصلہ حق کے ساتھ کریں)۔

''ولا یشترو بآیاتی'' الخ اور میری آیتوں کے عوض (ولا بی ذر بآیاته یعنی اللہ کی آیتوں کے عوض) تھوڑی

پونجی (مثلاً رشوت یا لوگوں کی خوشنودی) نہ خریدیں "ثم قرأ" الخ پھر حسن بصریؒ نے (سورہ صٓ کی) یہ آیت پڑھی یا داؤد إنا جعلناك الآية (آیت:۲۶) اے داؤد ہم نے تم کو زمین پر حاکم بنایا ہے سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا کہ وہ خدا کے راستہ سے تم کو بھٹکا دے گی اور جو لوگ خدا کے راستہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ وہ روز حساب کو بھول بیٹھے۔

"وقرأ إنا أنزلنا التوراة" الآية اور امام حسن بصریؒ نے (سورہ مائدہ کی) اس آیت کی بھی تلاوت کی بلاشبہ ہم نے توریت نازل کی ہے جس میں ہدایت اور روشنی ہے اسی کے مطابق وہ نبی جو اللہ کے مطیع تھے یہودی لوگوں کا فیصلہ کرتے تھے اور (اسی طرح) ان کے مشائخ اور علماء بھی اس لئے کہ انہیں کتاب اللہ کی نگہداشت کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اس کے گواہ تھے سو تم انسانوں سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو اور میرے احکام کو دنیا کی متاع قلیل کے عوض نہ بیچ ڈالو اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو یہی لوگ تو کافر ہیں۔ بما استحفظوا کے معنی ہیں استودعوا من کتاب اللہ یعنی وہ اللہ کی کتاب کے امانت دار (نگہبان) بنائے گئے تھے۔

"وقرأ وداود وسليمان" الخ اور حسن بصریؒ نے (سورہ انبیاء کی) یہ آیت بھی تلاوت کی (اور یاد کرو) داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو جب کہ دونوں کسی کھیت کے بارے میں فیصلہ کرنے لگے جب کہ اس (کھیت) میں کچھ لوگوں کی بکریاں گھس پڑیں اور ہم ان کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے پھر ہم نے اس مقدمہ کا ٹھیک فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے دونوں (ہی) کو حکمت اور علم عطا فرمایا تھا۔

"فحمد سليمان ولم يلم" الخ (حسن بصریؒ نے کہا) تو اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی تعریف کی (لموافقته الارجح) اور داؤد علیہ السلام پر بھی ملامت نہیں کی (لموافقته الراجح) اور اگر اللہ تعالیٰ ان دونوں پیغمبروں کا ذکر نہ کرتا تو میں سمجھتا ہوں کہ قاضی لوگ تباہ ہی ہو جاتے (کیونکہ قاضیوں سے بھی اجتہاد میں غلطی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون. الشامل للعامد والمخطى" مگر اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی ان کے علم کے سبب تعریف کی اور حضرت داؤد علیہ السلام کو ان کے اجتہاد کی بناء پر معذور رکھا۔

مختصر تشریح یعنی حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ بھی خلاف شرع نہ تھا صورت مقدمہ کی یہ تھی کہ جس قدر کھیت کا نقصان ہوا تھا اس کی لاگت بکریوں کی قیمت کے برابر تھی، داؤد علیہ السلام نے ضمان میں کھیت والے کو وہ بکریاں دلوا دیں اور اصل قانون شرعی کا بھی مقتضا تھا جس میں مدعی اور مدعا علیہ کی رضا کی شرط نہیں مگر چونکہ اس میں بکری والوں کا بالکل ہی نقصان ہوتا تھا اس لیے سلیمان علیہ السلام نے بطور مصالحت کے جو کہ موقوف تھی جانبین کی رضامندی پر یہ صورت جس میں دونوں کی سہولت اور رعایت تھی تجویز فرمائی کہ چند روز کے لئے بکریاں تو کھیت والے کو دی جاویں کہ ان کے دودھ وغیرہ سے اپنا

گزر کرے اور بکری والوں کو وہ کھیت سپرد کیا جاوے کہ اس کی خدمت آبپاشی وغیرہ سے کریں جب کھیت پہلی حالت پر آجاوے کھیت اور بکریاں اپنے اپنے مالکوں کو دیدی جاویں، پس اس سے معلوم ہوگیا کہ دونوں فیصلوں میں کوئی تعارض نہیں کہ ایک کی صحت دوسرے کی عدم صحت کو مقتضی ہو، اس لیے کلا اٰتینا حکما وعلما بڑھا دیا گیا۔

''وقال مزاحم بن زفر'' الخ اور مزاحم بن زفر نے بیان کیا کہ ہم سے عمر بن عبدالعزیزؒ نے بیان کیا کہ پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر قاضی میں ان میں سے ایک بھی کم ہوگی تو یہ اس میں عیب ہوگا یہ کہ وہ سمجھ دار ہو، بردبار ہو، پاکدامن ہو (پرہیزگار ہو) سخت ہو (حق پر سختی سے قائم رہے دباؤ اور سفارشات سے متاثر نہ ہو) عالم ہو، علم کے بارے میں بہت سوال کرنے والا ہو (یعنی علماء کبار سے مسائل پوچھتا رہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بڑے سے بڑے عالم کا ذہن اسی طرف نہیں جاتا جس طرف ایک چھوٹے کا چلا جاتا ہے پھر بحث وتمحیص سے بات منقح ہوجاتی ہے)۔

﴿بَابُ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا﴾ ۳۷۸۳

وَكَانَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

حکام اور حکومت کے عاملوں کی تنخواہ کا بیان

تحقیق وتشریح ''حکام بضم الحاء وتشدید الکاف'' حاکم کی جمع ہے، ''عاملین'' عامل کی جمع ہے عاملین علیها سے مراد زکوٰۃ کے کارندے ہیں جن کے ذمہ زکوٰۃ وصدقات کی وصولیابی ہوتی ہے۔

''وكان شريح القاضي'' الخ اور قاضی شریح قضاء پر اجرت لیتے تھے (یعنی شریح جو حضرت عمر فاروق ﷺ کی طرف سے کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے تھے قضاء کی تنخواہ لیتے تھے)۔

وقال الطبری ذهب الجمهور الی جواز اخذ القاضی الاجرة علی الحکم لکونه یشغله الحکم عن القیام بمصالحه غیر ان طائفة من السلف کرهت ذلك ولم یحرموه الخ (عمده) مطلب یہ ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک قضاء کی تنخواہ جائز ہے کسی نے ناجائز وحرام نہیں کہا ہے البتہ بعض بزرگ کراہت تنزیہی کے قائل تھے جیسے مسروقؒ اجرت نہیں لیتے تھے اور قاضی شریح لیتے تھے۔

''وقالت عائشةؓ'' الخ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وصی (یتیم کا نگراں) اپنے کام کے مطابق لے سکتا ہے اور حضرت ابوبکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ نے بھی (خلیفہ ہونے پر بقدر کفایت بیت المال سے) تنخواہ لی۔

۶۶۹۷ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ

أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيدُ إِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَالَ عُمَرُ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن سعدی ﷛ نے بیان کیا کہ وہ حضرت عمر ﷛ کے پاس ان کے زمانہ خلافت میں آئے تو حضرت عمر ﷛ نے ان سے کہا کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم لوگوں کے کچھ کام (جیسے تحصیلداری وغیرہ) انجام دیتے ہو اور جب اس کی اجرت تم کو دی جاتی ہے تو تم اس کو برا جانتے ہو (لینا پسند نہیں کرتے ہو) میں نے (عبداللہ بن سعدی نے) کہا جی ہاں بات صحیح ہے تو حضرت عمر ﷛ نے فرمایا کہ اس سے تیرا مقصد کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس گھوڑے ہیں اور غلام ہیں اور میں خوشحال ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل کی اجرت (تنخواہ) مسلمانوں کو صدقہ ہو جائے، حضرت عمر ﷛ نے فرمایا ایسا مت کر کیونکہ میں نے بھی ایسا ارادہ کیا تھا جیسا تم نے کیا ہے رسول اللہ ﷺ مجھ کو کچھ عطا فرمایا کرتے تھے تو میں عرض کرتا تھا کہ آپ اسے مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو عطا فرما دیجئے یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے مجھ کو کچھ مال عطا فرمایا تو میں نے وہی عرض کیا کہ جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو اسے عطا فرمائیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو لے لو اور اسے اپنے قبضہ میں کر لو (پھر تیرا جی چاہے تو محتاجوں میں خیرات کر دو) دیکھو جو مال تیرے پاس اس طرح آئے کہ نہ تم اس کے خواہش مند، حریص ہو اور نہ تم نے مانگا ہو تو اسے لے لو اور اگر نہ آئے تو اس کے پیچھے بھی نہ پڑا کرو۔

مختصر تشریح وهذا الاسناد من الغرائب اجتمع فيه اربعة من الصحابة رضي الله تعالى عنهم (عمده)

(یعنی حضرت سائب بن یزید ﷛ حضرت حویطب ﷛ (بضم الحاء المهملة وفتح الواو ابن عبدالعزیٰ) حضرت عبداللہ

بن سعدی ؓ اور چوتھے صحابی خود حضرت عمر ؓ ہیں)۔

"وعن الزهري" الخ اور زہریؒ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ مجھے عطا کرتے تھے تو میں کہتا کہ آپ اسے دیدیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو پھر آپ ﷺ نے مجھے ایک مرتبہ مال دیا اور میں نے عرض کیا کہ آپ اسے ایسے شخص کو دیدیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے لو اور اس کے مالک بننے کے بعد اسے صدقہ کردو، مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے خواہش مند نہ ہو اور نہ اسے تم نے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے بھی نہ پڑا کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۶۱ تا ص:۱۰۶۲، ومر الحدیث ص:۱۹۹۔

واخرجه مسلم والنسائي وابو داؤد في الزكوة.

۳۷۸۴
﴿بَابُ مَنْ قَضٰى وَلَاعَنَ فِي الْمَسْجِدِ﴾

وَلَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضٰى شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَيَحْيٰى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَضٰى، مَرْوَانُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِيْنِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحْبَةِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

جس نے مسجد میں فیصلہ کیا اور لعان کرایا (یعنی لعان کا حکم دیا)

اور حضرت عمر ؓ نے نبی اکرم ﷺ کے منبر کے پاس لعان کرایا۔

تشریح | منبر اقدس کے پاس لعان میں یہ حکمت تھی کہ اس کے تقدس کی وجہ سے فریقین جھوٹا لعان کرتے ہوئے ڈریں گے، اسی سے علماء نے اخذ کیا ہے کہ قسم میں زیادہ پختگی کی نیت سے کسی مخصوص محترم ومتبرک جگہ قسم کھلائی جاسکتی ہے، اسی طرح خاص وقت میں بھی۔

"وقضى شريح" الخ اور قاضی شریح اور عامر شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں (مقدمات کا) فیصلہ کیا، اور مروان بن حکم نے زید بن ثابت کو مسجد میں منبر نبوی کے پاس قسم کھانے کا حکم دیا اور امام حسن بصریؒ اور زرارہ بن اوفی مسجد کے باہر صحن میں فیصلہ کرتے تھے۔

تشریح | مسجد میں مقدمات کا فیصلہ کرنا جائز ہے لیکن اس زمانہ میں بچنا چاہئے واللہ اعلم۔

۶۶۹۸ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ﷛ نے بیان کیا کہ میں نے دولعان کرنے والے (میاں بیوی) کو دیکھا (یعنی میں موجود تھا جب دونوں زوجین نے لعان کیا) اور میں اس وقت پندرہ سال کا تھا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی گئی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ذكر اللعان.

افادہ: اس حدیث میں اگرچہ مسجد کا ذکر نہیں ہے لیکن اسی باب کے تحت حدیث آرہی ہے جس میں صاف ہے "فتلاعنا فی المسجد" فلا اشکال۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۶۳، ومر الحدیث ص:۶۰، وص:۶۹۴، وص:۶۹۵، وص:۷۹۱، باقی کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص:۴۵۰۔

تشریح | لعان کے معنی اور اس کے احکام کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۴۴۱۔

۶۶۹۹ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ.﴾

ترجمہ | بنی ساعدہ قبیلہ کے ایک صاحب حضرت سہل بن سعد ﷛ سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب (عویمر العجلانی) نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) آپ فرمائیے کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے مرد کو (بدفعلی کرتے ہوئے) پائے تو کیا وہ اس کو قتل کردے؟ پھر ان دونوں (شوہر اور بیوی) نے مسجد میں لعان کیا اور میں وہیں موجود تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۶۳، ومر الحدیث ص:۶۰، ص:۱۰۶۲، وص:۸۰۰، ویاتی ص:۱۰۸۵۔

﴿بَابُ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى إِذَا أَتَى عَلٰى حَدٍّ...﴾ ۳۷۸۵

...أَمَرَ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ وَقَالَ عُمَرُ أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ.

جس نے مسجد میں فیصلہ کیا یہاں تک کہ جب حد جاری کرنے کا وقت آیا تو...

... حکم دیا کہ مسجد سے باہر نکال دیا جائے پھر حد لگائی جائے۔

"وقال عمرؓ" اور حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے فرمایا کہ اسے (جس پر حد ثابت ہوگئی تھی) مسجد سے باہر لے جاؤ اور حضرت علی ﷺ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

تشریح مسجد میں حد قائم کرنا عند الجمہور ممنوع ہے وقد ذهب الى المنع من اقامة الحدود فى المسجد الكوفيون و الشافعي و احمد (قس)

وعند ابن ماجة من حديث واثلة جنبوا مساجدكم اقامة حدودكم. الحديث (قس)

امام مالکؒ نے فرمایا کہ کوڑوں کی معمولی سزا مسجد میں جائز ہے البتہ سنگین سزائیں ممنوع ہیں۔

۶۷۰۰﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (حضرت ماعز اسلمی ﷺ) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آنحضور ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور انہوں نے حضور ﷺ کو آواز دی اور کہا یا رسول اللہ میں نے زنا کرلی ہے، آنحضور ﷺ ان سے چہرہ پھیرلیا پھر جب انہوں نے چار بار اپنے اوپر (زنا کا) اقرار کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کیا تجھے جنون ہے؟ (کیا تو پاگل ہے؟) انہوں نے کہا نہیں (میں پاگل نہیں ہوں بالکل باہوش ہوں) اب آنحضور ﷺ نے حکم دیا اسے لے جاؤ اور سنگسار کرو۔

"قال ابن شهاب" الخ ابن شہاب نے (بالسند المذکور) بیان کیا کہ مجھ کو اس شخص (ابو سلمہ) نے خبر دی جس نے جابر بن عبداللہ ﷺ سے سنا تھا حضرت جابر ﷺ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صاحب کو عیدگاہ مین سنگسار کیا، اس حدیث کو یونس بن یزید اور معمر بن راشد اور ابن جریج نے زہری سے انہوں نے حضرت جابر سے انہوں نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے رجم کے سلسلے میں نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۶۲، ومر الحدیث ص:۷۹۴، وص:۱۰۰۶، وص:۱۰۰۸۔

﴿بَابُ ۳۷۸۶ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ﴾

دعویٰ کے وقت فریقین کو امام کی نصیحت

۶۷۰۱﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي عَلٰى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلا شبہ میں ایک انسان ہوں اور تم لوگ میرے پاس جھگڑتے آتے ہو اور ممکن ہے کہ تم میں سے بعض اپنے مقدمہ کو پیش کرنے میں فریق ثانی کے مقابلہ میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو (قوت بیان بڑھ کر رکھتا ہو) پھر میں اس کی بحث سن کر اس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں (مجھ کو غیب کا علم نہیں ہے) اب اگر میں کسی کو اس کے بھائی کا حق دلا دوں تو وہ اس کو نہ لے کیونکہ یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں اسے دیتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۶۲، ومر الحديث ص:۳۳۲، وص:۳۶۸، ياتی ص:۱۰۶۴، وص:۱۰۶۵۔

تشریح نصر الباری جلد ششم ص:۳۵۰، کا مقصد پڑھ لینا مفید ہوگا انشاء اللہ۔

﴿بَابُ ۳۷۸۷ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وَلَايَتِهِ الْقَضَاءَ...﴾

... أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ لِلْخَصْمِ وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ ائْتِ الْأَمِيرَ حَتّٰى أَشْهَدَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلٰى حَدٍّ زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ وَأَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي وَأَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا أَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ وَقَالَ الْحَكَمُ أَرْبَعًا.

اس شہادت کے حکم کا بیان جو حاکم کے سامنے ایک فریق کے لئے ہو

(یعنی اگر قاضی خود عہدۂ قضا حاصل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے ایک امر کا گواہ ہو تو کیا اپنی واقفیت وشہادت کی بنا پر فیصلہ کرسکتا ہے، یا دوسرے قاضی کے نزدیک گواہی دے گا؟ مسئلہ مختلف فیہ ہے **اختلفوا فی ان.له ذٰلك ام لا فلذٰلك لم یجزم بالجواب لقوة الخلاف فی المسالة وان کان آخر کلامه یقتضی اختیار ان لا یحکم بعلمه فیها (عمده)** خلاصہ یہ ہے کہ جس قاضی کے یہاں معاملہ ہے وہ قاضی فریقین میں سے کسی کا گواہ ہو تو کیا اسے اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرنے کی اجازت ہے؟ یا یہ کہ یہ مقدمہ کسی اور حاکم کے پاس پیش کیا جائے اور یہ اس کے یہاں گواہی دے صرف اپنے علم کے مطابق فیصلہ کا حق نہیں اسی لیے امام بخاریؒ نے کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا لیکن اخیر میں جو کچھ فرمایا ہے اس سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ بخاری کا مختار یہی ہے کہ قاضی اپنے علم کے مطابق فیصلہ نہیں کرسکتا ہے)۔

"وقال الشریح القاضی" الخ اور قاضی شریح نے کہا اور ان سے ایک شخص نے (اپنے مقدمہ میں) گواہی دینے کی درخواست کی تو شریح نے کہا تو بادشاہ کے پاس جا وہاں میں تیرے حق میں گواہی دوں گا (معلوم ہوا کہ قاضی شریح اس کو جائز نہیں جانتے تھے کہ قاضی خود اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرے البتہ دوسرے حاکم کے پاس اپنے علم کے مطابق گواہی دے سکتا ہے)

"وقال عکرمة" الخ اور عکرمہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ سے پوچھا اگر آپ کسی شخص کو زنا یا چوری کرتے دیکھیں اور آپ امیر ہوں (تو کیا اپنے مشاہدہ کی بنیاد پر حد جاری کریں گے؟) حضرت عبدالرحمٰن ﷺ نے کہا نہیں (یہاں تک کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا شاہد نہ ہو) اس پر حضرت عمر ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن ﷺ سے فرمایا آپ کی گواہی مسلمانوں کے ایک مرد کی گواہی ہوگی عبدالرحمٰن ﷺ نے کہا آپ نے صحیح فرمایا۔

"قال عمرؓ" حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے کہ عمر ﷺ نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کیا ہے تو میں رجم کی آیت **(الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما نکالا من الله)** اپنے ہاتھ سے (مصحف میں) لکھ دیتا۔

تشریح اس اثر سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت عمر ﷺ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ کا مذہب یہی تھا کہ قاضی کو اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرنا جائز نہیں۔

آیت رجم کے سلسلے میں حضرت عمر ﷺ کے قول سے ظاہر ہے کہ وہ حاکم کو اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے اس لئے حضرت عمر ﷺ کو قطعی طور پر معلوم تھا کہ آیت رجم قرآن مجید کی آیت ہے مگر پھر بھی انہوں نے اسے

مصحف میں نہیں لکھا۔

"واقر ماعز" الخ اور ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آنحضور ﷺ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا، اور یہ کہیں منقول نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (ماعز رضی اللہ عنہ کے اقرار پر) حاضرین کو گواہ بنایا ہو۔

(اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کے سامنے جرم کا اقرار فیصلہ کے لیے کافی ہے اور ان حضرات پر رد ہو گیا جو اقرار جرم کے بعد گواہوں کی ضرورت کے قائل ہیں)۔

"وقال حماد" الخ اور حمادؒ (ابن سلیمان فقیہ الکوفہ) نے کہا کہ اگر حاکم کے سامنے ایک مرتبہ بھی (زنا کا) اقرار کر لے تو اسے رجم کیا جائے گا اور حکم نے کہا چار مرتبہ اقرار ضروری ہے۔

۶۷۰۲﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلٰى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلٰى قَتِيلِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي قَالَ فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ وَقَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ الْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بِعِلْمِهِ شَهِدَ بِذٰلِكَ فِي وِلَايَتِهِ أَوْ قَبْلَهَا وَلَوْ أَقَرَّ خَصْمٌ عِنْدَهُ لِآخَرَ بِحَقٍّ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتّٰى يَدْعُوَ بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرَهُمَا إِقْرَارَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مَا سَمِعَ أَوْ رَآهُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضٰى بِهِ وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ بَلْ يَقْضِي بِهِ لِأَنَّهُ مُؤْتَمَنٌ وَإِنَّمَا يُرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةُ الْحَقِّ فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ الشَّهَادَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْضِي بِعِلْمِهِ فِي الْأَمْوَالِ وَلَا يَقْضِي فِي غَيْرِهَا وَقَالَ الْقَاسِمُ لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يُمْضِيَ قَضَاءً بِعِلْمِهِ دُونَ عِلْمِ غَيْرِهِ مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ فِيهِ تَعَرُّضًا لِتُهَمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ وَإِيقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّنَّ فَقَالَ إِنَّمَا هٰذِهِ صَفِيَّةُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ حنین کے موقعہ پر فرمایا کہ جس کے پاس کسی

(مشرک) مقتول کے بارے میں جسے اس نے قتل کیا ہو گواہ ہو تو اس کا سامان اسی کو ملے گا چنانچہ میں اٹھا کہ اس مقتول پر (جسے میں نے مارا تھا) گواہ تلاش کروں لیکن میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو میرے لیے گواہی دے سکے تو میں بیٹھ گیا پھر میرے دل میں آیا تو میں نے اسی مشرک کا معاملہ (یعنی اس کے قتل کا معاملہ) رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو وہاں بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے کہا اس مقتول کا سامان جس کا قتادہ ذکر کر رہے ہیں میرے پاس ہے آپ ابوقتادہ کو راضی کر دیجئے (کہ وہ سامان مجھ سے نہ لیں) یہ سن کر حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑ کر جو اللہ اور اس کے رسول کے لئے جنگ کرتا ہے قریش کے ایک معمولی بزدل کو نہیں دے سکتے ابوقتادہ ؓ نے بیان کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور انہوں نے سامان یعنی ہتھیار مجھے دیدئے پھر میں نے اس سے ایک باغ خریدا اور یہ پہلا مال تھا جو میں نے (اسلام کے بعد) حاصل کیا۔

"قال لی عبداللّٰہ" الخ (امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ) عبداللہ بن صالح نے مجھ سے بیان کیا اور ان سے لیث نے کہ پھر نبی اکرم ﷺ اٹھے اور وہ سامان (ہتھیار) مجھے دلا دیا۔

"وقال اھل الحجاز" الخ اور اہل حجاز نے (مالکؒ ومن تبعہ فی ذٰلک) کہا کہ حاکم اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کرے گا خواہ اس واقعہ کا علم قاضی بنائے جانے کے زمانے میں ہوا ہو یا اس سے پہلے، (لوجود التھمۃ)۔

"ولو اقرّخصم عندہ" الخ اور اگر حاکم کے سامنے کسی فریق (مدعی علیہ) نے دوسرے کے لیے مجلس قضا میں حق کا اقرار کیا تو بھی بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ فیصلہ نہیں کرے گا یہاں تک کہ دو گواہ اس کے اقرار پر مقرر کر لے۔

"وقال بعض العراق" الخ اور بعض اہل عراق (امام اعظم ابوحنیفہؒ وغیرہ) نے کہا جو کچھ قاضی نے مجلس قضا میں سنا یا دیکھا اس کے مطابق فیصلہ کرسکتا ہے اور مجلس قضا کے باہر جو دیکھے اس کے مطابق اس وقت تک فیصلہ نہیں کرے گا جب تک دو گواہ نہ ہوں۔

اور اہل عراق کے کچھ اور لوگوں نے کہا کہ اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرسکتا ہے اس لئے کہ وہ امانت دار ہے اور شہادت سے مقصود حق پہچاننا ہوتا ہے اور قاضی کا علم شہادت سے بڑھ کر ہے۔

(آخرون منھم سے مراد امام ابویوسفؒ وغیرہ ہیں (قس) علامہ عینیؒ فرماتے ہیں امام شافعیؒ کا قول بھی اسی کے موافق ہے) (عمدہ)۔

"وقال بعضھم یقضی بعلمہ" الخ اور بعض اہل عراق نے کہا کہ اموال میں فیصلہ کرسکتا ہے دوسرے معاملات میں نہیں (فلو رای رجلا یزنی مثلا لم یقض بعلمہ حتی تکون بینۃ تشھد بذٰلک عندہ وھو منقول عن ابی حنیفۃ وابی یوسفؒ) (عمدہ)

"وقال القاسم" الخ اور قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ؓ نے کہا حاکم کے لئے مناسب نہیں کہ کوئی فیصلہ صرف

اپنے علم کی بنیاد پر کرے ہاں دوسرے کے علم کے مطابق فیصلہ کرے گا (مثلاً گواہوں کی شہادت پر) باوجودیکہ قاضی کا علم دوسرے کی گواہی سے بڑھ کر ہے لیکن اس صورت میں اپنے آپ کو مسلمانوں کے نزدیک تہمت کے لیے پیش کرنا ہے اور انہیں بدگمانی میں ڈالنا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے بدگمانی کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ یہ صفیہؓ ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاداه الى".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۶۳، ومر الحديث ص:۲۸۲، وص:۴۴۴، فی المغازی ص:۶۱۸۔

تشریح مزید تحقیق کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد ہشتم ص:۳۸۷۔

۶۷۰۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَلَمَّا رَجَعَتْ انْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ امام زین العابدین علی بن حسین ؒ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت صفیہؓ بنت حی (رات کے وقت) نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں (آنحضور ﷺ مسجد میں معتکف تھے) پھر جب لوٹ کر جانے لگیں تو آنحضور ﷺ بھی ان کے ساتھ چلے اس وقت دو انصاری صحابی رضی اللہ عنہما ادھر سے گذرے تو آنحضور ﷺ نے ان دونوں کو بلایا اور فرمایا کہ یہ صفیہ (یعنی میری زوجہ ہیں) ان دونوں حضرات نے کہا سبحان اللہ (کیا ہم آنحضور ﷺ پر شبہ کریں گے؟) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون دوڑتا ہے۔

"رواه شعيب وابن مسافر" الخ اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ اور ابن مسافر (یعنی عبدالرحمن بن خالد بن مسافر) اور ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحیٰی نے بھی زہری سے روایت کیا انہوں نے علی بن حسین زین العابدین سے انہوں نے ام المؤمنین حضرت صفیہؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ ذكر هذا الحديث بيانا لقوله فی الاثر المذكور انما هذه صفية.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۶۳، ومر الحديث ص:۲۷۲، وص:۲۷۳، وص:۲۷۳، وص:۲۳۷، وص:۴۶۴، وص:۹۱۸۔

تشریح وهذا الحديث مرسل لان عليا تابعی ولذا عقبه المؤلف بقوله رواه شعيب الخ.

سوال وجواب: فان قلت ما وجه الاستدلال بحديث صفيه على منع الحكم بالعلم؟ اجيب: من كونه صلى الله عليه وسلم .كره ان يقع في قلب الانصاريين من وسوسة الشيطان شئ فمراعاة نفي التهمة عنه مع عصمته تقتضي مراعاة نفي التهمة عمن هو دونه (قس).

﴿بَابُ ۳۷۸۸ أَمْرِ الْوَالِي إِذَا وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلٰى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا﴾

حاکم اعلیٰ (بادشاہ) جب دو امیروں کو کسی ایک جگہ بھیجے اور انہیں یہ حکم دے (نصیحت کرے) کہ دونوں مل کر رہنا ایک دوسرے کی مخالفت نہ کرنا

۶۷۰۴ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِي وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوْسٰى إِنَّهُ يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَقَالَ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ سعید بن ابی بردہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد ابو بردہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کو اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور فرمایا آسانی پیدا کرنا اور سختی نہ کرنا اور خوشخبری دینا نفرت نہ دلانا اور تم دونوں آپس میں اتفاق رکھنا (اختلاف نہ کرنا) پھر ابوموسیٰ ﷺ نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ملک میں تبع (شہد کا نبیذ) بنایا جاتا ہے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

"وقال النضر وابو داؤد" الخ اور (اس حدیث کو) نضر بن شمیل، ابوداؤد طیالسی، یزید بن ہارون اور وکیع (ابن الجراح) نے بھی روایت کیا شعبہ سے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید کے دادا (حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ) سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وتطاوعا".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۶۳، ومر الحديث ص: ۴۲۶، وفي المغازي ص: ۶۲۲، وص: ۹۰۴۔

تحقیق وتشریح مطالعہ کیجئے جلد ہشتم کتاب المغازی ص: ۴۱۵۔

﴿بَابُ إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ﴾ ۳۷۸۹

وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَبْدًا لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

حاکم کا دعوت قبول کرنا (حاکم کو بشرائط عوام کی دعوت قبول کرنے کی اجازت ہے)

"وقد اجاب" الخ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کی دعوت قبول کی۔

افادہ: اسی تعلیق کو ابومحمد بن صاعد نے زوائد البر والصلة لابن المبارك میں بسند صحیح وصل کیا۔

۶۷۰۵ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (مسلمان) قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۶۳ تا ص:۱۰۶۴، ومر الحديث ص:۴۲۸، وص:۷۷۷، وص:۸۰۹، وص:۸۴۳۔

تشریح کوئی مسلمان ناحق قید و بند میں پھنس جائے تو ان کی آزادی کے لیے مال زکوۃ سے بھی خرچ کیا جا سکتا ہے۔

﴿بَابُ هَدَايَا الْعُمَّالِ﴾ ۳۷۹۰

عاملوں کے ہدایا (تحائف) کا بیان

تحقیق عمّال بضم العين وتشديد الميم جمع عامل وهو الذى يتولى امرا من امور المسلمين (عمده) یعنی عامل کے معنی امور مسلمین کے متولی و کارندے ہیں چنانچہ والعاملين عليها میں عاملین سے مراد محکمہ زکوۃ کے کارندے ہیں جن کے ذمہ زکوۃ و صدقات کی وصولیابی ہوتی ہے۔

۶۷۰۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي أَسْدٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتَبِيَّةِ عَلَى صَدَقَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى

عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَأْتِي يَقُولُ هٰذَا لَكَ وَهٰذَا لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا قَالَ سُفْيَانُ قَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ وَزَادَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنِي وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِي وَلَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ أُذُنِي خُوَارٌ صَوْتٌ وَالْجُؤَارُ مِنْ تَجْأَرُوْنَ كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ.

ترجمہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسد کے ایک صاحب کو صدقات وصول کرنے کے لئے عامل بنایا جن کو ابن الْأُتْبِيَّة کہا جاتا تھا (قيل هو اسم امه واسمه عبدالله (قس) جب وہ مدینہ واپس آئے (اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حساب لیا) تو انہوں نے کہا یہ آپ لوگوں کا ہے (یعنی زکوٰۃ کا مال مسلمان کا ہے) اور یہ مال مجھ کو ہدیہ (تحفہ) ملا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے سفیان بن عیینہ نے یہ بھی کہا منبر پر چڑھے اور پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا اس عامل کا کیا حال ہے جسے ہم بھیجتے ہیں پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کا ہے اور یہ میرا ہے، کیوں نہ وہ اپنے باپ اور ماں کے گھر میں بیٹھا پھر دیکھتا کہ اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو شخص (زکوٰۃ کے مال سے تحفہ کے طور پر) کچھ لے گا وہ قیامت کے دن اس کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے لائے گا اگر اونٹ ہوگا تو وہ بلبلا رہا ہوگا (یعنی آواز کر رہا ہوگا) یا گائے ہوگی تو وہ آواز کر رہی ہوگی یا بکری ہوگی تو وہ میں میں کر رہی ہوگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے پہنچا دیا (کیا میں نے اللہ کا پیغام تم لوگوں تک پہنچا دیا) تین مرتبہ فرمایا۔

"قال سفيان" الخ سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ ہم سے یہ حدیث امام زہریؒ نے بالسند السابق بیان کی۔

"وزاد هشام" الخ اور ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے یہ اضافہ کیا کہ ابوحمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھ لو کیونکہ انہوں نے بھی میرے ساتھ سنا تھا، اور زہری نے سمع اذنی کے الفاظ نہیں ذکر کئے۔

امام بخاریؒ نے کہا خوار (بالخاء المعجمة المضمومة) بمعنی گائے کی آواز اور جُؤار (بضم الجيم) جو تَجْأَرُوْنَ سے نکلا ہے گائے کی آواز کی طرح۔

قال تعالیٰ "بالعذاب اذاهم يجأرون" المومنون آیت: ۶۴۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۶۴، مر الحدیث ص:۱۲۶، وص:۲۰۳، وص:۳۵۳، وص:۹۸۱، وص:۱۰۳۳، یاتی ص:۱۰۶۸۔

تشریح | حاکم اور عامل کو ہدیہ نہ لینا چاہئے اور ان کو جو کچھ ہدیہ ملے وہ بادشاہ وقت ان سے لے کر بیت المال میں شامل کرلے البتہ اگر بادشاہ اس کو خوشی سے کچھ دے تو قبول کرسکتا ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ ۳۷۹۱ اسْتِقْضَاءِ الْمَوَالِي وَاسْتِعْمَالِهِمْ ﴾

آزادشدہ غلاموں کو قاضی اور عامل بنانا

۶۷۰۷ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ سَالِمٌ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ فِيهِمْ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَزَيْدٌ وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابو حذیفہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم ﷺ مہاجرین اولین اور اصحاب نبی ﷺ کی مسجد قبا میں امامت کرتے تھے جن میں حضرت ابو بکر صدیق ﷺ اور حضرت عمر بن الخطاب ﷺ، حضرت ابوسلمہ ﷺ، زید ﷺ اور عامر بن ربیعہ ﷺ ہوتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة وهو ان سالما تقدم وهو مولى الخ. یعنی جب ایک آزادشدہ غلام حضرت سالم ﷺ کو نماز کا امام بنانا جائز ہے تو قاضی اور عامل بنانا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا، البتہ آزادشدہ غلام خلیفہ نہیں ہوسکتا اس لیے کہ خلیفہ ہونے کے لئے قریشی ہونا شرط ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۶۴، ومر الحدیث ص:۹۶۔

تشریح | حضور اقدس ﷺ کی ہجرت سے پہلے جو صحابہ کرام ہجرت کو کے مدینہ منورہ پہونچے ان میں حضرت سالم ﷺ بھی تھے چونکہ یہ سب سے زیادہ قرآن مجید کے قاری تھے اس لیے یہی ان لوگوں کے امام تھے قبار کے قریب ایک جگہ عصبہ تھی وہیں یہ امامت کرتے تھے جیسا کہ کتاب الصلوة باب امامة العبد والموالی میں یعنی بخاری اول ص:۹۶ میں گذر چکا ہے۔

مہاجرین اوّلین | هم الذين صلوا الى القبلتين وفى الكشاف هم الذين شهدوا بدرا (کرمانی).

۳۷۹۲
﴿بَابُ الْعُرَفَاءِ لِلنَّاسِ﴾

لوگوں کی پوری واقفیت رکھنے والے

عُرَفَاء عَرِیف کی جمع ہے قوم کی دیکھ بھال کرنے والا، نقیب، سردار۔

۶۷۰۸﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ أَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا.﴾

ترجمہ عروہ بن زبیر ؓ نے بیان کیا کہ مروان بن حکم ؓ اور مسور بن مخرمہ ؓ دونوں نے ان سے بیان کیا کہ جب مسلمانوں نے (جنگ حنین کے بعد) ہوازن کے قیدی آزاد کرنے کی اجازت دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی ہے؟ اس وقت تم لوگ واپس جاؤ یہاں تک کہ تمہارے سردار (چودھری) ہمارے پاس تمہارے معاملے کو پیش کریں چنانچہ لوگ واپس چلے گئے اور ان کے سرداروں نے ان سے بات کی پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر اطلاع دی کہ سارے لوگوں نے بخوشی اجازت دی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۶۴، مر الحدیث ص:۳۰۹، وص:۳۴۵، وص:۳۵۱، وص:۳۵۵، وص:۴۴۲، فی المغازی ص:۶۱۸۔

تشریح مفصل تحقیق وتشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۳۸۲۔

۳۷۹۳
﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ﴾

بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کرنا اور وہاں سے نکلنے کے بعد (یعنی پیٹھ پیچھے) اس کے خلاف کرنا (برائی بیان کرنا) ناپسندیدہ ہے

۶۷۰۹﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

أُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ خِلَافَ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا.﴾

ترجمہ عاصم بن محمد اپنے والد محمد بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ چند لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہم لوگ اپنے بادشاہ (حاکم اعلیٰ) کے پاس جاتے ہیں تو ان کے سامنے ایسی باتیں کہتے ہیں کہ باہر آنے کے بعد اس کے خلاف کہتے ہیں (یعنی سامنے میں تعریف کرتے ہیں اور پیچھے میں برائی بیان کرتے ہیں) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم اسے نفاق سمجھتے تھے۔(لانه ابطان امر و اظهار امر آخر).

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۶۴۔

تشریح یہاں نفاق سے مراد کفر نہیں ہے بلکہ معصیت اور گناہ ہے، اگر واقعی بادشاہ تعریف کا مستحق ہے تو پیٹھ پیچھے اس کی برائی بیان کرنا ناجائز و گناہ ہے اور اگر بادشاہ ظالم ہے تعریف کا مستحق نہیں ہے تو اس کے سامنے بھی تعریف کرنا جائز نہیں جو شخص حق پرستوں کو بھی خوش رکھنا چاہتا ہے اور ظالم و اہل باطل کو بھی تو ایسا شخص معاشرہ میں خطرناک ہوتا ہے اور ناپسندیدہ بھی۔

وقال فيه صلى الله عليه وسلم شر الناس ذو الوجهين (عمده)

۶۷۱۰﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا بدترین آدمی دو رخا ہے کہ ان لوگوں کے پاس ایک منھ لے کر آئے اور دوسروں کے سامنے دوسرا منھ لے کر (یعنی ایک فریق میں جاکر تعریف کرے اور دوسرے لوگوں کے پاس اس کی برائی کرے)

فاما من يقصد بذلك الاصلاح بين الطائفتين فهو محمود (قس)

یعنی اگر کسی کی نیت اس دورخی سے مسلمانوں کے دو فرقوں میں اصلاح و ملا دینے کی ہو تو جائز و محمود ہے۔ واللہ اعلم

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ذا الوجهين ايضًا يثنى على قوم ثم ياتى الى قوم آخر فيتكلم بخلافه (عمده)

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۶۴، مر الحدیث ص:۴۹۶، و ص:۸۹۵، والحدیث اخرجه مسلم۔

❁ ❁ ❁

۳۷۹۴ ﴿بَابُ الْقَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ﴾

غیر موجود شخص کے خلاف فیصلہ

تشریح علامہ عینیؒ فرماتے ہیں ای الحکم علی الغائب ای فی حقوق الآدمیین دون حقوق اللّٰہ بالاتفاق حتی لو قامت البینة علی غائب بسرقة مثلاً حکم بالمال دون القطع، وقال ابن بطال اجاز مالک واللیث والشافعی وابو عبید والجماعة الحکم علی الغائب الخ (عمدہ)

وقال ابن ابی لیلی وابو حنیفة لا یقضی علی الغائب مطلقًا (عمدہ، فتح)

خلاصہ یہ ہے کہ احناف کے نزدیک قضاء علی الغائب جائز نہیں الا ان یظهر انه غاب اضرارا بصاحبه الخ (فیض الباری)

۶۷۱۱﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَأَحْتَاجُ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ (ان کے شوہر) ابوسفیان ؓ بخیل آدمی ہیں اور مجھے ان کے مال میں سے لینے کی ضرورت ہوتی ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ لامطابقة بین الترجمة وحدیث الباب (عمدہ)

مزید کے لیے عمدہ وغیرہ دیکھئے۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۶۴، ومر الحدیث ص:۲۹۴، وص:۳۳۲، وص:۵۳۹، وص:۸۰۷، وص:۸۰۸، وص:۸۰۹، وص:۹۸۲، وص:۱۰۶۰۔

۳۷۹۵ ﴿بَابُ مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ ...﴾

...فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُحِلُّ حَرَامًا وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا.

جس کے لئے اس کے بھائی (مسلمان) کے حق کا فیصلہ کردیا جائے تو وہ اسے نہ لے...

...کیونکہ حاکم کا فیصلہ کسی حرام کو حلال نہیں کرسکتا ہے اور نہ کسی حلال کو حرام کرسکتا ہے۔

۶۷۱۲﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا.﴾

ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ نے عروہ بن زبیر سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے کہ آنحضور ﷺ نے اپنے حجرہ کے دروازے پر جھگڑا سنا تو باہر ان کی طرف نکلے (یعنی جھگڑنے والے کی طرف تشریف لے گئے) اور فرمایا میں بھی ایک انسان ہی ہوں (یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر وحی نہ آئے میں بھی تمہاری طرح غیب کی بات سے ناواقف رہتا ہوں کیوں کہ میں انسان ہوں اور انسانیت وآدمیت کے لوازم سے پاک نہیں ہوں، اس حدیث سے ان بیوقوف بدعتیوں کا رد ہوا جو آں حضور ﷺ کو عالم الغیب کہتے ہیں اور آں حضور ﷺ کو بشر نہیں سمجھتے۔ قاتلهم الله انّی یؤفکون).

"وانه یاتینی الخ" اور میرے پاس جھگڑنے والا آتا ہے (اپنی دلیل پیش کرتا ہے) اور تم میں سے بعض (ایک فریق) دوسرے سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے تو میں خیال کر لیتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں لیکن اگر میں اس کو (ظاہری روئداد پر بھروسہ کر کے) کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اب چاہے اس کو لے یا چھوڑ دے (امر تهدید لا تخییر فهو کقوله فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر. الکهف ۲۹)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فاقضى له بذلك" الى آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۶۴ تا ص:۱۰۶۵، ومر الحديث ص:۳۳۲، وص:۳۶۸، وص:۱۰۳۰، وص:۱۰۶۲، ویاتی ص:۱۰۶۵۔

مقصد مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص:۳۵۰۔

۶۷۱۳﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي

وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأٰى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى.

ترجمہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص ؓ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا (عبدالرحمٰن بن زمعہ) میرے نطفہ سے ہے تم اسے اپنے قبضہ میں لے لینا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد ؓ نے اس کو لے لیا اور فرمایا میرے بھائی کا بیٹا ہے، مجھے اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی تھی، پھر عبد بن زمعہ سعد ؓ کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے ان ہی کے فراش پر پیدا ہوا ہے پھر دونوں (یکے بعد دیگرے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سعد ؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اسی نے اس کے بارے میں مجھ کو وصیت کی تھی، اور عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے ان ہی کے فراش پر پیدا ہوا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ تیرے لیے ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچہ فراش کا ہوتا ہے (یعنی جو عورت کا خاوند یا مالک ہو) اور زانی کے لیے پتھر ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت سودہ بنت زمعہؓ فرمایا تم اس سے پردہ کیا کرو کیونکہ آپ ﷺ نے اس بچہ کو عتبہ کے مشابہ دیکھا چنانچہ اس نے حضرت سودہ ؓ ام المؤمنین کو زندگی بھر نہیں دیکھا۔

مطابقۃ للترجمۃ وجه ايراد هذا الحديث السابق ان الحكم بحسب الظاهر ولو كان فى نفس الامر خلاف ذلك فانه صلى الله عليه وسلم حكم فى ابن وليدة زمعة بحسب الظاهر وان كان فى نفس الامر ليس من زمعة (عمده)

۲۔ ومناسبة الحديث لسابقه ان الحكم بحسب الظاهر حيث حكم صلى الله عليه وسلم بالولد لعبد بن زمعة والحقه بزمعة الخ (قس)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۶۵، ومر الحديث ص:۲۷۶، وص:۲۹۵، وص:۳۲۶، وص:۳۴۴، وص:۳۸۳، وص:۶۱۶، وص:۹۹۹، وص:۱۰۰۱، وص:۱۰۰۷۔

﴿بَابُ الْحُكْمِ فِي الْبِئْرِ وَنَحْوِهَا﴾ ۳۷۹۶

کنویں اور اس جیسی چیز (کالحوض والدار) کے بارے میں فیصلہ

۶۷۱۴﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ

صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللّٰهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِيَّ نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بِئْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَلْيَحْلِفْ قُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الآيَةَ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے یمینِ صبر کھانے کی جرأت کی درانحالیکہ وہ قسم میں جھوٹا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی پونجی خریدتے ہیں'' الآیۃ (آل عمران ۷۷)

ابو وائل شقیق نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ابھی حدیث بیان کر رہے تھے کہ اشعث بن قیس ؓ آ گئے اور کہا میرے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور ایک اور شخص کے بارے میں جس سے ایک کنواں کے بارے میں میرا جھگڑا ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تیرے پاس بینہ (کوئی گواہ) ہے میں نے عرض کیا نہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر تو وہ قسم کھائے گا (یعنی جب تیرے پاس بینہ نہیں ہے تو فریق مخالف (مدعیٰ علیہ) کی قسم پر فیصلہ ہوگا) میں نے عرض کیا پھر تو وہ (جھوٹی) قسم کھالے گا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ''انّ الذین یشترون بعهد الله الآیة (آل عمران ۷۷)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۶۵، مر الحدیث ص:۳۱۷، وص:۳۲۶، وص:۳۴۲، وص:۳۶۶، وص:۳۶۷، وص:۳۶۸، فی التفسیر ص:۶۵۲، وص:۹۸۵، وص:۹۸۷، یاتی ص:۱۱۰۹۔

تحقیق وتشریح ''یمين صبر'' ۱ بغير تنوين يمين على الاضافة لتاليها.

۲ وينوّن فصبر صفة له، ويمين الصبر هي التي يلزم الحاكم الخصم بها الخ (قس) والحديث مر مرارا.

﴿ بَابُ [۳۷۹۷] الْقَضَاءِ فِي قَلِيْلِ الْمَالِ وَكَثِيْرِهِ سَوَاءٌ ﴾

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ الْقَضَاءُ فِي قَلِيْلِ الْمَالِ وَكَثِيْرِهِ سَوَاءٌ.

فیصلہ (یعنی حکم) قلیل مال اور کثیر مال میں برابر ہے

(یعنی کسی کا مال ناحق مار لینا خواہ مال قلیل ہو یا کثیر گناہ دونوں میں ہے کوئی فرق نہیں)

''وقال ابن عيينة'' اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے (کوفہ کے قاضی ابن شبرمة بضم المعجمة والراء بينهما موحدة ساكنة) سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ قلیل مال اور کثیر مال میں فیصلہ (حکم) برابر ہے (یعنی گناہ

دونوں میں ہے)

۶۷۱۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دروازے پر جھگڑنے والوں کی آواز سنی اور ان لوگوں کی طرف نکلے پھر فرمایا میں بھی آدمی ہی ہوں اور میرے پاس جھگڑنے والے (مقدمہ لے کر) آتے ہیں اور ممکن ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق سے زیادہ بلیغ ہو اور میں (اس کی بلاغت وخوش تقریری کی وجہ سے) اس کے لیے اس حق کا فیصلہ کردوں اور میں یہ سمجھوں کہ وہ سچا ہے (حالانکہ وہ صرف لسان وزبان آور ہے سچا نہیں ہے) تو جس کے لیے میں کسی مسلمان کے حق کا (یا کسی ذمی کے حق کا) فیصلہ کردوں تو بلاشبہ وہ جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب اس کو اختیار ہے خواہ اسے لے یا چھوڑ دے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فمن قضيت له" اذ هو يتناول القليل والكثير.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص: ۱۰۶۵، ومر الحدیث ص: ۳۳۲، وص: ۳۶۸، وص: ۱۰۳۰، وص: ۱۰۶۲۔

۴۷۹۸ ﴿بَابُ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ﴾

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَبَّرًا مِنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ.

امام (حاکم) کالوگوں کے اموال اور جائداد کو بیچنا

اور نبی اکرم ﷺ نے ایک مدبّر غلام نعیم بن نحام کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

۶۷۱۶ ﴿حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک

صاحب (ابومذکور ﷺ) نے اپنے ایک غلام کو مدبر بنا دیا ہے (یعنی یہ کہہ دیا ہے کہ میرے مرنے پر آزاد ہے اس غلام کا نام یعقوب تھا) اور ان صحابی (ابومذکور) کے پاس اس (یعقوب غلام) کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا اس لیے حضور اکرم ﷺ نے اس کو آٹھ سو درہم میں بیچ دیا اور اس کی قیمت اس شخص (ابومذکور) کو بھیج دی۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۶۵ تا ص:۱۰۶۶، ومر الحديث ص:۲۸۷، وص:۲۹۷، وص:۳۲۳، وص:۳۲۵، وص:۳۴۴، وص:۹۹۴، وص:۱۰۲۷۔

واخرجه مسلم، ابو داؤد والترمذی، والنسائی وابن ماجه.

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم ص:۸۴۔

﴿بَابُ [۳۷۹۹] مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا﴾

جس نے ایسے لوگوں کے طعن (وتنقید) کی پرواہ نہیں کی (توجہ نہیں کی) جو امیروں (سرداروں) کے حال سے واقف نہیں۔

مطلب یہ ہے کہ جو لوگ لاعلمی وناوانی سے کسی امیر وسردار کے بارے میں تنقید کریں اور حاکم اس کی پرواہ نہ کرے توجہ نہ دے، معلوم ہوا کہ علم کے بعد اگر تنقید واعتراض کرے تو قابل توجہ ہے واللہ اعلم۔

۶۷۱۷ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (روم کے نصاری سے لڑنے کے لئے) ایک لشکر تیار کیا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ان کا امیر مقرر کیا تو ان کی امارت پر تنقید کی گئی (یعنی ان کے امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر آج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے پہلے ان کے والد کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کر چکے ہو اور خدا کی قسم وہ امیر بنائے جانے کے لائق تھے اور بلاشبہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور بلاشبہ یہ (اسامہ) اس کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۶۶، ومر الحديث ص:۵۲۸، فی المغازی ص:۶۱۰، وص:۶۴۱، وص:۹۸۰۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۳۱۰۔

۳۸۰۰ ﴿بَابُ الْأَلَدِّ الْخَصِمِ وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ. لُدًّا عُوجًا﴾

الدّ الخصم کا بیان اور الدّ الخصم وہ ہے جو ہمیشہ جھگڑا کرتا رہے

تحقیق و تشریح الدّ: بفتح الهمزه واللام وتشديد الدال المهملة افعل التفضيل کا صیغہ۔ الخصم: بفتح الخاء المعجمة و کسر الصاد المهملة امام بخاری نے اس کی تفسیر کی ہے وهو الدائم فی الخصومة یعنی اس کا جھگڑا ختم نہیں ہوتا، او المراد الشديد الخصومة یعنی سخت جھگڑالو، بہت جھگڑا کرنے والا۔

لداعوجا: لُدًّا بضم اللام وتشديد الدال ألد کی جمع ہے بمعنی سخت جھگڑالو۔

عوجا: بضم العين وسكون الواو بعدها جيم بمعنی ٹیڑھا، قال ابن كثير الحافظ ای عوجا عن الحق مائلون الى الباطل (قس)

۶۷۱۸ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة والحديث واحد.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۶۶، ومر الحديث ص:۳۳۲، وص:۶۴۹۔

تشریح نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۳۰۷ ملاحظہ فرمائیں۔

۳۸۰۱ ﴿بَابُ إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ﴾

جب حاکم نے فیصلہ میں حق سے تجاوز کیا یا اہل علم کے خلاف فیصلہ کیا تو وہ فیصلہ مردود ہے (قابل قبول نہیں)

تشریح لم يختلف العلماء ان القاضی اذا قضى بجور او بخلاف اهل العلم فهو مردود فان كان

علی وجه الاجتهاد و التاویل کما صنع خالد فان الاثم ساقط عنه و الضمان لازم فی ذٰلک عند عامة اهل العلم (شرح ابن بطالؒ ج:۸، ص:۲۰۵) قال کان الحکم فی قتل فالدیة فی بیت المال عند ابی حنیفة و احمد و علی عاقلته عند الشافعی و ابی یوسف و محمد رحمهم اللّٰه (قس).

تقریباً یہی علامہ عینیؒ فرماتے ہیں یعنی اس کا فیصلہ مردود ہوگا وهٰذا لاخلاف فیه بین اهل العلم الخ (عمده) چنانچہ حضرت خالد بن ولید ﷺ کا فیصلہ آپ ﷺ نے رد کر دیا مگر سزا نہ دی چونکہ وہ مجتہد تھے۔

۶۷۱۹﴿حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا ح وحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے خالد بن ولید ﷺ کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا (جب حضرت خالد ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو) وہ لوگ اچھی طرح سے أسلمنا نہیں کہہ سکے (یعنی أسلمنا ہم اسلام لائے کہہ کر اچھی طرح اظہار اسلام نہ کر سکے) بلکہ کہنے لگے صبأنا صبأنا ہم نے اپنا آبائی دین چھوڑ دیا ہم نے اپنا دین بدل دیا لیکن حضرت خالد ﷺ قتل کرنے لگے اور قید کرنے لگے اور ہم میں سے ہر شخص کو اس کا قیدی دیا اور حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے (راوی حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ) میں نے کہا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے پھر ہم نے اس کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ میں اس فعل سے براءت کرتا ہوں (بیزار ہوں) جو خالد بن ولید نے کیا آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله صلى اللّٰه عليه وسلم اللّٰهم انی ابرأ الیك مما صنع خالد یعنی من قتله الذین قالوا صبأنا قبل ان یستفسرهم من مرادهم بذٰلك القول فان فیه اشارة الی تصویب فعل ابن عمر و من تبعه فی ترکهم متابعة خالد علی قتل من امرهم بقتلهم من المذکورین (عمده)

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۶۶، ومر الحديث ص:۶۲۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص:۴۱۱ تا ص:۴۱۲۔

۳۸۰۲ ﴿باب الْإِمَامِ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ﴾

امام (یا بادشاہ) کسی جماعت کے پاس آتا ہے اور ان میں باہم صلح کرادیتا ہے

۶۷۲۰﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍو فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَلَيْهِ الْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ أَنِ امْضِهْ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرٰى فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضَيْتَ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلْقَوْمِ إِذَا رَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں باہم لڑائی ہوگئی پھر یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہونچی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر ان کے یہاں ان کے درمیان صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے جب عصر کی نماز کا وقت آیا (اور آنحضور ﷺ لوٹ کر نہیں آسکے تھے) تو (مدینہ میں) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نماز پڑھانے کے لیے کہا (جیسا کہ حضور اقدس ﷺ بلال رضی اللہ عنہ سے فرما گئے تھے) چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے (اور نماز پڑھانے لگے) اتنے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز ہی میں تھے تو آنحضور ﷺ لوگوں کی صفیں چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور اس صف میں آگئے جو ان سے قریب تھی، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور لوگ (مقتدی حضرات نماز ہی میں حضور اقدس ﷺ کی آمد کو

بتانے کے لیے) تالی بجانے لگے (ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگے) اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو فارغ ہونے سے پہلے ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا رکتا ہی نہیں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے دیکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ نماز پوری کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنی جگہ ٹھہرے رہنے کا اشارہ کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے ٹھہرے (اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر کہ اللہ کے رسول نے مجھ کو امامت کے لائق سمجھا) اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے آگئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آگے بڑھ گئے اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر نماز پوری کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر جب میں نے اشارہ کر دیا تھا تو تم کو نماز پوری پڑھانے میں کیا چیز مانع ہوئی؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کے لیے مناسب نہیں تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے، اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم سے (مقتدیوں سے) فرمایا کہ (نماز میں) جب کوئی معاملہ پیش آئے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو چاہئے کہ ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۶۶، ص: مر الحديث ص:۹۴، وص:۱۶۰، مختصراً ص:۱۶۲، وص:۱۶۵، وص:۳۷۰، وص:۳۷۱۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص:۳۱۸، ''اصل واقعہ''۔

﴿بَابٌ [۳۸۰۳] يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا﴾

بابٌ (بالتنوين) يستحب للكاتب (اى لكاتب الحكم) ان يكون امينًا (فى كتابته بعيدًا من الطمع) عاقلاً (غير مغفل لئلا يخدع).

فیصلہ لکھنے والا منشی امانت دار اور عقلمند ہونا چاہئے

۶۷۲۱ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ لِمَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَإِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ قَالَ زَيْدٌ فَوَ اللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِي مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجَعَتِي حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللّٰهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَيَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ فِي آخِرِ سُورَةِ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ إِلٰى آخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اللِّخَافُ يَعْنِي الْخَزَفَ.

ترجمہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ یمامہ میں بکثرت (قاری صحابہ کی) شہادت کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اور (اس وقت) ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کے قاریوں کا قتل بہت ہوا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر اسی طرح دوسری لڑائیوں میں بھی قرآن کے قاری شہید ہوں تو قرآن مجید کا ایک بڑا حصہ ختم نہ ہو جائے (کیونکہ اس وقت پورا قرآن ایک مصحف میں جمع نہ تھا بلکہ لوگوں کے سینوں میں تھا اور کچھ کچھ مختلف چیزوں میں لکھا ہوا بھی تھا) میری رائے ہے کہ آپ قرآن مجید کو (ایک مصحف میں) جمع کرنے کا حکم دیں، یہ سن کر میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میں ایسا کام کیسے کروں جسے رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ تو کار خیر ہے پھر حضرت عمر اس معاملہ میں برابر مجھ سے کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں اسی طرح مجھے بھی شرح صدر عطا فرمایا جس طرح عمر رضی اللہ عنہ کو تھا اور میں بھی وہی مناسب سمجھنے لگا جسے عمر نے مناسب سمجھا زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تم جوان ہو، عقلمند ہو اور ہم تمہیں متہم بھی نہیں سمجھتے (یعنی تم امانتدار اور قابل اعتماد بھی ہو) اور تم رسول اللہ ﷺ کی وحی بھی لکھتے تھے اس لئے تم قرآن مجید (کی آیات) کو تلاش کرو اور ایک جگہ جمع کرو، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خدا کی قسم اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے کا مکلف کرتے تو یہ میرے لیے اتنا گراں نہ تھا جتنا قرآن مجید کے جمع کا حکم، میں نے عرض کیا آپ دونوں حضرات (ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ) کسی طرح ایسا کام کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ یہ خیر کا کام ہے چنانچہ وہ مجھے آمادہ کرنے کی برابر کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی

اسی کام کے لئے شرح صدر عطا فرمایا جس کے لئے حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کو شرح صدر عطا فرمایا تھا اور میں بھی اس معاملے میں وہی مناسب سمجھنے لگا جسے ان دو بزرگوں نے مناسب سمجھا چنانچہ میں نے قرآن مجید کی تلاش شروع کی اور میں اس کو جمع کرنے لگا کھجور کی شاخوں اور کھالوں اور پتلے پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے، چنانچہ میں نے سورہ توبہ کی آخری آیت لقد جالکم رَسولٌ مِنۡ الفسکم الیٰ آخرھا حضرت خزیمہ یا ابوخزیمہ کے پاس (لکھی ہوئی) پائی اور اس کو اس کی سورہ میں شامل کرلیا اور یہ مصحف (جو زید بن ثابت ؓ نے جمع کیا) حضرت ابوبکر ؓ کی وفات تک حضرت ابوبکر ؓ کے پاس رہا پھر وہ مصحف حضرت عمر ؓ کے پاس ان کی حیات تک رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اٹھالیا پھر حضرت حفصہ ؓ بنت عمر کے پاس رہا۔

"قال محمد بن عُبید اللّٰہ" محمد بن عبید اللہ (شیخ امام بخاریؒ) نے کہا اللّخاف بمعنی الخزف ہے یعنی ٹھیکرے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ توخذ من قولہ "وانک رجل شاب عاقل لانتّھمُک".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۶۷، ومرالحدیث ص:۳۹۴، وص:۵۷۹ تا ص:۵۸۰، وص:۶۷۶، وص:۷۴۵ تا ص:۷۴۶، یاتی ص:۱۱۰۴۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص:۹ تحت الباب۔

﴿بابُ ۳۸۰۴ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلٰى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلٰى أُمَنَائِهِ﴾

حاکم کا اپنے عاملوں (نائبوں) کے نام خط لکھنا اور قاضی کا اپنے امینوں کے نام لکھنا

۶۷۲۲﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلٰى ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتٰى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَاللّٰهِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا

صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ بِهِ فَكُتِبَ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتِ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ فَرَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ.

ترجمہ حضرت سہل بن ابی حثمہ ﷺ سے روایت ہے کہ ابولیلیٰ کو سہل بن ابی حثمہ ﷺ نے اور ان کی قوم کے دوسرے بڑے لوگوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور مُحَیِّصَہ بن مسعود ﷺ دونوں فقر کی تکلیف شدید کی وجہ سے جوان کو پہونچی خیبر کی طرف نکلے (کہ وہاں سے کچھ کھجور لے آئیں، ان دنوں یہودیوں سے صلح تھی پھر دونوں حضرات خیبر پہونچ کر اپنے اپنے کاموں کے لیے الگ الگ ہو گئے پھر مُحَیِّصَہ ﷺ عبداللہ بن سہل کے پاس آئے) پھر مُحَیِّصَہ ﷺ کو بتایا گیا کہ حضرت عبداللہ بن سہل ﷺ کو قتل کر کے گڑھے یا (بالشک من الراوی) کنویں میں ڈال دیا گیا ہے، پھر مُحَیِّصَہ ﷺ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا واللہ تم ہی لوگوں نے ان کو قتل کیا ہے یہودیوں نے کہا واللہ ہم نے انہیں قتل نہیں کیا ہے پھر مُحَیِّصَہ ﷺ خیبر سے واپس آئے اور اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے واقعہ بیان کیا پھر وہ (مُحَیِّصَہ ﷺ) اور ان کے بھائی حویصہ جوان سے بڑے تھے اور عبدالرحمٰن بن سہل تینوں آنحضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور مُحَیِّصَہ ﷺ نے بات کرنی چاہی کیونکہ وہی (عبداللہ کے ساتھ خیبر) میں گئے تھے (کتاب الجہاد ص: ۴۵۰، میں ہے فذهب عبدالرحمٰن يتكلم یعنی مقتول عبداللہ کے بھائی عبدالرحمٰن نے بات شروع کرنی چاہی، ممکن ہے کہ دونوں نے بات کرنے کا ارادہ کیا ہو) تو نبی اکرم ﷺ نے مُحَیِّصَہ سے فرمایا بڑے کو آگے کرو، بڑے کو بات کرنے دو، آپ کی مراد عمر کی بڑائی تھی چنانچہ حویصہ ﷺ نے بات شروع کی پھر مُحَیِّصَہ ﷺ نے بھی بات کی کہ یہودی یا تو تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں ورنہ لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو اس کے متعلق لکھا تو (یہودیوں کی طرف سے) آپ ﷺ کو جواب ملا کہ ہم نے انہیں قتل نہیں کیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے حویصہ ﷺ اور مُحَیِّصَہ ﷺ اور عبدالرحمٰن ﷺ سے فرمایا کہ کیا تم لوگ قسم کھا کر اپنے شہید ساتھی کے خون کے مستحق ہو سکتے ہو؟ ان حضرات نے عرض کیا کہ نہیں (یعنی ایسے معاملے میں ہم کس طرح قسم کھائیں جس میں ہم موجود نہیں تھے اور نہ ہم نے دیکھا) آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر کیا تم لوگوں کے سامنے یہود قسمیں کھالیں (کہ ہم نے قتل نہیں کیا ہے) ان حضرات نے کہا کہ وہ لوگ (یہود) مسلمان نہیں ہیں (یعنی ہم کافروں کی قسم کا کس طرح اعتبار کریں) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سو اونٹوں کی دیت ادا کی آخر وہ اونٹ گھر لائے گئے، سہل ﷺ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الى

اهل خيبر به اى بالخبر الذى نقل اليه (عمده)

اشکال وجواب: واستشكل وجه المطابقة بين الحديث والترجمة لانه ليس فى الحديث انه صلى الله عليه وسلم كتب الى نائبه ولا امينه وانما كتب الى الخصوم انفسهم (قس)، اشکال کا خلاصہ یہ ہے کہ ترجمۃ الباب سے حدیث کی مطابقت اس لیے مشکل ہے کہ حدیث میں نہ تو نائب کو خط لکھنے کا ذکر ہے اور نہ امین کو؟ پھر علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ جواب نقل کرتے ہیں واجاب ابن المنير سے بانه يوخذ من مشروعية مكاتبة الخصوم جواز مكاتبة النواب فى حق غيرهم بطريق الاولى (قس) آسان جواب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے یہودیوں کے سردار کے نام خط لکھا تھا اور اس وقت یہودیوں سے مصالحت کا زمانہ تھا اس لیے وہ سردار بمنزلہ نائب ہوگا واللہ اعلم۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۶۷، ومر الحدیث ص:۳۷۲، وص:۴۵۰، وص:۹۰۷، وص:۱۰۱۸ تا ص:۱۰۱۹۔

﴿بَابٌ ۳۸۰۵ هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهُ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ﴾

کیا حاکم کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کسی ایک شخص کو معاملات کی دیکھ بھال کے لیے بھیجے؟

وجواب الاستفهام فى الحديث

۶۷۲۳﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا لِي عَلٰى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا عَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلٰى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی (حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں) آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی کتاب (یعنی حکم) کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے پھر اس کا مقابل (فریق ثانی) کھڑا ہوا اور کہا اس نے سچ کہا ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کر دیجئے پھر اعرابی (دیہاتی) نے کہا میرا لڑکا اس شخص کے پاس نوکر تھا پھر اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا تو لوگوں نے مجھ سے کہا تیرے بیٹے پر رجم

(سنگسار) ہے تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر اپنے بیٹے کو رجم سے بچا لیا پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو ان لوگوں نے کہا کہ تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور سال بھر کا جلاوطن ہے (کیونکہ وہ محصن نہ تھا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں کتاب اللہ کے مطابق تمہارا فیصلہ ضرور کروں گا لونڈی اور بکریاں تجھ کو واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک برس کے لیے شہر بدر ہونا ہے اور (قبیلہ اسلم کے) ایک شخص اُنیس (بالتصغیر) سے آپ نے فرمایا اے اُنیس کل تو اس شخص کی بیوی کے پاس جا اور (اگر وہ عورت زنا کا اقرار کر لے تو) اس کو رجم کر چنانچہ حضرت اُنیس ؓ صبح کو اس عورت کے پاس گئے اور اس کو رجم کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فاغد يا انيس على امرأة هذا".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۶۷ تا ص:۱۰۶۸، ومر الحديث ص:۳۱۱، وص:۳۶۱، وص:۳۷۱، وص:۳۷۶۔ وص:۹۸۱، وص:۱۰۰۸، وص:۱۰۱۰، وص:۱۰۱۱، وص:۱۰۱۳، یاتی ص:۱۰۸۱۔

۳۸۰۶ ﴿بَابُ تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوْزُ تَرْجُمَانٌ وَاحِدٌ﴾

وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا تَقُولُ هٰذِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ.

حکام کے مترجم کا بیان اور کیا ایک ترجمان (مترجم) کافی ہے؟

تحقیق وتشریح ترجمة: مصدر بمعنی اسم فاعل مترجم یعنی ترجمہ کرنے والا، ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے والا، حکام: حاکم کی جمع ہے، تَرجُمان: بفتح الفوقية وضمها، ترجمہ کرنے والا، ٹرانسلیٹر۔

"هل يجوز" الخ امام بخاریؒ نے بصیغۂ استفہام هل سے ذکر کیا ہے چونکہ مسئلہ مختلف فیہ ہے امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ يكتفى بواحد واختاره البخارى وغيره (عمده) وقال الشافعیؒ واحمدؒ فى الاصح اذا لم يعرف الحاكم لسان الخصم لا يقبل فيه الا عدلان یعنی دو ضروری ہے كالشهادة (عمده، قس)

"وقال خارجة بن زيد" الخ اور خارجہ بن زید بن ثابت نے (اپنے والد) زید بن ثابت ؓ سے روایت کی

کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ یہودیوں کا خط (تحریر) سیکھیں (چنانچہ میں نے سیکھا) یہاں تک کہ میں یہودیوں کے نام نبی اکرم ﷺ کے خطوط لکھتا تھا اور جب یہود آپ ﷺ کے پاس لکھتے تو ان کے خطوط آپ ﷺ کو پڑھ کر سناتا۔

''وقال عمرُ'' اور حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے پوچھا اس وقت حضرت عمر ؓ کے پاس حضرت علی ؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ اور حضرت عثمان ؓ (ابن عفان) موجود تھے (کہ ایک عورت نُوبِیَّہ: بضم النون و کسر الموحدة و تشدید التحتیة عجمی زبان میں کچھ کہنے لگی تو حضرت عمر ؓ نے پوچھا) یہ عورت (جو حاملہ موجود تھی) کیا کہہ رہی ہے؟ تو عبدالرحمٰن بن حاطب (ابن ابی بلتعہ) نے کہا امیر المؤمنین یہ عورت آپ کو اپنے اس ساتھی کے متعلق بتاتی ہے جس نے اس کے ساتھ یہ حرکت کی ہے (یعنی ایک غلام مرغوس نامی نے مجھ سے زنا کی ہے) چونکہ نوبیہ حاملہ عجمی زبان میں کہہ رہی تھی حضرت عمر ؓ اس کی زبان نہیں سمجھ سکے تو عبدالرحمٰن بن حاطب نے اس کا ترجمہ کیا۔

''وقال ابو جمرة'' الخ اور ابو جمرہ (تابعیؒ) نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عباس ؓ اور (بصرہ کے) لوگوں کے درمیان ترجمہ کرتا تھا (اس کی تفصیل و تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص: ۳۵۳، نیز کتاب المغازی ص: ۴۴۵)۔

''وقال بعض الناس'' الخ اور بعض حضرات نے کہا کہ حاکم کے لیے دو مترجم ضروری ہیں، (یہاں بعض الناس سے مراد حضرت امام شافعیؒ وغیرہ ہیں جو دو مترجم ضروری فرماتے ہیں)۔

افادہ: یہاں سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ امام بخاریؒ بعض الناس سے ہر جگہ امام اعظم ابوحنیفہؒ مراد نہیں لیتے ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوگیا کہ امام بخاریؒ مذہباً شافعی نہیں تھے واللہ اعلم۔

۶۷۲۴﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِلتُّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابوسفیان بن حرب نے انہیں خبر دی کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے انہیں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلا بھیجا پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا ان لوگوں سے کہو کہ میں ابوسفیان سے اس نبی کے بارے میں پوچھوں گا (سوالات کروں گا) تو اگر ابوسفیان مجھ سے کوئی جھوٹ بات کہے تو تم لوگ اس کی تکذیب کرو (جھٹلا دو) پوری حدیث بیان کی پھر ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ اس (ابوسفیان) سے کہو کہ اگر تمہاری باتیں (نبی کے اوصاف کے متعلق) صحیح ہیں تو وہ نبی اس جگہ کا بھی مالک ہوگا جو اس وقت میرے قدموں کے نیچے ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ یہاں یہ اعتراض ہے کہ ہرقل کا فعل کیا حجت ہے؟ وہ تو کافر (نصرانی) تھا اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ:

ل ہرقل اگرچہ کافر تھا لیکن اگلے پیغمبروں کی کتابوں اور ان کے حالات سے خوب واقف تھا تو گویا اگلی شریعتوں میں بھی ایک ہی مترجم کافی سمجھا جاتا تھا۔

۲ بعض حضرات نے فرمایا کہ مقصد ہرقل کے فعل سے نہیں ہے بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو اس امت کے بڑے عالم تھے انہوں نے اس واقعہ کو نقل کیا اور اس پر اعتراض نہیں کیا کہ ایک شخص کا ترجمہ غیر کافی تھا، تو معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص کا ترجمہ ہونا کافی سمجھتے تھے استدلال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تقریر سے ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۶۸۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۱۵۲، وص:۱۵۳۔

﴿بَابُ ۳۸۰۷ مُحَاسَبَةِ الْإِمَامِ عُمَّالَهُ﴾

امام (یا بادشاہ) کا اپنے عاملوں سے حساب لینا

یعنی حساب لے سکتا ہے اور جو سرکاری روپیہ عاملوں نے لیا ہے اس سے وصول کرسکتا ہے۔

۶۷۲۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهُ قَالَ هٰذَا الَّذِي لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلٰى أُمُورٍ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَأْتِي أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَوَاللّٰهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ هِشَامٌ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا جَاءَ اللّٰهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا فَلَأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ بن اتبیہ (بضم الهمزه) کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا پھر جب وہ (زکوٰۃ وصول کرکے) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آنحضور ﷺ نے

ان سے حساب لیا تو انہوں نے کہا یہ تو آپ لوگوں کا ہے (یعنی زکوٰۃ کا مال ہے) اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے اگر تم سچے ہو تو وہاں بھی تمہارے پاس ہدیہ آتا پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا پہلے آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اما بعد! میں تم لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو بعض ان کاموں پر عامل بناتا ہوں جو اللہ نے مجھے سونپا ہے پھر تم میں سے بعض آتا ہے اور کہتا ہے یہ تو آپ لوگوں کا ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے پھر وہ کیوں نہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہا تو اگر وہ سچا ہے تو وہیں اس کو ہدیہ پہونچ جاتا، خدا کی قسم تم میں سے کوئی اگر کوئی چیز لے گا ہشام نے کہا کہ اگر ناحق لے گا تو قیامت کے دن اس کو (اپنی گردن پر) لاد کر اللہ کے پاس آئے گا، سن لو میں پہچان لوں گا جو اللہ کے پاس اونٹ لے کر آئے گا وہ اونٹ بلبلا رہا ہوگا یا گائے ہوگی تو وہ آواز کر رہی ہوگی یا بکری ہوگی تو وہ میں میں کر رہی ہوگی پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور فرمایا سن لو میں نے (خدا کا حکم) پہونچا دیا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه : الحديث هنا ص:۱۰۶۸، ومر الحديث ص:۱۲۶، وص:۲۰۳، وص:۳۵۳، وص:۹۸۱، وص:۱۰۳۳، وص:۱۰۶۴۔

تشریح معلوم ہوا کہ عامل زکوٰۃ کی وصولی کے درمیان ہدیہ نہیں لے سکتا ہے اس ہدیہ کے طور پر بھی جو کچھ ملے وہ بادشاہ وقت ان سے لے کر بیت المال میں داخل کر سکتا ہے البتہ اگر بادشاہ اس کو خوشی سے بطور انعام دے تو وہ قبول کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿بَابُ ۳۸۰۸ بِطَانَةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَشُورَتِهِ الْبِطَانَةُ الدُّخَلَاءُ﴾

امام (یا بادشاہ) کے رازدار اور اس کے اہل مشورہ کا بیان

البِطانة: (بکسر الموحدہ) رازدار، بھیدی، گہرا دوست، جمع بطائن۔

الدخلاء: (بضم الدال المهملة وفتح الخاء المعجمة ممدود جمع دخيل امام بخاریؒ نے بطانة کی تفسیر دُخلاء سے نقل کی ہے مراد وہ شخص ہے جس کو اپنے معاملات میں معتمد اور مشیر بنایا جائے۔

۶۷۲۶﴿حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ

وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر اس کے دو راز دار (مشیر کار و وزیر) تھے (یعنی ہر نبی اور خلیفہ کے دو خاص مشیر کار تھے) ایک تو انہیں نیکی (بھلائی) کا مشورہ دیتا ہے اور اس پر ابھارتا ہے اور ایک یعنی دوسرا انہیں برائی کے لیے کہتا اور اس پر ابھارتا ہے (**وهذا مقصور فی بعض الخلفاء لا فی الانبیاء) فلا یلزم من وجود من یشیر علیهم بالشر قبولهم منه للعصمة کما قال (قس)**

"فالمعصوم من عصم الله تعالٰی" پس معصوم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے (یعنی شیطان تو پیغمبروں کو بھی بہکانا چاہتا ہے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو معصوم رکھنا چاہتا ہے اس لیے شیطان کی کچھ چل نہیں سکتی، بطانہ شر کا شر کوئی پیغمبر کبھی قبول کر ہی نہیں سکتے۔

"وقال سلیمان" اور سلیمان بن بلال نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کیا کہا مجھ کو ابن شہاب نے اس حدیث سابق کی خبر دی۔

"وعن ابن ابی عتیق" **الخ هذا عطف علی یحیٰی بن سعید وابن ابی عتیق هو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق.**

اور ابن ابی عتیق اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے مثل حدیث سابق نقل کیا۔

وقال شعیب عن الزهری الخ اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے نقل کیا زہری نے کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے ابوسعید خدری ﷺ سے ان کا قول نقل کیا (یعنی حدیث کو موقوفاً نقل کیا)۔

"وقال الاوزاعی" الخ اور اوزاعی (عبدالرحمٰن بن عمرو) اور معاویہ بن سلام نے کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

"وقال ابن ابی حُسَیْنٍ" الخ اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین اور سعید بن زیاد نے بیان کیا ابوسلمہ سے

انہوں نے حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے ان کا قول (یعنی موقوفاً)۔

"وقال عبید اللّٰہ بن ابی جعفر" الخ اور عبید اللہ بن ابی جعفر نے کہا مجھ سے صفوان بن سُلیم نے بیان کیا انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری ﷺ سے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۶۸، ومر الحديث ص: ۹۷۸۔

تشریح | والمراد بالبطانتين الوزيران ويحتمل ان يكون المراد بالبطانتين الملك والشيطان ويحتمل كما قال الكرماني ان يراد بالبطانتين النفس الامارة بالسوء والنفس المطمئنة المحرضة على الخير والمعصوم من اعطاه الله نفسا مطمئنة الخ (قس).

﴿بَابٌ ۳۸۰۹ كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ﴾

(اى هذا بابٌ بالتنوين يذكر فيه) كيف يُبَايِعُ الامامُ الناس؟ بالنصب على المفعولية والامام فاعل الخ (قس)

امام لوگوں سے کن الفاظ سے (کن باتوں پر) بیعت لے؟

(احادیث باب سے معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ)

۶۷۲۷ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ. أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.﴾

ترجمہ | ولید بن عبادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بیعت کی کہ ہر بات سنیں گے اور ہر حکم کی اطاعت کریں گے خواہ وہ بات پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ ہو، اور اس پر بیعت کی کہ جو حاکم وامیر اہل ہوگا (شریعت پر قائم ہوگا) اس سے جھگڑا نہیں کریں گے اور حق پر قائم رہیں گے یا (شک راوی) حق بات کہیں گے جہاں کہیں بھی رہیں گے اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان فيه كيفية المبايعة.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۶۹، والحدث اخرجه مسلم فی المغازی (قس).

۶۷۲۸﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ

اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

فَأَجَابُوا

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

ترجمہ حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سرد صبح میں باہر نکلے اور مہاجرین وانصار ﷺ خندق کھود رہے تھے (یہ واقعہ ۵ھ کا ہے) تو آنحضور ﷺ نے (صحابہ کی مشقت اور بھوک کو دیکھ کر) یہ شعر پڑھا: اللّٰھُمَّ الخ ترجمہ:

اے اللہ خیر و بھلائی تو صرف آخرت کی خیر ہے، پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما دیجئے۔

پھر صحابہ کرام یعنی حضرات مہاجرین وانصار ﷺ جواب میں کہنے لگے:- ترجمہ

ہم وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ سے جہاد پر بیعت کی ہے ہمیشہ کے لیے جب تک زندہ رہیں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۶۹، ومر الحدیث فی الجهاد ص:۳۹۷، وفی المغازی ص:۵۸۸۔

تشریح مفصل ومکمل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۱۴۹۔

۶۷۲۹﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ رسول اللہ ﷺ سے سمع وطاعت (سننے اور ماننے) پر بیعت کرتے تھے تو آنحضور ﷺ ہم سے فرماتے جتنی تمہیں استطاعت ہو۔

(وھذا من شفقته ورحمته بنا جزاه اللّٰه عنا افضل ما جازیٰ نبیا عن امته.

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۶۹، والحدیث من افراده.

۶۷۳۰﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ كَتَبَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

لِعَبْدِاللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهِ مَا اسْتَطَعْتُ وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِمِثْلِ ذٰلِكَ.﴾

ترجمہ سفیان ثوری سے روایت ہے کہ ہم سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں اس وقت موجود تھا جب لوگوں نے عبدالملک بن مروان پر اتفاق کرلیا بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک کو لکھا میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے بندے عبدالملک امیر المؤمنین کی بات سنوں گا اور مانوں گا جو بات اللہ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہوگی بقدر استطاعت اور میرے بیٹوں نے بھی اس کا اقرار کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فاني أقر بالسمع والطاعة لعبدالله عبدالملك.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۶۹، ویاتی ص:۱۰۸۰، والحديث من افراده.

تشریح "اجتمع الناس على عبدالملك" الخ یہ قصہ حضرت عبداللہ بن زبیر ﷺ کی شہادت کے بعد کا ہے اور ان کی شہادت ۷۳ھ میں ہوئی۔

مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ ﷺ کے انتقال کے بعد یزید جب خلیفہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن زبیر ﷺ نے اس سے بیعت نہیں کی ولم يكن ابن الزبير ادعى الخلافة حتى مات يزيد في ربيع الاول سنة اربع وستين (فتح) یزید کے مرتے ہی عبداللہ بن زبیر ﷺ نے مکہ مکرمہ میں خلافت کا دعویٰ کیا ادھر یزید کا بیٹا معاویہ بن یزید خلیفہ ہوا کچھ لوگوں نے معاویہ بن یزید سے بیعت کی لیکن یہ معاویہ بن یزید صرف چالیس دن سلطنت کر کے مرگیا اور مروان خلیفہ بن بیٹھا مگر یہ بھی چھ مہینے میں مرگیا اور اپنے بیٹے عبدالملک کو خلیفہ کر گیا عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف ظالم کو حضرت عبداللہ بن زبیر ﷺ سے لڑنے کے لیے روانہ کیا جب حجاج غالب ہوا اور عبداللہ بن زبیر ﷺ شہید ہوئے تو سب لوگوں کا اتفاق عبدالملک پر ہوگیا اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مع اپنے بیٹوں کے بیعت کرلی جس کا ذکر اس حدیث میں ہے مزید کے لیے فتح الباری دیکھئے جس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے کا نام مذکور ہے۔

۶۷۳۱﴿حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.﴾

ترجمہ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ کا حکم سننے اور ماننے پر بیعت کی تو آپ ﷺ نے مجھے اس کی تلقین کی کہ (کہو فيما استطعت) جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا یعنی حتی الامکان، اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۶۹، ومر الحدیث ص:۱۳، وص:۱۴، وص:۷۵، وص:۱۸۸، وص:۲۸۹، وص:۳۷۵۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۳۶۰۔

۶۷۳۲﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّي أُقِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِذٰلِكَ.﴾

ترجمہ | عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ جب لوگوں نے عبدالملک بن مروان سے بیعت کر لی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے لکھا اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان کے نام کہ میں اللہ کی شریعت اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک کا حکم سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اور میرے بیٹوں نے بھی اس کا اقرار کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۶۹، ومر الحدیث ص:۱۰۶۹ و یاتی ص:۱۰۸۰، و الحديث من افراده.

۶۷۳۳﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.﴾

ترجمہ | یزید بن ابی عبید (مولی سلمۃ بن الاکوع ﷜) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع ﷜ سے پوچھا کہ آپ حضرات نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نبی اکرم ﷺ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا موت پر۔

(بیعت علی الموت سے مراد عدم فرار ہے یعنی مر جائیں گے مگر بھاگیں گے نہیں)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۶۹، ومر الحدیث ص:۴۱۵، فی المغازی ص:۵۹۹، یاتی ص:۱۰۷۰۔

۶۷۳۴﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا فَتَشَاوَرُوا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَسْتُ بِالَّذِي أُنَافِسُكُمْ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ وَلٰكِنَّكُمْ إِنْ شِئْتُمْ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ فَجَعَلُوا ذٰلِكَ إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَمْرَهُمْ فَمَالَ النَّاسُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى مَا أَرٰى أَحَدًا مِنَ النَّاسِ

يَتبَعُ أُولَٰئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطأُ عَقِبَهُ وَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُشَاوِرُونَهُ تِلْكَ اللَّيَالِي حَتّٰى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ قَالَ الْمِسْوَرُ طَرَقَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتّٰى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ أَرَاكَ نَائِمًا فَوَاللّٰهِ مَا اكْتَحَلْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيرِ نَوْمٍ انْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ ادْعُ لِي عَلِيًّا فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلَى طَمَعٍ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَخْشٰى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ أُولَٰئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَأَرْسَلَ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ وَكَانُوا وَافَوْا تِلْكَ الْحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلَى نَفْسِكَ سَبِيلًا فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى سُنَّةِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ فَبَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبَايَعَهُ النَّاسُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَأُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ.

ترجمہ حضرت مسور بن مخرمہ ؓ نے بیان کیا کہ وہ جماعت جن کے سپرد حضرت عمر فاروق ؓ نے (خلیفہ منتخب کرنے کا) معاملہ کیا تھا (وہ سب چھ حضرات تھے: ۱ حضرت علی ؓ، ۲ حضرت عثمان ؓ، ۳ حضرت زبیر ؓ، ۴ حضرت طلحہ ؓ، ۵ حضرت سعد ؓ، ۶ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ) یہ سب جمع ہوئے اور مشورہ کیا (کہ کون خلیفہ ہو؟) تو ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے کہا کہ میں اس چیز کی (یعنی خلافت کی) رغبت نہیں رکھتا (یعنی میری خواہش اور آرزو نہیں ہے کہ میں مسلمانوں کا امیر وخلیفۃ المسلمین بنوں) لیکن اگر آپ لوگ چاہیں تو آپ لوگوں کے لیے آپ ہی میں سے (یعنی حضرت عمر فاروق ؓ کے مقرر ومعین کردہ چھ حضرات میں سے کوئی خلیفہ) منتخب کردوں چنانچہ جماعت نے اس کا اختیار حضرت عبدالرحمٰن ؓ کو دے دیا تو جب ان لوگوں نے اپنے معاملہ (انتخاب) کو حضرت عبدالرحمٰن ؓ کے سپرد کردیا تو سب لوگ عبدالرحمٰن ؓ کی طرف جھک پڑے یہاں تک کہ میں کسی کو نہیں دیکھتا کہ یہ جماعت (یعنی باقی پانچ حضرات) کے پیچھے چلے اور عبدالرحمٰن ؓ کے پیچھے نہ چلے اور سب لوگ عبدالرحمٰن ؓ ہی کی طرف مائل ہوگئے اور سب لوگ ان دنوں عبدالرحمٰن ؓ سے مشورہ کرتے (کہ کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں) یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان ؓ سے بیعت کی، مسور ؓ نے بیان کیا کہ کچھ رات گذرنے کے بعد حضرت عبدالرحمٰن ؓ میرے پاس آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک کہ میں بیدار ہوگیا تو عبدالرحمٰن ؓ نے فرمایا

میں تمہیں سوتا ہوا دیکھ رہا ہوں خدا کی قسم میں تو اس رات (یا ان تین راتوں) میں کچھ زیادہ نہیں سویا، جاؤ اور زبیر بن عوام ﷜ اور سعد بن ابی وقاص ﷜ کو بلا لاؤ میں ان دونوں کو ان (عبدالرحمٰن ﷜) کے پاس بلا لایا حضرت عبدالرحمٰن ﷜ نے ان دونوں سے مشورہ کیا پھر مجھے بلایا اور کہا حضرت علی ﷜ کو بلا لاؤ تو میں نے حضرت علی ﷜ کو بلایا تو عبدالرحمٰن ﷜ نے ان سے سرگوشی کی یہاں تک کہ آدھی رات گذر گئی پھر حضرت علی ﷜ ان کے پاس سے اٹھے اور حضرت علی ﷜ امید پر تھے (کہ عبدالرحمٰن ﷜ مجھ کو ہی خلافت کے لیے تجویز کریں گے) اور حضرت عبدالرحمٰن ﷜ کو حضرت علی ﷜ سے کچھ اندیشہ تھا (ای من المخالفة الموجبة للفتنة) (بعض حضرات سے منقول ہے کہ حضرت علی ﷜ کے مزاج شریف میں ظرافت وخوش طبعی زیادہ تھی عبدالرحمٰن ﷜ کو یہ اندیشہ ہوا کہ اس مزاج کے ساتھ خلافت کا کام اچھی طرح سے چلے گا یا نہیں؟ واللہ اعلم)۔

"ثم قال ادع لی عثمان" الخ پھر عبدالرحمٰن ﷜ نے کہا اب میرے لیے عثمان ﷜ کو بلا لاؤ تو میں نے انہیں بلایا تو عبدالرحمٰن ﷜ نے ان سے سرگوشی کی یہاں تک کہ صبح کے مؤذن نے ان دونوں کے درمیان جدائی کی جب لوگوں نے صبح کی نماز پڑھ لی اور یہ جماعت (الذین عینهم عمر للمشورة) منبر کے پاس (مسجد نبوی میں) جمع ہوئی تو عبدالرحمٰن ﷜ نے ان سب مہاجرین وانصار ﷜ کو بلایا جو مدینہ میں موجود تھے اور لشکروں کے امیروں کو بلایا جن لوگوں نے اس سال حضرت عمر ﷜ کے ساتھ حج کیا تھا (اس لیے ابھی تک دارالخلافہ میں ہی تھے) جب سب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت عبدالرحمٰن ﷜ نے خطبہ پڑھا پھر فرمایا اما بعد! اے علی ﷜ میں نے لوگوں کے خیالات معلوم کئے اور میں نے دیکھا کہ وہ حضرت عثمان ﷜ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے اس لیے آپ اپنے دل میں برا نہ مانیں پھر حضرت عمر عثمان ﷜ کو خطاب کر کے فرمایا (ہاتھ بڑھاؤ) میں تم سے اللہ کے دین اور رسول اللہ کی سنت اور آپ ﷺ کے بعد دونوں خلیفوں (حضرت ابوبکر ﷜ اور حضرت عمر فاروق ﷜) کے طریق پر بیعت کرتا ہوں چنانچہ پہلے آپ ﷜ سے حضرت عبدالرحمٰن ﷜ نے بیعت کی پھر سب لوگوں نے مہاجرین وانصار اور فوجوں کے سردار اور سارے موجود مسلمانوں نے بیعت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۶۹ تا ص:۱۰۷۰، ومر الحدیث ص:۵۲۴۔

تشریح | مفصل ومکمل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص:۷۰۱ تا ص:۷۰۵۔

۳۸۱۰
﴿بَابُ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ﴾

جس نے دو مرتبہ بیعت کی (یعنی فی حالة واحدة للتاكيد)

۶۷۳۵﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَلَا تُبَايِعُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِي. ﴾

ترجمہ | حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ نے بیان کیا کہ ہم نے درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ سے بیعت کی پھر (جب ہجوم کم ہوا) آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے سلمہ کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے پہلی ہی مرتبہ میں بیعت کرلی ہے ارشادفرمایا اور دوسری مرتبہ میں بھی کرلو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۷۰، ومر الحديث ص:۴۱۵، وص:۵۹۹، وص:۱۰۶۹۔

تشریح | یہ واقعہ صلح حدیبیہ کا ہے پوری تشریح وتفصیل کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۲۲۰۔
حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ بڑے بہادر اور لڑنے والے شخص تھے خصوصا تیر اندازی اور دوڑ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے حضور اکرم ﷺ نے ان کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے ان سے دوبار بیعت لی۔

۳۸۱۱
﴿ بَابُ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ ﴾

اى على الاسلام والجهاد (قس)

دیہاتیوں کا (اسلام اور جہاد پر) بیعت کرنا

۶۷۳۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے (مدینہ منورہ آکر) رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی پھر اسے بخار آگیا تو اس نے (حضور اقدس ﷺ سے) سے کہا میری بیعت توڑ دیجئے (ختم کردیجئے) آنحضور ﷺ نے انکار کیا پھر وہ آنحضور ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری بیعت ختم کردیجئے آنحضور ﷺ نے انکار کیا آخر وہ (خود ہی مدینہ سے) چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے میل کچیل کو نکال دیتی ہے اور خالص کو باقی رکھتی ہے (خالص چیز باقی رہتی ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۷۰، ومر الحديث ص:۲۵۳، ياتى ص:۱۰۷۱، وص:۱۰۸۹۔

۳۸۱۲
﴿بَابُ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ﴾

باب (حكم) بيعة الصغير (قس)

یعنی نابالغ کی بیعت کا حکم؟

تشریح امام بخاریؒ نے ترجمہ میں کوئی حکم نہیں بیان کیا یا تو حدیث الباب پر اکتفا کیا یا اس مسئلے میں اختلاف کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ واللہ اعلم

علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں: ومراد البخاری من الحدیث ان بیعة الصغیر لا تصح ولهذا لم یبایعه (الکواکب).

۶۷۳۷ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَغِيْرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيْعِ أَهْلِهِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ہشام ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا ہے اور ان کی والدہ زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کو بیعت کر لیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ ابھی بچہ (کم سن) ہے پھر حضور اقدس ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا فرمائی اور حضرت عبداللہ بن ہشام ؓ اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اوضح الابهام الذی فيها حيث قال صلى الله عليه وسلم وهو صغير يعنى لا تلزمه البيعة لانه صغير الا انه مسح راسه ودعا له فبركة دعائه عاش زمانا كثيرا بعد النبى صلى الله عليه وسلم (عمده).

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۷۰، ومر الحدیث فی الشرکة ص:۳۴۰۔

۳۸۱۳
﴿بَابُ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ﴾

بیعت کرنے کے بعد اس بیعت کے فسخ کرنے (توڑنے) کی خواہش کرنے کا بیان

(یعنی نہیں ہوسکتا جیسا کہ باب بیعة الاعراب ص:۱۰۷۰ میں حضرت جابر ؓ کی حدیث گذری)۔

۶۷۳۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی پھر اسے مدینہ میں بخار آ گیا تو اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ میری بیعت توڑ دیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے انکار کیا پھر وہ دوبارہ حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور ﷺ نے (اس مرتبہ بھی) انکار کیا پھر وہ (تیسری مرتبہ) آیا اور کہا میری بیعت ختم کر دیجئے تو آنحضور ﷺ نے انکار کیا پھر وہ اعرابی (خود ہی) مدینہ سے نکل گیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے میل کچیل کو نکال دیتا ہے اور خالص (اچھا) کو رکھتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۷۰ تا ص:۱۰۷۱، ومر الحديث ص:۲۵۳، وص:۱۰۷۰، ویاتی ص:۱۰۷۱، وص:۱۰۸۹۔

تشریح قول الاعرابي يا رسول الله اقلني بيعتي، لم يرد الارتداد عن الاسلام اذ لو اراده لقتله وحمله بعضهم على الاقامة بالمدينة (قس).

۳۸۱۴ ﴿بَابُ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا﴾

باب من بايع رجلاً (اى اماما) لا يبايعه الا للدنيا (ولا يقصد طاعة الله فى مبايعته) (قس)

جس نے کسی شخص (یعنی امام) سے بیعت کی محض دنیا کمانے کے لیے (اس کی سزا کا بیان)

۶۷۳۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَاهُ إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ يُبَايِعُ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطَ بِهَا.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ

تعالیٰ بات نہیں کریں گے اور نہ ان کے گناہوں کو معاف کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں فاضل پانی تھا اور وہ اس میں سے مسافر کو نہیں دیتا ہے، اور ایک (یعنی دوسرا) وہ شخص جس نے کسی امام (حاکم) سے صرف دنیا کے لیے بیعت کی اب اگر وہ اس کی خواہش کے موافق اس کو دے تو اس کی وفاداری کرے (یعنی راضی ہو) ورنہ اس کی وفاداری نہ کرے (یعنی بیعت توڑ دے) اور تیسرا وہ شخص جو نماز عصر کے بعد کسی سے اپنا سامان فروخت کرے (یعنی اپنا سامان پیش کرے) اور اللہ کی (جھوٹی) قسم کھائے کہ اسے اسی سامان کی اتنی اتنی قیمت دی جارہی تھی پھر مشتری نے اسے سچا سمجھ کر اسے لے لیا حالانکہ اسے اس کی اتنی قیمت نہیں مل رہی تھی (یعنی بالکل جھوٹا تھا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۷۱، ومر الحديث ص:۳۱۷، وص:۳۱۹، وص:۳۶۷، ویاتی ص:۱۱۰۹۔

مسائل: اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اگر مالک کے پاس اپنی ضرورت سے فاضل پانی ہے تو کسی پیاسے مسافر سے پانی روکنا جائز نہیں۔

۲۔ معلوم ہوا کہ جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنا گناہ عظیم ہے۔

۳۸۱۵ ﴿بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

عورتوں کی بیعت کا بیان اس کی روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے کی

۶۷۴۰ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ تُبَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ.﴾

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم مجلس میں (بیٹھے ہوئے تھے) کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے اور زنا نہیں کرو گے اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے (یعنی خود اپنی طرف سے گھڑ کر) کسی پر بہتان نہیں

لگاؤ گے اور نیک کام میں نافرمانی نہیں کرو گے پس تم میں سے جو کوئی اس عہد کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ کے یہاں ملے گا اور جو کوئی ان کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کرے گا پھر دنیا میں اس کی سزا دے دی گئی (یعنی حد پڑ گئی) تو یہ سزا اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی اور جس نے ان (گناہوں میں سے شرک کے علاوہ) کسی کا ارتکاب کرلیا اور اللہ نے (دنیا میں) پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر چاہے تو اس کو سزا دے اور اگر چاہے تو اس کو (آخرت میں بھی) معاف کردے چنانچہ ہم نے اس عہد پر آپ ﷺ سے بیعت کی۔

مطابقته للترجمة قال ابن المنير فيما نقله عنه في فتح الباري: ادخل البخاري حديث عبادة بن الصامت في ترجمة بيعة النساء لانها وردت في القرآن في حق النساء فعرفت بهن ثم استعملت في الرجال (قس)

۲۔ ووقع في بعض طرقه عن عبادة قال اخذ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم كما اخذ على النساء ان لا نشرك بالله شيئا ولا نسرق ولا نزني الحديث (عمده، قس)

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۷۱، ومر الحديث ص:۷، وص:۵۵۰، وص:۵۷۰، وص:۷۲۷، وص:۱۰۰۳، وص:۱۰۰۴، وص:۱۰۱۵، ياتي ص:۱۱۱۲۔

تشریح مفصل ومدلل تشریح کے لیے مطالعہ کیجیے نصر الباری جلد اول ص:۲۴۳، بالخصوص (حدود کفارہ ہیں یا نہیں) ضرور دیکھ لیجیے ج:۱، ص:۲۴۵۔

۶۷۴۱ ﴿حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهَذِهِ الْآيَةِ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ عورتوں سے زبانی بیعت لیتے تھے۔

(من غير مصافحة باليد كما جرت العادة بمصافحة الرجال عند المبايعة) اس آیت کے مطابق (جو سورہ ممتحنہ میں ہے) لا يشركن بالله شيئا (یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا سوائے اس عورت کے جس کے آپ مالک ہوں (یعنی بیوی یا لونڈی)۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۷۱، ومر الحديث ص:۳۷۵، وص:۶۰۱، وص:۷۲۶۔

تشریح نصر الباری جلد نہم ص:۶۷۴ کی تشریح کا ضرور مطالعہ کرلیں۔

۶۷۴۲﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ مِنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ فُلَانَةُ أَسْعَدَتْنِي وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَفَتِ امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ.﴾

ترجمہ حضرت ام عطیہؓ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ سے بیعت کی تو آنحضور ﷺ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت کی ان لا یشرکن باللّٰہ شیئًا (یعنی وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی) اور آپ ﷺ نے ہمیں نوحہ سے منع فرمایا پھر ہم میں سے ایک عورت نے (خود ام عطیہ نے) اپنا ہاتھ کھینچ لیا (روک لیا) اور عرض کیا کہ فلاں عورت نے (کسی میت کی نوحہ میں) میری مدد کی تھی اور میں اس کا بدلہ دینا چاہتی ہوں اور اس پر آنحضور ﷺ نے کچھ نہیں فرمایا چنانچہ وہ گئیں پھر (نوحہ کرکے) واپس لوٹ آئیں ام عطیہ نے بیان کیا کہ (میرے ساتھ بیعت کرنے والی عورتوں میں سے) کسی عورت نے اس کو پورا نہیں کیا سوا ام سُلیم اور ام العلاء اور ابو سبرہ کی بیٹی معاذ کی بیوی یا ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ بن جبلؓ کی بیوی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۷۱، ومر الحدیث ص:۱۷۵، وفی التفسیر ص:۷۲۶۔

تشریح نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۶۷۴ کا مطالعہ کیجئے۔

۳۸۱۶ ﴿بَابُ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا.

جس نے بیعت توڑی

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ الآيه (سورہ فتح آیت ۱۰) بلا شبہ جو لوگ آپ سے (اے رسول ﷺ) بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو کوئی اس بیعت کو توڑے گا بلاشبہ اس کا نقصان اسے ہی پہونچے گا اور جو کوئی اس عہد کو پورا کرے جو اللہ سے اس نے کیا ہے تو اللہ اسے عظیم اجر عطا فرمائیں گے۔

۶۷۴۳﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى فَلَمَّا وَلَّى قَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا.﴾

ترجمہ | حضرت جابر ﷛ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ کو اسلام پر بیعت کر لیجیے چنانچہ آنحضور ﷺ نے اسلام پر اسے بیعت کر لیا پھر دوسرے دن بخار میں مبتلا ہو کر آیا اور کہا میری بیعت فسخ کر دیجیے آنحضور ﷺ نے انکار کر دیا (یہاں اختصار ہے بخاری ص:۲۵۳ میں روایت گذر چکی ہے کہ آنحضور ﷺ نے تین بار انکار کیا) پھر جب وہ چلا گیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا مدینہ بھٹی کے مثل ہے میل کچیل کو نکال دیتی ہے اور خالص باقی رکھتی ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۱۰۷۱، ومر الحديث ص:۲۵۳، وص:۱۰۷۰، ياتي ص:۱۰۸۹۔

﴿بَابُ الْإِسْتِخْلَافِ﴾ ۳۸۱۷

کسی کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنے کا بیان

۶۷۴۴﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَظَلَلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ.﴾

ترجمہ | قاسم بن محمد (اى ابن ابى بكر الصديق ؓ) نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ ؓ نے (سر کے شدید درد کی وجہ سے) فرمایا ہائے رے درد سر (ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے اپنی موت کی طرف اشارہ کیا شدت تکلیف کی وجہ سے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ میری زندگی میں ہو گیا (یعنی اگر میری زندگی میں تیرا انتقال ہو گیا تو تجھے کیا فکر؟) میں تمہارے لیے استغفار کروں گا اور تمہارے لیے دعا کروں گا اس پر عائشہ ؓ کہنے لگیں ہائے مصیبت واللہ میرا خیال ہے کہ آپ

میرا مرجانا ہی پسند کرتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ دن کا آخری وقت ضرور اپنی کسی بیوی کے ساتھ گذاریں گے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں (تم اپنی تکلیف کا ذکر چھوڑ دو) میں خود درد سر میں مبتلا ہوں، عائشہ دیکھ میں نے قصد و ارادہ کیا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کو بلا بھیجوں اور انہیں (خلافت کی) وصیت کر دوں (اپنا جانشین بنا دوں) کہیں ایسا نہ ہو کہ کہنے والے کہیں (خلافت میرا حق ہے) یا (خلافت کے) خواہشمند اس کی خواہش کریں پھر میں نے سوچا کہ خود اللہ تعالیٰ ابوبکر کے سوا کسی اور کو (خلیفہ) نہیں ہونے دے گا اور مسلمان بھی ابوبکر ﷺ کے سوا کسی اور کو منظور نہیں کریں گے (تقدیم و تاخیر میں شک راوی ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "لقد هممت او اردت ان ارسل الى ابى بكر وابنه فاعهد" الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۷۱ تا ص: ۱۰۷۲، ومر الحديث ص: ۸۴۶۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم، وص: ۵۴۴، "مختصر تشریح"۔

۶۷۴۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ أَلَا تَسْتَخْلِفُ قَالَ إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ رَاغِبٌ رَاهِبٌ وَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَا لِي وَلَا عَلَيَّ لَا أَتَحَمَّلُهَا حَيًّا وَلَا مَيِّتًا.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر ﷺ سے عرض کیا گیا (جب زخمی ہوئے) آپ کسی کو خلیفہ کیوں نہیں بنا دیتے؟ فرمایا اگر میں خلیفہ بناؤں تو (کوئی حرج نہیں اس کی مثال موجود ہے کہ) اس شخص نے خلیفہ (اپنا جانشین) بنایا تھا جو مجھ سے بہتر تھے یعنی ابوبکر ﷺ اور اگر میں چھوڑ دوں (کسی کو خلیفہ نہ بناؤں بلکہ ذی رائے مسلمانوں پر چھوڑ دوں تو اس کی بھی مثال موجود ہے کہ) وہ ذات جو مجھ سے بہتر تھی انہوں نے (خلیفہ کا انتخاب مسلمانوں کے لیے) چھوڑ دیا تھا یعنی رسول اللہ ﷺ، یہ سن کر لوگوں نے (یعنی صحابہ کرام موجود تھے) حضرت عمر ﷺ کی تعریف کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا راغب وراہب یعنی کچھ نے تو دل سے میری تعریف کی ہے (میرے حسن رائے پر) اور کچھ نے میرے ڈر سے "وَدِدْتُ أَنِّي" الخ میری تو یہ تمنا ہے کہ (خلافت کی ذمہ داریوں کے سلسلے میں اللہ کی بارگاہ میں) برابر برابر پر نجات پا جاؤں نہ مجھے اس کا ثواب ملے اور نہ مجھ پر عذاب ہو میں زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی اس (خلافت) کا بوجھ نہیں اٹھاؤں گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۷۲۔

تشریح | سیدنا حضرت عمر ﷜ کی غایت درجہ کی ذکاوت وتفقہ کے ساتھ ساتھ یہ احتیاط بھی ان کی فقاہت پر دال ہے حضرت عمر ﷜ نے جب دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ نے تو کسی شخص کو بالتصریح خلیفہ نہیں بنایا بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دیا اور حضرت ابوبکر صدیق ﷜ اپنا جانشین وخلیفہ کر گئے تو حضرت عمر ﷜ نے ایسا طریقہ اختیار کیا کہ دونوں کی پیروی ہو جائے یعنی مشورہ پر چھوڑا اور کچھ متعین کیا پھر ایسے چھ حضرات کو متعین کیا جو مبشر بالجنۃ تھے اور اس وقت افضل اور اعلیٰ تھے "راغبٌ رَاهبٌ" اس کے مطلب میں اقوال ہیں جو عمدۃ القاری وغیرہ میں دیکھے جاسکتے ہیں اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ خلافت کے خواہشمند ہیں اور کچھ لوگ اس سے ڈرتے ہیں کیونکہ خلافت بڑی ذمہ داری کا کام ہے تو مواخذہ کا خوف ہے، علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ویحتمل ان یراد انی راغب فیما عند اللّٰہ راهب من عذابه (الکواکب ج:۲۴، ص:۲۴۹ فی کتاب الاحکام) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو ثواب ہے اس کی رغبت کرنے والا ہوں اور اس کے عذاب سے ڈرنے والا ہوں اور یہی مطلب انسب معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

۶۷۴۶ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ اصْعَدِ الْمِنْبَرَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک ﷜ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمر ﷜ کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے (وکانت کالاعتذار عن قوله فی الخطبة الاولی الصادرة منه یوم مات النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان محمدا لم یمت وانه سیرجع وکانت خطبته الآخرة بعد عقد البیعة لابی بکر فی سقیفة) اور یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے دوسرے دن کا ہے آپ ﷜ نے خطبہ پڑھا اور ابوبکر ﷜ خاموش تھے کچھ نہیں بول رہے تھے حضرت عمر ﷜ نے کہا مجھے امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ زندہ رہیں گے یہاں تک کہ ہم سب کے پیچھے رہیں گے اس سے

حضرت عمر ﷺ کی مراد یہ تھی کہ آنحضور ﷺ کا وصال سب کے آخر میں (سب کے بعد) ہوگا پس اگر محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے ایک نور کو باقی رکھا ہے (یعنی قرآن مجید) جس کے ذریعہ تم ہدایت پاؤ گے اس نور سے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو بھی راہ بتلائی اور ابوبکر ﷺ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور دو میں کے دوسرے (یعنی ثانی اثنین اذھما فی الغار یعنی غار ثور میں ابوبکر ﷺ دوسرے شخص ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھے) اور بلاشبہ وہ تمام مسلمانوں سے زیادہ تمہارے معاملات کے (یعنی خلافت کے) لائق مستحق ہیں پس تم لوگ اٹھو اور ان سے بیعت کرو اور ان حاضرین میں سے (حضرت عمر ﷺ کے اس خطبہ کے وقت) ایک گروہ وہ تھا جو ان سے پہلے ہی سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکا تھا (لیکن خاص بیعت تھی) اور بیعت عامہ منبر پر ہوئی۔

"قال الزهری" الخ امام زہری نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک ﷺ نے یہ بھی بیان کیا کہ حضرت عمر ﷺ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے اس روز کہہ رہے تھے آپ منبر پر چڑھیے چنانچہ حضرت عمر ﷺ نے بار بار کہا آخر حضرت ابوبکر ﷺ منبر پر چڑھے اور لوگوں نے عام طور پر یعنی سب نے آپ سے بیعت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فانه اولى المسلمين بامور كم".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۷۲۔

تشریح "خطبة عمر الآخرة" یہ دوسرا خطبہ سیدنا عمر فاروق ﷺ نے اس وقت دیا تھا جب سقیفہ بن ساعدہ میں بیعت کے بعد دوسرے دن صبح کو مسجد نبوی میں سارے اہل مدینہ جمع ہوئے تھے جہاں حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کی بیعت عامہ ہوئی تھی یعنی سارے لوگوں نے بلا اختلاف ابوبکر ﷺ سے بیعت کی۔

اور سیدنا عمر فاروق ﷺ کا یہ دوسرا خطبہ پہلے خطبہ کا کالاعتذار تھا علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: و کانت کالاعتذار عن قوله فی الخطبة الاولى الصادرة منه يوم مات النبی صلى الله عليه وسلم ان محمدا لم يمت وانه سيرجع و كانت خطبته الآخرة بعد عقد البيعة لابی بكر فی سقيفة بنی ساعدة (قس).

"حتّٰی يَدْبَرنا" الخ بفتح التحتيه وضم الموحدة بينهما دال مهملة ساكنة از باب نصر، ترجمہ گذر چکا۔

دوسرا نسخہ ہے حتّٰی يُدَبِّر اُمُرنا بتشديد الموحده از باب تفعيل ترجمہ ہوگا ہمارے معاملات کا انتظام کریں گے۔

افادہ: یہ صحیح ہے کہ آنحضور ﷺ نے بالتصریح کسی کو اپنا جانشین اور خلیفہ متعین نہیں فرمایا لیکن یہ بھی صحیح اور مسلم ہے کہ احادیث میں افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ کی خلافت پر اشارات موجود ہیں مثلاً آخری وقت مرض الوفات میں ابوبکر ﷺ کو افضل العبادات کی امامت سونپنا وہ بھی تاکید در تاکید سے حتی کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اور ام المؤمنین حضرت حفصہؓ نے جب حضرت عمر فاروق ﷺ کا نام پیش کیا اور دلیل کے ساتھ عمر ﷺ کی امامت کے لیے عرض کی تو حضور اقدس ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا ابوبکر ﷺ ہی کو امامت کے لیے کہہ دو اس کے علاوہ اور بھی اشارات

ہیں۔ واللہ اعلم

۶۷۴۷﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ.﴾

ترجمہ | حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کے خدمت میں آئیں اور کسی معاملے میں آپ ﷺ سے گفتگو کی تو حضور اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ پھر (یعنی دوبارہ) آنا خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمائے کہ اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ یعنی اگر آپ کی وفات ہوگئی ہو (تو آپ کا کیا حکم ہے؟) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث فانه مشعر بان ابا بكر هو الخليفة بعده.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۷۲، ویاتی ص:۱۰۹۴۔

تشریح | اس میں واضح اشارہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل ہوں گے۔

۶۷۴۸﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِوَفْدِ بُزَاخَةَ تَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يُرِيَ اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبائل بزاخہ کے وفد سے (جو آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے اب مجبور ہو کر معافی کے لیے خلیفہ وقت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس وفد بھیجا) فرمایا تم اونٹوں کی دموں کے پیچھے رہو (یعنی جنگلوں میں اونٹ چراتے رہو) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے خلیفہ اور مہاجرین کو کوئی بات سمجھا دے جس کی وجہ سے وہ تمہارا عذر قبول کرلیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "حتى يرى الله خليفة نبيه" الخ.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۷۲۔

تشریح | بزاخۃ (بضم الموحده بعدها زای مخففه و بالخاء المعجمة) بحرین میں ایک جگہ تھی جہاں کے باشندے طی، اسد اور غطفان تھے جو حضور اقدس ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے اور طلیحہ بن خویلد اسدی پر ایمان لائے جس نے آنحضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تھا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جب مسیلمۃ الکذاب کی جنگ سے فارغ ہوئے تو ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے پھر جب جنگ میں یہ لوگ مغلوب و پسپا ہوئے تو صلح کے لیے اپنا وفد بارگاہ

خلافت میں بھیجا تھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تھا کہ تم لوگ یا تو جنگ اختیار کرو یا رسوائی کی اور ذلت کی صلح اختیار کرو اس پر ان لوگوں نے پوچھا کہ ذلت کی صلح کیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم تمہارا ہتھیار اور سامان سب تم سے چھین لیں گے اور تمہارے اموال کو ہم غنیمت بنالیں گے اور تم ہمارے مقتولین کی دیت دو گے اور تمہارے مقتول جہنم رسید ہوں گے یعنی ہم ان کی کوئی دیت نہیں دیں گے اور تم لوگ سر دست ابھی غریب رعیت کی طرح جنگل میں اونٹ چراتے رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے خلیفہ اور مہاجرین کو وہ بات بتلائے جس سے وہ تمہارے عذر قبول کریں اور قصور معاف کریں۔

﴿ باب ﴾ ۳۸۱۸

أی هٰذا بابٌ بالتنوین بغیر ترجمة کالفصل لما قبله

۶۷۴۹﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُوْنُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيْرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ أَبِي إِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بارہ امیر ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی جو میں نے نہیں سنی تو میرے والد نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۷۲، مسلم ثانی فی کتاب الامارہ ص:۱۱۹، ابوداؤد جلد ثانی ص:۵۸۸، ترمذی جلد ثانی ص:۴۵۔

تشریح یہ حدیث بخاری شریف کے علاوہ مختلف الفاظ کے ساتھ مسلم شریف، ابوداؤد شریف اور ترمذی شریف میں بھی ہے جیسا کہ اوپر بحوالہ صفحات مذکور ہوا، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما باپ بیٹے دونوں صحابی ہیں۔

۱۔ یہاں بخاری میں تو ہے: "یکون اثنا عشر امیرا" بارہ امیر ہوں گے۔

۲۔ مسلم شریف جلد ثانی ص:۱۱۹، پر مختلف روایات ہیں ایک روایت ہے لا یزال امر الناس ماضیا ما وَلِیَهُمْ اثنا عشر رجلا الخ یعنی ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا یہاں تک کہ ان کی حکومت کریں بارہ آدمی الخ ایک روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ إن هٰذا الامر لا ینقضی حتی یمضی فیهم اثنا عشر خلیفة الخ یعنی یہ دین ختم نہ ہوگا جب تک مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہولیں الخ

۳ؔ اسی ص:۱۱۹ پر ہے کہ اسلام غالب رہے گا بارہ خلیفہ کی خلافت تک وغیرہ، امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں قال القاضی قد توجه ههنا سوالان الخ (شرح مسلم ص:۱۱۹)۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث مختلف طرق سے مروی ہے جس کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ دین اسلام قائم اور غالب رہے گا بارہ خلفاء تک اور وہ سب قریش سے ہوں گے، اس پر دو اشکال ہیں جس کو امام نوویؒ اور علامہ عینیؒ وغیرہ نے نقل کیا ہے (عمدہ ج:۲۴، ص:۲۸۱)

اشکال اول: پہلا اشکال یہ ہے ایک دوسری حدیث سے تعارض لازم آتا ہے جس میں ہے: **الخلافة بعدی ثلاثون سنة ثم تکون ملکا** (شرح مسلم ثانی ص:۱۱۹)

تعارض ظاہر ہے کہ تیس سال تک تو صرف چار ہی خلیفہ مع حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہوئے اور اس حدیث میں بارہ خلفاء کا ذکر ہے؟

جواب: یہ ہے کہ ثلاثون سنة والی حدیث میں مطلق خلافت مراد نہیں ہے بلکہ خلافت نبوۃ مراد ہے۔

وقد جاء مفسرا فی بعض الروایات خلافة النبوة بعدی ثلاثون سنة ثم تکون ملکا (شرح مسلم ص:۱۱۹)

یعنی خلافت راشدہ علی منہاج النبوۃ مراد ہے اور اس حدیث میں جس میں بارہ خلفاء کا ذکر ہے اس میں مطلق خلافت کا ذکر ہے ولم یشترط هذا فی الاثنی عشر، فلا اشکال.

دوسرا اشکال: السوال الثانی انه قد ولی اکثر من هذا العدد قال وهذا اعتراض باطل یعنی اس حدیث میں جو بارہ کا عدد مذکور ہے اس سے تو بہت زیادہ خلفاء گذر چکے ہیں؟

جواب یہ ہے کہ یہ اشکال بالکل لغو اور باطل ہے کیونکہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ بارہ سے زائد خلفاء نہیں ہوں گے، اس حدیث میں تو صرف یہ ہے کہ دین اسلام کی شوکت وقوت بارہ خلفاء تک باقی رہے گی یہ دین بارہ خلیفہ تک غالب رہے گا۔

مدت خلافت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دو سال تین ماہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دس سال چھ ماہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ گیارہ سال گیارہ مہینے، حضرت علی حیدر رضی اللہ عنہ چار سال نو مہینے، اس کے بعد حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی چھ ماہ کی خلافت کو ملا کر تیس سال پورے ہو جاتے ہیں۔

ارشاد نبوی: یکون اثنا عشر امیرا کی تعیین ومصداق؟ یعنی یہ خلفاء کون کون ہیں؟ اس بارے میں محدثین کرام کے مختلف اقوال ہیں ان میں سے اکثر اقوال کو شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ نے لامع الدراری کے حاشیہ میں ذکر کر دیا ہے اس کے علاوہ بھی اقوال شروح حدیث میں پائے جاتے ہیں، مگر شاید ہی کوئی قول قیل وقال سے خالی ہو ان شئت فلیراجع لامع الدراری ج:۳، ص:۴۱۹۔

بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بارہ خلفاء سے کون کون مراد ہیں؟ اللہ اعلم بالصواب۔

﴿بَابُ إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّيَبِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ﴾ ۳۸۱۹

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ

اى هذا باب فى بيان اخراج الخصوم اى اهل المخاصمات والنزاع واهل الرِّيب بكسر الراء جمع ريبة وهى التهمة والمعصية قوله بعد المعرفة اى بعد شهرتهم بذلك الخ (عمده)

جھگڑالو اور فسق و فجور کرنے والوں کو شہرت کے بعد گھروں سے نکالنا

(تاکہ پڑوسیوں کو تکلیف نہ ہو اور گناہ نہ پھیلے) حضرت عمر ﷛ نے حضرت ابوبکر صدیق ﷛ کی بہن (ام فروہ بنت قحافہؓ) کو اس وقت (گھر سے) نکال دیا تھا جب وہ (حضرت ابوبکر صدیق ﷛ پر) نوحہ کر رہی تھیں۔

۶۷۵۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا ہے کہ لکڑیاں اکٹھا کرنے کا حکم دوں (جلانے کے لیے) پھر نماز کا حکم دوں اور اس کے لیے اذان دی جائے پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے) پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہاں گوشت کی موٹی ہڈی یا بکری کے دو اچھے کھر ملیں گے تو وہ ضرور عشاء (کی جماعت) میں حاضر ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ **مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه ابلغ من معناها فان فيها الاخراج من البيوت وفيه اخراقها بالنار.**

مطلب یہ ہے کہ جب گھر جلائیں گے تو وہ نکل کر بھاگیں گے تو اخراج بیوت ثابت ہو گیا اور ظاہر ہے کہ بلا عذر ترک جماعت کی وجہ سے وہ اہل معاصی ہیں۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۲:۱۰۷۲، ومر الحدیث ص:۳۲۶، وص:۸۹۔

﴿بَابٌ ۳۸۲۰ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ...﴾

...وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَنَحْوِهِ

کیا امام کے لیے جائز ہے کہ جو لوگ مجرم اور گناہ گار ہوں ان سے بات کرنے کی اور ملاقات وغیرہ کرنے کی ممانعت کردے؟

۶۷۵۱﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَذَكَرَ حَدِيثَهُ وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا.﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک ؓ جو حضرت کعب بن مالک ؓ کے نابینا ہو جانے کے زمانے میں ان کے لڑکوں میں سے یہی قیادت کرتے تھے (یعنی راستے میں ان کو لے کر چلا کرتے تھے) نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک ؓ سے (وہ واقعہ سنا) آپؓ نے بیان کیا کہ جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے پھر انہوں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہم سے گفتگو کرنے سے منع کر دیا تھا چنانچہ ہم اسی حالت میں پچاس دن رہے اور رسول اللہ ﷺ نے اعلان کیا (ہم سب کو خبر سنائی) کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کرلی (ہمارا قصور معاف کردیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للجزء الاخیر للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۳:۱۰۷۳، ومر الحدیث ص:۳۸۶، وص:۴۱۴، وص:۴۳۴، وص:۵۰۲، وص:۵۵۰، وص:۵۶۳، وص:۶۳۴، فی التفسیر ص:۶۷۴، ایضاً فی التفسیر ص:۶۷۵، وص:۶۷۶، وص:۹۲۵، وص:۹۹۰۔

تشریح | مفصل ومطول تشریح کے لیے مطالعہ کیجیے جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۵۰۲ تا ص:۵۰۸۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

﴿کِتَابُ التَّمَنِّي﴾

أی هذا کتابٌ فی بیان التمنی وهو تفعل من الامنیة والجمع امانی الخ (عمدہ)

یہ کتاب آرزو کے بیان میں ہے

تمنی: باب تفعل کا مصدر ہے یہ امنیہ سے مشتق ہے جس کی جمع امانی آتی ہے، آرزو کرنا، والفرق بین التمنی والترجی عموماً وخصوصًا فالترجی فی الممکن والتمنی اعم من ذلك یعنی تمنی اس بات میں بھی ہوتی ہے جو محال ہو جیسے کہیں لیت الشباب یعود کاش جوانی لوٹ آتی بخلاف ترجی کے کہ ان باتوں میں ہوتی ہے جو ممکن ہوں جیسے امید ہے کہ امسال رمضان المبارک تک نصر الباری مکمل ہو جائے گی انشاء اللہ۔

۳۸۲۱ ﴿بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّمَنِّي وَمَنْ تَمَنّٰي الشَّهَادَةَ﴾

آرزو کرنے کے بارے میں روایات اور جس نے شہادت کی آروز کی

۶۷۵۲ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ مَا تَخَلَّفْتُ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کچھ لوگ میرے بعد پیچھے رہنے کو ناپسند کرتے ہیں (یعنی اگر ان لوگوں کا خیال نہ ہوتا جو میرے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہو سکنے کو ناپسند کرتے ہیں اور ان لوگوں کو اتنا مقدور نہیں کہ ہر جہاد میں

میرے ساتھ جائیں) اور میرے پاس ایسی چیز نہیں کہ جس پر انہیں سوار کروں تو میں کسی جہاد میں پیچھے نہیں رہتا میری تو آرزو ہے (خواہش ہے) کہ اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مستفادة من التمنى فى قوله لوددت.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۷۳، ومر الشطر الثاني من حديث تقدم ص:۱۰، ومر الحديث ص:۴۱۷، وص:۳۹۲۔

تشریح | اشکال وجواب کے لیے ضرور مطالعہ کیجئے نصر الباری اول ص:۲۹۴ تا ص:۲۹۵، وفيه فضل الشهادة على سائر اعمال البر لانه صلى الله عليه وسلم تمناها دون غيرها.

۶۷۵۳﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا أَشْهَدُ بِاللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری آرزو ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور ابو ہریرہ ﷛ ان کو تین بار کہتے تھے، میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله وددت.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۷۳، باقی کے لیے سابق حدیث دیکھئے۔

۳۸۲۲ ﴿بَابُ تَمَنِّي الْخَيْرِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي أُحُدٌ ذَهَبًا﴾

اى هذا باب فى بيان تمنى الخير وهذه الترجمة اعم من الترجمة التى قبلها لان تمنى الشهادة فى سبيل الله من جملة الخير واشار بهذه العموم إلى ان التمنى لا ينحصر فى طلب الشهادة (عمده، فتح)

نیک کام (جیسے حصول علم، توفیق حج اور خیرات کرنے وغیرہ) کی آرزو کرنا

"وقول النبى صلى الله عليه وسلم": اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا۔
اور لو کا جواب حدیث میں آرہا ہے: "لاحببت ان لا ياتى علیّ ثلاث الخ.

۶۷۵۴﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ عِنْدِي أُحُدٌ ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصُدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ.﴾

ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا تو میں پسند کرتا کہ اگر ان کے لینے والے مل جائیں تو دن گذرنے سے پہلے ہی میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی نہ بچے سوا اس کے جسے میں اپنے اوپر قرض کی ادائیگی کے لیے روک لوں۔

مطابقۃ للترجمۃ قيل لامطابقة بين الحديث والترجمة لانه لا يشبه التمنى ورد عليه بان فى قوله لاحببت معنى التمنى الخ (عمده)

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۷۳، ومر الحديث ص:۳۲۱، وص:۹۵۴۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر ہر شخص کو کرنا چاہئے اور اس کا ادا کرنا خیرات کرنے پر مقدم ہے۔

۳۸۲۳ ﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد (حجۃ الوداع میں) اگر مجھ کو پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو میں نے بعد میں جانا

۶۷۵۵﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) فرمایا کہ جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی (کہ حج کے مہینوں میں عمرہ جائز ہے) اگر اسے میں پہلے ہی سے جانتا ہوتا تو میں ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ نہ لاتا اور سب لوگ جب حلال ہوتے تو میں بھی لوگوں کے ساتھ حلال ہو جاتا۔

مطابقۃ للترجمۃ الترجمة جزء الحديث۔

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۷۳۔

۶۷۵۶﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ قَالَ وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَنَا هَذِهِ خَاصَّةً قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدٍ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَعَهُ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهُرَ فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحَجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَجِّ ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے بیان کیا کہ ہم (حجۃ الوداع میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم لوگوں نے حج کی نیت سے لبیک کہی (یعنی ہم نے حج افراد کا احرام باندھا حج کے ساتھ عمرہ کی نیت نہیں کی) اور چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہونچے پھر ہمیں نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا کہ بیت اللہ کا طواف کرلیں اور صفا ومروہ کی سعی کرکے ہم اپنے حج کو (جس کی نیت ہم باندھ چکے تھے) عمرہ کرڈالیں اور حلال ہوجائیں (یعنی احرام کھول دیں) مگر وہ لوگ (احرام نہ کھولیں) جن کے ساتھ قربانی کا جانور ہو، جابر ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ کے سوا ہم میں سے کسی کے ساتھ ہدی نہیں تھی، اور حضرت علی ؓ یمن سے آئے تھے ان کے ساتھ ہدی تھی تو (آنحضور ﷺ کے پوچھنے پر) حضرت علی نے کہا میں نے احرام باندھتے وقت یہی نیت کی تھی کہ میں احرام باندھتا ہوں جس کا احرام حضور اقدس ﷺ نے باندھا ہو ("فقالوا" ای المامورون ان یجعلوھا عمرۃ یعنی ان حضرات نے عرض کیا جنہیں حضور اقدس ﷺ نے عمرہ کرکے احرام کھولنے کا حکم دیا تھا) ان حضرات نے عرض کیا کیا ہم منیٰ ایسی حالت میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو (یعنی جماع پر کچھ دن نہ گذرے ہو) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے ہی معلوم ہوتی (ای جواز العمرۃ فی اشھر الحج) تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہوجاتا (کیونکہ ہدی کا وجود فسخ الحجۃ الی العمرہ سے نیز عمرہ کرکے حلال ہونے سے مانع ہے جب تک حج سے فراغت نہ ہو) جابر ؓ نے بیان کیا کہ اور سراقہ بن مالک آپ ﷺ سے (اسی حجۃ الوداع میں) اس وقت ملے جب آپ ﷺ بڑے شیطان کو کنکریاں مار رہے تھے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ (حج کے مہینوں میں عمرہ کا جواز) ہمارے لئے خاص ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے، جابر ؓ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ ؓ بھی

(حج کے لیے) آنحضور ﷺ کے ساتھ مکہ آئی تھیں اور عائشہؓ حائضہ تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ حج کے تمام افعال (دوسرے حاجیوں کی طرح کرتی جائیں) صرف بیت اللہ کا طواف اور سعی نہ کریں اور نماز نہ پڑھیں جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب سب لوگ (حج سے فارغ ہوکر مدینہ جانے کے لیے) بطحا یعنی محصب میں اترے تو عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ سب لوگ حج اور عمرہ (دونوں عبادتیں) کرکے لوٹیں گے اور میں صرف حج کرکے واپس ہوں گی بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق ؓ کو حکم دیا کہ عائشہؓ کے ساتھ مقام تنعیم جائیں چنانچہ عائشہؓ نے ایام حج کے بعد ذی الحجہ میں عمرہ کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انها جزء منه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۷۳ تا ص:۱۰۷۴، ومر الحديث ص:۲۱۱، وص:۲۱۳، وص:۲۲۳، وص:۲۳۹، وص:۲۴۰، وص:۶۲۴، یاتی ص:۱۰۹۴۔

مقصد مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ حائضہ کے لیے حج کا احرام باندھنا درست ہے البتہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرسکتی۔ مزید کے لیے کتاب المغازی کا مطالعہ کیجیے۔

﴿بَابُ ۳۸۲۴ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ كَذَا وَكَذَا﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کاش ایسا اور ایسا ہوتا

۶۷۵۷﴿حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ.

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ‌ ‌ ‌ بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ کو نیند نہ آئی (نیند اچاٹ ہوگئی) تو آپ ﷺ نے فرمایا کاش میرے صحابہ میں سے کوئی صالح شخص ہوتا جو میرے لیے آج رات پہرہ دیتا اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز (کھڑکھڑاہٹ) سنی، آنحضور ﷺ نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ سعد بن ابی وقاص ؓ

نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کا پہرہ دینے کے لیے آیا ہوں پھر نبی اکرم ﷺ سو گئے یہاں تک کہ ہم نے آپ ﷺ کے خراٹے کی آواز سنی، ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے بیان کیا کہ عائشہؓ نے بیان کیا کہ بلال ؓ جب نئے نئے مدینے میں آئے اور بخار سے پریشان ہوئے تو یہ شعر پڑھتے: الا لیت شعری الخ ترجمہ:

کاش میں جانتا کہ ایک رات اس وادی (مکہ) میں گذار سکوں گا، اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل گھاس ہوگی پھر میں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ليت حرف تمن يتعلق بالمستحيل غالبا وبالممكن قليلا ومنه حديث الباب فان كلا من الحراسة والمبيت بالمكان الذى تمناه قد وجد (قس)

أرِق از سمع أرقًا رات میں نیند نہ آنا، نیند کا اچاٹ ہو جانا۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۷۴، حديث عائشةؓ قالت أرِق النبى صلى الله عليه وسلم ذات ليلة الخ مر الحديث ص:۴۰۴۔

وقالت عائشه قال بلال الخ هو حديث آخر تقدم موصولا بتمامه فى باب مقدم النبى صلى الله عليه وسلم ص:۵۵۸۔

تشریح | تشریح مع سوال وجواب ضرور مطالعہ کرلیں نصر الباری جلد ہفتم ص:۸۴۔

۳۸۲۵ ﴿بَابُ تَمَنِّي الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ﴾

ای هٰذا باب فی بیان تمنی قراءة القرآن وتحصیل العلم

قرآن مجید پڑھنے اور علم حاصل کرنے کی آرزو کا بیان

۶۷۵۸﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِهٰذَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رشک تو صرف دو اشخاص پر ہو سکتا ہے (یعنی رشک کے لائق صرف دو افراد کی خصلت ہے) ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن مجید (کا علم) دیا ہے اور وہ اسے دن رات

پڑھتا رہتا ہے اس پر (سننے والا) کہہ سکتا ہے (رشک کرسکتا ہے) اگر مجھے بھی اس کے مثل علم ملتا (کاش مجھے بھی یہ نعمت ملتی) جیسا کہ اس کو دیا گیا تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تو دیکھنے والا کہے (تمنا و آرزو کرے) اگر مجھے بھی اتنا دیا جاتا جیسا کہ اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے، یہ حدیث ہم سے قتیبہ نے بیان کی کہا ہم سے جریر نے بیان کیا اسی طرح۔

مطلب یہ ہے کہ امام بخاریؒ کے دو شیخ ہیں ایک تو اوپر عثمان بن ابی شیبہ اور دوسرے شیخ قتیبہ بن سعید اور دونوں نے اس حدیث کو جریر بن عبدالحمید سے سنا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "لو اوتيت" لان فيه التمنى.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۷۴، ومر الحديث ص:۷۵۱، یاتی ص:۱۱۲۳۔

تشریح مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۴۰۱۔

۳۸۲۶ ﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي﴾

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا.

جو آرزو ناپسندیدہ (ممنوع) ہے

"ولا تتمنوا ما فضل الله به الآية" اور تم ایسے امر کی تمنا نہ کرو جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دے رکھی ہے (وہبی طور پر بلا دخل عمل و کسب کے) مردوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ (ثابت) ہے اور عورتوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ (ثابت) ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ (سورہ نساء:۳۲)

مختصر تشریح وہبی فضیلت جس کا عمل و کسب سے تعلق نہ ہو مثلاً کسی کا حسین و جمیل ہونا کسی کا خوش آواز ہونا اس قسم کے وہبی فضائل قابل رشک نہیں ہیں مکروہ و ممنوع ہیں۔

۶۷۵۹ ﴿حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ﷺ نے فرمایا اگر میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں کرتا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۷۴، ومر الحدیث ص:۸۴۷، وص:۹۴۰۔

۶۷۶۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ إِبْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فَقَالَ لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ.﴾

ترجمہ | قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ہم حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے سات داغ لگوائے تھے پھر آپ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۷۴، ومر الحدیث ص:۸۴۷، وص:۹۳۹، وص:۹۵۲۔

۶۷۶۱ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے موت کی تمنا (آرزو) نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک شخص ہے (اور زندہ رہا) تو امید ہے کہ نیکیاں زیادہ کرے گا اور اگر برا ہے تو ہوسکتا ہے کہ توبہ کی توفیق ہو (رک جائے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة (عمده)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۷۴۔

﴿بَابُ (۳۸۲۷) قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا﴾

کسی شخص کا یہ کہنا کہ اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے (درست ہے)

ہمارے ہندوستانی نسخوں میں نیز عمدۃ القاری اور فتح الباری اور ارشاد الساری میں اسی طرح یعنی باب قول الرجل الخ ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں هكذا الترجمة فی رواية الاكثرين وفی رواية المستملی والسرخسي باب قول النبی صلى الله عليه وسلم.

۶۷۶۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ يَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا نَحْنُ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأُلٰى وَرُبَّمَا قَالَ الْمَلَا قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازب ﷛ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ احزاب کے موقعہ پر (خندق کھودتے ہوئے) ہمارے ساتھ مٹی منتقل کرتے تھے اور میں نے آنحضور ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ مٹی نے آپ کے شکم پاک کی سفیدی (یعنی گورے پیٹ کو) چھپالیا تھا آپ ﷺ پڑھتے تھے "لو لا انت الخ (اے اللہ) اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔

پس ہم پر سکینت نازل فرما (اس کا ثانی مصرع کتاب الجہاد میں ہے، اگر دشمن سے ہماری مڈبھیڑ ہوجائے تو ہمارے قدموں کو جمادے) ان لوگوں نے ہم پر زیادتی کی ہے جب یہ لوگ فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کریں گے تو ہم انکار کردیں گے اور اس (أَبَينا أَبَينا پر) آپ آواز بلند کردیتے۔

مطلب یہ ہے کہ جب یہ مشرکین ہم کو شرک و بت پرستی میں پھنسانا چاہتے ہیں تو ہم انکار کردیتے ہیں۔

مطابقة للترجمة الترجمة جزء لما فى الحديث لان فيه لولا الله ايضًا.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص: ۱۰۷۴، ومر الحديث ص: ۳۹۸، ۰۰۰، وص: ۴۲۵، وص: ۵۸۹، وص: ۹۷۹۔

تشریح مفصل و مکمل تشریح کے لیے کتاب المغازی ص: ۱۴۹ سے پڑھیے بالخصوص ص: ۱۵۲ ضرور دیکھ لیجئے۔

﴿بَابُ (۳۸۲۸) كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ﴾

وَرَوَاهُ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اکثر نسخوں میں كراهية التمنى ہے)

دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا (آرزو) مکروہ و ناپسندیدہ یعنی ممنوع ہے

اس کی روایت اعرج نے حضرت ابوہریرہ ﷛ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کی ہے۔

۶۷۶۳ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ.

ترجمہ سالم ابوالنضر سے روایت ہے جو عمر بن عبید اللہ کے مولی (غلام) تھے اور ان کے منشی تھے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے عمر بن عبید اللہ کو خط لکھا اور میں نے اسے پڑھا تو اس میں یہ مضمون تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دشمن سے مڈ بھیڑ کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت (وہر بلا سے بچانے) کی دعا کرتے رہو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۷۴ تا ص: ۱۰۷۵، ومر الحديث ص: ۳۹۵، وص: ۳۹۷، وص: ۴۱۶، وص: ۴۲۴۔

۳۸۲۹ بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً

لفظ لو (بمعنی اگر) کے استعمال کا جواز؟

یعنی لو کا استعمال علی الاطلاق ممنوع نہیں ہے جیسا کہ آیت کریمہ اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔

"وقوله تعالٰى لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً"، پوری آیت ہے: قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ (سورہ ہود آیت: ۸۰)

کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی (تو میں خود تم کو دور کر دیتا، تمہارا مقابلہ کرتا) یا کوئی مضبوط قبیلہ (اور کنبہ) میرا ماویٰ اور ملجا ہوتا تو اس کی مدد سے تم کو دور کرتا۔ (چونکہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ عراق سے آئے تھے اس لیے شام میں پردیسی تھے کوئی رشتہ دار و اقارب نہ تھے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام تو فلسطین میں قیام پذیر ہوئے اور حضرت لوط علیہ السلام بارہ میل کے فاصلے پر سدوم میں مبعوث ہوئے اسی بناء پر بشری و طبعی تقاضا پر یہ کلمات زبان مبارک سے نکلے مزید تفصیل کے لیے کتب تفاسیر کا مطالعہ کیجئے)۔

۶۷۶۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ.

ترجمہ قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو عبداللہ بن شداد بن الہاد نے پوچھا کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا لو کنتُ راجما الخ اگر میں کسی عورت کو بغیر بینہ کے رجم کر سکتا (تو اس کو رجم کر دیتا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نہیں یہ ایک (دوسری) عورت تھی

جو کھلے عام بدکاری کرتی (مگر قاعدے کے مطابق نہ ثبوت تھا نہ اقرار)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة "اى فى قوله لو كنت راجما" وجواب لو محذوف اى لرجمتها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۷۵، وهو طرف من حديث مر فى ص:۸۰۰، وص:۸۰۱، وص:۱۰۶۲۔

تشریح لعان کے لیے مطالعہ کیجیے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۴۴۱۔

۶۷۶۵﴿حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ يَقُولُ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي وَقَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَقَالَ عَمْرٌو لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ عطاء (ابن ابی رباح تابعیؒ) نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور عرض کیا یا رسول اللہ نماز (پڑھیے) عورتیں اور بچے سو گئے پھر آنحضور ﷺ باہر آئے اور آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اگر میں اپنی امت پر دشوار (گراں) نہ سمجھتا یا فرمایا (شک من الراوی) لوگوں پر گراں نہ سمجھتا اور سفیان بن عیینہ نے بھی علی امتی کہا تو میں ان لوگوں کو اس وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا، ابن جریج نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن رباح سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس نماز (یعنی عشاء کی نماز) میں دیر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ عورتیں اور بچے سو گئے پھر حضور اقدس ﷺ باہر تشریف لائے اور آنحضور ﷺ (اپنے (سر کی) ایک جانب سے پانی صاف کر رہے (پونچھ رہے) تھے اور فرما رہے تھے اس نماز کا (عمدہ) وقت یہی ہے اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ سمجھتا، اور عمرو بن دینار نے کہا ہم سے عطاء بن رباح نے بیان کیا اس روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نہیں ہیں لیکن عمرو نے تو کہا راسه يقطر (آپ ﷺ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اس لیے کہ آپ ﷺ نے غسل فرمایا تھا) اور ابن جریج نے کہا يمسح الماء عن شقه (آپ ﷺ اپنے سر کی ایک

جانب سے پانی پونچھ رہے تھے) اور عمرو نے کہا لو لا ان اشق علی امتی اور ابن جریج نے کہا انہ للوقت (نماز عشاء کا وقت یہ ہے) لو لا ان اشق علی امتی اور ابراہیم بن منذر (شیخ بخاریؒ) نے کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مسلم نے بیان کیا عمرو سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقته للترجمة واستشكل مطابقة الحديث للترجمة اذ هي للو الذى هو لامتناع الشئ لامتناع غيره والحديث فيه لولا الذى هو لامتناع الشئ لوجود غيره اللازم بعدها المبتدا ولا يخفى ما بينهما من البون البعيد واجيب بان ما آل لولا الى لو اذ معناه لو لم تكن المشقة لامرتهم (قس).

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۷۵۔

۶۷۶۶ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ.﴾

ترجمہ عبدالرحمٰن بن ہرمز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت پر شاق (گراں) نہ ہوتا تو میں انہیں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(یعنی مسواک کرنا لازم وواجب کر دیتا والا فالمندوب مامور به).

مطابقته للترجمة وجه المطابقة قد ذكرنا (عمده) یعنی حدیث سابق کی مطابقت دیکھئے۔

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۷۵۔

تشریح مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص:۱۹۱ تا ص:۱۹۴۔

۶۷۶۷ ﴿حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ حضرت انس ﷛ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ماہ رمضان کے آخری دنوں میں صوم وصال رکھا (یعنی افطار وسحر کے وقت بھی نہیں کھایا اور روزے کو مسلسل جاری رکھا یعنی وصال تام رکھا) اور کچھ لوگوں نے (بعض صحابہ ﷛ نے) بھی صوم وصال رکھا، نبی اکرم ﷺ کو یہ اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس مہینے کے دن اور بڑھ جاتے (یعنی

عید کا چاند نہ نکلتا) تو میں اتنے دن مسلسل وصال کرتا کہ گہرائی میں اترنے والے (عبادت میں تشدد کرنے والے) اپنا تشدد چھوڑ دیتے، میں تم لوگوں کے مثل نہیں ہوں میں اس طرح دن گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے اس حدیث کی متابعت سلیمان بن مغیرہ نے کی ثابت سے اور ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "لو مد بی الشهر" ای لو كمل بی الشهر وجواب لو هو قوله لواصلت.

تعدد موضعه | و الحدیث هنا ص:۱۰۷۵، ومر الحدیث ص:۲۶۳، اخرجه مسلم فی الصوم۔

تشریح | صوم وصال کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم ص:۵۲۶۔

۶۷۶۸﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون میرے مثل ہے؟ میں تو اس حال میں رات گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لیکن جب لوگ صوم وصال سے باز نہیں آئے تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ ایک دن پھر ایک دن یعنی دوم دن صوم وصال رکھا پھر لوگوں نے (عید کا) چاند دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر چاند پیچھے رہتا (یعنی چاند نہ ہوتا) تو میں مزید صوم وصال رکھتا گویا آپ ﷺ انہیں تنبیہ کر رہے ہیں (یعنی آپ ﷺ کا یہ ارشاد ان لوگوں پر عتاب کے لیے تھا جب وہ صوم وصال سے باز نہ آئے)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة (عمده)

حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ لو کا استعمال جائز ہے حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

تعدد موضعه | و الحدیث هنا ص:۱۰۷۵، ومر الحدیث فی الصوم ص:۲۶۳۔

۶۷۶۹﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَاكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ

حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ.

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے (خانہ کعبہ کے) حطیم کے بارے میں پوچھا کیا حطیم خانہ کعبہ میں داخل ہے؟ (کیا کعبہ کا حصہ اور جزء ہے؟) فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ اس کو کعبہ میں داخل نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کو خرچ کی کمی ہوگئی تھی (روپیہ کم ہونے کی وجہ سے اس حصہ کو شریک کعبہ نہ کرسکے) میں نے عرض کیا کہ کعبہ کا دروازہ اونچا کیوں بنایا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تیری قوم (قریش) نے یہ اس لیے کیا کہ قریش جسے چاہیں اندر داخل کریں اور جسے چاہیں روک دیں اور اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت تازہ نہ ہوتا اور ان کے دل بگڑ جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں حطیم کو کعبہ کے اندر شریک کردیتا اور کعبے کا دروازہ زمین کے برابر کردیتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لولا".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۷۵ تا ص:۱۰۷۶، ومر الحديث ص:۲۴، وص:۲۱۵، وص:۲۱۵، وص:۲۱۵، وص:۴۷۷، وص:۶۴۴، اخرجه مسلم في الحج۔

۶۷۷۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا (یعنی انصار سے مجھ کو اتنی محبت ہے کہ انصار میں شمار ہوتا، انصار کا ایک فرد بننا پسند کرتا، اس سے صرف انصار کی فضیلت اور انصار سے غایت محبت بیان کرنا مقصود ہے) اور اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار ایک دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولو سلك الناس".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۷۶، ومر الحديث ص:۵۳۳۔

۶۷۷۱ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعْبِ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زید ﷜ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی سے چلوں گا۔

اس حدیث کی متابعت ابو التیاح نے کی حضرت انس ﷜ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے گھاٹی کے سلسلے میں۔

مطابقۃ للترجمۃ وجہ مطابقتہ للترجمۃ ماذکرنا.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۷۶، مر الحدیث بطولہ ص:۶۲۰۔

قولہ تابعہ ابو التیاح عن انس الخ وصلہ فی غزوۃ الطائف ص:۶۲۱۔

* * *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿كِتَابُ أَخْبَارِ الْآحَادِ﴾

اخبار احاد کا بیان

یہ صرف ہندوستانی نسخہ میں ہے عمدۃ القاری، فتح الباری اور ارشاد الساری میں نہیں ہے۔

۳۸۳۰ ﴿بَابُ مَاجَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوقِ...﴾

...فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوا فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الْآيَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ.

ایک سچے شخص کی خبر کے اذان اور نماز اور روزہ اور فرائض اور احکام میں معتبر ہونے کا بیان

(مطلب یہ ہے کہ ایک راست باز شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز و درست ہے)

"وقولِ اللّٰه تعالٰی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ الآية" (التوبۃ/۱۲۲) اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان "تو کیوں نہیں ان کے ہر فرقہ (گروہ) میں سے ایک جماعت نکلے تاکہ پوری جدوجہد سے دین کی سمجھ حاصل کریں اور جب ان کی طرف واپس آئیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ (برے اعمال سے) بچتے رہیں۔

"وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً" الخ امام بخاریؒ نے کہا کہ ایک شخص کو بھی طائفہ کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں (تو ان کے درمیان صلح کرادو) پس اگر دو شخص بھی لڑیں تو بھی آیت کے معنی میں داخل ہوں گے۔

"وقوله تعالیٰ ان جاء کم فاسق" الخ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو، کہ کہیں کسی قوم کو بغیر جانے ایذا نہ دو (سورہ حجرات)۔

"وکیف بعث الخ" اور کیسے نبی اکرم ﷺ نے اپنے امراء (عاملوں) کو ایک کے بعد دوسرے کو بھیجا کہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو اسے سنت کی طرف لوٹا دیا جائے۔

۶۷۷۲﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.﴾

ترجمہ حضرت مالک ﷺ (ابن حویرث) نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب جوان ہم عمر تھے تو ہم لوگوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں بیس (دن) رات قیام کیا اور رسول اللہ ﷺ نرم دل (اور شفیق) تھے پھر جب آپ ﷺ نے محسوس فرمایا کہ اب ہم گھر جانا چاہتے ہیں یا (شک راوی) ہم کو اپنے گھر جانے کا شوق ہے تو آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ (ہم اپنے وطن میں) کن کن عزیزوں کو چھوڑ کر آئے ہیں تو ہم نے آپ سے بیان کردیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے گھر چلے جاؤ اور ان ہی لوگوں میں رہو اور ان لوگوں کو تعلیم دو اور انہیں اچھی باتوں (اسلام کے اعمال) کا حکم دو، ابو قلابہ نے کہا اور حضرت مالک ﷺ نے کچھ اور چیزیں بیان کیں کچھ یاد ہیں اور کچھ نہیں ہیں (یہ أو شک کے لیے نہیں لیس بشك بل تنويع ومن جملة الاشياء التى حفظها ابو قلابة عن مالك قوله عليه الصلاة والسلام وصلوا كما رايتمونى اصلى الخ (قس)) اور حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھتے رہنا اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک اذان دے اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله فليؤذن لكم احدكم لان اذان الواحد يوذن بدخول الوقت والعمل به (قس).

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۷۶، ومر الحديث ص:۸۷، وص ۸۸، وص:۹۰، وص:۹۵، وص ۱۱۳، وص:۳۹۹، وص:۸۸۸۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ خبر واحد بھی حجت ہے اور ان حضرات پر رد ہے جن حضرات نے کہا ہے کہ خبر واحد

حجت نہیں ہے جب تک کہ دو راوی نہ ہوں جیسے کہ شہادت میں نصاب شرط ہے اور بعض حضرات نے تو حجت ہونے کے لیے ہر قرن میں تین راوی اور اس سے زائد کی شرط لگائی بخاری نے ان سب پر رد کیا ہے اور مختلف دلائل سے استدلال کر کے ثابت کیا ہے کہ اگر ایک ہی راوی سے کوئی حدیث ہو تو اگر راوی سچا ہے تو وہ روایت معتبر ہے اور احکام میں حجت ہے۔

بخاریؒ نے استدلال کیا ہے کہ ایک شخص اذان کہتا ہے جس پر اعتماد کر کے سارے لوگ حاضر ہو جاتے ہیں اور اسی کے مطابق نماز پڑھتے ہیں، اسی طرح اگر کسی نے بتایا کہ قبلہ اس طرف ہے تو اس پر اعتماد کر لیا جاتا ہے اور یہ سب عہد رسالت سے ہوتا چلا آیا ہے۔ احادیث پر غور فرمائیے۔

۶۷۷۳﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ حَتَّى يَقُولَ هٰكَذَا وَمَدَّ يَحْيَى إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو حضرت بلال ﷺ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ اذان دیتے ہیں یا آپ ﷺ نے فرمایا وہ ندا کرتے ہیں کہ جو شخص تم میں (تہجد کی نماز میں) کھڑا ہو وہ لوٹ جائے اور بیدار کرتے ہیں سونے والے کو (تا کہ کھائے پیئے) اور فجر اس طرح (لمبی دھاری) نہیں ہوتی اور یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کو پھیلایا (کہ جب تک آسمان کے دائیں بائیں چوڑائی میں روشنی پھیلی ہوئی نہ ہو یعنی چوڑائی والی وائی صبح صادق ہے اور اوپر نیچے کی لمبی روشنی صبح کاذب ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "لا يمنعن احدكم اذان بلال من سحوره" فانه مخبر ان الوقت الذى اذن فيه من الليل حتى يجوز التسحر فيه وهو خبر واحد صدوق.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۷۶، ومر الحديث ص:۸۷، وص:۷۹۸۔

۶۷۷۴﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بلال ﷺ رات کے وقت اذان دیتے ہیں اس لیے تم لوگ کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ان بلالا ينادى بليل الخ" كما تقرر فى السابق.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۷۶، مر الحديث ص:۸۶، وص:۸۷، وص:۲۵۷، وص:۳۱۲۔

۶۷۷۵﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ أَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں (بھول سے) ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھائیں (جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا) تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا کیا نماز بڑھ گئی؟ (کیا نماز کی رکعتوں میں اضافہ ہوگیا ہے؟) آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ صحابہ نے کہا آپ ﷺ نے پانچ رکعت نماز پڑھائی ہے پھر آپ ﷺ نے سلام کے بعد (سہو کے) دو سجدے کئے۔

مطابقۃ للترجمۃ حدیث کی مطابقت ترجمۃ الباب سے بظاہر مشکل ہے کیونکہ یہ کہنے والے کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں کئی آدمی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ "قالوا صلیت خمسًا" سے ظاہر ہے، لیکن امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو خود امام بخاریؒ نے کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلی خمسا بخاری ص:۱۶۳ میں روایت کیا اس میں یہ صیغہ مفرد ہے " قال صلیت خمسا " پس باب کی مطابقت حاصل ہوگئی کیونکہ حدیث ایک ہے تو معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ نے ایک شخص کے کہنے پر عمل کیا۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۷۶ تا ص:۱۰۷۷، ومر الحدیث ص:۵۸، وص:۱۶۳، وص:۹۸۷۔

تشریح سجدہ سہو کی تفصیل کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص:۴۱۸، نیز جلد دوم ص:۴۲۶۔

۶۷۷۶﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ہی رکعت پر (ظہر کی نماز) ختم کردی (سلام پھیر دیا) تو آپ ﷺ سے ذوالیدین (خرباق ﷺ) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کم کردی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں تو آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو آخری رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا (نماز کے عام) سجدے جیسا یا اس سے طویل پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا پھر تکبیر کہی اور نماز کے عام سجدے جیسا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل بخبر ذی الیدین وھو واحد.

فان قلت لم يكتف صلى الله عليه وسلم بمجرد اخباره حتى قال اصدق ذواليدين فقالوا نعم قلت لم يكن سؤاله صلى الله عليه وسلم منهم الا لاجل استثبات خبره لكونه انفرد دون من صلى معه لاحتمال خطئه في ذلك ولا يلزم من ذلك رد خبره مطلقًا (عمده).

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۷۷، ومر الحديث ص:۶۹، وص:۹۹، وص:۱۶۳، وص:۱۶۴، وص:۸۹۴۔ باقی مواضع کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد۳، ص:۷۴۔

کلام فی الصلوٰۃ: کلام فی الصلوٰۃ کا مسئلہ مع اقوال ائمہ مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد۳، ص:۷۵۔

۶۷۷۷﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ یکا یک ایک آنے والا (حضرت عباد بن بشر ﷜) ان کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر رات قرآن نازل ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کا استقبال کیا کریں اس لیے آپ لوگ بھی کعبہ کا رخ کرلو، اس وقت ان لوگوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا چنانچہ سب نے اپنا رخ کعبہ کی طرف پھیرلیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله اذ أتاهم آتٍ لان الصحابه قد عملوا بخبره واستداروا الى الكعبة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۷۷، ومر الحديث ص:۵۸، وفی التفسیر ص:۶۴۵، وص:۶۴۵، وص:۶۴۵ باقی کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص:۴۲۹۔

سهو فی القبله: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص:۴۳۰۔

۶۷۷۸﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَصَلَّى مَعَهُ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ.﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازب ﷺ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ (مکہ سے ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن آپ چاہتے تھے کہ (نماز میں) کعبہ کی طرف رخ کا حکم آجائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "قد نری تقلب وجهك الآيه" (سورہ بقرہ) یعنی ہم آپ کے چہرہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں الخ پھر آپ ﷺ نے قبلہ کعبہ کی طرف رخ کرلیا اور ایک صاحب (عباد بن بشر ﷺ، یا عباد بن نہیک) نے عصر کی نماز کعبہ کی طرف آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر نکل کر انصار کی ایک جماعت تک پہونچے اور کہا کہ وہ گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہو گیا ہے چنانچہ سب لوگ کعبہ رو ہو گئے درانحالیکہ وہ لوگ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في معنى قوله: وصلى معه رجل العصر الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۷۷، ومر الحديث ص: ۱۰، وص: ۵۷، وص: ۶۴۴، وص: ۶۴۵۔

تشریح مفصل تشریح کے لیے نصر الباری جلد اول ص: ۳۰۲، کا ترجمہ واشکال کا مطالعہ مفید ہوگا، اور جلد نہم کتاب التفسیر ص: ۴۰، کا مطالعہ کرلیا جائے۔

۶۷۷۹ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَهُوَ تَمْرٌ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتّٰى انْكَسَرَتْ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ انصاری، ابو عبیدۃ بن الجراح اور ابی بن کعب ﷺ کو فضیخ شراب پلا رہا تھا اور یہ شراب کھجور سے بنتی تھی اتنے میں ایک آنے والا ان لوگوں کے پاس آیا اور کہنے لگا بیشک شراب حرام کر دی گئی تو ابو طلحہ ﷺ نے کہا اے انس ان مٹکوں کی طرف بڑھو اور انہیں توڑ دو انس ﷺ نے بیان کیا کہ میں ایک اپنا ہاون دستہ لے کر اٹھا اور میں نے اس کے نچلے حصہ سے ان مٹکوں پر مارا یہاں تک کہ سب ٹوٹ گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله فجاءهم آت لم يعرف اسمه وورد في بعض طرق هذا الحديث فوالله ما سالوا عنها ولا راجعوا بعد خبر الرجل وهو حجة قوية في قبول خبر الواحد لانهم اثبتوا نسخ الشي الذى كان مباحا حتى اقدموا من اجله على تحريمه والعمل بمقتضى ذلك. (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۷۷، ومر الحديث ص: ۳۳۳، وص: ۶۶۴، ،، وص: ۸۳۶، وص: ۸۳۸، وص: ۸۴۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص: ۱۸۶۔

۶۷۸۰﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ.﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا کہ میں تمہارے پاس ایک امانت دار آدمی جو حقیقی امانت دار ہوگا بھیجوں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ منتظر رہے (کہ کون اس لقب کا مستحق ہے؟) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله لابعثن اليكم رجلا امينا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۷۷، ومر الحديث ص: ۵۳۰، وص: ۶۲۹۔

تشریح | مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص: ۴۵۹۔

۶۷۸۱﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ.﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت میں ایک امانت دار ہوتا ہے اور اس امت محمدیہ کے امانت دار ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | ذكر هٰذا لكونه مناسبا للحديث الذى قبله فيكون مناسبا للترجمة لان المناسب للمناسب للشئ مناسب لذٰلك الشئ (عمده)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۷۷، ومر الحديث ص: ۵۳۰، وص: ۶۲۹۔

۶۷۸۲﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَهُ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انصار میں سے ایک صاحب (عتبان بن مالک یا اوس بن خولی) جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شرکت نہ کر سکتے اور میں شریک ہوتا تو میں ان کے پاس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کی روداد بتاتا اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شریک نہ ہو پاتا اور وہ شریک ہوتے تو وہ میرے پاس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کی روداد

بتاتے (یعنی حضور ﷺ کے اقوال واحوال مجھ سے بیان کرتے جیسے میں اپنی باری میں ان سے بیان کرتا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان عمر رضى الله عنه كان يقبل خبر الشخص الواحد.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۷۷، ومر الحديث فى كتاب العلم ص:۱۹، ص:۳۳۴، وفى التفسير ص:۷۲۹، وص:۷۳۰، وص:۷۳۱، وص:۷۸۰، وص:۷۸۵، وص:۸۶۸۔

تشریح رجل من الانصار: ان کا نام حافظ عسقلانی نے فتح الباری جلد اول کتاب العلم ص:۱۵۰، میں لکھا ہے "هذا الجار هو عتبان بن مالك" اور یہاں فتح الباری جلد:۱۳، ص:۲۰۱ تا ص:۲۰۲، میں فرماتے ہیں تقدم بيان اسمه فى كتاب العلم جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حافظ عسقلانی کے نزدیک یہ انصاری حضرت عتبان بن مالک ﷺ ہی ہیں، نیز علامہ قسطلانی بھی فرماتے ہیں واسم الجار عتبان بن مالك بن عمرو كما افاده الشيخ قطب الدين القسطلانى فيما ذكره الحافظ ابن حجر ولم يذكر غيره وعند ابن بشكوال، وذكره البرماوى انه اوس بن خولى وعلل بان النبى صلى الله عليه وسلم آخى بينه وبين عمر لكن لا يلزم من المواخاة الجوار اور یہاں علامہ قسطلانی بغیر کسی تفصیل کے لکھتے ہیں رجل من الانصار اسمه اوس بن خولى (قس ج:۱۵، ص:۲۴۹) واللہ اعلم بالصواب۔

۶۷۸۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ آخَرُونَ إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ.﴾

ترجمہ حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ایک صاحب (عبدالله بن حذافة السهمى المهاجری) کو اس کا امیر بنایا (پھر امیر کسی بات پر ناراض ہو گئے) تو انہوں نے آگ جلائی اور (لشکر سے) کہا تم سب اس آگ میں داخل ہو جاؤ تو بعض لوگوں نے آگ میں داخل ہونا چاہا اور بعضوں نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو فرار ہوئے ہیں پھر لوگوں نے اس کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آنحضور ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا اگر آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس میں رہتے اور آنحضور ﷺ نے دوسرے حضرات سے فرمایا کہ گناہ میں (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں) کسی کی اطاعت نہیں ہے اطاعت تو صرف نیک کاموں میں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ قال ابن التين ماحاصله انه لا مطابقة بين هذا الحديث والترجمة لانهم لم يطيعوه،

ورد عليه بانهم كانوا مطيعين له في غير دخول النار وبه يتم المقصود.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۷۷ تا ص:۱۰۷۸، ومر الحديث ص:۶۲۲، وص:۱۰۵۸۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۴۱۳۔

۶۷۸۴ ﴿حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷺ اور حضرت زید بن خالد ﷺ دونوں نے بیان کیا کہ دو شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس اپنا جھگڑا (مقدمہ) لائے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة : يمكن ان توخذ من تصديق احد المتخاصمين الآخر وقبول خبره وقد اخرجه من طريقين الخ (عمده).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۷۸، مر الحديث ص:۳۱۱، وص:۳۶۱، وص:۳۷۱، وص:۳۷۶ وغیرہ۔

ہمارے ہندوستانی نسخہ میں آنے والی حدیث کو ح تحویل سے ایک ساتھ نقل کیا ہے نیز عمدۃ القاری میں بھی اسی طرح ہے البتہ بعض شروح میں مستقل دو حدیث شمار کیا ہے۔

اسی حدیث کو امام بخاریؒ دوسرے شیخ ابوالیمان سے ذکر فرما رہے ہیں۔

۶۷۸۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ وَأَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوهَا وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اعراب میں سے ایک صاحب

کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کردیجئے اس کے بعد اس کا مقابل فریق کھڑا ہوا اور کہا انہوں نے صحیح کہا یا رسول اللہ کی کتاب کے مطابق اس کا فیصلہ کردیجئے اور مجھ کہنے کی اجازت دیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کہو تو انہوں نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں اجیر تھا اور عسیف بمعنی اجیر (مزدور) ہے پھر اس لڑکے نے ان کی عورت سے زنا کرلی تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم (سنگساری سزا) ہے تو میں نے اس (لڑکے) کی طرف سے سو بکریوں اور ایک لونڈی کا فدیہ دیا اس کے بعد میں نے اہل علم سے پوچھا تو ان لوگوں نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی پر رجم کی سزا ہوگی اور میرے لڑکے کو سو کوڑے اور ایک سال کا جلاوطن ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ضرور فیصلہ کروں گا لونڈی اور بکریاں تو واپس لے لو اور تمہارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے اُنیس قبیلہ اسلم کے ایک صحابی تو صبح اس شخص کی عورت (بیوی) کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرلے تو اسے رجم کردو چنانچہ انیس ؓ اس عورت کے پاس گئے اور انہوں نے اقرار کرلیا پھر آپ نے انہیں رجم کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من تصديق احد المتخاصمين الآخر وقبول خبره.

ح۲ آپ ﷺ نے ایک شخص واحد اُنیس ؓ کو حکم دیا انہوں نے حکم شرعی یعنی رجم جاری کیا۔

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۷۸، ویاتی ص:۱۰۸۱۔

﴿بَابُ ۳۸۳۱ بَعْثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحْدَهُ﴾

نبی اکرم ﷺ نے تنہا حضرت زبیر ؓ کو جاسوسی کیلئے بھیجا کہ دشمنوں کے حالات کی اطلاع دے

مذکورہ صورت میں بَعَثَ ماضی کا صیغہ ہے اور النبیُّ فاعل ہے۔

دوسرا نسخہ ہے بَابُ بَعْثِ النَّبِی باضافة باب لتاليه الخ.

اس صورت میں ترجمہ ہوگا نبی اکرم ﷺ کا حضرت زبیر ؓ کو تنہا جاسوسی کے لیے بھیجنا، جیسا کہ کتاب المغازی میں حضرت جابر ؓ کی روایت گذری قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاحزاب من ياتينا بخبر القوم فقال الزبير انا الخ. دیکھو نصر الباری جلد ہشتم ص:۱۶۹ تا ص:۱۷۰۔

۶۷۸۶﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثَلَاثًا فَقَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ

الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ سَمِعْتُ جَابِرًا فَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ كَذَا حَفِظْتُهُ مِنْهُ كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ وَتَبَسَّمَ سُفْيَانُ.

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ نے بیان کیا کہ غزوہ خندق کے موقعہ پر نبی اکرم ﷺ نے (دشمن کی خبر لانے کے لیے) لوگوں کو بلایا تو حضرت زبیر ﷺ (سب سے پہلے) مستعد ہو گئے پھر بلایا تو زبیر ﷺ تیار ہو گئے پھر بلایا تو زبیر ﷺ تیار ہو گئے چنانچہ تین بار حضرت زبیر تیار ہوئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

"قال سفیان" الخ اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث محمد بن منکدر سے یاد کی اور ایوب سختیانی نے ابن منکدر سے کہا اے ابوبکر (کنیت محمد بن المنکدر) ان سے حضرت جابر ﷺ کی حدیث بیان کیجئے کیونکہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ آپ حضرت جابر ﷺ کی احادیث بیان کریں تو محمد بن منکدر نے اسی مجلس میں بیان کیا کہ میں نے جابر ﷺ سے سنا اور کئی حدیثوں میں پے در پے یہ کہا "سمعت جابرا" علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ سفیان ثوری تو بجائے یوم الخندق کے غزوۂ قریظہ کہتے ہیں تو سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے تو محمد بن منکدر سے اس طرح سے سنا جیسے تم اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہو (یوم الخندق سنا ہے) سفیان بن عیینہ نے کہا خندق کا دن اور بنی قریظہ کا دن ایک ہی ہے اور سفیان بن عیینہ مسکرائے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله ندب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فانتدب الزبیر رضی اللّٰه عنه یعنی حضور اکرم ﷺ نے تنہا ایک شخص حضرت زبیر ﷺ کو خبر لانے کے لیے بھیجا اور ایک شخص کی خبر کو قابل اعتماد سمجھا۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۷۸، ومر الحدیث ص:۳۹۹، وص:۴۲۰، وص:۵۲۷، وفی المغازی ص:۵۹۰۔

توضیح وتشریح | طلیعه: بمعنی جاسوسی یعنی وہ مختصر جماعت جسے دشمن کی نقل وحرکت احوال وکوائف معلوم کرنے کے لیے بھیجا جائے۔

۳۸۳۲ ﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾

فَإِذَا أُذِنَ لَهُ وَاحِدٌ جَازَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (اے ایمان والو) نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب تمہیں اجازت دی جائے پھر جب ایک شخص کی اجازت مل جائے تو داخل ہونا جائز ہے

(لعدم تعيين العدد في النص فصار الواحد من جملة ما يصدق عليه الاذن قال في الفتح وهذا متفق على العمل به عند الجمهور الخ. قس).

۶۷۸۷﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ الْبَابِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازے کی نگرانی کا حکم دیا پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی آنحضور ﷺ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر ؓ ہیں ان کے بعد حضرت عمر ؓ آئے آنحضور ﷺ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو پھر حضرت عثمان ؓ آئے آنحضور ﷺ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۷۸، مر الحدیث ص:۵۱۹، وص:۵۲۲، وص:۹۱۸، وص:۱۰۵۱۔

۶۷۸۸﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي.﴾

ترجمہ | حضرت عمر ؓ نے بیان کیا کہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ اپنے بالا خانہ میں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کا ایک کالا غلام (رباح) سیڑھی کے اوپر (نگرانی کر رہا) تھا میں نے اس سے کہا کہو عمر بن خطاب کھڑا ہے پھر آنحضور ﷺ نے مجھے اجازت دی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة. یعنی ایک شخص کی اجازت کافی ہوئی۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۷۸، ومر الحدیث فی العلم ص:۱۹، وص:۳۳۴، وص:۷۲۹، وص:۷۳۰، وص:۷۳۱، وص:۷۸۰، وص:۷۸۵، وص:۸۶۸، وص:۱۰۷۷۔

* * *

۳۸۳۳
﴿بَابُ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ﴾

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ.

اس سلسلہ میں روایات کہ نبی اکرم ﷺ امیروں (عاملوں) اور قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجتے تھے

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت دحیہ الکلبی رضی اللہ عنہ کو اپنے مکتوب گرامی کے ساتھ عظیم بصریٰ (رئیس بصریٰ حارث بن ابی شمر) کے پاس بھیجا کہ وہ بادشاہ روم قیصر تک پہونچادے۔

افادہ: "قال ابن عباس" اس کی مفصل تشریح کے لیے کتاب الوحی کی آخری حدیث (حدیث ہرقل) کا مطالعہ مفید ہوگا اس کے لیے نصر الباری جلد اول ص:۱۵۲ سے مطالعہ کیجیے اور جلد ہفتم ص:۱۲۹۔

۶۷۸۹﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا مکتوب گرامی (حضرت عبداللہ بن حذافہ کے ہاتھ) کسریٰ (بادشاہ ایران پرویز بن ہرمز) کے پاس بھیجا اور عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا یہ خط بحرین کے گورنر (منذر بن ساوی) کو دیں وہ بحرین کا گورنر کسریٰ تک پہونچائے گا جب کسریٰ نے مکتوب گرامی کو پڑھا تو اسے پھاڑ دیا، ابن شہاب نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے (مجھے یاد ہے) کہ سعید بن مسیب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر بددعا کی کہ وہ بھی پاش پاش ہوجائیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ان رسول الله صلی الله عليه وسلم بعث بکتابه الی کسریٰ الخ".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۷۸ تا ص:۱۰۷۹، ومر الحديث ص:۱۵، ص:۴۱۱، وص:۶۳۷۔

تشریح مطالعہ کیجیے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۵۱۳۔

۶۷۹۰﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ ﴾

ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص (ہند بن اسما بن حارثہ) سے عاشورہ کے دن فرمایا کہ اپنی قوم میں یا فرمایا لوگوں میں اعلان کردو کہ جس نے (اول دن میں) کھالیا ہو وہ اپنا بقیہ دن (بے کھائے) پورا کرے (یعنی یوم عاشورہ کے احترام میں کچھ نہ کھائے بلکہ روزہ دار کی طرح مفطرات سے رُکا رہے) اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "قال لرجل من اسلم اذن فی قومك" فانه من جملة الرسل الذين ارسلهم (عمده).

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۷۹، ومر الحدیث ص:۲۵۷، وص:۲۶۹۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم ص:۴۹۲۔

﴿بابُ^[۳۸۳۴] وَصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُفُودَ الْعَرَبِ...﴾

...أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَرَائَهُمْ قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ

وفود عرب کو نبی اکرم ﷺ کا حکم دینا ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں کہ (دین کی بات) پہونچادیں

اس کو مالک بن حویرث ﷺ نے بیان کیا

(اشار به الى حديثه الذى مضى فى اوائل باب ما جاء فى اجازة خبر الواحد ص:۱۰۷۶)

۶۷۹۱﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ لِي إِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ أَوِ الْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارَ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَسَأَلُوا عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللّٰهِ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَظُنُّ فِيهِ صِيَامُ رَمَضَانَ وَتُؤْتُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ

وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مَنْ وَرَائَكُمْ.﴾

ترجمہ ابو جمرہ نصر بن عمران (تابعی) نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھے اپنے تخت پر بیٹھا لیتے تھے پھر ایک دن آپ ﷺ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور اقدس ﷺ نے دریافت فرمایا کس جماعت کے ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہم لوگ بنی ربیعہ کے ہیں (عبدالقیس اسی قبیلہ کی ایک شاخ ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا مرحبا خوش آمدید وہ وفد جو نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ ہے آپ ہمیں ایسی بات کا حکم دیجئے کہ (اس پر عمل کر کے) ہم جنت میں جاسکیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے ملک میں) ہیں انہیں بھی بتادیں پھر ان لوگوں نے ظروف مشروبات کے متعلق پوچھا (یعنی شراب کے برتنوں کے متعلق دریافت کیا) تو آنحضور ﷺ نے انہیں چار چیزوں سے منع کیا اور انہیں چار چیزوں کا حکم دیا آپ ﷺ نے انہیں ایمان باللہ کا حکم دیا دریافت فرمایا کیا تم جانتے ہو ایمان باللہ کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا اس بات کی شہادت دینا کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی شہادت کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا راوی کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں رمضان کے روزے کا بھی ذکر ہے اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور آپ ﷺ نے ان لوگوں کو دبا، حنتم، مزفت اور نقیر سے منع فرمایا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کبھی مزفت کے بجائے مقیر کہا حضور ﷺ نے فرمایا انہیں یاد رکھو اور انہیں پہنچا دو جو نہیں آسکے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى آخر الحديث لان الامر فى قوله إحفظوهن وَأبلغوهن (بفتح الهمزة) يتناول كل فرد فلولا ان الحجة تقوم بتبليغ الواحد ما حضهم عليه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۷۹، ومر الحديث ص:۱۳، وص:۱۹، باقی مواضع کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد اول ص:۳۵۳۔

تشریح مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۳۵۳ سے۔

﴿بَابُ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ﴾ ۳۸۳۵

ایک عورت کی خبر کا بیان

عورت اگر ثقہ ہو تو ایک ثقہ عورت کی خبر بھی معتبر و مقبول ہوگی

۶۷۹۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ

قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ فَنَادَتْهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَأَمْسَكُوا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا أَوْ اطْعَمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكَّ فِيهِ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي.

ترجمہ | توبہ بن کیسان عنبری نے بیان کیا کہ مجھ سے عامر شعبی نے کہا کہ تم نے دیکھا کہ امام حسن بصریؒ نبی اکرم ﷺ سے حدیث (مرسلا) نقل کرتے ہیں اور میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تقریباً دو سال یا ڈیڑھ سال رہا لیکن میں نے ان کو نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث روایت کرتے نہیں سنا صرف یہی حدیث سنی کہ نبی اکرم ﷺ کے چند اصحاب جن میں حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ بھی تھے (دستر خوان پر بیٹھے ہوئے تھے) گوشت کھانے کا ارادہ کر رہے تھے تو ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ (حضرت میمونہؓ) نے آگاہ کیا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے سب لوگ کھانے سے رک گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ کھاؤ (کلوا اور إطْعَموا از باب سمع کے معنی ایک ہیں یعنی کھاؤ، اس صورت میں ہمزہ وصل ہے اور اگر بجائے واؤ کے او اَطْعِموا ہو جیسا کہ ہمارے ہندوستانی نسخہ میں ہے تو باب افعال سے ہوگا اور ہمزہ مفتوحہ قطعی ہوگا اس صورت میں معنی ہوں گے کھاؤ اور کھلاؤ) اس لیے کہ یہ حلال ہے یا فرمایا (شک راوی) اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ میرا کھانا نہیں ہے (یعنی میں نہیں کھاتا ہوں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله " فامسكوا" حيث سمعوا من كلام تلك المرأة تركوا الاكل فدل ذٰلك على ان خبر المرأة الواحد العدلة يعمل به، وقوله صلى الله عليه وسلم كلوا غير متوجه الى نفى كلامها بل هو اعلام بانها توكل وانما منعتهم المرأة لكونها علمت ان النبى صلى الله عليه وسلم ما كان ياكل فبنت على هٰذا ومنعتهم الخ (عمده).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۷۹، ومر الحديث ص:۸۳۱۔

تشریح | گوہ کی تفصیل کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد:۶، ص:۴۴۴۔

اقوال ائمہ کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص:۴۴۷۔

❁ ❁ ❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ﴾

شروح بخاری مثلاً عمدۃ القاری، فتح الباری، ارشاد الساری، الکواکب الدراری اور شرح ابن بطال میں اسی طرح ہے اس ترجمہ کے بعد احادیث لائے ہیں لیکن ہمارے ہندوستانی نسخہ میں اس کے بعد "باب الاعتصام بالکتاب والسنه" کا عنوان قائم کرکے احادیث ذکر کی گئی ہیں۔

اعتصام: باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی الاستمساك بالشیٔ کسی چیز کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنا اعتصام بالکتاب والسنه یعنی قرآن حکیم اور سنت رسول کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہنا، اور یہ ترجمہ ماخوذ ہے ارشاد الٰہی واعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جمیعًا (آل عمران: ۱۰۳/ ۳) یعنی سب مل کر قرآن کو مضبوط تھامے رہو جو اللہ کی مضبوط رسی ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: هو حبل الله المتين (قس).

اور اعتصام بالسنہ سے مراد یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے اقوال وافعال اور تقریر یعنی احادیث نبویہ کی پیروی کرنا احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں کسی انسان کی عقل ونقل کی پرواکئے بغیر جیسا کہ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے: لا يومن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به. او كما قال عليه السلام.

۶۷۹۳﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ مِسْعَرٍ وَمِسْعَرٌ قَيْسًا وَقَيْسٌ طَارِقًا.﴾

ترجمہ طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ ایک یہودی (هو كعب الاحبار قبل ان يسلم) نے حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے کہا اے امیر المؤمنین اگر یہ آیت اليومَ اكملتُ لكم دِينَكُم الايه (المائدہ آیت/۳) ہم

یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن (جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی) عید (خوشی) مناتے تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی (جو سال کی عید ہے) اور جمعہ کا دن تھا (جو ہفتہ کی عید ہے)۔

"سمع سفیان مسعرا" الخ: قال البخاری رحمہ اللّٰہ تعالٰی سمع سفیان الخ (قس)
چونکہ سند حدیث میں عن سفیان وغیرہ یعنی عن عن کے ساتھ روایت تھی اس لیے امام بخاریؒ نے سماع کی تصریح کردی۔

مطابقۃ للترجمۃ وجہ ذکر ھذا الحدیث عقیب ھذہ الترجمۃ من حیث ان الآیۃ تدل علی ان ھذہ الامۃ معتصمۃ بالکتاب والسنۃ لان اللّٰہ تعالٰی من علیھم بھذہ الآیۃ باکمال الدین واتمام النعمۃ وبرضاء لھم بدین الاسلام (عمدہ).

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں امت محمدیہ پر احسان جتایا کہ میں نے آج تمہارا دین مکمل کردیا (فلم ینزل بعدھا حلال ولا حرام ولا شیٔ من الفرائض). اپنی نعمت تم پر پوری کر کے تم پر اپنا احسان پورا کردیا اور یہ جب ہی ہوگا کہ امت کتاب وسنت کو مضبوط تھامے رہے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۷۹، ومر الحدیث ص:۱۱، وص:۶۳۲، و:۶۶۲۔

تشریح مطالعہ کیجیے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۴۸۴ سے۔

۶۷۹۴﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَاخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمر ﷺ سے دوسرے دن سنا جب مسلمانوں نے ابوبکر ﷺ کی (سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کی اس کے دوسرے دن صبح کو عمر ﷺ کا دوسرا خطبہ سنا حضرت عمر ﷺ کا پہلا خطبہ آنحضور ﷺ کے یوم الوفات میں تھا کہ ان محمدا لم یمت وانہ سیرجع الخ اور یہ دوسرا خطبہ سیدنا عمر ﷺ کا کالاعتذار من الاولٰی تھا) بیعت کی (اس کے آئندہ صبح کو) حضرت عمر ﷺ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر ٹھہرے اور حضرت ابوبکر ﷺ سے پہلے خطبہ پڑھا پھر کہا امّا بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے وہ چیز پسند کی جو اس کے پاس تھی (یعنی جنت کی نعمتیں درجات عالیہ) بمقابلہ اس نعمت کے جو تمہارے پاس (دنیا میں) ہے اور یہ کتاب اللہ وہ کتاب ہے

جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول کی ہدایت کی اسے تم پکڑے رہو تو ہدایت یاب رہو گے، اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسی کے ذریعہ اپنے رسول کی ہدایت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: وهذا الكتاب الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۷۹ تا ص:۱۰۸۰ اومر الحدیث ص:۱۰۷۲۔

۶۷۹۵ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا (دعا فرمائی) کہ اے اللہ اسے کتاب اللہ (قرآن مجید) کا علم دے۔

(چنانچہ آنحضور ﷺ کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ صحابہ کرام ؓ میں یہ رئیس المفسرین کہلائے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم دعا له بان يعلمه الله الكتاب ليعتصم به.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۰، ومر الحدیث ص:۱۷، وص:۲۶، وص:۵۳۱۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۴۰۸۔

۶۷۹۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا أَنَّ أَبَا الْمِنْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُغْنِيكُمْ أَوْ نَعَشَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَعَ هَاهُنَا يُغْنِيكُمْ وَإِنَّمَا هُوَ نَعَشَكُمْ يُنْظَرُ فِي أَصْلِ كِتَابِ الْإِعْتِصَامِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو برزہ اسلمی ؓ نے بیان کیا کہ بے شک اللہ نے تمہیں دین اسلام اور محمد ﷺ کے ذریعہ غنی (مالدار) کر دیا ہے اور اٹھایا ہے (ان دونوں کی وجہ سے تم کو ترقی اور ثروت حاصل ہوئی)۔

" قال ابو عبد الله" الخ یہ عبارت ہمارے ہندوستانی نسخوں میں نہیں ہے، نیز اکثر نسخوں میں نہیں ہے، مثلاً عمدۃ القاری، الکواکب الدراری اور شرح ابن بطال کسی میں یہ عبارت نہیں ہے، صرف فتح الباری میں ہے، اور فتح الباری سے علامہ قسطلانی نے بھی نقل کیا ہے۔

امام بخاریؒ نے کہا ہے یہاں يغنيكم ہے اور صحیح نعشكم ہے اور امام بخاریؒ کہنا چاہتے ہیں کہ اس کے لیے اصل کتاب الاعتصام دیکھا جائے، یہ کتاب الاعتصام خود امام بخاریؒ کی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث اغناه الله عباده بالاسلام وبنبيه صلى الله عليه

وسلم وهو عبارة عن الاعتصام بالدين وبرسوله صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعه| والحديث هنا ص:۱۰۸۰ومر الحديث ص:۱۰۵۳تا ص:۱۰۵۴۔

۶۷۹۷﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ وَأُقِرُّ لَكَ بِذٰلِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ.﴾

ترجمہ| حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد) عبدالملک بن مروان کی بیعت کرتے وقت یہ لکھا ہے کہ میں تیری بات سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں جب کہ وہ اللہ کی سنت اور اللہ کے رسول کی سنت کے مطابق ہو جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ| مطابقة الحديث للترجمة في قوله: على سنة الله وسنة رسوله فقد اعتصم بهما.

تعدد موضعه| والحديث هنا ص:۱۰۸۰،ومر الحديث في الاحكام ص:۱۰۶۹۔

تشریح| حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی زندگی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نہ عبداللہ بن زبیرؓ سے بیعت کی اور نہ عبدالملک بن مروان سے لیکن جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما شہید ہو گئے اور عبدالملک بن مروان پر لوگوں کا اتفاق ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان کو یہ خط لکھا اور اس کی بیعت قبول کر لی۔

﴿بَابُ [۳۸۳۶] قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں

۶۷۹۸﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَلْغَثُونَهَا أَوْ تَرْغَثُونَهَا أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا.﴾

ترجمہ| حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہے اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے (یعنی دشمنوں کے دلوں میں میرا رعب (خوف) ڈال کر میری مدد کی گئی) "وبينا انا نائم" الخ اور ایک بار میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے

ہاتھ میں رکھ دی گئیں حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تو چلے گئے اور تم ان خزائن کو کھاتے ہو یا ان خزانوں سے عیش وآرام کرتے ہو یا اسی جیسا کوئی کلمہ فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | الترجمة جزء من الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۸۰ والحدیث من افرادہ (قس)۔

تحقیق وتشریح | جوامِعُ الكَلِمِ: كل كلمة يسيرة جمعت معانى كثيرة (قس)

یعنی لفظ مختصر وقلیل ہو لیکن معنی بہت ہوں، وحاصله انه صلى الله عليه وسلم كان يتكلم بالقول الموجز القليل اللفظ الكثير المعنى وقيل المراد بجوامع الكلم القرآن بدليل قوله بعثت والقرآن هو الغاية فى ايجاز اللفظ واتساع المعانى (عمده)

تَلْغَثُونها: بفوقية مفتوحة فلام ساكنة فغين معجمة مفتوحة فمثلثة مضمومة وبعد الواو الساكنة نون فهاء فالف من اللغيث بوزن عظيم طعام مخلوط بشعير (قس) یعنی لغیث کے معنی وہ کھانا جس میں جو ملا ہوا ہو۔

أو تَرْغَثونها: بالراء بدل اللام من الرغث كناية عن سعة العيش رغث از باب فتح کے معنی ہیں دودھ پینا اہل عرب کہتے ہیں رغث الجدى امه بکری کے بچے نے اپنی ماں کا دودھ پی لیا۔

۶۷۹۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أُومِنَ أَوْ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنِّي أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انبیاء علیہم السلام میں سے ہر نبی کو ایسے معجزات دیے گئے جو ان کے زمانہ کے مطابق ہوں جن پر ایمان نصیب ہوا یا فرمایا جن پر لوگ ایمان لائے (بعد کے زمانہ میں کوئی اثر نہ رہا) اور مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ وحی (قرآن مجید) ہے جو اللہ نے مجھ پر وحی نازل کی اس لیے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے تابعدار لوگ دوسرے پیغمبروں کے تابعداروں سے زیادہ ہوں گے۔ (جو قیامت تک باقی رہنے والا ہے) اسی لیے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا فارجو انى اكثرهم تابعا يوم القيامة لان بدوام المعجزة يتجدد الايمان ويتظاهر البرهان.

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وانما كان الذى اوتيت وحيا الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۸۰، ومر الحدیث فی فضائل القرآن ص: ۷۴۴۔ واخرجہ مسلم فی الایمان۔

تشریح | ضرور مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص: ۶۔

﴿بَابُ ۳۸۳۷ الْإِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

وَقَوْلِ اللّٰه تَعَالٰى وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا قَالَ أَيِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ ثَلَاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي هٰذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوهُ وَيَسْأَلُوا عَنْهُ وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ.

رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کی اقتدار (پیروی) کا بیان، (احادیث نبویہ کی پیروی)

"وقولِ اللّٰہِ تعالٰی": (بالجر عطف علی الاقتداء) وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا (الفرقان ۷۴)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (اے اللہ) ہم کو متقیوں (پرہیز گاروں) کا سردار بنادے۔ ائمہ (امام مجاہدؒ) نے کہا (اس کی تفسیر میں) کہ ایسا پیشوا بنادے کہ ہم لوگ اگلے لوگوں (صحابہ ﷺ وتابعینؒ) کی پیروی کریں اور ہمارے بعد والے ہماری پیروی کریں۔

"وقال ابن عون" الخ اور عبداللہ بن عون (تابعیؒ) نے کہا تین امور ہیں جن کو میں خود اپنے لئے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی پسند کرتا ہوں ایک تو یہ سنت (حدیث شریف) ہے کہ اسے لوگ سیکھیں اور اس کے بارے میں لوگ (علماء سے) سوال کریں (پوچھتے رہیں) اور دوسرا قرآن مجید ہے کہ لوگ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق سوال کریں (یعنی علماء کرام سے قرآن کے معنی ومطلب پوچھتے رہیں) اور تیسرے یہ کہ لوگوں کو چھوڑ دیں مگر خیر سے۔

تشریح وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا: طبری وغیرہ نے امام مجاہدؒ سے بسند صحیح نقل کیا ہے ای اجعلنا ائمۃ لھم فی الحلال والحرام یقتدون بنا من بعدنا (قس) لفظ امام کی تفسیر ائمۃ سے اشارہ ہے کہ لفظ امام جمع کے لیے مستعمل ہے۔

یعنی اللہ کے نیک بندے یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم کو پرہیز گاروں کا پیشوا بنادے یعنی ہم کو ایسا کامل متقی اور پرہیز گار بنادے کہ دوسرے لوگ نیکی اور تقوی میں ہماری پیروی کریں تا کہ ہمارا وجود دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنے تا کہ تیری بارگاہ میں ہمارے درجے اور بلند ہوں۔

"والقرآن ان یتفھموہ" علامہ کرمانی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ چونکہ عام طور پر اور اکثر مسلمانوں میں دستور ہے کہ قرآن مجید ابتداء بچپن ہی میں پڑھ لیتے ہیں اس لیے قرآن سیکھنے وپڑھنے کے حکم دینے کی ضرورت نہیں اسی وجہ سے قرآن کے معنی ومفہوم سمجھنے کا حکم دیا ان یتفھموہ (الکواکب)۔

"ویَدَعوا الناس الا من خیر" بفتح الدال بمعنی یتر کوھم یعنی مسلمانوں کا ذکر نہ کریں مگر بھلائی کے ساتھ اور اگر یَدْعوا الناس بسکون الدال کا نسخہ لیا جائے تو الا من خیر کے بجائے الی خیر ہوگا فافہم۔

۶۸۰۰﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلٰى شَيْبَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ قَالَ جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ فِي مَجْلِسِكَ هٰذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ قَالَ هُمَا الْمَرْءَانِ يُقْتَدٰى بِهِمَا.﴾

ترجمہ | ابووائل شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ حضرت شیبہ ﷛ (ابن عثمان الحجبی) کے پاس اس مسجد میں (یعنی مسجد حرام میں) بیٹھا، شیبہ ﷛ نے کہا جہاں تم بیٹھے ہوئے ہیں (ایک دن) حضرت عمر ﷛ میرے پاس تشریف فرما تھے اور حضرت عمر ﷛ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ کعبہ میں جتنا زرد و سفید (سونا چاندی) ہے اس میں سے کچھ نہ رکھوں سب مسلمانوں میں تقسیم کردوں (شیبہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا آپ ایسا نہیں کرسکتے حضرت عمر ﷛ نے فرمایا کیوں؟ میں نے عرض کیا اس لیے کہ آپ کے دونوں صاحب (حضور اقدس ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ﷛) نے ایسا نہیں کیا حضرت عمر ﷛ نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرات ایسے تھے کہ جن کی پیروی کی جائے گی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "هما المرآن يقتدى بهما".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۸۰، ومر الحديث ص: ۲۱۷۔

۶۸۰۱﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَءُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ.﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہ ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا کہ امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری پھر قرآن نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن مجید کو پڑھا اور سنت سے علم حاصل کیا۔

(یعنی قلوب میں امانت بحسب الفطرت نازل ہوئی پھر قرآن مجید اور حضور اقدس ﷺ کی سنت سے مضبوطی اور پائیداری حاصل کی)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۸۰، ومر الحديث في الرقاق ص: ۹۶۱ وفي الفتن ص: ۱۰۴۹۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد: ۱۱، ص: ۴۸۵۔

۶۸۰۲﴿حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَإِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا بلا شبہ سب سے اچھی بات کتابُ اللہ ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور سب سے برا کام (دین میں) نئی بات پیدا کرنا ہے (یعنی بدعت) اور بلاشبہ جن باتوں کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (آخرت کے سلسلے میں جیسے وعدۂ قیامت، عذاب قبر، حشر وغیرہ) وہ سب ہونے والی ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے (یعنی روک نہیں سکتے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: واحسن الهدى هدى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لان الهدى هو السنة والطريقة وهي من سنن النبي صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۰ تاص:۱۰۸۱، ومر الحديث ص:۹۰۱۔

تشریح | وما انتم بمعجزين: سورہ انعام آیت:۱۳۴۔

اور تم (اللہ تعالیٰ کو) ہرا نہیں سکتے (کسی حیلہ وتدبیر سے یہ ہو نہیں سکتا کہ تم اللہ کے ہاتھ نہ آؤ)۔

۶۸۰۳﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷺ اور حضرت زید بن خالد جہنی ﷺ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان قوله صلى الله عليه وسلم بكتاب الله ان السنة يطلق عليها كتاب الله لانها بوحيه فإذا كان المراد هو السنة يدخل في الترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۱، ومر الحديث ص:۳۱۱، وص:۳۶۱، وص:۳۷۱، وص:۳۷۶، وص:۹۸۱، وص:۱۰۰۸، وص:۱۰۱۰، ،، وص:۱۰۱۱، وص:۱۰۱۳، وص:۱۰۶۸۔

مفصل حدیث کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد ۶ ص:۵۸۵، بخاری اول ص:۳۷۶۔

۶۸۰۴﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے سب لوگ (یعنی امت اجابت) جنت میں جائیں گے سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انکار کون کرے گا (یعنی انکار و نافرمانی سے کیا مراد ہے؟) ارشاد فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا (یعنی وہ جنت میں نہیں جائے گا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "من اطاعنى" لان من اطاعه يعمل بسنته. (فان المطيع هو الذى يعتصم بالكتاب و السنة ويجتنب الاهواء و البدع).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۱۔

۶۸۰۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ حَدَّثَنَا أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا أَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ جَابِرٍ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | حدثنا محمد بن عبادة (بفتح العين المهملة وتخفيف الموحدة وليس له فى البخارى سوى هذا الحديث و من عداه فى الصحيحين فبضم العين (قس) ہم سے محمد بن عبادہ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہم سے سلیم بن حیان نے بیان کیا اور یزید نے سلیم بن حیان کی تعریف کی (القائل بهذا هو محمد شيخ البخارى) سلیم نے کہا ہم سے سعید بن میناء نے بیان کیا (سلیم بن حیان کو شک ہوا کہ سعید نے حدثنا جابر بن عبدالله کہا یا سعید نے یوں کہا سمعت جابر بن عبدالله ﷺ، حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس فرشتے (جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام) آئے اور آنحضور ﷺ سوئے ہوئے تھے ایک فرشتے نے کہا وہ سور ہے ہیں اور دوسرے نے کہا بیشک آنکھ سورہی ہے اور دل بیدار ہے پھر فرشتے کہنے لگے بلاشبہ تمہارے ان صاحب (حضور اقدس ﷺ) کی ایک مثال ہے پس ان کی مثال بیان کرو تو ان میں سے ایک نے کہا یہ سور ہے ہیں اور دوسرے نے کہا آنکھ سورہی ہے اور دل بیدار ہے پھر انہوں نے کہا ان کی (یعنی حضور اقدس ﷺ کی) مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا پھر کھانا تیار کرایا اور ایک داعی (بلانے والے) کو بھیجا پس جس نے داعی کی دعوت قبول کرلی وہ گھر میں داخل ہوگیا اور

دسترخوان سے کھایا اور جس نے داعی کی دعوت قبول نہیں کی وہ گھر میں داخل نہیں ہوا اور دسترخوان سے کھانا نہیں کھایا پھر انہوں نے کہا اس کی تفسیر کرو (اس کی شرح بیان کرو) تاکہ یہ پیغمبر اس کو سمجھ لیں تو بعض نے کہا کہ یہ سو رہے ہیں اور دوسرے نے کہا آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار ہے پھر انہوں نے بیان کیا کہ گھر تو جنت ہے اور داعی حضرت محمد ﷺ ہیں (گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے) پس جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی (بات سنی اور مانی) تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی بلاشبہ اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد ﷺ فارق ہیں لوگوں کے درمیان (یعنی مومن وکافر، نیک وبد کے درمیان)۔

"تابعه قتيبة عن ليث" الخ اس حدیث کی متابعت قتیبہ نے لیث سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے حضرت جابر ﷛ سے کہ نبی اکرم ﷺ ہماری طرف نکلے۔

وصله الترمذي بلفظ خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم يوما فقال إني رايت في المنام كان جبرئيل عند راسي وميكائيل عند رجلي الخ (قس).

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: فمن اطاع محمدا صلى الله عليه وسلم فقد اطاع الله، لان من اطاعه يعمل بسنته.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۸۱، ومر الحديث مختصرا ص:۵۰۱۔

۲۸۰۶ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا.﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہ بن یمان ﷛ نے فرمایا اے علماء کے گروہ (قرآن وحدیث کے پڑھنے والو) استقامت اختیار کرو (بان تتمسكوا بامر الله فعلا وتركا) "فَقَدْ سَبَقْتُم سَبْقًا بعيدا" تو تم بہت آگے بڑھ جاؤ گے لیکن اگر تم نے دائیں بائیں اختیار کیا تو بہت دور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔

قال الله تعالىٰ: وَإِنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ (الانعام:۱۵۳)

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "استقيموا" لان الاستقامة هي القتداء بسنن الرسول صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۸۱۔

تشریح | وعن ابن مسعودؓ قال: خطّ رسول الله صلى الله عليه وسلم خطا بيده ثم قال هذا سبيل الله مستقيما وخطّ عن يمينه وشماله ثم قال هذه السبل ليس منها سبيل الا عليه شيطان يدعو الله ثم قرأ

وان هذا صراطي مستقيما الآيه. رواه الامام احمد (قس).

۶۸۰۷﴿حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلٰى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری مثال اور جو کچھ اللہ نے دے کر مجھ کو بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسی شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا اے قوم میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں النذیر العریان (میں کھلا ہوا ڈرانیوالا) ہوں پس نجات طلب کرو تو اس قوم کو ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور رات کے شروع ہی میں نکل بھاگے اور اطمینان سے نکل پڑے اور نجات پا گئے اور ان میں سے ایک گروہ نے تکذیب کی (جھٹلایا) اور اپنی جگہ پر ہی موجود رہے تو علی الصباح دشمن کے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں ہلاک کر دیا اور ان کا استیصال کر دیا تو یہ مثال ہے اس کی جنہوں نے میری بات مانی اور جو پیغام لے کر میں آیا اس کی پیروی کی اور مثال ہے ان لوگوں کی جس نے میری نافرمانی کی اور جھٹلایا اس پیغام حق کو جس کو لے کر میں آیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: "فاطاعه طائفة من قومه" لان اطاعة النبى صلى الله عليه وسلم اقتداء بسنته.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۱، ومر الحديث ص:۹۵۹۔

واخرجه مسلم فى فضائل النبى صلى الله عليه وسلم.

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد:۱۱، ص:۴۷۰۔

۶۸۰۸﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ

لَوْمَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنَاقًا وَهُوَ أَصَحُّ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آنحضور ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ﷺ خلیفہ ہوئے اور اہل عرب میں سے کچھ نے کفر کیا (حضرت ابوبکر ﷺ نے ان سے لڑنا چاہا) تو حضرت عمر ﷺ نے حضرت ابوبکر ﷺ سے کہا آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کریں گے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیں پس جو شخص کلمہ ایمانی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ لے اس نے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کرلی مگر اسلام کے حق کی وجہ سے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے اس پر ابوبکر ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے ضرور ضرور لڑوں گا، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے (جیسے نماز بدن کا حق ہے) قسم خدا کی اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی رکیں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے اس کے انکار پر جنگ کروں گا پھر حضرت عمر ﷺ نے فر.یا واللہ بات کچھ نہیں ہے بجز اس کے کہ مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ نے حضرت ابوبکر ﷺ کو جنگ کے لیے شرح صدر عطا فرمایا ہے اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

"قال ابن بکیر" الخ ابن بکیر اور عبداللہ (امام لیث کے منشی) نے لیثؒ کے واسطہ سے بجائے عقالا کے عناقا کہا اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: لاقاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة فان من فرق بينهما خرج عن الاقتداء بالسنة الشريفة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۱ تا ص:۱۰۸۲، مرالحدیث ص:۱۸۸ وص:۱۹۶ وص:۱۰۲۳۔

تشریح مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد:۵، ص:۶۹۔

۶۸۰۹﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَتَسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ قَالَ سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَمَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ

فَقَالَ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ فَوَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے یہاں قیام کیا اور حر بن قیس ان مخصوص لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قریب رکھتے تھے (یعنی یہ مقربین میں سے تھے) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اصحاب مجلس ومشورہ علماء ہوتے تھے خواہ ادھیڑ عمر کے ہوں یا جوان (یعنی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے یہاں مشیر کے لیے عمر کی کوئی قید نہ تھی صرف قرآن حکیم سے زیادہ تعلق ہونا کافی تھا) چنانچہ عیینہ نے اپنے بھتیجے حر سے کہا اے بھتیجے کیا تمہیں اس امیر کے یہاں کچھ رسوخ ہے کہ تم میرے لیے ان کے یہاں حاضری کی اجازت حاصل کرلو؟ حر نے کہا میں آپ کے لیے اجازت حاصل کروں گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر انہوں نے عیینہ کے لیے اجازت چاہی (اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دی) پھر جب عیینہ مجلس میں پہونچے تو کہا اے ابن خطاب (وھذا من جفائه حيث لم يقل يا امير المؤمنين ونحوه یعنی یہ عیینہ کا گنوار پن ہے اسے یا امیر المومنین سے خطاب کرنا چاہیے تھا) خدا کی قسم نہ تو آپ ہمیں بہت مال دیتے ہیں اور نہ ہی ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بڑا غصہ آیا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کرنے یعنی اسے سزا دینے کا ارادہ کیا تو حر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے خذ العفو الآية نرمی اور درگذر کا طریقہ اختیار کیجئے اور اچھی بات کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے اعراض کیجئے اور بلاشبہ یہ (عیینہ) بھی جاہلوں میں سے ہے خدا کی قسم جب حر نے آیت تلاوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذرا بھی زیادتی نہیں کی (یعنی فوراً ٹھہر گئے) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کے حکم پر بالکل رک جاتے تھے (اور غصہ کافور ہو جاتا تھا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: وكان وقافا عند كتاب الله فان الذى يقف عند كتاب الله هو الذى يقتدى بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم والوقوف عند كتاب الله عبارة عن العمل بما فيه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۲، ومر الحدیث فی التفسیر ص:۶۶۹۔

تحقیق وتشریح | كهولا: بضم الكاف جمع كهل ادھیڑ یعنی سن نمو گذر گیا ہو اور عمر تیس سال سے متجاوز ہو۔

شبانا: بضم الشين المعجمة وتشديد الباء جمع شاب.

الجزل: بفتح الجيم وسكون الزاء اى ما تعطينا العطاء الكثير.

۶۸۱۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتّٰى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُورِ قَرِيْبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُسْلِمُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَاهُ وَآمَنَّا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوْقِنٌ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.

ترجمہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں عائشہؓ کے پاس ایسے وقت میں آئی جب سورج میں گہن لگا اور لوگ کھڑے (نماز پڑھ رہے) تھے اور عائشہؓ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں (یہ دیکھ کر) میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوگیا ہے (کہ بے وقت نماز پڑھ رہے ہیں؟) تو عائشہؓ نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ پھر میں۔ نے کہا کیا کوئی (عذاب کی) نشانی ہے؟ تو انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی لیکن میں نے اس جگہ سے اسے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ لیا، اور مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے کہ تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے دجال کے ذریعہ آزمائش کے قریب قریب، پس مومن یا مسلم فاطمہ کہتی ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ اسماء نے کون سا لفظ کہا تھا، اسماء نے بیان کیا کہ (فرشتوں کے سوال پر مومن کہے گا) وہ محمد ﷺ ہیں ہمارے پاس روشن دلائل (آیات ومعجزات) لے کر آئے تو ہم نے ان کی دعوت قبول کی اور ہم ایمان لائے پھر اس سے کہا جائے گا مزے سے سوجا ہم تو (پہلے ہی) جان چکے تھے کہ تو ان پر یقین رکھتا ہے، اور منافق یا شک میں مبتلا (فاطمہ کہتی ہیں کہ) مجھ کو یاد نہیں کہ حضرت اسماء نے کون سا لفظ کہا تھا تو وہ (منافق) کہے گا (حضور اقدس ﷺ کے متعلق سوال پر) مجھے معلوم نہیں میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا میں نے بھی وہی کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله جاءنا بالبينات فاجبنا لان الذى اجاب وآمن هو الذى اقتدى بسنته صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۸۲، ومر الحدیث ص:۱۸، وص:۳۰، وص:۱۲۶، وص:۱۴۴، وص:۱۴۵، وص:۱۶۵، وص:۳۴۲۔

تشریح مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۴۲۹ سے۔

۶۸۱۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْئٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تک میں تم کو چھوڑے رہوں تم بھی مجھ کو چھوڑ دو (یعنی مجھ سے سوال نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے والوں کو ان کے (غیر ضروری) سوال اور اپنے انبیاء سے اختلاف ہی نے ہلاک کر دیا اور جب میں تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اس سے تم پرہیز کرو (بچو) اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو بجالاؤ بقدر استطاعت۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث لان الذى يجتنب مانهاه عنه صلى الله عليه وسلم ويأتمر بما امره به فهو ممن اقتدى بسنته.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۲۔

تشریح وسبب هٰذا الحديث على ما ذكره مسلم من رواية محمد بن زياد عن ابى هريرة رضى الله عنه خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا ايها الناس قد فرض الله عليكم الحج فحجوا فقال رجل اكل عام يا رسول الله؟ فسكت حتى قالها ثلاثا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذرونى ما تركتكم الحديث (قس).

نیز آنے والے باب کی حدیث دیکھئے۔

۳۸۳۸ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيهِ

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ

کثرت سے سوال کرنا اور لایعنی (غیر ضروری) باتوں میں پڑنا مکروہ (ناپسندیدہ) ہے

یعنی والتکلف ما لا یعنیه یہ کثرت سوال کا بیان ہے، مطلب یہ ہے کہ غیر ضروری باتوں میں پڑنا مکروہ وممنوع ہے جیسے قیامت کے متعلق سوال کرنا کہ قیامت کب ہوگی؟ روح کے متعلق سوال کرنا کہ اس کی کیا حقیقت ہے وغیرہ۔

"وقولِهٖ تعالٰى" بالجر عطفا على السابق اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلكم تَسُؤْكُمْ الآيه (المائدہ:۱۰۱)

اے ایمان والو ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔

۶۸۱۲﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ.﴾

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہیں تھی اور اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة للجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۸۲، والحديث اخرجه مسلم في فضائل النبي صلى الله عليه وسلم وابو داؤد في السنة (قس).

تشریح چونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اس لیے جب تک کسی چیز سے منع نہیں کیا گیا تھا وہ جائز تھی ایسے وقت میں کسی نے پوچھا اور اس کا حکم بیان کر دیا گیا کہ ممنوع اور ناجائز ہے جس کی وجہ سے لوگ تنگی میں پڑ گئے اس لیے عہد رسالت میں یعنی نزول وحی کے زمانے میں مناسب یہی تھا کہ کسی چیز کے متعلق لوگ پوچھتے نہیں جب تک ممانعت نہ ہوتی اس پر عمل کرتے رہتے لیکن آج جب کہ دین مکمل ہو چکا حرام حلال متعین ہو چکے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ پوچھ پوچھ کر فرائض وواجبات کو معلوم کریں فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون.

۶۸۱۳﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ.﴾

ترجمہ حضرت زید بن ثابت ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی میں چٹائی سے ایک حجرہ بنا لیا اور راتوں میں رسول اللہ ﷺ اس میں نماز پڑھنے لگے یہاں تک کہ لوگ (صحابہ) آپ ﷺ کے پاس جمع ہونے لگے (اور حضور اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے) پھر ایک رات صحابہ نے حضور اکرم ﷺ کی آواز نہیں سنی تو صحابہ نے سمجھا کہ حضور اکرم ﷺ سو گئے ہیں چنانچہ بعض صحابہ کھنکارنے لگے تاکہ آنحضور ﷺ باہر تشریف لائیں (پھر حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لائے) پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے تم لوگوں کا عمل برابر دیکھا یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر (یہ

نماز) فرض نہ کردی جائے اور اگر تم پر فرض کردی گئی تو تم اس کو قائم نہ رکھ سکو گے پس اے لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھو اس لیے کہ فرض نماز کے سوا انسان کی افضل تر نماز اس کے گھر میں ہے۔

(اس سے جمعہ کی نماز اور عیدین وغیرہ جن میں جماعت مشروع ہے مستثنیٰ ہے نیز تحیۃ المسجد مستثنیٰ ہے لتعظیم المسجد واللہ اعلم)۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة للجزء الثانى وهى انكاره صلى الله عليه وسلم ما صنعوا من تكلف مالم ياذن لهم فيه من الجمعية فى المسجد فى صلاة الليل.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۸۲ تا ص:۱۰۸۳، ومر الحديث ص:۱۰۱، وص:۹۰۳۔

۶۸۱۴﴿حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأٰى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسی باتیں دریافت کی گئیں جو آپ ﷺ کو ناگوار ہوئیں پھر جب لوگوں نے بہت زیادہ پوچھنا شروع کیا تو آپ ﷺ کو غصہ آگیا (آپ ﷺ ناراض ہوئے) اور فرمایا مجھ سے پوچھو اس پر ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر دوسرے صاحب (سعد بن سالم) کھڑے ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ میرے والد کون ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تیرے والد شیبہ کے مولیٰ سالم ہیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور پر غصہ کے آثار محسوس کئے تو عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للجزء الاول للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۸۳، ومر الحديث ص:۱۹ تا ص:۲۰۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۴۴۲ تا ص:۴۴۳۔

۶۸۱۵﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا

اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ.

ترجمہ| حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب (منشی) وراد نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے وہ میرے پاس لکھ کر بھیجئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے (جواب میں) لکھا کہ نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد کہتے تھے (یعنی یہ دعا پڑھتے تھے) لا الہ الا اللّٰہ الخ اللہ کے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت تیرے سامنے کوئی نفع نہ پہنچا سکے گی، اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی لکھا کہ آنحضور ﷺ قیل وقال سے منع فرماتے تھے (یعنی فضول غپ شپ سے منع فرماتے تھے جس میں نہ دنیا کا فائدہ ہو نہ دین کا) اور سوال کی کثرت اور مال کی اضاعت سے اور حضور اقدس ﷺ ماؤں کی نافرمانی کرنے سے اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے اور مستحقین کو مال دینے سے رکنا اور ناحق دوسروں سے مانگنے سے (مطلب یہ ہے کہ حقدار کا حق دینا چاہئے اسے نہ دینا اور بلا حق یعنی جو نہ لینا چاہئے اسے مانگنے سے منع فرماتے تھے)۔

مطابقتہ للترجمۃ| مطابقة الحديث للجزء الاول للترجمة فى قوله و كثرة السوال.

تعدد موضعہ| والحديث هنا ص:۱۰۸۳، ولهٰذا الحديث طرفان الطرف اول منه فى ص:۱۱۷، وص:۹۳۷، وص:۹۵۸، وص:۹۷۹، والطرف الثانى واوله وكان ينهى عن قيل وقال مر فى ص:۲۰۰، وص:۳۲۴، وص:۸۸۴، وص:۹۵۸، مع طرفه الاول ايضًا مع سياق واحد كما هنا.

تشریح| حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ فرض نماز کے بعد دعا کی جاسکتی ہے اور آنحضور ﷺ سے ثابت ہے جیسا کہ اس حدیث کے دوسرے طرق میں تصریح ہے كان يقول فى دبر كل صلوٰة مكتوبة لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له الخ (بخاری:۱۱۶ تا ص:۱۱۷)، مزید کے لیے نصر الباری جلد چہارم ص:۴۷، کا مقصد پڑھئے۔

۶۸۱۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ.

ترجمہ| حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۸۳۔

تشریح | اورده البخاری مختصرا واخرجه ابو نعيم فى المستخرج من طريق ابى مسلم الخ (عمده).

خلاصہ یہ ہے کہ ابونعیم نے مستخرج میں ابو مسلم کے طریق سے امام بخاری کے شیخ سلیمان بن حرب سے یوں روایت کیا حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر ﷛ کے پاس تھے وہ ایسا کرتہ پہنے ہوئے تھے جس کی پیٹھ میں چار پیوند تھے اتنے میں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی وفاكهة و أبا (سورہ عبس آیت:۳۱)۔

اور فرمایا فاکھہ کو ہم جانتے ہیں لیکن ابّ کیا ہے؟ پھر فرمایا جانے دو، رک جاؤ، ہم تکلف سے منع کئے گئے ہیں اور اپنے تئیں آپ کہنے لگے یا ابن ام عمر ان هذا لهو التكلف وما عليك ان لا تدرى ما الاب (قس) یعنی اے عمر کی ماں کے بیٹے یہی تو تکلف ہے تجھ پر جاننا لازم نہیں کہ اب کی کیا حقیقت ہے۔ (ویسے ابا کے معنی جانوروں کے چارے وگھاس کے ہیں)۔

۶۸۱۷﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا قَالَ أَنَسٌ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَالَ أَنَسٌ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ قَالَ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّي فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک ﷛ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور یہ بیان فرمایا کہ قیامت سے پہلے

بڑے بڑے واقعات ہوں گے پھر فرمایا جو شخص بھی کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہے پوچھ لے خدا کی قسم جب تک میں اس جگہ پر ہوں تم جو بات مجھ سے پوچھو گے میں تمہیں اس کا جواب دوں گا حضرت انس ﷺ نے بیان کیا یہ سن کر لوگ (مارے خوف کے) بہت رونے لگے اور آپ ﷺ بار بار یہی فرماتے سلونی مجھ سے سوال کرو حضرت انس ﷺ نے بیان کیا کہ پھر ایک صاحب کھڑے ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ میری جگہ کہاں ہے؟ (جنت میں یا جہنم میں) آنحضور ﷺ نے فرمایا جہنم میں پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ ﷺ کھڑے ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ میرے والد کون ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تیرے والد حذافہ ہیں بیان کیا کہ پھر مسلسل فرماتے رہے سلونی سلونی مجھ سے پوچھو مجھ سے پوچھو (آپ ﷺ کے غصہ کا یہ حال دیکھ کر) حضرت عمر ﷺ اپنے دونوں گھٹنوں پر (یعنی ادب سے دوزانو) بیٹھ کر عرض کرنے لگے رضینا باللّٰہِ ربا الخ ہم اللہ تعالیٰ سے رب کی حیثیت سے اور دین اسلام سے دین ہونے کی حیثیت سے اور محمد ﷺ سے رسول ہونے کی حیثیت سے راضی اور خوش ہیں بیان کیا کہ جب حضرت عمر ﷺ نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابھی اس دیوار کے گوشے میں جنت اور دوزخ میرے سامنے پیش کی گئی تھی (یعنی جنت اور دوزخ کی تصویریں) اور میں نماز پڑھ رہا تھا تو میں نے آج کی طرح خیر و شر نہیں دیکھا۔ (یعنی جنت سے بہتر اور جہنم سے بدتر نہیں دیکھا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الاول للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۳، ومر الحديث ص:۲۰، وص:۷۷، ص:۶۶۵، وص:۹۴۱، وص:۹۶۰، وص:۱۰۵۰۔

۶۸۱۸﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ الْآيَةَ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا نبی اللہ میرے والد کون ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تمہارے والد فلاں ہیں اور یہ آیت نازل ہوئی یا ایها الذين آمنوا لا تسألوا عن اشياء الآيه (المائدہ:۱۰۱)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۳، مر الحديث ص:۲۰، وص:۷۷، وص:۶۶۵، وص:۹۴۱، وص:۹۶۰، وص:۱۰۵۰۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۱۸۸، اور ص:۱۸۹۔

۶۸۱۹﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يَقُولُوا هٰذَا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ برابر سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے یہ تو اللہ ہے ہر چیز کا پیدا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في الجزء الاول.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۳ تا ص:۱۰۸۴۔

والحديث من افراد البخاري من هذا الوجه والله اعلم.

تشریح | "لن يبرح الناس يتساء لون" الخ احتمال ہے کہ کوئی دو شخص ایک دوسرے سے پوچھ پاچھ کرے یا کسی آدمی کو شیطان ذہن میں وسوسہ ڈالے کہ یہ بات تو مسلم ہے کہ آسمان، زمین اور چاند سورج سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا لیکن اللہ تعالیٰ کو (معاذ اللہ) کس نے پیدا کیا؟

یہ خیال، یہ بات انتہائی خطرناک اور احمقانہ ہے کیونکہ دنیا کے سارے مذاہب اور ارباب عقل اسی پر متفق ہیں کہ موجودات عالم کا سلسلہ کسی چیز پر جا کر منتہی ہو جاتا ہے کہ جس کی ابتدا نہیں ورنہ تسلسل لازم آئے گا جو محال اور باطل ہے پس جو باطل کو مستلزم ہو وہ خود باطل ہے۔

اس کو اعداد پر غور کر کے سمجھنا آسان ہے کہ اعداد ایک سے شروع ہو کر لا تقف عند حدّ ہے لیکن اس کی ابتدا ایک سے ہوتی ہے اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ ایک کس سے بنا؟ ایک سے پہلے کیا تھا؟

امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے زمانے میں ایک دہریہ کا قصہ مشہور ہے اس دہریہ نے تین سوالوں کو اٹھا کر لوگوں کو حیران و پریشان کیا تھا اس میں ایک سوال دھریہ کا بعینہ یہ تھا کہ ساری چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اللہ کو کس نے پیدا کیا یعنی اللہ سے پہلے کیا ہے؟ مجلس مناظرہ میں سارے ارباب علم و ارباب عقل دھریہ کے جواب سے قاصر رہے لیکن امام اعظمؒ نے دھریہ سے کہا تم گنتی سناؤ اس نے گنتی شروع کی واحد، اثنان الخ امام اعظمؒ نے پوچھا ارے یہ تو بتاؤ کہ ایک سے پہلے کیا ہے؟ دھریہ لاجواب ہو کر اپنی حماقت پر نادم ہوا۔

بعض روایات میں اس طرح کے وساوس وخیالات کا علاج آنحضور ﷺ سے منقول ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا اذا بلغه فليستعذ بالله ولينته یعنی اللہ کی پناہ مانگے اور باز رہے، اور مسلم شریف میں ہے کہ فليقل آمنت بالله اور دوسری روایت میں آمنت بالله ورسله.

بہر حال عقلاً ونقلاً ثابت ہے اللہ تعالیٰ مخلوق نہیں ایسے موقع پر سورہ اخلاص کی تلاوت کرے۔

۶۸۲۰﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحٰى إِلَيْهِ فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت (یعنی غیر آباد جگہ) میں تھا اور آنحضور ﷺ کھجور کی ایک شاخ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ کچھ یہود اس طرف سے گذرے تو ان یہودیوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو لیکن دوسرے ساتھی نے کہا ان سے نہ پوچھو کہیں ایسی نہ سنا دیں جو تمہیں ناپسند ہو آخر وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور کہا اے ابوالقاسم (ﷺ) آپ ہمیں روح کے متعلق بتایئے پھر آنحضور ﷺ تھوڑی دیر کھڑے دیکھتے رہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے پھر میں آپ ﷺ سے پیچھے ہٹ گیا یہاں تک کہ وحی پوری ہو گئی (لفظی ترجمہ ہے یہاں تک کہ وحی لانے والا فرشتہ اوپر چڑھ گیا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا (یعنی یہ آیت تلاوت کی) یسئلونك عن الروح الآیہ (سورہ بنی اسرائیل: ۸۵) یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے ہے اور تمہیں علم تو تھوڑا ہی دیا گیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۸۴، ومر الحدیث ص:۲۴، فی التفسیر ص:۶۸۶، یاتی ص:۱۱۱۱۔

تشریح مفصل ومکمل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص: ۳۷۰۔

﴿ بَابُ ۳۸۳۹ الْإِقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

نبی اکرم ﷺ کے افعال کی اقتدار کا بیان

۶۸۲۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (پہلے) سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی پھر صحابہ ﷺ نے بھی (آپ ﷺ کی انگوٹھی دیکھ کر) سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بیشک میں نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی پھر آپ ﷺ نے اس کو پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا تو صحابہ ﷺ نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الناس اقتدوا بفعله صلى الله عليه وسلم حيث نبذوا خواتيمهم التى صنعوها من ذهب لما نبذ النبي صلى الله عليه وسلم خاتمه.

مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرام ﷺ کا جذبہ اقتدار اتنا گہرا تھا کہ آنحضور ﷺ کے ہر ہر فعل پر نظر رکھتے اور اقتدار وپیروی کرتے تھے۔

پابند محبت کبھی آزاد نہیں ہے ۔۔۔ اس قید کی اے دِل کچھ میعاد نہیں ہے

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۴، ومر الحدیث ص:۸۷۱، وص:۸۷۲، وص:۸۷۳، وص:۹۸۴۔

تشریح انگوٹھی آنحضور ﷺ کس ہاتھ میں پہنتے تھے؟ نقش کیا تھا؟ تفصیل کے لیے نصر الباری جلد:۱۱، ص:۶۸، کا مطالعہ کیجئے۔

نیز گیارہویں جلد میں ص:۶۵، کی حدیث دیکھئے۔

۳۸۴۰ ﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ وَالْبِدَعِ﴾

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ.

اى هٰذا باب فى بيان ما يُكره من التعمق وهو التشدد فى الامر حتى يتجاوز الحد فيه قوله والتنازع فى العلم اى التجادل فيه يعنى عند الاختلاف فى الحكم اذا لم يتضح الدليل فيه الخ (عمده)

کسی امر میں تشدد اور علم کی بات میں جھگڑا کرنا اور دین و بدعات میں غلو کرنا ممنوع ہے

خلاصہ یہ ہے کہ کسی امر میں تشدد (سختی) اور علم کی بات میں (یعنی جس مسئلہ کے حکم میں کوئی دلیل واضح نہ ہو) جھگڑا کرنا اور دین میں اور بدعات میں غلو کرنا مکروہ و ممنوع ہے۔ **لقوله تعالٰى الخ**: بوجہ ارشاد الٰہی: **يا اهل الكتاب لا تغلوا فى دينكم الآية** (النساء:۱۷۱) اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو (یعنی عقائد و مسائل میں اپنی طرف سے کچھ دخل نہ دو) اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کوئی بات حق کے سوا نہ کہو۔ **فغلت اليهود فى حطِ المسيح عيسى بن مريم عليهما السلام عن منزلته حتى قالوا انه ابن الزنا، وغلت النصارى فى رفعه عن مقداره حيث**

جعلوه ابن الله (قس).

یعنی یہود (بے بہود) نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا مرتبہ گھٹا دیا یہاں تک کہ بجائے پیغمبر کے ابن الزنا تک کہہ دیا، اور نصاریٰ نے مرتبہ بڑھانے میں غلو کیا (حد سے تجاوز کیا) کہ خدا کا بیٹا بنادیا، دونوں باتیں غلو اور تجاوز عن الحد ہیں۔

۶۸۲۲﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ قَالَ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷛ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "لا تواصلوا" تم لوگ صوم وصال نہ رکھا کرو (یعنی افطار وسحر کے بغیر لگاتار کئی دن کے روزے نہ رکھا کرو، کتاب الصوم میں حضرت ابوہریرہ ﷛ ہی سے روایت ہے نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال فى الصوم).

صحابہ ﷡ نے عرض کیا آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں میں رات گذارتا ہوں اور میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لیکن حضرات صحابہ صوم وصال سے نہیں رکے، (باز نہیں آئے صحابہ نے اس ممانعت کو شفقت پر محمول کیا ناجائز وحرام نہیں سمجھا اس لیے حضور اقدس ﷺ کی اقتدار میں صوم وصال رکھ لیا) حضرت ابوہریرہ ﷛ نے بیان کیا کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ دو دن یا دو راتوں میں صوم وصال کیا پھر لوگوں نے (عید کا) چاند دیکھ لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر چاند موٴخر ہوتا (نظر نہ آتا) تو میں وصال بڑھا دیتا گویا آپ ﷺ نے ان لوگوں کو سزا دینے کے لیے (بطور عتاب) فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ واستشكل وجه المطابقة بين الحديث والترجمة، واجيب بان عادة المؤلف (رحمة الله عليه) ايراد مالا يطابق ظاهرا حيث تكون المطابقة فى طريق من طرق الحديث لتشحيذ الاذهان، ففى التمنى كما سبق واصل النبى صلى الله عليه وسلم آخر الشهر وواصل الناس فبلغ النبى صلى الله عليه وسلم فقال لو مدّفى الشهر لو اصلت وصالا يدع المتعمقون تعمقهم انى لست مثلكم وحديث الوصال واحد وان تعددت رواته من الصحابة وقد حصلت المطابقة على ما لا يخفى (قس).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۴، ومر الحديث ص:۲۶۳، وص:۲۶۴، وص:۱۰۱۲، وص:۱۰۱۳، وص:۱۰۷۵۔

شرعی حکم: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم ص:۵۲۶۔

۶۸۲۳﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ

التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَإِذَا فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلٰى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهَا مَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ﴾

ترجمہ ابراہیم تیمی نے بیان کیا کہ میرے والد (یزید بن شریک) نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت علی ﷜ نے اینٹ کے بنے ہوئے منبر پر (کھڑے ہوکر) خطبہ سنایا آپ (علی ﷜) تلوار لئے ہوئے تھے جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا آپ ﷜ نے فرمایا واللہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی اور کتاب نہیں جسے پڑھا جائے اور سوائے اس کے جو اس صحیفہ میں ہے پھر آپ ﷜ نے اسے کھولا تو دیکھا کہ اس میں اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا (یعنی دیت میں دیے جانے والے اونٹوں کی تفصیلات تھیں) اور اس صحیفہ میں یہ بھی لکھا تھا کہ مدینہ طیبہ عیر پہاڑی سے یہاں تک حرم ہے (یعنی جبل ثور تک عیر بفتح العین اور ثور یہ دونوں مدینہ کے پہاڑ ہیں) پس جو کوئی اس مدینہ میں کوئی نئی بات (بدعت) کرے گا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ نفل، اور اس صحیفہ میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے (عہد وامان ایک ہے) ایک ادنیٰ مسلمان میں اس میں کام کرسکتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کی بدعہدی کی اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ نفل، اور اس صحیفہ میں یہ بھی تھا کہ جس نے اپنے صاحبوں کو چھوڑ کر بلا اجازت کسی کو مولیٰ بنایا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض عبادت قبول کرے گا نہ نفل۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ما قاله الكرماني لعله استفاد من قول علي رضي الله عنه تبكيت من تنطع في الكلام (جو کلام میں بہت تعمق، غور کرے جیسے علم کلام والے یعنی متکلمین بال کی کھال نکالتے ہیں) جاء بغير ما في الكتاب والسنة (عمده).

۲؎ وقال بعضهم من ايراد الحديث هنا لعن من احدث حدثا فانه وان قيد في الخبر بالمدينة فالحكم عام فيها وفي غيرها اذا كان من متعلقات الدين انتهى (عمده) یہ دوسرا قول مطابقت کے سلسلے میں حافظ عسقلانی کا ہے دیکھو فتح الباری۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۸۴، ومر الحدیث ص:۲۵۱، وص:۴۵۰، وص:۴۵۱، وص:۱۰۰۰۔

تشریح اس حدیث میں بدعت کے سلسلے میں مدینہ طیبہ کی قید ہے اس قید سے اہمیت وعظمت مقصود ہے مگر بدعت کا حکم عام ہے جہاں کہیں بھی دین میں بدعت کا بانی ومرتکب ہوگا اس پر اللہ کی لعنت وفرشتوں کی لعنت ہوگی جیسا کہ صحیح حدیث میں عام حکم ہے: من احدث فی امرنا ھٰذا ما لیس منہ فھو رد او کما قال علیہ الصلاۃ والسلام.

والصحیفۃ: ھی الورقۃ المکتوبۃ.

مدینہ منورہ اس مسئلہ کے لیے کہ مدینہ منورہ مثل مکہ مکرمہ حرم ہے یا فرق ہے؟ مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۴۵۰، کا مقصد۔

۶۸۲۴﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيْهِ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَ اللّٰهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً.

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے کوئی کام کیا (غیر رمضان میں افطار یا نکاح) اور اس میں (لوگوں کو) رخصت دی لیکن کچھ لوگوں نے اس سے احتراز کیا (تقویٰ کے خلاف سمجھا) پھر یہ خبر جب نبی اکرم ﷺ کو پہونچی تو آپ ﷺ نے (خطبہ دیا) اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے جو اس چیز سے بچتے ہیں (پرہیز کرتے ہیں) جو میں کرتا ہوں خدا کی قسم میں ان لوگوں سے زیادہ اللہ کو جاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں (یعنی ان لوگوں سے علمی قوت اور عملی قوت میں فائق ہوں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للجزء الاول للترجمۃ توخذ من قولہ ترخص فیہ وتنزہ عنہ قوم لان تنزیھھم عما رخص فیہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم تعمق.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۸۴ ومر الحدیث ص:۹۰۱۔

تشریح قال الداودی التنزہ عما رخص فیہ الشارع من اعظم الذنوب لانہ یری نفسہ اتقی للّٰہ من رسولہ وھٰذا الحاد (عمدہ، قس)

۶۸۲۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ التَّمِيمِيِّ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ

وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمٌ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ.

ترجمہ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ امت کے دو بہترین اصحاب قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتے مراد حضرت ابوبکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ ہیں جب نبی اکرم ﷺ کے پاس (۹ھ میں) بنی تمیم کا وفد آیا (اور ان لوگوں نے آنحضور ﷺ سے یہ درخواست کی کہ یا رسول اللہ کسی کو ہمارا امیر (سردار) بنا دیجئے) تو حضرت ابوبکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ دونوں میں سے ایک صاحب (حضرت عمر ﷺ) نے بنی مجاشع کے بھائی اقرع بن حابس تمیمی حنظلی کا مشورہ دیا (کہ اقرع بن حابس کو ان لوگوں کا سردار بنا دیا جائے) اور دوسرے صاحب (حضرت ابوبکر ﷺ) نے اقرع ﷺ کے علاوہ دوسرے صاحب (قعقاع بن معبد) کا مشورہ دیا اور حضرت ابوبکر ﷺ نے حضرت عمر ﷺ سے کہا آپ کا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہی ہے تو عمر ﷺ نے کہا میرا مقصد آپ کی مخالفت کرنا نہیں (اس پر دونوں حضرات میں بحث چل پڑی) اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہو گئیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الآیہ (سورہ حجرات:۲)۔

اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو ارشاد الٰہی عظیم تک۔

"قال ابن ابی ملیکہ" الخ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ﷺ نے بیان کیا کہ حضرت عمر ﷺ اس (آیت کے نازل ہونے) کے بعد جب نبی اکرم ﷺ سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستگی سے جیسے کوئی کان میں بات کرتا ہے آنحضور ﷺ کو سننے کے لیے دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا حضرت ابن زبیر ﷺ نے اس سلسلے میں اپنے نانا حضرت ابوبکر ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للجز الثاني وهو التنازع في العلم توخذ من قوله فارتفعت اصواتهما اى اصوات ابى بكر وعمر رضى الله عنهما وكان تنازعهما فى تولية اثنين فى الامارة كل منهما كان يريد تولية خلاف ما يريده الاخر والتنازع فى العلم الاختلاف. (قس، عمده).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۴ تا ص:۱۰۸۵۔

ومر فی المغازی ص:۶۲۶، وفی التفسیر ص:۷۱۸۔

افادہ: نصر الباری کتاب المغازی ص:۴۴۱، کی حدیث و ترجمہ و تشریح ص:۴۴۲ کا مطالعہ مفید ہوگا۔

۶۸۲۶ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا.﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کہ ابوبکر ؓ جب آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی شدت کی وجہ سے اپنی آواز لوگوں کو نہیں سنا سکیں گے اس لیے آپ عمر ؓ کو حکم دیجئے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر (دوبارہ) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے حفصہؓ سے کہا کہ تم (آنحضور ﷺ سے) کہو کہ حضرت ابوبکر ؓ اگر آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو شدت بکاء کی وجہ سے لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے اس لیے آپ عمر ؓ کو حکم دیجئے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہؓ نے ایسا ہی کیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ تم لوگ صواحب یوسف ہو ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حفصہؓ نے عائشہؓ سے کہا میں نے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں پائی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه المراددة والمراجعة في الامر وهو مذموم داخل في معنى التعمق لان التعمق المبالغة في الامر والتشديد فيه (عمده).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۵، ومر الحديث في الصلوٰة ص:۹۳، وص:۹۹، وص:۴۷۹۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص:۳۶۱ تا ص:۳۶۲۔

۶۸۲۷ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَ عُوَيْمِرٌ الْعَجْلَانِيُّ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْقُرْآنَ خَلْفَ عَاصِمٍ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكُمْ قُرْآنًا فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اس شخص کے بار میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے اور اس کو قتل کردے کیا آپ لوگ مقتول کے بدلہ میں (یعنی قصاصا) اس کو قتل کردیں گے؟ اے عاصم آپ میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیجئے چنانچہ انہوں نے آنحضور ﷺ سے پوچھا تو نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور معیوب جانا عاصم رضی اللہ عنہ نے واپس آکر انہیں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اس پر عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ میں خود نبی اکرم ﷺ کے پاس ضرور جاؤں گا چنانچہ عویمر رضی اللہ عنہ (خدمت اقدس میں) آئے اور عاصم رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت نازل کی چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان سے کہا کہ تمہارے بارے میں اللہ نے قرآن نازل کیا ہے پھر آنحضور ﷺ نے دونوں (میاں بیوی) کو بلایا دونوں آگے بڑھے اور لعان کیا پھر عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اسے اب بھی اپنے پاس رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں چنانچہ عویمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو جدا کردیا درانحالیکہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو جدا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا پھر لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ جاری (رائج) ہوگیا، اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہو اگر سرخ اور پستہ قد چھپکلی کی طرح پیدا ہو تو میں یہی سمجھوں گا کہ شوہر جھوٹا ہے (اس نے جھوٹ تہمت لگائی ہے) اور اگر سانولے رنگ کا بڑی آنکھ والا بڑے سرین والا بچہ جنا تو میں یہی سمجھوں گا کہ مرد نے اس عورت پر سچ کہا چنانچہ اس عورت نے اسی ناپسندیدہ صورت کا بچہ جنا (جس سے سمجھا گیا کہ اس کے شوہر کا بچہ نہیں ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الاول للترجمة لان عويمرا افحش فى السؤال فلهٰذا كره النبى صلى اللّٰه عليه وسلم المسائل وعابها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۵، ومر الحديث مختصرا ص:۶۰، فى التفسير ص:۶۹۴، وص:۶۹۵، وص:۷۹۱، وص:۷۹۹، وص:۸۰۰، وص:۱۰۱۳، وص:۱۰۶۲۔

تشریح | لعان کے معنی اور اس کے احکام کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص:۴۴۱ تا ص:۴۴۶۔

۶۸۲۸﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ ذٰلِكَ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَاذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ الْآيَةَ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ فَقَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ وَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ

امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا. ﴾

ترجمہ ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے مالک بن اوس نصری نے بیان کیا، ابن شہاب کہتے ہیں کہ اور محمد بن جبیر بن معطم بھی اس (آنے والی) حدیث کا کچھ حصہ مجھ سے بیان کر چکے تھے پھر میں حضرت مالک بن اوس کے پاس گیا اور ان سے اس حدیث (ذیل) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں روانہ ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا (یہاں ادخل مضارع کا صیغہ بمعنی ماضی ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے) اتنے میں ان کا دربان یرفا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا (یعنی میں آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں موجود تھا کہ یرفا آیا) اور کہا کیا آپ کی اجازت ہے؟ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں اجازت ہے چنانچہ سب حضرات اندر گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اور بیٹھ گئے (پھر تھوڑی دیر کے بعد یرفا آیا اور) یرفا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کی مرضی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں (یہ دونوں حضرات اجازت چاہتے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو اجازت دی (چنانچہ دونوں حضرات اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا امیر المؤمنین میرے درمیان اور ظالم (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے درمیان فیصلہ کر دیجئے دونوں نے سخت کلامی کی اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی جماعت نے بھی کہا یا امیر المؤمنین ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور ایک کو دوسرے سے راحت دیجئے (یعنی ایسا فیصلہ کر دیجئے کہ جھگڑا باقی نہ رہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہرئے (جلدی نہ کیجئے) میں آپ لوگوں کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم نبیوں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اپنی ذات تھی (اور دوسرے انبیاء علیہم السلام تھے کما قال فی الروایۃ الاخری نحن معاشر الانبیاء) حاضرین نے کہا بیشک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے

اور فرمایا میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ دونوں جانتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا فرمایا ہے؟ دونوں حضرات نے فرمایا جی ہاں (حضور اقدس ﷺ نے یہ فرمایا ہے) حضرت عمر ؓ نے فرمایا اب میں آپ لوگوں سے اس معاملہ کے متعلق بات کرتا ہوں معاملہ یہ ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے خاص کیا تھا اس مال فئی میں اپنے رسول ﷺ کو (جو مال بنی نضیر سے ملا تھا) اور اپنے رسول کے علاوہ کسی کو نہیں دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ منهم فما او جفتم عليه الآية** (سورہ حشر:۶)

تو یہ جائدادیں رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھیں (یعنی کسی کا حق اس میں نہ تھا)۔

"**ثم والله ما احتازها**" الخ پھر واللہ آنحضور ﷺ نے آپ لوگوں کو نظر انداز کر کے اپنے لیے جمع نہیں کیا اور نہ اپنی ذات کو تم پر ترجیح دی بلکہ آنحضور ﷺ نے اسے آپ لوگوں کو بھی دیا اور آپ لوگوں میں اس کی تقسیم کی یہاں تک کہ ان اموال میں سے یہ مال باقی رہ گیا تو نبی اکرم ﷺ اسی مال میں سے اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے تھے سال بھر کا خرچہ پھر باقی اپنے قبضہ میں لے لیتے اور اسے اللہ کے مال کی جگہ (عام مسلمانوں کے مصالح میں) خرچ کرتے تھے (یعنی ہتھیاروں کی خریداری اور دیگر رفاہ عام میں) اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی بھر اس کے مطابق عمل کیا میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ لوگوں کو اس کا علم ہے؟ صحابہ نے کہا ہاں پھر حضرت عمر ؓ نے حضرت علی ؓ اور حضرت عباس ؓ سے کہا میں آپ دونوں حضرات کو بھی اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ کو اس کا علم ہے؟ دونوں نے کہا جی ہاں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو (دنیا سے) اٹھالیا تو ابوبکر ؓ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں چنانچہ حضرت ابوبکر ؓ نے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور اس میں اسی طرح عمل کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا (یعنی جن مصارف میں آنحضور ﷺ خرچ کرتے تھے بعینہ حضرت ابوبکر ؓ کرتے رہے) اور آپ دونوں حضرات بھی اس وقت موجود تھے پھر حضرت عمر ؓ اور حضرت علی ؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا آپ دونوں سمجھ رہے تھے کہ ابوبکر ؓ اس معاملے میں ایسے ہیں (یعنی خطاوار ہیں آپ دونوں اپنا اپنا حصہ چاہتے تھے اور حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا تھا **قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة** اس حدیث کے اقرار کے باوجود ابوبکر ؓ کو خطاوار سمجھتے رہے) اور اللہ جانتا ہے کہ وہ ابوبکر ؓ اس معاملے میں سچے اور نیک راہ راست پر اور حق کی پیروی کرنے والے تھے پھر اللہ نے ابوبکر ؓ کو اٹھالیا تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر ؓ کا ولی ہوں چنانچہ میں نے بھی اس جائداد کو اپنے قبضہ میں دو برس رکھا اور میں اس میں اس کے مطابق عمل کرتا رہا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اور ابوبکر ؓ نے عمل کیا پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں کی بات ایک ہی تھی (**لا مخالفة بينكما**) اور دنوں کا معاملہ متفق تھا پھر آپ یعنی عباس ؓ میرے پاس آئے اپنے بھتیجے (یعنی آنحضور ﷺ) کی طرف سے ترکہ لینے کے لیے آئے اور یہ (حضرت علی ؓ) آئے اپنی بیوی (حضرت فاطمہؓ) کا حصہ اس کے باپ کے مال میں سے لینے آئے تو میں نے کہا اگر

آپ دونوں چاہیں تو میں یہ جائداد دے دوں اس شرط پر کہ آپ دونوں پر اللہ کا عہد اور اس کی یثاق ہے کہ اس میں اسی طرح عمل کرو گے (تصرف کرو گے) جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس میں تصرف کیا تھا اور جس طرح ابوبکر ؓ نے تصرف کیا تھا اور جس طرح میں نے اپنی ولایت میں کیا اور اگر یہ منظور نہ ہو تو پھر اس معاملہ میں مجھ سے بات نہ کریں آپ دونوں حضرات نے کہا اس شرط کے ساتھ جائداد ہمارے حوالہ کر دیں چنانچہ میں نے اس شرط کے ساتھ آپ دونوں کے حوالہ کر دی، میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا میں نے ان دونوں حضرات کو اس شرط کے ساتھ جائداد دی تھی؟ جماعت نے کہا ہاں پھر حضرت عمر ؓ حضرت علی ؓ اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا میں نے یہ جائداد آپ لوگوں کو اس شرط کے ساتھ حوالہ کی تھی؟ ان دونوں نے بھی فرمایا کہ ہاں حضرت عمر ؓ نے فرمایا کیا آپ لوگ مجھ سے اس کے سوا کوئی فیصلہ چاہتے ہیں؟ تو اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں میں اس میں اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ قیامت آجائے پس اگر آپ لوگ اس کا انتظام نہیں کر سکتے تو مجھے دیدیجئے میں اس جائداد کا انتظام کرلوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الاول للترجمة لان منازعة علی وعباس قد طالت واشتدت عند عمر وفيه نوع من التعمق الا ترى الى قول عثمان ومن معه يا امر المؤمنين اقض بينهما وارح احدهما من الآخر.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۵ تا ص:۱۰۸۶، ومر الحدیث ص:۴۰۷، وص:۴۳۵ تا ص:۴۳۶، وص:۵۷۵، فی التفسیر ص:۷۲۵، وص:۸۰۶، وص:۹۹۶۔

تشریح مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۳۰۲، عہد فاروقی میں حضرت علی ؓ اور حضرت عباس ؓ کا مطالبہ۔

۳۸۴۱
﴿بَابُ إِثْمِ مَنْ آوَى مُحْدِثًا﴾
رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شخص کے گناہ کا بیان جس نے کسی بدعتی کو پناہ دی (اپنے یہاں ٹھہرایا)

(یعنی جس نے سنت کے خلاف دین میں کوئی نئی بات ایجاد کی یا کسی ایسے بدعتی کو پناہ دی اس کا حکم خود حدیث پاک میں آرہا ہے) اس کی روایت حضرت علی ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے کی ہے۔

۶۸۲۹ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَحَرَّمَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ قَالَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَوْ آوَى مُحْدِثًا.﴾

ترجمہ عاصم (ابن سلیمان الاحول) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس ﷺ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا ہے؟ فرمایا ہاں فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک (یعنی عائر سے ثور تک) اس کا درخت نہیں کاٹا جائے گا جس نے اس مدینہ میں کوئی بدعت پیدا کی اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، عاصم نے بیان کیا کہ مجھ سے موسیٰ بن انس نے بیان کیا کہ انہوں نے (حضرت انس ﷺ نے) یہ بھی فرمایا تھا یا کسی بدعتی کو پناہ دے (یعنی اس پر بھی لعنت ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۶، ومر الحدیث فی فضائل المدینہ ص:۲۵۱۔

تشریح اس میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے کہ مدینہ منورہ مثل مکہ مکرمہ حرم ہے یا فرق ہے؟ مالکیہ وشافعیہ کے نزدیک جیسے مکہ مکرمہ حرم ہے کہ کوئی درخت نہ کاٹا جائے اور نہ ہی شکار کرنا جائز ہے البتہ ان بزرگوں کے نزدیک بھی حرم مدینہ ضمان وتاوان نہیں لكن لاضمان فى ذلك لان حرم المدينه ليس محلا للنسك بخلاف حرم مكه (قس).

حنفیہ کے نزدیک حرم مدینہ مکہ کی طرح نہیں ہے بلکہ درخت کاٹنا شکار کرنا جائز ہے ورنہ ہجرت کے پہلے سال آنحضور ﷺ بنی نجار کے باغ کے درختوں کو نہ کٹواتے البتہ مدینہ منورہ نہایت محترم ہے لہٰذا اس کی زینت کو برقرار رکھنا چاہئے اجاڑ وویران کرنے کی ممانعت ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۳۸۴۲ مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ الْقِيَاسِ﴾

وَلَا تَقْفُ لَا تَقُلْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ

رائے کی مذمت اور بہ تکلف قیاس کرنے کی مذمت کے بارے میں جو بیان کیا جاتا ہے

"وَلَا تَقْفُ" ارشاد الٰہی ولا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ الآيه (بنی اسرائیل آیت:۳۶) اس بات کے پیچھے مت پڑ جس کا تجھ کو علم نہیں (یعنی نہ کہو وہ بات جس کا تمہیں علم نہ ہو)۔

تشریح اس قیاس کی مذمت ہے جو کتاب وسنت اور اجماع سے مستنبط نہ ہو محض عقلی گھوڑا دوڑانے کی مذمت ہے جیسا کہ اہل بدعات معتزلہ وغیرہ نے کیا ہے۔ واللہ اعلم

۶۸۳۰﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاكُمُوهُ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهُ فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو.﴾

ترجمہ عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ﷺ نے حج کیا، ہمارے پاس سے گذرتے ہوئے (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ جب حج کے لیے تشریف لائے درانحالیکہ ہمارے پاس سے گذرے) تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ علم (دین) کو اس کے بعد کہ تمہیں دیا ہے ایک دم سے نہیں اٹھالے گا (کہ تمہارے سینوں سے نکال لے، دل سے بھلادے) بلکہ اسے اس طرح اٹھائے گا کہ علماء کو اس کے علم کے ساتھ اٹھالے گا (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دین کا علم بندوں سے چھین کر نہیں اٹھائیں گے بلکہ عالموں کو اٹھا کر (موت دے کر) علم کو اٹھالے گا) پھر کچھ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے ان سے فتویٰ پوچھا جائے گا (لوگ ان سے مسئلہ پوچھیں گے) تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے (چونکہ عالم نہیں ہیں اس لیے صرف اپنی رائے اور قیاس سے مسئلہ بتائیں گے حالانکہ وہ مسئلہ کتاب وسنت میں موجود ہے) پس وہ لوگوں کو گمراہ کریں گے اور وہ خود بھی گمراہ ہوں گے پھر میں نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے بیان کی، پھر اس سال کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ حج کے لیے آئے تو حضرت عائشہؓ (میری خالہؓ) نے فرمایا اے میرے بھانجے تم عبداللہ بن عمرو ﷺ کے پاس جاؤ اور میرے لیے اس حدیث کی مزید توثیق کرلاؤ (مطلب یہ ہے کہ جو حدیث تو نے عبداللہ سے سن کر مجھ سے نقل کی تھی اس کو دوبارہ ان سے سن کر خوب مضبوط کرلے) چنانچہ میں حضرت عبداللہ ﷺ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے وہ حدیث اس طرح بیان کی جیسے پہلی مرتبہ مجھ سے بیان فرمایا تھا پھر میں حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور میں نے ان سے بیان کیا تو انہیں حیرت ہوئی اور فرمانے لگیں واللہ عبداللہ بن عمرو ﷺ نے یاد رکھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله فيفتون برأيهم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۶، ومر الحديث في العلم ص:۲۰، وأخرجه مسلم في القدر والترمذي في العلم وابن ماجه في السنة.

تشریح | مفصل تشریح مع اشکال و جواب مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص: ۴۵۸ تا ص: ۴۵۹۔

۶۸۳۱﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صِفِّينَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ ح وحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبِئْسَتْ صِفُّونَ.﴾

ترجمہ | ابو وائل شقیق نے بیان کیا کہ حضرت سہل بن حنیف ﷛ نے (جنگ صفین کے وقت) فرمایا لوگو اپنی رائے کو دین کے مقابلہ میں متہم (غلط) سمجھو، میں نے اپنے آپ کو ابو جندل ﷛ کے واقعہ کے دن (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) دیکھا اگر میرے اندر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے انحراف کی استطاعت ہوتی تو میں ضرور انحراف کرتا (اور کفار قریش کے شرائط کو قبول نہ کرتا بلکہ جنگ کرتا) ہم نے کسی بھی خوفناک کام کے لیے جب بھی اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھیں تو ہماری تلواروں نے ہمارا کام آسان کر دیا اور اس کا انجام وہ ہوا جو جانتے تھے سوائے اس معاملے کے (یعنی سوائے جنگ صفین کے کہ جس میں خود مسلمان باہم دست و گریبان ہیں)۔

"قال وقال ابو وائل" الخ اعمش نے کہا اور ابو وائل شقیق نے بیان کیا کہ میں صفین میں موجود تھا اور یہ لڑائی کیا ہی بری لڑائی تھی کہ مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله اتهموا رايكم على دينكم علامہ کرمانی کہتے ہیں وذلك ان سهلا كان يتهم بالتقصير في القتال فقال اتهموا رايكم فاني لا اقصر فيها وما كنت مقصرا وقت الحاجة الخ (الکواکب الدراری ج: ۲۵، ص: ۵۵)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۸۶ تا ص: ۱۰۸۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص: ۲۲۶، تیسری سطر سے ابو جندل ﷛ کا واقعہ۔

تحقیق | صفين: بكسر الصاد المهملة والفاء المشددة بعدها تحتية ساكنة فنون لا ينصرف للعلمية والتانيث بقعة بين الشام والعراق یعنی فرات کے کنارے شام اور عراق کے درمیان صفین ایک بستی ہے اور صفین علمیت اور تانیث کے سبب غیر منصرف ہے (قس)

بئست صِفُّون: اى بئست المقاتلة التي وقعت فيها واعرب هذا اللفظ كاعراب الجمع كقوله

تعالٰی ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراك ما علیون (الکواکب الدراری)۔

﴿بَابُ ۳۸۴۳ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ...﴾

...فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ.

اس چیز کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ سے اگر کوئی ایسی بات (احکام سے متعلق) پوچھی جاتی جس کے بارے میں آپ ﷺ پر وحی نہ نازل ہوئی ہوتی تو...

...آپ ﷺ فرماتے لا ادری (میں نہیں جانتا) یا آپ ﷺ کوئی جواب نہیں دیتے (بلکہ خاموش رہتے) یہاں تک کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی اور آنحضور ﷺ کوئی بات رائے اور قیاس سے نہیں فرماتے اللہ تعالٰی کے اس ارشاد کی وجہ سے إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ الآیہ (النساء:۱۰۵)

بلاشبہ ہم نے آپ پر کتاب حق کے ساتھ اتاری ہے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ اس کے مطابق کریں جو اللہ نے ہم کو (اسی قرآن کے ذریعہ) سمجھادیا ہے۔

"وقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ" الخ اور حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ سے روح کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ آیت (وحی) نازل ہوئی۔

تشریح امام بخاریؒ کے اس ترجمۃ الباب پر شراح بخاری نے سخت رد فرمایا ہے اور ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: وقال الكرمانی فی قوله فی الترجمة لا ادری، حزازة اذ ليس فی الحديث ما يدل عليه ولم يثبت عنه صلى الله عليه وسلم ذلك الخ (فتح الباری ج:۱۳،ص:۳۴۷)۔

حزازۃ کے معنی ہیں بے راہ روی، غصہ میں تکلیف دہ بات۔

نیز علامہ عینیؒ نے علامہ کرمانی کے حوالہ سے یہ عبارت نقل کی ہے: قال الكرمانی فيه حزازة حيث قال الخ (عمدۃ القاری ج:۲۵،ص:۴۶)۔

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: وقال فی الكواكب فی قوله لا ادری حزازة اذ ليس فی الحديث ما يدل عليه ولم يثبت عنه صلى الله عليه وسلم ذلك (قس ج:۱۵،ص:۳۱۳)۔

خلاصہ یہ ہے کہ اکثر شارحین بخاری نے امام بخاریؒ کے اس ترجمۃ الباب پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

تعجب ہے امام بخاریؒ پر کہ یہاں تو صاف صاف فرماتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے رائے اور قیاس سے کوئی حکم نہیں دیا لیکن تین باب کے بعد ص: ۱۰۸۸، کا پہلا باب قائم فرمایا ہے: باب من شبّہ اصلا معلوما باصل مبین الخ۔
جس نے ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح سے تشبیہ دی جس کا حکم اللہ نے بیان کر دیا ہے تا کہ سائل سمجھ لے، اس باب کے ذیل میں دو حدیثیں مذکور ہیں ہر منصف ان دونوں حدیثوں میں غور کر کے کہے گا کہ یہی قیاس ہے۔
البتہ اس کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ہے کہ چند واقعات ایسے بھی ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں نہیں جانتا، نیز بعض سوال کے جواب میں آنحضور ﷺ نے سکوت فرمایا ہے پھر جب وحی نازل ہوئی تو جواب ارشاد فرمایا ہے لیکن یہ بھی ثابت ہے کہ متعدد مواقع ایسے بھی ہیں کہ آنحضور ﷺ نے قیاس کر کے حکم ارشاد فرمایا ہے:-
اسی بخاری شریف کتاب الحج میں روایت گذر چکی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی کہ میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج پورا کرنے سے پہلے مرگئی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی طرف سے حج کر، بتاؤ اگر تیری ماں پر کسی کا قرض ہوتا تو تو ادا کرتی؟ (اس نے کہا ضرور) تو اللہ کا قرض ادا کر، اللہ سب سے زیادہ حقدار ہے حق ادا کرنے کا (بخاری اول ص: ۲۴۹، نصر الباری ج: ۵، ص: ۴۳۹) اس کی مثالیں خود بخاری میں اور ہیں کتاب التفسیر سورہ زلزال میں۔
امام بخاریؒ کا آیت کریمہ لتحکم بینھم بما اراك اللہ سے یہ استدلال کرنا کہ حضور ﷺ نے قیاس نہیں فرمایا درست نہیں اس لیے کہ آیت کے معنی ہیں جو اللہ نے آپ کو سمجھایا یہ قیاس کو بھی عام ہے۔

۶۸۳۲﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي قَالَ فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر ؓ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور دونوں حضرات پیدل چل کر آئے آنحضور ﷺ میرے پاس پہونچے تو مجھ پر بیہوشی طاری تھی تو رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آگیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور بعض مرتبہ سفیان (ابن عیینہ) نے کہا ای رسول اللہ میں اپنے مال کے بارے میں کس طرح فیصلہ کروں؟ میں اپنے مال میں کس طرح کروں؟ جابر ؓ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة على زعمه توخذ من آخر الحديث.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۸۷، ومر الحديث ص:۳۲، وص:۶۵۸، وص:۸۴۴، وص:۸۴۶، وص:۸۴۷، وص:۹۹۵، وص:۹۹۸۔

تشریح | قال المهلب هذا الباب ليس على العموم في امر النبي صلى الله عليه وسلم لانه قد علم امته كيفية القياس والاستنباط في مسائل لها اصول الخ (شرح ابن بطال ج:۱۰، ص:۳۶۰) یعنی آنحضور ﷺ نے بعض مشکل مقامات میں سکوت فرمایا ہے لیکن آنحضور ﷺ ہی نے اپنی امت کو قیاس کی تعلیم فرمائی جمہور ائمہ کرام علماء اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ قیاس جائز ہے بشرطیکہ کتاب وسنت سے مستنبط ہو۔

مطلب یہ ہے کہ صرف عقل سے قیاس درست نہیں لیکن اصول کے ماتحت یعنی مستنبط من الكتاب والسنة سے قیاس درست ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۳۸۴۴ تَعلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ لَيسَ بِرَأْيٍ وَلَا تَمْثِيلٍ﴾

نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہی تعلیم دینا

(وہی باتیں سکھانا) جو اللہ نے آپ ﷺ کو سکھایا نہ کہ رائے اور قیاس سے

تشریح | اوپر گذر چکا کہ اللہ تعالیٰ کے سکھانے یعنی وحی میں عموم ہے وحی متلو ہو یا غیر متلو جس میں وحی منامی اور وحی الہامی سب داخل ہے فلیتأمل۔

۶۸۳۳﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ اثْنَيْنِ قَالَ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ ﷺ کے تمام ارشادات مرد لے گئے اس لیے آپ اپنی طرف سے (خاص) ہمارے لیے ایک دن مقرر کر دیجئے جس میں ہم آپ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ نے آپ ﷺ کو سکھائی ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ میں جمع ہو جاؤ چنانچہ عورتیں جمع ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور انہیں اس کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ ﷺ کو سکھایا پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو عورت بھی اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے بھیج دے گی (یعنی جس کے تین نابالغ بچوں کا انتقال ہو گیا ہو اور اس نے صبر کیا) تو وہ اس کے لیے دوزخ سے آڑ بن جائیں گے تو ان میں سے ایک خاتون نے کہا یا رسول اللہ یا دو اس خاتون نے اس کلمہ کو دو مرتبہ دہرایا (یعنی او اثنین کو دو مرتبہ کہا) پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا و اثنین و اثنین و اثنین (یعنی آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله: الا كان لها حجابا من النار لان هذا امر توقيفی لا يعلم الا من قبل الله تعالىٰ ليس قولا برای ولا تمثيل قاله فی الكواكب (قس).

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۸۷، ومر الحدیث ص:۲۰، وص:۲۱، وص:۱۶۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۴۶۰، وص:۴۶۱، نیز اس مقام پر نصر الباری جلد چہارم ص:۴۴۳، کا مطالعہ بھی مفید ہوگا۔

﴿بابُ ۳۸۴۵ قَولِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ... ... يُقَاتِلُوْنَ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی اور جنگ کرتی رہیگی

(امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ) مراد اہل علم یعنی علماء ہیں

۶۸۳۴﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ.﴾

ترجمہ | حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) ان کے پاس آجائے اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۷، ومر الحدیث ص:۵۱۴، ویاتی ص:۱۱۱۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص:۶۵۴۔

۶۸۳۵﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللّٰهُ وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حُمید (بضم الحاء المهمله وفتح الميم ابن عبدالرحمٰن بن عوف) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے سنا آپ ﷺ نے خطبہ کے دوران فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ (دین کا علم) عنایت فرمادیتے ہیں اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا تو اللہ ہے اور اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے یا (بالشک من الراوی) آپ ﷺ نے فرمایا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہونچے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله ولن يزال امرُ هٰذه الامة مستقيمًا لان من جملة الاستقامة ان يكون فيهم التفقه والمتفقه، ولا بد منه لترتبط الاخبار المذكورة بعضها ببعض وتحصل جهة جامعة بينهما معنى (قس).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۷، ومر الحدیث ص:۱۶، وص:۴۳۹، وص:۵۱۴، ویاتی ص:۱۱۱۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۳۹۸ تا ص:۳۹۹۔

﴿بَابُ ۳۸۴۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد یا تمہیں گروہ گروہ کر کے بھڑا دے

۶۸۳۶﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ

أَهْوَنُ أَوْ أَيْسَرُ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی قل هو القادر علی ان يبعث عليكم الآيه (الانعام:۶۵) آپ کہہ دیجئے کہ وہ (اس پر بھی) قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے کوئی عذاب مسلط کر دے۔

(كمافعل بقوم نوح ولوط واصحاب الفيل) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعوذ بوجهك (اے اللہ میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں) او من تحت ارجلكم (یا تم پر کوئی عذاب بھیج دے تمہارے پاؤں کے نیچے سے كما اغرق فرعون وخسف بقارون) آنحضور ﷺ نے فرمایا اعوذ بوجهك لیکن جب آیت کا یہ حصہ نازل ہوا أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعا ويذيق بعضكم بأس بعض (یا تمہیں گروہ گروہ کر کے بھڑا دے اور تمہیں ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا هذا اهون یا (شک راوی) فرمایا هذا ايسر یعنی یہ سہل اور آسان ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۱۰۸۷ تا ص:۱۰۸۸، ومر الحديث فی التفسیر ص:۶۶۶، ویاتی ص:۱۱۰۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص:۲۰۵۔

﴿ بَابُ ۳۸۴۷ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ ﴾

جس نے ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح سے تشبیہ دی جس کا حکم اللہ نے بیان کر دیا

تا کہ سائل کو سمجھا دیں (تا کہ سائل سمجھ جائے)

(وقال الحافظ فی الفتح من شبه اصلا معلومًا باصل مبين وقد بين النبی صلى الله عليه وسلم حكمهما ليفهم السائل (فتح).

۶۸۳۷ ﴿حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنّٰى تُرَى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ

وَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) میری بیوی کے یہاں ایک کالا لڑکا پیدا ہوا ہے (جب کہ میں گوارا ہوں) اور میں اس میں اجنبیت محسوس کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس اعرابی سے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں ہیں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ اعرابی نے کہا سرخ ہے آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ان میں خاکی بھی ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر تم کس طرح سمجھتے ہو کہ اس رنگ کا آیا (یعنی جب ماں باپ سرخ ہے تو یہ خاکی رنگ کا کیسے آیا؟) انہوں نے کہا یا رسول اللہ نسل کی کسی رگ نے اسے کھینچ لیا آنحضور ﷺ نے فرمایا ہوسکتا ہے کہ (تیرے اس بیٹے کو بھی) کسی (رشتہ دار) کی رگ نے کھینچ لیا آنحضور ﷺ نے انہیں اس بیٹے کے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبى صلى الله عليه وسلم شبه للاعرابى ما انكر من لون الغلام بما عرف فى نتاج الابل فقال له هل لك من ابل الى قوله لعلا عرقا نزعه فابان له بما يعرف ان الابل الحمر تنتج الاورق اى الاغبر وهو الذى فيه سواد وبياض فكذلك المرأة البيضاء تلد الاسود.

پس اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ نے اونٹ کے بچوں پر اس اعرابی کے بچہ کو قیاس کیا معلوم ہوا کہ مطلقاً قیاس کا انکار صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۸۸، ومر الحدیث ص:۷۹۹، وص:۱۰۱۲۔

۶۸۳۸﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ اقْضُوا اللّٰهَ الَّذِي لَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ.﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ میری والدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج پورا کرنے سے پہلے مرگئی تو کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کر، بتاؤ اگر تیری ماں پر کسی کا قرض ہوتا تو تو ادا کرتی؟ اس نے کہا ہاں ادا کرتی تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرو جو اس کا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ حقدار ہے حق پورا کرنے کا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبى صلى الله عليه وسلم شبه لتلك المرأة التى سالته الحج عن امها بدين الله بما تعرف غيره من دين العباد غير انه قال فدين الله احق (عمده).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۸۸، ومر الحديث ص: ۲۵۰، وص: ۹۹۱۔

تشریح | باب کی دونوں حدیثوں سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ سے قیاس ثابت ہے معلوم ہوا کہ علی الاطلاق قیاس کا انکار درست نہیں ہے۔

مزید کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد: ۵، ص: ۴۳۹ تا ص: ۴۴۰۔

﴿ بَابُ ۳۸۴۸ مَا جَاءَ فِي إِجْتِهَادِ الْقُضَاةِ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴾

لِقَوْلِهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وَمَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِيْنَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ وَمُشَاوَرَةِ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ الْعِلْمِ.

قاضیوں کے صحیح فیصلہ تک پہونچنے میں حتی الامکان کوشش کے متعلق روایات

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (المائدہ: ۴۵)

اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے موافق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں (اپنے حق میں)۔

"وَمَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ الخ" اور نبی اکرم ﷺ نے صاحب حکمت شخص کی تعریف کی ہے جو اس حکمت (علم) کے ذریعہ فیصلہ کرے اور اس حکمت (علم) کی تعلیم دے اور اپنی طرف سے اس میں تکلف نہ کرے اور خلفاء کا مشورہ کرنا اور اہل علم سے پوچھنا (یعنی اس بات کا بیان کہ فیصلہ کرنے میں عند الضرورت خلفاء نے اہل علم سے مشورہ لیا ہے اور مسئلہ پوچھا ہے)۔

۶۸۳۹ ﴿حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشک دو ہی آدمیوں پر ہوسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور اسے مال کو راہ حق میں خرچ کرنے کی پوری توفیق دی اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی ہے

(یعنی قرآن وحدیث کا علم دیا) اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور (لوگوں کو) اس کی تعلیم دیتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة الثانية ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۸، ومر الحديث فی کتاب العلم ص:۱۷، وفی الزکوۃ ص:۱۸۹، وفی الاحکام ص:۱۰۵۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۴۰۱۔

۶۸۴۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ هِيَ الَّتِي يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِي جَنِينًا فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى تَجِيئَنِي بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتَ فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ فَشَهِدَ مَعِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ.﴾

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورت کے املاص کے متعلق صحابہ سے پوچھا یہ وہ عورت ہے جس کے پیٹ پر (جب کہ وہ حاملہ ہو) مارا جائے اور اس عورت کا ناتمام بچہ گر جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ لوگوں میں سے کسی نے نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس میں ایک بردہ لازم ہے غلام ہو یا باندی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اب اس جگہ سے جدا نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تم نے جو حدیث بیان کی ہے اس سلسلے میں نجات کا کوئی ذریعہ (یعنی کوئی گواہ) لاؤ کہ آنحضور ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی پھر میں نکلا تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ مل گئے اور میں انہیں لایا تو انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اس میں ایک غرہ ہے غلام ہو یا باندی، اس حدیث کی متابعت ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے کی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة الثانيه ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۸۸، ومر الحديث فی الديات ص:۱۰۲۰۔

تشریح حاملہ کا حمل ساقط کرنے میں غرہ اس وقت لازم ہے جب بچہ مردہ گرا ہو اور اگر زندہ ساقط ہوا پھر مر گیا تو پوری دیت واجب ہوگی۔

۳۸۴۹ ﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ تم لوگ (مسلمان بھی) اپنے سے پہلی امتوں کے طریقوں کی پیروی ضرور کروگے

(شریعت کے خلاف جن طریقوں کی شریعت نے مذمت کی ہے)

۶۸۴۱ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّومِ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولٰئِكَ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت پہلی امتوں کے مطابق نہیں ہوجائے گی جیسے بالشت بالشت کے اور گز گز کے مطابق، پوچھا گیا یا رسول اللہ فارس اور روم کی طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کے سوا اور کون؟

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: حتى تاخذ امتى باخذ القرون قبلها اى حتى تسير امتى بسير القرون قبلها (عمده).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۸۸، والحديث من افراده (قس

تشریح باب کی دوسری حدیث کے بعد دیکھئے۔

۶۸۴۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ.﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے سے پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت ایک ایک گز میں اتباع کروگے (قدم بقدم ان کی چال چلوگے) یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کروگے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہود ونصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا اور کون؟

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة جزء منه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۸۸، ومر الحديث ص: ۴۹۱۔

تشریح | افسوس صد افسوس کہ خاتم الانبیاء والمرسلین حضور اقدس ﷺ کے ان ارشادات صریحہ واضحہ کے باوجود مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ نصاریٰ کے طور وطریق کو پسند کرتا ہے اور چلتا ہے کہ ڈاڑھی منڈاتا ہے اور گلے میں نکٹائی باندھتا ہے بلکہ کھانے پینے وضع قطع اور لباس ہر چیز میں ان کی چال چلتا ہے اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین یا رب العالمین۔

۳۸۵۰ بَابُ إِثْمِ مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ أَوْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ الْآيَةَ

اس کا گناہ جو کسی گمراہی کی طرف دعوت دے یا کوئی برا طریقہ قائم کرے

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں: ومن اوزار الذین یضلونھم بغیر علم الآیہ.

پوری آیت یہ ہے: لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُوْنَ (سورہ النحل: ۲۵)۔

نتیجہ ہے کہ قیامت کے دن یہ (اپنے گناہوں کا بھی) پورا بوجھ اٹھائیں گے اور ان لوگوں کے بھی (گناہوں کا) بوجھ جنھیں یہ بغیر علم سے کام لیے گمراہ کر رہے ہیں۔

تشریح | اس باب میں صریح حدیثیں وارد ہیں مگر چونکہ امام بخاریؒ کے نزدیک علی شرط البخاری نہ ہونے کی وجہ سے بخاری شریف میں نہیں لا سکے، امام مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ھدی کان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ینقص ذٰلك من اجورھم شیئا و من دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل آثام من تبعه لا ینقص ذٰلك من آثامھم شیئا.

اسی طرح مسلم شریف میں حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرھا واجر من عمل بھا الخ مزید کے لیے عمدۃ القاری وغیرہ دیکھیے۔

۶۸۴۳ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا.

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی ناحق ظلم کے ساتھ مارا جائے گا اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر بھی پڑے گا۔ بعض مرتبہ سفیان نے اس طرح بیان

کیا کہ اس کے خون کا کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه السنة السيئة وهى قتل النفس.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۸۸، ومر الحدیث ص: ۴۶۹، وص: ۱۰۱۴۔

تشریح ابن آدم اول سے مراد قابیل ہے جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور یہی روئے زمین پر سب سے پہلا قتل ہے۔ وفى الحديث الحث على اجتناب البدع والمحدثات فى الدين لان الذى يحدث البدعة ربما تهاون بها لخفة امرها فى الاول ولا يشعر بما يترتب عليها من المفسدة وهو ان يلحقه اثم من عمل بها من بعده اذ كان الاصل فى احداثها (قس).

اللہ کے فضل سے انتیسواں پارہ مکمل ہوا اب انشاء اللہ تیسواں پارہ شروع ہوگا۔

محمد عثمان غنی القاسمی، البہاری غفر اللہ الباری

❁ ❁ ❁

تیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿بَابُ ۳۸۵۱ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلٰى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ﴾

وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَمَا كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ.

اس چیز کا بیان جو نبی اکرم ﷺ نے اہل علم (علماء اسلام) کے اتفاق کرنے کا ذکر فرمایا

اور اس اتفاق پر رغبت دلائی (ترغیب دی) اور اس چیز کا بیان کہ جس مسئلہ پر حرمین مکہ اور مدینہ (کے علماء) کا اجماع ہو جائے اور اس چیز کا بیان جو نبی اکرم ﷺ کے مشاہد (آثار) ہیں اور حضرات مہاجرین وانصار کے آثار ہیں اور اس چیز کا بیان جو نبی اکرم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اور منبر مبارک وقبر شریف ہیں۔

تشریح قولہ "ذکر" وقولہ "حض" تنازعا فی العمل فی قولہ علی اتفاق اہل العلم (عمدہ) یعنی یہاں تنازع فعلین ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے اور تقریباً حافظ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں: وھو من باب تنازع العاملین وھما ذکر وحض (فتح).

"وما اجمع علیہ الحرمان مکۃ والمدینۃ الخ" امام بخاریؒ کی اس عبارت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ کے نزدیک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علماء کا اجماع حجت ہے جیسا کہ حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: وعبارۃ البخاری مشعرۃ بان اتفاق اہل الحرمین کلیھما اجماع، مگر حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ کا یہ مقصد نہیں کہ اہل مکہ اور اہل مدینہ کا اجماع حجت ہے بلکہ امام بخاریؒ کا مطلب یہ ہے کہ اختلاف کے وقت اسی جانب کو ترجیح ہوگی فرماتے ہیں: قلت لعلہ اراد الترجیح بہ لادعوی الاجماع (فتح).

(حدیث پاک کے ترجمہ وغیرہ کے بعد مسئلہ اجماع پر مفصل ومدلل مگر مختصر بحث آئے گی ان شاء اللہ الرحمان)

۶۸۴۴﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ

الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا.

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ السَّلَمِیْ (بفتحتین الانصاری) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی پھر اس اعرابی کو مدینہ میں بخار آگیا تو اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت توڑ دیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے انکار کیا پھر اعرابی آنحضور ﷺ کے پاس (دوبارہ) آیا اور کہا میری بیعت ختم کر دیجئے آنحضور ﷺ نے پھر انکار کیا آخر اعرابی مدینہ سے نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے اپنی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور پاکیزہ (اچھا) مال کو خالص کر لیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من جهة الفضيلة التي اشتمل على ذكرها كل منهما (قس).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۸۹، ومر الحديث ص: ۲۵۳، وص: ۱۰۷۰، وص: ۱۰۷۱۔

یعنی جب افضل ترین شہر ہوا کہ برے لوگوں کو نکال دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ مدینہ کے علماء صالح اور نیک ہی ہوں گے تو مدینہ کے علماء کا اجماع ضرور معتبر ہوگا۔

یہ حکم خاص تھا حضور اقدس ﷺ کی حیات اقدس کے ساتھ اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد کبار صحابہ بالخصوص حضرت علی ؓ حضرت ابن مسعود ؓ حضرت ابوموسیٰ ؓ وغیرہ مدینہ سے باہر نکل گئے اب مفصل ومدلل بحث ملاحظہ فرمائیے۔

اجماع کے لغوی اور اصطلاحی معنی اجماع کے لغوی معنی متفق ہونے کے ہیں یعنی لغوی معنی کے اعتبار سے اتفاق اور اجماع ایک ہی چیز ہے، مگر اصطلاح شریعت میں ایک خاص قسم کے اتفاق کو اجماع کہا جاتا ہے۔

اجماع کن لوگوں کا معتبر ہے اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ اجماع صرف عاقل، بالغ مسلمانوں کا معتبر ہے کسی مجنون بچہ یا کافر کی مخالفت وموافقت کا اعتبار نہیں، نیز اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اجماع منعقد ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ عہد صحابہ سے لے کر قیامت تک کے تمام مسلمان کسی مسئلہ پر متفق ہوں اس لیے کہ اگر اسے اجماع کے لیے شرط قرار دیا جائے تو قیامت سے پہلے کسی بھی مسئلہ پر اجماع منعقد نہ ہو سکے گا لہٰذا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اجماع کے لیے کسی ایک زمانہ کے مسلمانوں کا متفق ہو جانا کافی ہے۔

رہا یہ سوال کہ ایک زمانہ کے تمام مسلمانوں کا اتفاق ضروری ہے یا مخصوص قسم کے افراد کا متفق ہو جانا کافی ہے؟ اس

میں علماء کے اقوال مختلف ہیں:

۱۔ امام مالکؒ کے نزدیک اہل مدینہ کا اجماع معتبر ہے کسی اور کی موافقت یا مخالفت کا اعتبار نہیں، مشہور یہی ہے مگر بہت سے علماء نے امام مالکؒ کی طرف اس مذہب کی نسبت کا انکار کیا ہے ملاحظہ ہو التقریر و التحبیر ج:۳،ص:۱۰۰۔

۲۔ فرقہ زیدیہ اور امامیہ صرف آنحضرت ﷺ کی اولاد کو اجماع کا اہل کہتا ہے دوسرے لوگوں کا اجماع ان لوگوں کے نزدیک معتبر نہیں (معلوم ہے کہ یہ فرقہ مبتدعہ ضالہ میں سے ہے بالکل گمراہ فرقہ ہے جسے مسلمان سمجھنا بھی مشکل ہے واللہ اعلم) بہرحال ان فرق ضالہ کا قول قطعاً قابل توجہ نہیں ہے۔

۳۔ جمہور اہل سنت والجماعت کا قول جو نہایت معتدل ہے یہ ہے کہ اجماع صحابہ کے ساتھ خاص نہیں کسی بھی زمانہ کے متبع سنت فقہاء (مجتہدین) کا کسی حکم شرعی پر متفق ہو جانا اجماع کے لیے کافی ہے عوام اور اہل بدعت یا فاسق معلن کی موافقت و مخالفت کا اعتبار نہیں۔

قرآن وسنت کے جن دلائل سے اجماع کا حجت ہونا ثابت ہے ان سے بھی اسی مسلک کی تائید ہوتی ہے۔

حجیت اجماع پر آیات قرآنی

(۱) وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ الآيه (النساء آیت:۱۱۵) اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر ظاہر ہو چکا ہو اور سب مسلمانوں کے (دینی) راستہ کے خلاف چلے گا تو ہم اس کو (دنیا میں) جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور (آخرت میں) اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

معلوم یہ ہوا کہ امت کے متفقہ فیصلہ (اجماع) کی مخالفت گناہ عظیم ہے، ۲۔ آیت کریمہ میں کسی زمانہ کی تخصیص نہیں ہے پس ثابت ہو گیا کہ ہر زمانہ کے متبع سنت مجتہدین کا کسی حکم شرعی پر متفق ہو جانا اجماع کے لیے کافی ہے۔

(۲) قرآن مجید کا حکم ہے کہ: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران) اور اللہ کی رسی (دین) کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو، اور ظاہر ہے کہ تمام مسلمانوں کے متفقہ دینی فیصلے (اجماع) کی مخالفت امت میں پھوٹ ہی ڈالنا ہے جس سے قرآن کریم نے واضح طور پر ممانعت فرمائی ہے۔

فقہاء کا اختلاف اس حکم کے منافی نہیں

رہا یہ سوال کہ فقہ کے بے شمار مسائل میں فقہاء کا آپس میں اختلاف ہوا ہے لہٰذا وہ بھی اس آیت کی رو سے ناجائز ہونا چاہیے؟

جواب یہ ہے کہ فقہاء کا اختلاف جن مسائل میں ہوا ہے ان میں سے کوئی بھی مسئلہ ایسا نہیں جس کا صریح فیصلہ قطعی طور پر قرآن وسنت سے یا اجماع امت سے ثابت ہو چکا ہو، فقہاء کا اختلاف صرف ان فروعی مسائل میں ہوا ہے جن میں قرآن وسنت کا کوئی صریح اور قطعی فیصلہ موجود نہیں تھا، یا جن کے متعلق خود احادیث میں اختلاف پایا جاتا تھا اور ان پر امت کا اجماع بھی منعقد نہیں ہوا تھا لہٰذا فقہاء کا یہ اختلاف اس آیت کی ممانعت میں داخل نہیں بلکہ فروعی مسائل میں اجتہادی

نوعیت کا ہے جو صحابہ کرام کے زمانہ سے چلا آرہا ہے خود عہد رسالت میں بھی فروعی مسائل میں صحابہ کا اختلاف ہوا ہے جس کی بہت سی مثالیں کتب حدیث میں موجود ہیں اور آنحضرت ﷺ نے اس کی کبھی مذمت نہیں فرمائی بلکہ ایسے اختلاف کو امت کے لیے رحمت قرار دیا ہے، اور جس مسئلہ پر اجماع منعقد ہو چکا ہو وہ مسئلہ ظنی یا اجتہادی نہیں رہتا بلکہ قطعی ہو جاتا ہے اس سے اختلاف کرنا فقہاء مجتہدین کو بھی جائز نہیں کیونکہ اس کی مخالفت درحقیقت امت میں پھوٹ ڈالنا ہے جسے قرآن نے حرام قرار دیا ہے۔

حجیت اجماع پر احادیث متواترہ

آنحضور ﷺ نے احادیث میں اجماع کی حقانیت کو اور زیادہ صراحت و تاکید سے بیان فرمایا

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

لاتزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة الحديث (مسلم شریف اول ص: ۸۷)

میری امت میں ایک جماعت (قرب) قیامت تک حق کے لیے سربلندی کے ساتھ برسر پیکار رہے گی۔

یہ روایت حضرت جابرؓ کے علاوہ مختلف صحابہؓ سے منقول ہے۔ اس حدیث میں صراحت ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت ہر زمانہ میں حق پر قائم رہے گی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس امت کا مجموعہ کبھی کسی گمراہی یا غلط کاری پر متفق نہیں ہو سکتا الخ۔

(ماخوذ از "فقہ میں اجماع کا مقام" مؤلفہ مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم مطبوعہ کراچی یہاں انتہائی مختصر طور پر اخذ کیا گیا ہے جن کو مفصل و مدلل کی خواہش ہو اصلی رسالہ کا ضرور مطالعہ کریں)۔

۶۸۴۵﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِمِنًى لَوْشَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاهُ رَجُلٌ قَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَذِّرَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ قُلْتُ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلٰى مَجْلِسِكَ فَأَخَافُ أَنْ لَايُنْزِلُوهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ فَأَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنْزِلُوهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ کو (قرآن) پڑھایا کرتا تھا جب وہ آخری حج آیا جو حضرت عمر فاروق ﷺ نے (۲۳ھ میں) حج کیا تو عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ نے منیٰ میں (مجھ سے) کہا کاش (آج کے دن) تم امیر المؤمنین کے پاس حاضر ہوتے، ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ اگر امیر المؤمنین کا (یعنی حضرت عمر ﷺ کا) انتقال ہوگیا تو ہم فلاں سے (یعنی طلحہ بن عبیداللہ اوعلیا رضی اللہ عنہما) بیعت کرلیں گے یہ سن کر حضرت عمر ﷺ نے فرمایا میں آج شام کو کھڑے ہوکر خطبہ سناؤں گا اور ان لوگوں کو ڈراؤں گا جو مسلمانوں کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں (یعنی جو لوگ اپنی حیثیت و مرتبہ سے بڑھ کر باتیں کرتے ہیں)۔ حضرت عبدالرحمٰن ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین ایسا نہ کیجئے بلاشبہ حج کے موسم میں جہلاء واراذل (معمولی لوگ) بھی جمع ہوتے ہیں آپ کی مجلس پر بکثرت چھا جائیں گے اور میں ڈرتا ہوں کہ وہ لوگ آپ کے خطبہ (بات) کو صحیح محمل پر نہیں اتاریں گے اور اس طرح وہ (اپنی طرف سے آمیزش کرکے غلط طریقے پر) آپ کی بات چاروں طرف پھیلا دیں گے اس لیے (مناسب سمجھتا ہوں کہ) آپ ٹھہر جایئے (توقف کیجئے) یہاں تک کہ آپ مدینہ پہونچیں جو دارالہجرت اور دارالسنۃ ہے تو وہاں آپ کے مخاطب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ مہاجرین وانصار ﷺ ہوں گے وہ آپ کی بات کو محفوظ رکھیں گے اور اسے صحیح محمل پر اتاریں گے (یعنی صحیح مطلب بیان کریں گے) اس پر حضرت عمر ﷺ نے فرمایا واللہ میں مدینہ پہونچ کر سب سے پہلی فرصت میں بیان کروں گا۔

"قالہ قال ابن عباسؓ" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا پھر ہم لوگ مدینہ پہونچے تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب نازل کی اور اس میں رجم کی آیت بھی نازل کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله دارالهجرة ودارالسنة فتخلص باصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار وذكر في الترجمة ما يتعلق بوصف المدينة بهٰذه الاشياء.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۹، ومربطوله، ص:۱۰۰۹، ومقطعا منه ص:۳۳۳، وص:۵۵۹، وص:۵۷۲، وص:۱۰۰۸۔

تشریح | قصہ یہ ہوا کہ حج کے موسم میں کسی نے منیٰ میں یہ کہا جب حضرت عمر ﷺ کی وفات ہوجائے گی تو فلاں شخص سے بیعت کروں گا (یعنی خلیفہ بناؤں گا) حضرت ابوبکر ﷺ کی بیعت بھی اچانک ہوئی تھی اور وہ کامیاب ہوگئی اس پر حضرت عمر ﷺ کو جلال آگیا اور فرمایا میں شام کو انشاء اللہ خطبہ دوں گا اور ان لوگوں کو ڈراؤں گا جو مسلمانوں کا حق مسلمانوں سے غصب کرنا چاہتے ہیں اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ نے وہ مشورہ دیا جو حدیث میں مذکور ہے۔

۶۸۴۶﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ

أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخْ بَخْ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ.

ترجمہ محمد بن سیرینؒ نے بیان کیا کہ ہم ابو ہریرہ ﷛ کے پاس تھے اور ان کے جسم پر کتان کے دو کپڑے گیرو سے رنگے ہوئے تھے آپ ﷛ نے ناک صاف کی اور کہا بخ بخ واہ واہ (خوب خوب) ابو ہریرہ کتان کے کپڑے میں ناک صاف کرتا ہے (اب ایسا مالدار ہو گیا ہے) بلاشبہ میں نے اپنی ذات کو (ایک زمانہ میں) دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منبر اور عائشہؓ کے حجرہ کے درمیان بیہوش ہو کر گر پڑتا تھا (بھوک کی وجہ سے) اور آنے والا (گذرنے والا) آتا اور اپنا پاؤں میری گردن پر اس خیال سے رکھتا کہ میں پاگل ہوں حالانکہ مجھے جنون نہیں ہوتا تھا بلکہ صرف فاقوں کی وجہ سے میری یہ حالت ہوتی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: وإني لاخر فيما بين منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حجرة عائشةؓ وهي مكان القبر الشريف (عمده).

(یعنی مطابقت یہ ہے کہ اس میں آنحضور ﷺ کے منبر اور روضہ اقدس کا بیان ہے)

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۸۹، والحدیث اخرجہ الترمذی فی الزہد۔

تحقیق وتشریح مُمَشَّقَانِ: بضم الميم الاولى وفتح الثانية والشين المعجمة المشددة والقاف مصبوغاق بالمشق بكسرالميم وفتحها وسكون الشين بالطين الاحمر (قس ايضًا الكواكب الدراري) اى مصبوغان بالمشق وهو الطين الاحمر (عمده، فتح) ثوب ممشق گیرو سے رنگا ہوا کپڑا كَتَّان: بفتح الكاف وتشديد التاء، نہایت باریک کپڑا، سن کا بنا ہوا، سلک قیمتی کپڑا ہے، تمخط: اى استنثر ناک صاف کرنا، بخ بخ: بفتح الباء الموحده فيهما وتشديد الخاء المعجمة وبتخفيفها وهي كلمة تقال عند الرضا والاعجاب.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ کا مقصد بخ بخ (واہ واہ) سے اظہار مسرت وتعجب ہے کہ ایک وقت ایسے افلاس وتنگی میں تھے کہ کھانے کو ایک ٹکڑا روٹی نہ ملتا اور اب ایسے مالدار ہیں کہ کتان جیسے قیمتی کپڑے سے ناک صاف کرتے ہیں۔

۶۸۴۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَأَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ

أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ | عبدالرحمن بن عابس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید (کی نماز) میں گئے ہیں؟ فرمایا ہاں (میں ساتھ گیا ہوں) اور اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا درجہ (رشتہ) نہ ہوتا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جاسکتا چھوٹے ہونے کی وجہ سے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے نکل کر پہلے) اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے پاس ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اس کے بعد خطبہ دیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (عید کی نماز میں) اذان واقامت کا ذکر نہیں کیا پھر (خطبہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ و نصیحت کی پھر) صدقہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ عورتیں اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں (اور زیورات نکالنے لگیں) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو بلال عورتوں کے پاس آئے (تو عورتوں نے زیورات بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈال دئے) پھر بلال رضی اللہ عنہ (ان زیورات کو لے کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله فاتى العلم الذى عند دار كثير بن الصلت لان العلَم بفتحتين هو المصلى وفى الترجمة من مشاهد النبى صلى الله عليه وسلم مصلاه الذى كان يصلى فيه صلاة العيد والجنائز (عمده).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۸۹، ومرالحدیث ص:۱۱۹، وص:۱۳۳، وص:۱۳۵، وص:۱۹۵، باقی کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد چہارم ص:۶۴۔

تشریح | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما چونکہ نابالغ تھے اس لیے لوگوں نے نماز عید کے لیے جانے کے متعلق سوال کیا لانه عند وفاة النبى صلى الله عليه وسلم كان ابن ثلاث عشرة سنة (عمده).

اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے جنبوا مساجدکم صبیانکم الخ. (ابن ماجہ: ج:۱، ص:۵۵)

امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ مصلی یعنی عیدگاہ من کل الوجوہ مسجد کے حکم میں نہیں ہے اس لیے نابالغ بچوں کا عیدگاہ جانا بلا کراہت جائز ہے حتی کہ حائضہ عورت کا عیدگاہ جانا جائز ہے جب کہ مسجد جانا ناجائز وحرام ہے۔

۶۸۴۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا.

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد) قبا تشریف لاتے تھے پیدل بھی اور سواری پر بھی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من حيث ان قباء مشهد من مشاهد النبى صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۸۹، ومر الحدیث ص:۱۵۹، ۱/ر۔

تشریح حدیث پاک میں ماشیا وراکبا میں واؤ بمعنی او ہے یعنی پیدل یا سوار ہوکر مطلب یہ ہے کہ کبھی پیدل اور کبھی سوار ہوکر تشریف لاتے۔

۶۸۴۹﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے فرمایا (جب میں مرجاؤں) مجھے میری سوکنوں (امہات المؤمنینؓ) کے ساتھ (بقیع میں) دفن کرنا اور حجرہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دفن نہ کرنا کیونکہ میں پسند نہیں کرتی کہ میری (آنحضور ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کی وجہ سے خصوصیت کبھی جائے اور اس وجہ سے) تعریف کی جائے۔ (وھذا منھا غایۃ فی التواضع)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقت حدیث کے سلسلے میں علامہ عینیؒ اس کے بعد متصلا آنے والی روایت سے اخذ کر رہے ہیں چونکہ علامہ عینیؒ نے ایک ساتھ ایک ہی حدیث شمار کیا ہے اگرچہ حافظ عسقلانی اور علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے الگ الگ شمار نمبر قائم کیا ہے۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں مطابقۃ الحدیث للترجمۃ توخذ من قولہ ان ادفن مع صاحبی یعنی فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۸۹ تا ص:۱۰۹۰، ومر الحدیث ص:۱۸۶۔

۶۸۵۰﴿وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ فَقَالَتْ إِي وَاللَّهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا.﴾

ترجمہ ہشام کے والد عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت عائشہؓ کے پاس آدمی بھیجا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنے دونوں صاحب (حضور اقدس ﷺ اور ابوبکر ؓ) کے ساتھ دفن کیا جاؤں تو عائشہؓ نے فرمایا کہ ہاں خدا کی قسم، عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ جب کوئی صحابی عائشہؓ کے پاس وہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے تو عائشہؓ فرمادیتی تھیں کہ نہیں خدا کی قسم میں ان کے ساتھ کبھی کسی کو ترجیح نہیں دوں گی (یعنی دفن ہونے کا اجازت نہیں دوں گی)۔

تشریح قال الحافظ ابن حجرؒ ھذا صورتہ الارسال لان عروۃ لم یدرک زمن ارسال عمر الی عائشۃ لکنہ محمول علی انہ حملہ عن عائشۃ فیکون موصولاً (قس).

باقی مطابقت وغیرہ حدیث سابق میں گذر چکی۔

حضرت عائشہؓ نے بطور تواضع یہ نہیں منظور کیا کہ دوسری امہات المؤمنین سے بڑھ چڑھ کر رہیں اور آنحضور ﷺ کے پاس دفن ہوں۔

اب حجرہ شریفہ میں صرف ایک قبر کی جگہ باقی ہے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے، طبرانی نے ایسا ہی روایت کیا۔

۶۸۵۱ ﴿حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ وَبُعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھ کر عوالی تشریف لاتے اس وقت تک سورج بلند رہتا، اورلیث بن سعدؒ نے اتنا اضافہ کیا یونس بن یزید سے کہ (مدینہ منورہ سے) عوالی کی دوری (مسافت) چار میل یا تین میل تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان توخذ من قوله: فياتى العوالى لان اتيانه الى العوالى صلى الله عليه وسلم يدل على ان العوالى من جملة مشاهده فى المدينة. (عمدہ، قس).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۰، ومر الحديث ص:۷۸۔

تحقیق وتشریح عَوَالِي: بفتح العين والواو المخففة جمع عالية اى المرتفع من قرى المدينة من جهة نجد (قس).

یعنی مدینہ منورہ سے نجد کی جانب بلندی پر جو گاؤں ہے وہ عوالی کہلاتے ہیں، امیال: میل کی جمع ہے وهو ثلث الفرسخ یعنی تین میل کا ایک کوس ہوتا ہے۔

تفصیل کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے۔

۶۸۵۲ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ سَمِعَ الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْجُعَيْدَ.﴾

ترجمہ حضرت سائب بن یزید ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تمہارے آج کل کے مد سے ایک مد اور تہائی مد کا ہوتا تھا اور صاع کی مقدار (حضرت عبدالعزیزؒ کے زمانہ میں) بڑھ گئی۔

سَمِعَ القاسم بن مالك الجعيد: امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ قاسم بن مالک نے جعید سے سنا ہے يشير الى ما سبق فى كفارة الايمان عن عثمان بن ابى شيبة عن القاسم حدثنا الجعيد بن عبدالرحمٰن الخ. (بخاری ص:۹۹۳)

مطابقۃ للترجمۃ | ومناسبة الحديث للترجمة كما فى الفتح ان الصاع مما اجتمع اهل الحرمين بعد العهد النبوى واستمر فلما زاد بنو امية فى الصاع لم يتركوا اعتبار الصاع النبوى فيما ورد فيه التقدير بالصاع من زكاة الفطر وغيرها بل استمروا على اعتباره فى ذٰلك وان استعملوا الصاع الزائد فى شئ غير ما وقع التقدير فيه بالصاع كما نبه عليه مالكٌ (قس).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۹۰، ومر الحدیث ص:۹۹۳۔

والحديث اخرجه النسائى.

تشریح | مد اور صاع کی تفصیل گذر چکی ہے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص:۱۲۲ تا ص:۱۲۴۔

۶۸۵۳﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ان کے آلۂ کیل (یعنی ان کے پیمانہ) میں برکت عطا فرما اور ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت دے یعنی مدینہ والوں کے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة كالذى قبله كما لا يخفى وسبق فى البيوع والكفارات.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۹۰، ومر الحدیث ص:۲۸۶، وص:۹۹۳۔

واخرجه مسلم والنسائى جميعا فى المناسك.

تشریح | قال القاضى عياض ويحتمل ان تكون هٰذه البركة دينية وهو ما يتعلق بهٰذه المقادير من حقوق اللّٰه فى الزكوات والكفارات فيكون بمعنى البقاء لها البقاء الحكم بها ببقاء الشريعة وثباتها وان تكون دنيوية من تكثير المال والقدر حتى يكفى منها ما لا يكفى من غيرها الخ (قس).

۶۸۵۴﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہود نبی اکرم ﷺ کے پاس (یہود میں سے) ایک مرد اور

ایک عورت کو لے کر آئے جنہوں نے زنا کی تھی تو آنحضور ﷺ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا چنانچہ وہ دونوں مسجد کے پاس اس جگہ سنگسار کئے گئے جہاں جنازہ رکھا جاتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله حيث توضع الجنائز اذ هي من المشاهد الكريمة المصرح بها في قوله ومصلى النبي صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۰، ومر الحديث ص:۱۷۷، وص:۵۱۳، وص:۶۵۴، وص:۱۰۰۷، وص:۱۰۱۱، ياتی ص:۱۱۲۵۔

عیدگاہ اور مسجد میں نماز جنازہ

مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص:۵۰۵، ''مقصد''۔

۶۸۵۵﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُحُدٍ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جبل احد (احد پہاڑ) نظر آیا تو فرمایا (یعنی جب آپ ﷺ خیبر سے واپس ہورہے تھے اور مدینہ سے قریب ہوئے تو سب سے پہلے احد پہاڑ پر نظر پڑی اور اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا) یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں جو دو پتھریلے میدانوں کے درمیان ہے، اس حدیث کی متابعت حضرت سہل بن سعد ؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے کی احد کے بارے میں۔

یعنی حضرت انس ؓ کی متابعت حضرت سہل بن سعد ؓ نے کی ہے صرف اس قول میں جبل يحبنا ونحبه، لا في قوله اللّٰهم ان ابراهيم الى آخره.

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان احدا ايضًا من مشاهده صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۰، ومر الحديث ص:۲۹۸، وص:۴۰۴، وص:۴۰۵، وص:۴۷۷، وص:۵۸۵، وص:۶۰۶، وص:۸۱۶، وص:۸۴۱۔

ام المؤمنین حضرت صفیہ ؓ

مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۲۶۸ تا ص:۲۶۹۔

۶۸۵۶﴿حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ.﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدی ﷺ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے قبلہ کی دیوار اور منبر کے درمیان ایک بکری کے گذر سکنے کے بقدر فاصلہ تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۹۰، ومر الحدیث ص:۷۱۔

والحدیث اخرجہ مسلم فی الصلوٰۃ ص:۱۹۷، وابوداؤد فی الصلوٰۃ ص:۱۰۱۔

اشکال وجواب: حدیث الباب سے معلوم ہوتا ہے کہ مصلی (نمازی) اور دیوار قبلہ کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہئے جتنے میں بکری گذر سکے، اور ظاہر ہے کہ اس کی مقدار ایک ہاتھ ہوگی یعنی ایک ذراع کے فاصلہ سے بکری گذر سکتی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے کعبہ میں نماز ادا فرمائی وبينه وبين القبلة ثلاثة اذرع یعنی آپ ﷺ اور دیوار قبلہ کے درمیان تین ذراع کا فاصلہ تھا بظاہر ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہے؟

جواب۱: حدیث الباب (یعنی ممر الشاة) والی روایت حالت سجود پر محمول ہے یعنی سجدہ کی جگہ اور دیوار (یعنی سترہ) کے درمیان ایک ذراع کا فاصلہ ہوتا تھا اور دوسری روایت میں محل قیام اور دیوار قبلہ یعنی سترہ کے درمیان کا فاصلہ ہے فلا اشکال۔

جواب۲: دوسرا جواب یہ ہے کہ کم سے کم فاصلہ ممر شاۃ ہے تاکہ میدان وغیرہ میں لوگوں کا راستہ تنگ نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ فاصلہ تین ذراع ہے فلا اشکال۔

۶۸۵۷﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي، رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (کی جگہ) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے روز) میرے حوض پر (رکھا جائے گا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۹۰، ومر الحدیث ص:۱۵۹، وص:۲۵۳، وص:۹۷۵۔

تشریح روضة من رياض الجنة: یہ خبر ہے ما بين الخ مبتدا کی اس کے مفہوم میں چند اقوال ہیں:

۱۔ منقولة منها كالحجر الاسود یعنی یہ ٹکڑا ہے جو جنت سے لایا گیا ہے جیسے حجر اسود۔ (قس)

۲۔ اس حصہ میں عمل صالح کرنا مودی الی الجنۃ ہوگا۔ (عمدہ)

۳۔ اس حصہ کو قیامت میں جنت کا جز بنا دیا جائے گا۔ واللہ اعلم

"ما بين بيتي" بیت سے مراد قبر شریف یعنی روضہ اقدس ہے کیونکہ آپ ﷺ کی قبر شریف آپ کا گھر یعنی حجرۂ عائشہؓ ہے۔

"ومنبري على حوضي" اس منبر کو اللہ تعالیٰ حوض کوثر پر پہنچا دیں گے آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوں گے اور اپنی امت کو سیراب کریں گے۔

۶۸۵۸ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَابَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتْ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنْهَا وَأَمَدُهَا إِلَى الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَاللّٰهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی اور وہ گھوڑے چھوڑے گئے جوان گھوڑوں میں سے تیار کئے گئے تھے اس کی حد حفیاء سے ثنية الوداع تک تھی (حفياء بفتح الحاء المهملة وسكون الفا بعدها تحتيه مهموز ممدود موضع بينه وبين المدينة خمسة اميال او ستة) اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی حد (یعنی دوڑنے کا میدان) ثنية الوداع سے مسجد بنی زریق تک تھا اور حضرت عبداللہ ؓ ان لوگوں میں تھے جن لوگوں نے مقابلہ میں حصہ لیا تھا (شرکت کی تھی)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المواضع المذكورة فيه تدخل في لفظ المشاهد في الترجمة المذكورة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۹۰، ومر الحديث ص: ۵۹ تا ص: ۶۰، وص: ۴۱۰، مسلم ثانی ص: ۱۳۲، ابوداؤد فی الجہاد ص: ۳۴۸، ترمذی اول ص: ۲۰۳، نسائی ص: ۱۰۶ تا ص: ۱۰۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص: ۴۴۴، کے نیچے کی آخری سطر سے ص: ۴۴۵ تک۔

۶۸۵۹ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسٰي وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر ؓ کو نبی اکرم ﷺ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

یہ حدیث مختصر ہے تفصیل کتاب الاشربہ میں گذر چکی ہے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص: ۴۸۳، کی دوسری حدیث "حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى الخ".

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: على منبر النبي صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۰، ومر الحديث ص:۶۶۴، وص:۸۳۶، وص:۸۳۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم، ص:۴۷۶، "کتاب الاشربہ".

۶۸۶۰﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطَبَنَا عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آپ نے (یعنی میں نے) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے سنا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في المنبر.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۰۔

تشریح وهذا حديث اخرجه ابو عبيد في كتاب الاموال من وجه آخر عن الزهري فزاد فيه يقول هذا شهر زكاتكم فمن كان عليه دين فليودّه. (قس).

ونقل فيه عن إبراهيم بن سعد انه اراد شهر رمضان وقال ابو عبيد وجاء من وجه آخر انه شهر الله المحرم (عمده).

۶۸۶۱﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ كَانَ يُوضَعُ لِي وَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمِرْكَنُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے (غسل کے) لیے یہ لگن رکھی جاتی تھی اور ہم دونوں اس میں سے پانی لے کر غسل کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: لم ار احدا من الشراح ذكر وجه دخول هذا الحديث في هذا الباب غير ان واحدا منهم ذكر وقال ان مركن عائشةؓ الذي كانت تشرع فيه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومقدار مايكفيهما من الماء سنة ولا يوجد ذلك المركن الا بالمدينة انتهى (عمده).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۰، ومر الحديث ص:۳۹۔

تشریح بخاری شریف اول ص:۳۹، میں تصریح ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ (دونوں) ایک برتن سے غسل کرتے تھے۔

اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ شوہر اور بیوی ایک برتن سے غسل کر سکتے ہیں خواہ ایک ساتھ ہو یا یکے بعد دیگرے۔ واللہ اعلم۔

۶۸۶۲﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ.﴾

ترجمہ | حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے انصار اور قریش کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ (عہد و پیان) کرایا جو مدینہ میں ہے اور حضور اقدس ﷺ نے قبائل بنی سلیم کے لیے ایک مہینہ تک (نماز میں رکوع کے بعد) قنوت پڑھی جس میں ان قبائل (رعل، ذکوان، اور عصیہ) پر بددعا کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "في داري التي بالمدينة".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۹۰، وحديث انس حالف النبي صلى الله عليه وسلم بين الانصار وقريش الخ ص:۳۰۶، وص:۸۹۸۔

قوله وقنت شهرا يدعو على احياء من بني سليم مر الحديث ص:۱۳۶، ،،، وص:۱۷۳، وص:۳۹۳، وص:۳۹۵، وص:۴۳۱، وص:۴۴۹، وفي المغازي ص:۵۸۶، ،،، وص:۵۸۷، ،،، وص:۹۴۶۔

تشریح | مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۱۳۸، واقعہ بیر معونہ۔

۶۸۶۳﴿حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ.﴾

ترجمہ | ابو بردہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت عبد اللہ بن سلام ؓ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلو میں تمہیں اس پیالہ میں پلاؤں گا جس میں رسول اللہ ﷺ نے پیا ہے اور تم اس مسجد میں نماز پڑھو گے جس میں نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی ہے چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا اور انہوں نے مجھے ستو پلایا اور مجھ کو کھجور کھلائی اور میں نے ان کی مسجد میں نماز پڑھی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "وصليت في مسجده".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۹۰ تا ص:۱۰۹۱، ومر الحديث ص:۵۳۸۔

۶۸۶۴﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي

الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ.﴾

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ رات میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا (جبرئیل علیہ السلام) آیا اور آنحضور ﷺ اس وقت وادی عقیق میں تھے (فرشتہ نے کہا) اس بابرکت وادی میں نماز پڑھیے اور کہیئے کہ عمرہ اور حج (کی نیت کرتا ہوں) اور ہارون بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا (ان الفاظ کے ساتھ) عمرة في حجة یعنی عمرہ حج میں داخل ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: وهو بالعقيق، لانه داخل في مشاهده صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۹۱، ومر الحديث في الحج ص:۲۰۷، ایضاً ص:۳۱۴۔

تشریح کتاب الحج کی روایت میں عمرة وحجة کے بجائے وقل عمرة في حجة ہی ہے مطلب یہ ہے کہ آپ حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھ کر قران کر لیجئے، اس سے اقسام حج میں قران کی فضیلت پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔

۶۸۶۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ وَالْجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّأْمِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (احرام کے لیے) میقات مقرر کیا نجد والوں کے لیے قرن اور شام والوں کے لیے جحفہ اور مدینہ والوں کے لیے ذو الحلیفہ (یعنی ان مواقیت سے (بغیر احرام کے) مکہ کی طرف آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں)۔

"قال سمعت هذا" الخ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے یہ نبی اکرم ﷺ سے سنا اور مجھے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور یمن والوں کے لیے یلملم (میقات) ہے اور عراق والوں کا ذکر ہوا (یعنی کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ عراق والے کہاں سے احرام باندھیں؟) تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لم يكن عراق يومئذ، (اى لم يكن اهل العراق في ذلك الوقت مسلمين حتى يوقت لهم عليه الصلوٰة والسلام ميقاتا یعنی آنحضور ﷺ کے زمانہ میں عراق والے مسلمان نہیں ہوئے تھے کہ حضور اقدس ﷺ اہل عراق کے لیے میقات مقرر فرماتے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة لا تخفى لمن يتاملها.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۹۱، ومر الحديث في العلم ص:۲۵، وفي الحج ص:۲۰۶، وص:۲۰۷۔

تشریح وبلغني ان النبي صلى الله عليه وسلم الخ.

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مخبر یعنی راوی مجہول ہے؟ اس کا جواب علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ دیتے ہیں: ولا يقدح فيه قوله بلغني اذ هو عمن لم يعرف لانه انما يروى عن صحابي وهم عدول.

مزید کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم ص: ۱۹۰ تا ص: ۱۹۲۔

۶۸۶۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب (مکہ جاتے وقت) اخیر رات میں ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے آپ ﷺ سے (خواب میں) کہا گیا کہ آپ ایک مبارک وادی میں ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة لا تخفى لان ذاالحليفة ايضًا من مشاهده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولهٰذا قيل له انك فى بطحاء مباركة وبطحاء الوادى.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۹۱، ومر الحديث ص: ۲۰۸، وص: ۳۱۴۔

تشریح | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: قوله فى معرسه وهو اسم المكان من التعريس وهو المنزل الذى كان فى آخر الليل.

انتهت احاديث هٰذا الباب وهى اربعة وعشرون حديثاً كلها داخلة تحت ترجمته فبعون الله ولطفه ذكرنا وجوه المطابقات فيها على الفتح الا لهى والفيض الربانى فللّٰه الحمد اولا وآخرا ابدا دائمًا (عمده).

﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ ۳۸۵۲

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ (آل عمران: ۱۲۸)

(اے نبی) آپ کو اس معاملہ میں (یعنی کسی کے مسلمان ہونے یا کافر رہنے کے متعلق) کوئی دخل نہیں (خواہ علم کا دخل ہو یا قدرت کا بلکہ یہ سب حق تعالیٰ کے علم اور قبضہ میں ہے آپ کو صبر کرنا چاہئے)۔

۶۸۶۷ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَخِيرَةِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ

عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: اللّٰهم ربنا الخ اے اللہ ہمارے رب تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ فلاں کافر پر لعنت کر، فلاں کافر کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ليس لك من الامر شیٔ الآية.

تفصیل کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص: ۱۱۴ تا ص: ۱۱۵، وص: ۱۱۶۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۰۹۱، ومر الحدیث ص: ۵۸۲، وص: ۶۵۵۔

تشریح | ليس لك من الامر شیٔ سے صاف ظاہر ہو گیا کہ مشیت الٰہی میں دخل کسی مخلوق اور بندے کو نہیں یہاں تک کہ مقرب ترین بندے کو بھی نہیں، چہ جائے کہ کسی ولی کسی بزرگ کو اس کی مشیت میں دخیل سمجھ لیا جائے۔

﴿ بَابُ ۳۸۵۳ قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴾

وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے (سورہ کہف: ۵۴)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (العنکبوت: ۴۶).

اور تم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے بحث نہ کرو مگر اس طرح جو بہتر ہو (یعنی نرمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں اور ان کی کتابوں کا ادب و احترام رکھ کر)۔

۶۸۶۸ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تُصَلُّونَ فَقَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ مَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ وَيُقَالُ الطَّارِقُ النَّجْمُ وَالثَّاقِبُ الْمُضِيءُ يُقَالُ أَثْقِبْ نَارَكَ لِلْمُوقِدِ.﴾

ترجمہ | حضرت علی بن ابی طالب ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس رات کو تشریف لائے اور ان حضرات سے فرمایا کیا تم لوگ (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے؟ حضرت علی ﷛ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری جانیں اللہ کے قبضہ میں ہیں تو جب ہمیں اٹھانا چاہتا ہے تو ہمیں اٹھا دیتا ہے جب حضرت علی ﷛ نے آنحضور ﷺ سے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ گئے اور آپ ﷺ نے علی ﷛ کو کوئی جواب نہیں دیا پھر میں نے سنا جب آپ پیٹھ موڑ کر جا رہے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مار رہے تھے اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے: **وكان الإنسان اكثر شيء جدلا** اور انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔

"قال ابو عبدالله" امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ جو شخص رات میں تیرے پاس آئے وہ طارق کہلائے گا، اور قرآن میں جو طارق کا لفظ آیا ہے اس سے مراد ستارہ ہے اور اسی سورہ میں ثاقب کا لفظ آیا ہے اس کے معنی روشن، چمکنے والا، اہل عرب آگ سلگانے والے سے کہتے ہیں: **اثقب نارك** یعنی آگ روشن کر۔

تشریح | یہ اصل میں طَرْق سے از باب نصر اسم فاعل ہے جس کے معنی ہیں زور سے ٹکر مارنا کہ اس کی آواز سنائی دینے لگے اسی سے مِطرقہ بمعنی ہتھوڑا ہے، طرق الباب دروازہ کھٹکھٹانا پھر یہ لفظ رات میں آنے والے کے لیے مختص ہوا کیونکہ وہ اکثر اوقات دروازہ بند دیکھ کر اس کو پیٹتا ہے وغیرہ۔

ثاقب: درخشندہ، چمکنے والا، از باب نصر ثقوب سے اسم فاعل ہے بمعنی روشن ہونا، آگ کا روشن ہونا۔

۶۸۶۹﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ ﷛ نے بیان کیا کہ ہم ابھی مسجد (نبوی) میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو چنانچہ ہم لوگ آنحضور ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم (یہودیوں کے مدرسہ) بیت

المدراس پر پہونچے تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے اور انہیں آواز دی اور فرمایا اے جماعت یہود اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے اس پر یہودیوں نے کہا اے ابوالقاسم (ﷺ) آپ نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا میرا یہی مقصد تھا (کہ تم اقرار کرلو کہ میں نے اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا) تم اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے ان لوگوں نے کہا ابوالقاسم (ﷺ) آپ نے (اللہ کا پیغام) پہونچا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا یہی مقصد تھا پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ تم کو اس زمین (حجاز) سے جلا وطن کردوں (نکال دوں) پس تم میں سے جو کوئی اپنے مال کے عوض میں کوئی قیمت پاتا ہے تو اسے بیچ لے ورنہ جان لو کہ زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم بلغ اليهود ودعاهم الى الاسلام فقالوا بلغت ولم يذعنوا لطاعته فبالغ في تبليغهم و كرره وهذه مجادلة بالتي هي احسن.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۹۱ تا ص: ۱۰۹۲، ومر الحديث ص: ۴۴۹، وص: ۱۰۲۷۔

۳۸۵۴ ﴿بَابُ قولِهِ تعالىٰ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾

وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اس طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنا دیا

(یعنی بہترین امت جو افراط و تفریط سے پاک غایت اعتدال پر ہو) اور اس بات کا بیان جو نبی اکرم ﷺ نے (اپنی امت کو) جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم دیا اور جماعت اہل علم کی ہے (یعنی آنحضور ﷺ کی مراد جماعت سے علماء دین کی جماعت تھی)۔

۶۸۷۰﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدْلًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام (بارگاہ خداوندی میں) لائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائیگا کیا آپ نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا تھا تو نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ ہاں اے رب پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا نوح (علیہ السلام) نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ لوگ عرض کریں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا (کوئی پیغمبر نہیں آیا) پھر اللہ تعالیٰ (نوح علیہ السلام سے) فرمائیں گے تمہارے گواہ کون ہیں؟ نوح علیہ السلام کہیں کہ محمد (ﷺ) اور ان کی امت پھر تمہیں لایا جائے گا اور تم لوگ ان کے حق میں شہادت دو گے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: وکذٰلك جعلناکم امۃً وسطا بیان کیا کہ وسط بمعنی عدل ہے تا کہ تم گواہ رہو لوگوں پر اور رسول تم پر گواہ رہیں۔

"وعن جعفر" الخ اور جعفر بن عون سے روایت ہے (یعنی اسحاق بن منصور نے اس حدیث کو جعفر بن عون سے بھی روایت کیا) انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید خدری ﷛ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۹۲، ومر الحديث ص: ۴۷۰، وص: ۶۴۵۔

تشریح | والاستدلال بالآية على ان الاجماع حجة الخ (قس، عمده، فتح).

۳۸۵۵ ﴿بَابٌ إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوِ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ... ﴾

...فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.

جب کوئی عامل یا حاکم اجتہاد کرے اور لاعلمی کی وجہ سے حکم رسول (حدیث) کے خلاف کر جائے

(مطلب یہ ہے کہ کسی مقدمہ میں کوئی حاکم یا مفتی یا قاضی غور و فکر کر کے، کوشش کر کے حکم دے لیکن لاعلمی کی وجہ سے وہ حکم حدیث رسول کے خلاف نکلے) تو اس کا حکم مردود ہے (یعنی نافذ نہیں ہوگا) کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے (یعنی اسے رجوع کر لینا چاہئے)۔

۶۸۷۱ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ

الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هٰذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ.

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عدی الانصاری کے ایک صاحب (سواد بن غزیہ) کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی (عمدہ) ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں واللہ یا رسول اللہ ہم ایک صاع کھجور (عمدہ) دو صاع (خراب) کھجور کے عوض خرید لیتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کیا کرو لیکن (کھجور کو کھجور کے بدلے) برابر برابر خرید و یا اس (مخلوط خراب) کو بیچ دو اور اس کی قیمت سے دوسری (عمدہ) کو خرید و، یہی حکم تول کر بیچی جانے والی چیزوں کا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الصحابى اجتهد فيما فعل من غير علم فرده النبى صلى الله عليه وسلم ونهاه عما فعل.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۲، ومر الحديث ص:۲۹۳، وص:۳۰۸، وفى المغازى ص:۶۰۹۔

تشریح تمر جنیب: عمدہ کھجور، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متحد الجنس میں تفاضل وزیادتی جائز نہیں کھجور اعلیٰ ہو یا ادنیٰ تفاضل وزیادتی کے ساتھ فروخت کرنا ربوا کو مستلزم ہے جو حرام ہے اس سے بچنے کے لیے آنحضور ﷺ نے جائز طریقہ بتلایا کہ اس کو دو بیع کردو۔

مزید کے لیے نصر الباری جلد ہشتم ص:۳۰۷، دیکھئے۔

﴿بَابُ ۳۸۵۶ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ﴾

حاکم جب اجتہاد کرے (حق کی کوشش کرے) تو اسے ثواب ملے گا اجتہاد درست ہو یا خطا (بہر صورت ثواب ملے گا)

۶۸۷۲﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ﴾

ترجمہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب حاکم کوئی فیصلہ کرے اور اجتہاد کرے (یعنی حق بات معلوم کرنے کی پوری کوشش کرے) پھر وہ فیصلہ صحیح و درست ہو تو اس کے لیے دو اجر ہے اور جب کوئی فیصلہ کیا اور اجتہاد کر کے کیا پھر غلطی کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

"قال فحدثت" الخ یزید بن عبداللہ بن الہاد راوی نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اسی طرح مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔

"وقال عبد العزيز بن المطلب" الخ اور عبدالعزیز بن مطلب نے بیان کیا (یہ عبدالعزیز مدینہ کے قاضی تھے) ان سے عبداللہ بن ابی بکر نے (قاضی المدینہ ایضاً) انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

اس صورت میں یہ روایت مرسل ہوگی کیونکہ ابوسلمہ تابعی ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضح الابهام الذى فيه لانه لم يبين فيها كمية الاجر ولا كيفيته.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۲۔

تشریح یہاں حاکم اور قاضی سے وہ حاکم مراد ہے جو عالم ہو مجتہد ہو اب ایسے حاکم کو اصابت کی صورت میں دو ثواب ملتا ہے ایک محنت کا دوسرا اصابت کا اور مخطی کو صرف ایک اجر ملتا ہے کہ اس نے اپنی طاقت بھر محنت کی کوشش کی تو اس محنت کا ثواب ملتا ہے وقال النبى صلى الله عليه وسلم اذا اجتهد الحاكم فاصاب فله اجران واذا اخطا فله اجر واحد (قس).

۳۸۵۷ ﴿ بَابُ الْحُجَّةِ عَلٰى مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ ظَاهِرَةً ﴾

وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُورِ الْإِسْلَامِ

ان لوگوں کے خلاف دلیل کا بیان جن لوگوں نے کہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے تمام احکام ظاہر تھے

(یعنی ہر صحابہ کو معلوم رہتے تھے) اور اس بات کا بیان کہ بعض صحابہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (بعض وقت)

موجود نہیں رہتے تھے اور امور اسلام سے لاعلم رہتے تھے۔

تشریح وقال ابن بطال اراد الرد علی الرافضة والخوارج الذین یزعمون ان التواتر شرط فی قبول الخبر وقولهم مردود بما صح إن الصحابة کان یاخذ بعضهم عن بعض ویرجع بعضهم الی ما رواه غیره وانعقد الاجماع علی القول بالعمل باخبار الاحاد (قس، ایضا فتح الباری).

یعنی اس باب سے امام بخاریؒ کی غرض روافض وخوارج پر رد ہے جنہوں نے یہ سمجھا ہے کہ آنحضور ﷺ کے سارے احکام منقول ہیں نقل تواتر سے اور خبر واحد پر عمل درست نہیں امام بخاریؒ نے ان لوگوں کے اس خیال کی تردید کردی صحیح اور حق یہ ہے کہ خبر واحد پر عمل بالاتفاق جائز ہے۔

۶۸۷۳﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسٰى عَلٰى عُمَرَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ فَأْتِنِي عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.﴾

ترجمہ عبید بن عمیر نے بیان کیا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس حاضری کے لیے اجازت طلب کی (لیکن اجازت نہیں ملی) تو ابوموسیٰ ؓ یہ محسوس کر کے کہ حضرت عمر ؓ مشغول ہیں واپس چلے گئے پھر حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ کیا میں نے ابھی عبد اللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری ؓ) کی آواز نہیں سنی تھی؟ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو چنانچہ انہیں بلایا گیا تو عمر ؓ نے پوچھا آپ کو کس چیز نے آمادہ کیا جو آپ نے کیا؟ (یعنی آپ واپس کیوں چلے گئے انتظار کرنا چاہئے تھا؟) تو ابوموسیٰ ؓ نے کہا ہمیں ایسا ہی حکم دیا گیا ہے (یعنی آنحضور ﷺ سے ہمیں اسی طرح حکم ملا ہے کہ تین بار اجازت طلب کرو اگر اجازت نہ ملے تو لوٹ جاؤ) حضرت عمر ؓ نے فرمایا اس کے ثبوت پر گواہ لایئے ورنہ میں آپ کے ساتھ یہ (سختی) کروں گا چنانچہ حضرت ابوموسیٰ ؓ انصار کی ایک مجلس میں گئے (اور حاضرین مجلس سے پوچھا) تو لوگوں نے کہا اس کی شہادت تو ہم میں سب سے چھوٹا دے سکتا ہے (یعنی یہ ایسی مشہور بات ہے جس کو ہمارے بچے بھی جانتے ہیں) پھر حضرت ابوسعید خدری ؓ کھڑے ہوئے اور کہا بلاشبہ (آنحضرت ﷺ کی طرف سے) ہمیں اس کا حکم دیا جاتا تھا یہ سن کر حضرت عمر ؓ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم کا یہ حکم مجھ پر پوشیدہ رہا (یعنی مجھ کو معلوم نہ تھا) مجھ کو بازاروں کے خرید وفروخت نے غافل رکھا (یعنی تجارت کے لیے باہر نکلنے نے دربار سے غیر حاضر رکھا)۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان عمر رضى الله تعالىٰ عنه لما خفى عليه امر الاستئذان رجع الى قول ابى موسىٰ الاشعرى فى قوله قد كنا نؤمر بهٰذا اى بالاستئذان فدل هٰذا على ان خبر الواحد يعمل به وان بعض السنن كان يخفى على بعض الصحابة وان الشاهد منهم يبلغ الغائب ما شهد وان الغائب كان يقبله ممن حدثه ويعتمده ويعمل به. (عمده).

سوال وجواب: فان قلت طلب عمر رضى الله عنه البينة يدل على انه لا يحتج بخبر الواحد؟ قلت فيه دليل على انه حجة لانه بانضمام خبر ابى سعيد اليه لا يصير متواترًا(عمده).

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۹۲، ومر الحديث ص:۲۷۷، وص:۹۲۳۔

۶۸۷۴﴿حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْرَجِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الحَدِيْثَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ حدیث بیان کرتا ہے اور (قیامت کے روز) اللہ سے ملنا ہے (بات یہ تھی کہ) میں ایک مسکین شخص تھا پیٹ بھرنے پر (رات دن) رسول اللہ ﷺ کے پاس رہتا تھا اور حضرات مہاجرین کو بازاروں کے کاروبار مشغول رکھتے تھے اور حضرات انصار کو اپنے اموال کی دیکھ بال مشغول رکھتی تھی اور میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی چادر اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو پوری کرلوں پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے (اپنے سینے سے لگالے) تو وہ مجھ سے سنی ہوئی بات ہرگز نہیں بھولے گا چنانچہ میں نے اپنی چادر جو میرے جسم پر تھی پھیلادی، پس اس ذات کی قسم جس نے آنحضور ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا پھر تو آپ ﷺ کی کوئی حدیث جو میں نے آپ سے سنی کبھی نہیں بھولا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ابا هريرة اخبر عن النبى صلى الله عليه وسلم من اقواله وافعاله لاغاب عنه كثير من الصحابة ولما بلغهم ما سمعه قبلوه وعملوا به فدل على ان خبر الواحد يقبل ويعمل به وفيه حجة على اللذين يشترطون التواتر فى اخبار النبى صلى الله تعالىٰ عليه وآله وسلم.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۹۲ تا ص:۱۰۹۳، ومر الحديث ص:۲۲،،، وص:۲۷۴، وص:۳۱۶، وص:۵۱۵۔

﴿بَابُ ۳۸۵۸ مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيْرِ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حُجَّةً لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُوْلِ﴾

جو شخص نبی اکرم ﷺ کے انکار نہ کرنے کو حجت (دلیل) جانتا ہو اور رسول ﷺ کے علاوہ دوسرے کے انکار کو حجت نہ جانتا ہو

یعنی رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی بات کہی گئی یا کوئی کوئی کام کیا گیا جس پر رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوئی پھر بھی آنحضور ﷺ نے انکار نہیں فرمایا بلکہ سکوت فرمایا تو یہ تقریر رسولی ہے اور دین میں حجت ہے کالقرآن۔

مقصد غرضه ان تقرير الرسول صلى الله عليه وسلم حجة اذ هو نوع من فعله ولانه لو كان منكرا للزمه التغيير ولا خلاف بين العلماء في ذلك لانه صلى الله عليه وسلم لا يجوز له ان يرى احدا من امته يقول قولا او يفعل فعلا محظورا فيقرره عليه لان الله تعالى فرض عليه النهي عن المنكر الخ (عمده).

دوسرا جزء بالکلیہ قابل تسلیم نہیں اس لیے کہ غیر نبی مثلاً خلفاء راشدین کے سامنے کوئی بات کہی گئی یا کوئی کام کیا گیا اس پر کسی نے انکار نہیں کیا تو یہ اجماع سکوتی ہے اور حجت ہے۔

مزید تفصیل کے لیے نور الانوار وغیرہ کتب فقہ کا مطالعہ کیجیے۔

۶۸۷۵ ﴿حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ محمد بن منکدر نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ ؓ کو اس بات پر اللہ کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صائد (ابن صیاد) دجال ہے، میں نے کہا آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ (ہوسکتا ہے کہ ابن صیاد دجال نہ ہو بلکہ کوئی اور شخص ہو؟) حضرت جابر ؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر ؓ کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس پر قسم کھاتے سنا اور نبی اکرم ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۹۳، ومسلم شریف جلد ثانی فی الفتن ص: ۳۹۸، ابوداؤد شریف جلد ثانی ص: ۵۹۵۔

تشریح امام نوویؒ فرماتے ہیں يقال له ابن صياد وابن صائد وسمي بهما في هذه الاحاديث واسمه صاف الخ (شرح مسلم جلد ثانی ص: ۳۹۷)۔

یعنی ابن صیاد اور ابن صائد احادیث میں دونوں طرح منقول ہے اس کا نام صاف ہے قال العلماء وقصته مشکلة وامرہ مشتبه الخ (شرح نووی). علماء نے فرمایا ہے کہ اس کا قصہ بہت مشکل اور اس کا معاملہ مشتبہ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مسیح دجال جو مشہور ہے اور جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے وہ یہی ابن صیاد ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور؟ لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ دجال من الدجاجلہ ضرور ہے۔

اشکال: حدیث الباب سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن صیاد دجال ہے کیونکہ ابن صیاد اگر دجال نہ ہوتا تو آنحضور ﷺ حضرت عمر ؓ کو اس پر قسم کھانے سے ضرور منع فرماتے، اب یہاں اشکال یہ ہوتا ہے کہ بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز ص: ۱۸۰، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت گذر چکی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا دعنی یا رسول الله اضرب عنقه الخ یارسول مجھ کو چھوڑیے میں اس کی گردن مار دیتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر یہ وہی ہے (یعنی دجال ہے) تو تم اس پر ہرگز قابو نہیں پاؤ گے اور اگر وہ (یعنی دجال) نہیں ہے تو اس کے قتل میں تیرے لیے کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود آنحضرت ﷺ کو اس کے دجال ہونے میں شبہ تھا پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر ؓ کے قسم کھانے پر انکار کیوں نہیں فرمایا؟

جواب: آنحضور ﷺ کو مسیح دجال کی جو صفتیں اور علامتیں بتائی گئی تھیں ان میں سے بعض ابن صیاد میں پائی جاتی تھیں اس لیے ابتداء میں حضور اقدس ﷺ کو بھی تردد تھا چنانچہ تحقیق وتفتیش کے لیے ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے جس کی تفصیل کے لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت بخاری ص: ۱۸۰، اور نصر الباری جلد پنجم ص: ۲۰ تا ص: ۲۲، کا مطالعہ کیجئے۔

نصر الباری جلد پنجم ص: ۲۲، پر مزید اشکال وجواب ہے ملاحظہ فرمائیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ عند الجمہور ابن صیاد مسیح دجال تو نہیں ہے لیکن دجال من الدجاجلہ ضرور ہے مسلم شریف جلد ثانی میں ابن صیاد کے متعلق ایک طویل حدیث حضرت ابو سعید خدری ؓ سے مروی ہے دیکھ لینی چاہئے۔

۳۸۵۹ ﴿بَابُ الْأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالدَّلَائِلِ وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا﴾

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ فَدَلَّهُمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ.

ان احکام کا بیان جو دلائل سے پہچانے جاتے ہیں اور دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہوگی؟

اور نبی اکرم ﷺ نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان کئے پھر آپ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ان کی رہنمائی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے فرمائی کہ: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (سورہ زلزال: ۷)
جو شخص (دنیا میں) ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا الخ۔

اور نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں خود اسے نہیں کھاتا اور (اور دوسروں کے لیے) اسے حرام بھی نہیں قرار دیتا اور نبی اکرم ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھایا گیا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے استدلال کیا کہ گوہ حرام نہیں ہے۔

۶۸۷۶﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیوں کے ہیں (یعنی تین طرح کے لوگ گھوڑے پالتے ہیں) ایک شخص کے لیے باعث اجر (ثواب) ہے اور دوسرے کے لیے پردہ ہے اور تیسرے کے لیے وبال ہے (گناہ ہے) پس وہ جس کے لیے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہے وہ ہے جس نے اللہ کے راستہ میں (جہاد کے لیے) باندھ رکھا ہے اور اس کی رسی کو چراگاہ میں یا باغ میں (جس سے وہ بندھا ہوتا ہے) خوب دراز کر دیتا ہے (تاکہ خوب اچھی طرح چر سکے) وہ سب اس کے لیے نیکیاں بن جاتی ہیں اور اگر گھوڑے نے اپنی رسی توڑلی پھر ایک چکر یا دو چکر دوڑ گئے تو وہ اس کے نشانات قدم (جو زمین پر پڑیں) اور اس کی لید بھی مالک کے لیے نیکیاں ہوں گی (یعنی اجر و ثواب کے باعث ہوں گے قیامت کے دن) اور اگر کسی نہر سے گذرتے ہوئے اس میں سے مالک کے ارادہ کے بغیر پانی پی لیا تو

یہ بھی مالک کے لیے نیکیاں ہوں گی اور ایسے شخص کے لیے گھوڑا باندھنا (پالنا) باعث اجر و ثواب ہے۔

"ورجل ربطها تغنیا" الخ اور دوسرا شخص جس نے گھوڑا باندھا (یعنی پالا ہے) لوگوں سے بے نیاز رہنے اور (لوگوں کے سامنے سوال کرنے سے) بچنے کے لیے اور اللہ کا حق جو اس گھوڑے کی گردن اور اس کی پیٹھ کا ہے اسے بھی نہیں بھولتا ہے (اللہ کے حق سے مراد یہ ہے کہ اگر گھوڑا تجارتی ہے تو ان کی زکوٰۃ ادا کرے اور پیٹھ کا حق یہ ہے کہ تھکے ماندے، ضعیف کمزور مانگنے والے کو سواری کے لیے دے) تو گھوڑا ایسے شخص کے لیے پردہ ہے (یعنی مانگنے کی ذلت سے بچا، باعزت رہا)۔

"ورجل ربطها فخرا" الخ اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر اور ریا (نمائش) کے لیے باندھتا ہے تو یہ اس کے لیے وبال ہے (باعث عذاب ہے)۔

اور رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق (گدھوں کے متعلق) کوئی خاص حکم مجھ پر نازل نہیں فرمایا مگر یہ اکیلی جامع آیت جو عام ہے اور گدھوں کو بھی شامل ہے فمن یعمل مثقال ذرّۃ خیرا یرہٗ (یعنی جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا اسے بھی دیکھ لے گا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما بین امور الخیل وسئل عن الحمر عرف حکم الحمر بالدلیل وھو قولہ تعالیٰ فمن یعمل مثقال ذرّۃ خیرا یرہ الآیۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۹۳، ومر الحدیث ص:۳۱۹، وص:۴۰۰، وص:۵۱۴، وفی التفسیر ص:۷۴۱۔

تحقیق و تشریح مَرْج: بفتح المیم وبعد الراء الساکنۃ جیم چراگاہ جمع مروج از باب نصر مرج الدابہ چوپایہ کو چراگاہ میں چرنے کے لیے چھوڑنا، چراگاہ میں چرنا۔

طیلھا: بکسر الطاء المھملۃ وفتح التحتیۃ وہ لمبی رسی جس میں جانور کو باندھا گیا۔

مسئلہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تجارت کے گھوڑے پر زکوٰۃ ہے کما قال الامام الاعظمؒ۔

۶۸۷۷﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِي قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے متعلق سوال کیا کہ حیض سے کس طرح غسل کرے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا ایک کپڑا (ایک پھایہ) لے کر اس سے پاکی حاصل کرو خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس پھایہ سے کس طرح پاکی حاصل کروں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس سے پاکی حاصل کر اس خاتون نے پھر پوچھا یا رسول اللہ اس پھایہ سے کس طرح پاکی حاصل کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس سے پاکی حاصل کر حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مراد سمجھ گئی اور میں نے اس خاتون کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میں نے اس کو طریقہ بتا دیا (کہ خون کے مقام پر (یعنی شرمگاہ پر) اس کو پھیر لے تا کہ خون کی بدبو رفع ہو جائے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله توضئ بها فانه وقع بيانه للسائلة بما فهمته عائشة رضي الله عنها واقرها صلى الله عليه وسلم على ذلك لان السائلة لم تكن تعرف ان تتبع الدم بالفرصة يسمى توضؤا فلما فهمت عائشة غرضه بينت للسائلة ما خفي عليها من ذلك فالمجمل يوقف على بيانه من القرائن وتختلف الافهام في ادراكه (قس).

یعنی حضرت عائشہؓ بدلالت عقل مقصد سمجھ گئیں کہ پھایہ سے وضو یعنی غسل تو ہو نہیں سکتا تو توضئ سے آنحضور ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ غسل کے آخر میں اس پھایہ کو پھیر لو تا کہ خون کی بدبو دور ہو جائے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۹۳، ومر الحديث ص: ۴۵، ،، وص: ۴۵، مسلم اول ص: ۱۵۰، ابوداؤد ص: ۴۴، نسائی ص: ۲۹، ابن ماجہ ص: ۴۷۔

تشریح اس سوال کرنے والی خاتون کا نام اسماء ہے جیسا کہ ابوداؤد ص: ۴۴، میں تصریح ہے، حافظ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ خاتون اسماء بنت شکل بمعجمۃ وکاف مفتوحتین ثم لام ہیں۔

۶۸۷۸ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام حُفید بنت حارث بن حزن نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہوں کا حصہ ہدیہ بھیجی اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنے دسترخوان پر منگوایا چنانچہ آپ ﷺ کے دسترخوان پر انہیں کھایا گیا (یعنی آپ کے دسترخوان پر صحابہ نے گوہ بھی کھایا) لیکن نبی اکرم ﷺ نے گوہوں کو چھوڑ دیا جیسے آپ ﷺ ان (گوہوں) سے نفرت کرنے والے ہوں اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ ﷺ کے دسترخوان پر نہیں کھائی جاتی اور نہ ہی آپ ﷺ

کھانے کی اجازت دیتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة (قس).

امام بخاریؒ نے دلالت شرعیہ کی مثال دی کہ جب آنحضور ﷺ کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی اور آنحضور ﷺ نے منع نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ گوہ جائز ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۹۴، ومر الحديث ص:۳۵۰، وص:۸۱۱، وص:۸۱۲، وص:۸۱۳، وص:۸۳۱۔

تشریح | نصر الباری جلد ششم ص:۴۴۴، کا مطالعہ کیجئے نیز جلد دہم ص:۴۴۵، دیکھئے۔

۶۸۷۹﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا فَقَرَّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا (فرمایا شک راوی) ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر بیٹھا رہے (یعنی وہیں نماز پڑھ لے) اور آپ ﷺ کے پاس ایک طباق لایا گیا عبداللہ بن وہب نے کہا ایسا طباق جس میں مختلف قسم کی سبزیاں (لہسن، پیاز) تھیں آپ ﷺ نے اس میں بو محسوس فرمائی تو دریافت فرمایا تو اس سالن میں جو ترکاریاں ڈالی گئیں تھیں وہ آپ ﷺ کو بتا دی گئیں تو آپ ﷺ نے اپنے بعض صحابی کی طرف جو آپ کے ساتھ تھے اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کے پاس لے جاؤ پھر جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ ان صحابہ نے ان ترکاریوں کو کھانا پسند نہیں کیا تو فرمایا تم کھالو میں اس (فرشتہ) سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے۔

"وقال ابن عفير" الخ اور ابن عفیر نے (وهو سعيد بن كثير بن عفير شيخ المؤلف) عبداللہ بن وہب سے (بجائے ببدر) بیان کیا "اتى بقِدْرٍ فيه خضرات" اور امام لیث بن سعد اور ابو صفوان نے یونس سے قِدر (ہانڈی) کا قصہ نہیں بیان کیا مجھے معلوم نہیں کہ وہ زہری کا قول ہے یا حدیث ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبى صلى الله عليه وسلم لما امتنع عن

الخضرات المذكورة لاجل ريحها امتنع الرجل الذى كان معه فلما رآه قد امتنع قال له كل وفسر كلامه بقوله فانى اناجى من لا تناجى (عمده).

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۱۰۹۴، ومر الحدیث ص:۱۱۸، وص:۸۲۰۔

تشریح | مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص:۵۸ تا ص:۵۹۔

۶۸۸۰﴿حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ زَادَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ.﴾

ترجمہ | حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور کسی معاملہ میں کچھ گفتگو کی تو آنحضور ﷺ نے اس خاتون کو ایک حکم دیا (کہ پھر آنا) تو خاتون کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ اگر (میں پھر آؤں اور) آپ کو نہ پاؤں (یعنی اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کا وصال ہوجائے تو میں کیا کروں گی؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس آنا۔

"زاد لنا الحمیدی" الخ امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ حمیدی عبداللہ بن زبیر نے روایت میں ابراہیم بن سعد سے اتنا اضافہ کیا ہے کہ خاتون کی مراد اگر آپ کو نہ پاؤں سے موت تھی یعنی میں پھر آؤں اور آپ کی وفات ہوجائے تو میں کیا کروں؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تو تم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آجانا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة قال فى الكواكب ومناسبة هذا الحديث للترجمة انه يستدل به على خلافة أبى بكر لكن بطريق الاشارة لا التصريح (قس).

یعنی اس حدیث میں دلالت ہے آنحضور ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے کی۔

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۱۰۹۴، ومر الحدیث ص:۵۱۶، وص:۱۰۷۲۔

﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ﴾ ۳۸۶۰

وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هٰؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذٰلِكَ لَنَبْلُو عَلَيْهِ الْكَذِبَ.

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) سے (دین کی کوئی بات) نہ پوچھو

تشریح: علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: **هذه الترجمة حديث اخرجه احمد وابن ابى شيبة والبزار من حديث جابر رضى الله تعالىٰ عنه ان عمر رضى الله تعالىٰ عنه اتى بكتاب اصابه من بعض اهل الكتاب فقرأه عليه فغضب فقال لقد جئتكم بها بيضاء نقية لاتسألوهم عن شئ فيخبرونكم بحق فتكذبوا به اوبباطل فتصدقوا به، والذى نفسى بيده لو ان موسىٰ كان حيا ما وسعه الا ان يتبعنى (عمده ايضًا فتح)**

واما قوله تعالىٰ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ (سورہ یونس:۹۴) **فالمراد به من آمن منهم والنهى انما هو عن سؤال من لم يؤمن منهم.**

خلاصہ یہ ہے کہ یہ ترجمہ حدیث ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے توریت سے ایک صحیفہ لکھا اور آنحضور ﷺ کے پاس جب لائے تو آنحضور ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ شریعت کے متعلق اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو اس لیے کہ میں جو کتاب تمہارے پاس لایا ہوں وہ روشن صاف شفاف اور مکمل ہے، مگر چونکہ اس حدیث میں ایک راوی جابر جعفی ہے جو ضعیف ہے، اس لیے امام بخاریؒ نے اس حدیث کو صحیح بخاری میں ذکر نہیں فرمایا مگر اس کی مؤید صحیح حدیثیں ہیں اس لیے اس کو ترجمۃ الباب میں ذکر فرمادیا۔

"وقال ابو اليمان" الخ: اور (امام بخاریؒ کے شیخ) ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے امام زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ مدینہ میں قریش کی ایک جماعت سے حدیث بیان کرر ہے تھے (جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں حج کیا تھا) اور انہوں نے کعب احبار کا ذکر کیا تو کہا کہ بیشک یہ کعب ان سب لوگوں میں سب سے زیادہ سچا ہے (إن كان میں إن مخففہ من الثقیلہ ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے) جو قدیم کتاب توراۃ وانجیل کی باتیں بیان کرتے ہیں (یہ هؤلاء کی صفت ہے) اس کے باوجود ہم ان کی باتوں میں کذب (غلط بات) پاتے ہیں۔

(یہ مطلب نہیں کہ کعب احبار جھوٹ بولتے تھے بلکہ کتب سابقہ میں تحریف تھی تو ان کے نقل میں کبھی غلطی ہوجاتی تھی اس لیے اہل سنت والجماعت کے نزدیک کذب میں تعمد کی شرط نہیں ہے)۔

تشریح: یہود ونصاریٰ کی کتابوں میں تحریف ہوچکی تھی اب ان سے دین وشریعت کے معاملے میں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں اسے صحیح نہ سمجھ لیں حالانکہ وہ محرّف ہو، نیز اسی میں شریعت اسلام کی یا شارع علیہ السلام کی تحقیر بھی ہے کہ یہود ونصاریٰ یہ سمجھ لیں کہ ہم مسلمانوں سے زیادہ علم والے ہیں اس لیے اس باب میں قول محقق یہ ہے کہ عقائد وشرائع میں ان کی بات قطعاً نہ

سنی جائے البتہ وقائع اور اخبار میں جو ہمارے دین کے خلاف نہ ہو ان کی باتیں سننے اور ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ اسی بخاری کتاب الانبیاء ص:۴۹۱، میں حدیث گذر چکی ہے وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج الخ (اور بنی اسرائیل کی روایتیں بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں)۔

۶۸۸۱﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ الْآيَةَ﴾

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب (یہود) توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے لیے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے تھے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو بلکہ کہو آمنا باللہ الخ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس (حکم) پر جو ہماری طرف بھیجا گیا الآیہ (سورہ بقرہ آیت:۱۳۶)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم امرهم بعدم التصديق وعدم التكذيب فيقتضي ترك السؤال عنهم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۴، ومر الحدیث فی التفسیر ص:۶۴۴، ویاتی ص:۱۱۲۵۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۳۸۔

۶۸۸۲﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ تَقْرَؤُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللّٰهِ وَغَيَّرُوهُ وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا (اے مسلمانوں تم) اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) سے کسی چیز کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو (کیف استفہام انکاری ہے) جبکہ تمہاری وہ کتاب جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی (قرآن مجید) نئی کتاب ہے جسے تم پڑھتے ہو خالص ہے کوئی آمیزش نہیں (کوئی تحریف وتبدیلی نہیں ہوئی) اور بیشک اللہ نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب میں تبدیلی کر دی ہے اور اس کو بدل ڈالا ہے اور اپنے ہاتھوں سے اپنا خیال لکھا اور

کہا یہ اللہ کی طرف سے ہے تا کہ اس کے عوض معمولی قیمت (یعنی دنیا کا مال) حاصل کرلیں تمہارے پاس جو علم آیا ہے کیا وہ تم کو اہل کتاب سے پوچھنے کو منع نہیں کرتا ہے؟ واللہ ہم تو نہیں دیکھتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے کوئی ایک تم سے اس کے متعلق پوچھے جو تم پر نازل کیا گیا۔

(مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن حکیم کے مضمون تم سے نہیں پوچھتے حالانکہ قرآن حکیم آخری کتاب ہے جو قیامت تک منسوخ نہیں ہوگی اور اس میں کچھ تغیر وتبدل بھی نہیں ہوا بالکل محفوظ ہے جب اہل کتاب ایسی کتاب کی قدر نہیں کرتے اور اپنی محرف کتابوں پر نازاں رہکر تم سے کوئی بات دریافت نہیں کرتے تو تم کو کیا خبط سوار ہوا ہے کہ ان سے دین کی باتیں پوچھتے ہو دیکھو تمہاری شریعت میں سب کچھ موجود ہے اس پر عمل کرو ان سے پوچھنے کی ضرورت نہیں)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۹۴، ومر الحدیث ص:۳۶۹، وص:۱۱۲۲۔

۳۸۶۱
﴿بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّحْرِيْمِ...﴾

...إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ وَكَذٰلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ حِيْنَ أَحَلُّوا أَصِيْبُوا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

نبی اکرم ﷺ کا کسی چیز سے لوگوں کو منع کرنا تحریم پر محمول ہوگا (وہ حرام ہوگا)

مگر جس کا مباح ہونا (قرائن سے یا دوسرے دلائل سے) معلوم ہوجائے اور اسی طرح آپ ﷺ کے حکم کا معاملہ ہے (کہ آنحضور ﷺ کا امر یعنی حکم وجوب پر محمول ہوگا امتثال واجب ہوگا مگر جب قرینہ صارفہ یا دلیل سے معلوم ہوجائے کہ یہ امر وجوب کے لیے نہیں ہے تو اس صورت میں امر اباحت واستحباب پر محمول ہوگا) جیسے حجۃ الوداع میں آنحضور ﷺ کا ارشاد جب صحابہ نے (عمرہ کرکے) احرام کھول دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اصیبوا من النساء اپنی عورتوں کے پاس جاؤ (یعنی اپنی بیویوں سے جماع کرو) حضرت جابر ﷺ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے صحابہ پر جماع کرنا واجب نہیں کیا بلکہ صحابہ کے لیے عورتوں کو حلال یعنی مباح کردیا تھا، اور ام عطیہ ؓ نے فرمایا کہ ہمیں جنازہ کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن ہم پر یہ حکم لازم نہیں کیا گیا (یعنی حرام نہیں ہے)۔

تشریح مقصد یہ ہے کہ اصل میں امر وجوب کے لیے ہے اور نہی تحریم کے لیے موضوع ہے مگر جہاں قرائن اور دوسرے دلائل سے معلوم ہوجائے کہ وجوب وتحریم مقصود نہیں ہے تو وہاں امر استحباب واباحت پر محمول ہوگا اور نہی کراہت پر۔

۶۸۸۳﴿حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلٰى نِسَائِنَا فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ قَالَ وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَحَرَّكَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ فَحِلُّوا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.﴾

ترجمہ عطار (ابن ابی رباح تابعی) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا اس وقت میرے ساتھ اور لوگ بھی تھے (كان القياس ان يقول معي لكنه التفات (قس)) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے خالص حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرہ کا احرام نہ تھا عطار نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ تشریف لائے پھر جب ہم لوگ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حلال ہونے یعنی احرام کھولنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ احرام کھول ڈالو اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ، عطار نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر صحبت کرنا واجب نہیں کیا بلکہ ان کے لیے صرف حلال کیا پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ہم لوگوں میں یہ بات ہو رہی ہے کہ عرفہ پہونچنے میں صرف پانچ دن رہ گئے ہیں پھر بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی بیویوں کے پاس جانے کا حکم دیا تو کیا ہم عرفات میں اس حالت میں جائیں گے کہ ہمارے ذکر سے مذی یا منی ٹپک رہی ہو۔ عطار نے بیان کیا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے حرکت دے کر بتایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سب میں اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور سب سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میرے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہوتا تو میں بھی حلال ہو جاتا میں بھی تمہاری طرح احرام کھول ڈالتا پس تم حلال ہو جاؤ اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ نہ لاتا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر ہم لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی اور اطاعت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان امره صلى الله عليه وسلم باصابة النساء لم يكن على الوجوب ولهذا قال ولم يعزم عليهم ولكن احلهن اى النساء لهم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۴ تا ص:۱۰۹۵، ومر الحديث ص:۲۱۱، وص:۲۱۳، وص:۲۲۳، وص:۲۳۹، وص:۳۴۰، وص:۶۲۴، وص:۱۰۷۳۔

۶۸۸۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مغرب کی نماز سے پہلے (سنت کی دو رکعتیں) پڑھو آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ میں فرمایا جو شخص پڑھنا چاہے آپ ﷺ نے مکروہ جانا کہ لوگ اس کو سنت (مؤکدہ) نہ سمجھ لیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله: لمن شاء، فان فيه اشارة الى ان الامر حقيقة فى الوجوب الا اذا قامت قرينة تدل على التخيير بين الفعل والترك وقوله: "لمن شاء" اشارة اليه فكان هذا صارفاً عن الحمل على الوجوب.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۵، ومر الحديث ص:۱۵۷۔

تشریح حدیث پاک میں "لمن شاء" سے صاف معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں ضروری نہیں اس مسئلہ میں اقوال ائمہ کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص:۲۴۵، "اقوال ائمہ"۔

﴿بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِخْتِلَافِ﴾ ۳۸۶۲

احکام شرعیہ میں اختلاف کی کراہت کا بیان

(یعنی کتاب وسنت میں اختلاف کی ناپسندیدگی)

۶۸۸۵ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَلَّامًا.﴾

ترجمہ | جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن پڑھا کرو جب تک تمہارے دل ملے رہیں (تمہارے اصحاب کا اتفاق ہو) اور جب تم میں اختلاف ہو جائے تو خاموشی سے اٹھ جاؤ۔

(جھگڑا فساد سے اجتناب کرو دوسرے ساتھی کے قرأت کا نہ اقرار کرو نہ انکار)۔

"قال ابو عبداللہ" ابوعبداللہ یعنی امام بخاریؒ نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے سلام بن مطیع سے سنا ہے، (اس سے امام بخاریؒ نے فضائل قرآن کی اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جو بخاری ص:۷۵۷، میں ہے "حدثنا عمرو بن علی قال حدثنا عبدالرحمٰن بن مهدی قال حدثنا سلام بن ابی مطیع الخ بخاری ثانی ص:۷۵۷)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۹۵، ومر الحدیث ص:۷۵۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص:۵۹، کی تشریح۔

۶۸۸۶﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | حضرت جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگے اور جب دل اچاٹ ہو جائے تو اٹھ جاؤ (یعنی تلاوت موقوف کردو)۔

"قال ابو عبداللہ" امام بخاریؒ۔ نے کہا اور یزید بن ہارون نے ہارون اعور کے واسطہ سے بیان کیا کہا ہم سے ابوعمران الجونی نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۹۵، ومر الحدیث ص:۷۵۷،۱۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص:۵۹، کی تشریح۔

۶۸۸۷﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالإِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا اور اس وقت گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب ؓ بھی تھے اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا کہ آؤ میں تم لوگوں کے لیے ایک ایسا مکتوب لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے حضرت عمر ؓ نے (لوگوں سے) فرمایا بلاشبہ (اس وقت) نبی اکرم ﷺ پر مرض (تکلیف) کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن مجید موجود ہے تو ہمیں (ہدایت کے لیے) اللہ کی کتاب کافی ہے گھر کے لوگوں میں اختلاف ہو گیا اور جھگڑنے یعنی بحث کرنے لگے ان میں سے بعض نے کہا آنحضور ﷺ کے قریب (لکھنے کا سامان دوات قلم) کر دو رسول اللہ ﷺ تمہارے واسطے ایسی تحریر (وصیت نامہ) لکھ دیں گے کہ اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے اور ان حاضرین میں سے بعض وہی بات کہنے لگے جو حضرت عمر ؓ نے فرمایا تھا پھر جب نبی اکرم ﷺ کے پاس بہت شور و اختلاف کرنے لگے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔

"قال عبید اللّٰہ" الخ عبید اللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے بیشک مصیبت بہت بڑی مصیبت وہ ہے جو لوگوں کے اختلاف و شور کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی اس تحریر کے درمیان حائل ہو گئی (یعنی مکتوب نہ لکھوانے دی)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۵، ومر الحدیث ص:۲۲، وص:۴۲۹، وص:۴۴۹، وص:۶۳۸، وص:۸۴۶، ومسلم ثانی ص:۴۲، ایضاً نسائی فی العلم۔

تشریح مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۵۲۲ تا ص:۵۲۴، نیز نصر المنعم ص:۲۸۵ تا ص:۲۹۰، ضرور دیکھئے۔

۳۸۶۳
﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَمْرُهُمْ شُورٰى بَيْنَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾

وَأَنَّ الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ لِقَوْلِهِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَشَاوَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْمُقَامِ وَالْخُرُوجِ فَرَأَوْا لَهُ الْخُرُوجَ فَلَمَّا

لَبِسَ لَأْمَتَهُ وَعَزَمَ قَالُوا أَقِمْ فَلَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ يَلْبَسُ لَأْمَتَهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَشَاوَرَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ فِيمَا رَمَى بِهِ أَهْلُ الْإِفْكِ عَائِشَةَ فَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ فَجَلَدَ الرَّامِينَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى تَنَازُعِهِمْ وَلٰكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ وَكَانَتِ الْأَئِمَّةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُونَ الْأُمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا فَإِذَا وَضَحَ الْكِتَابُ أَوِ السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ إِلَى غَيْرِهِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى أَبُو بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدُ عُمَرُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ فَرَّقُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَأَرَادُوا تَبْدِيلَ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَشُورَةِ عُمَرَ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: اور ان (مسلمانوں) کے معاملات آپس میں مشورہ سے طے ہوتے ہیں

تشریح شوریٰ: بروزن بشریٰ مصدر ہے، از باب مفاعلت بمعنی مشورہ کرنا، مشورہ سے کام کرنا اللہ کو پسند ہے دین کا ہو یا دنیا کا نبی اکرم ﷺ مہمات امور میں برابر صحابہ ﷺ سے مشورہ فرماتے تھے البتہ مشورہ کی ضرورت ان کاموں میں ہے جو قرآن وسنت میں منصوص نہ ہوں اور یہ بھی ضروری ہے کہ مشورہ عاقل وعابد سے لیا جائے۔

وشاورهم في الأمر (آل عمران:۱۵۹) اور ان سے معاملات میں مشورہ لیتے رہئے، شاور باب مفاعلت سے امر کا صیغہ ہے۔

"وإنّ المشاورة قبل العزم والتّبيّن" الخ اور مشورہ پختہ ارادہ کرنے اور معاملہ کی وضاحت سے پہلے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب آپ ﷺ پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ پر بھروسہ رکھئے، اور جب رسول اللہ ﷺ (مشورہ کے بعد) کسی بات کا پختہ ارادہ کرلیں تو کسی انسان کو اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنا درست نہیں اور نبی اکرم ﷺ نے جنگ احد کے موقعہ پر صحابہ ﷺ سے مدینہ میں رہ کر مدافعت کرنے یا باہر نکل کر مدافعت کرنے کے بارے میں مشورہ کیا اور

صحابہ نے باہر نکلنے کا مشورہ دیا پھر جب حضور ﷺ نے ہتھیار پہن لیا اور باہر نکلنے کا ارادہ فرمالیا تو بعض صحابہ نے کہا مدینہ میں رہ کر مقابلہ کریں لیکن حضور ﷺ نے عزم کے بعد ان کی طرف توجہ نہیں دی (یعنی حضور ﷺ نے ان کی بات نہیں سنی) اور فرمایا کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ ہتھیار پہننے کے بعد پھر اتارے تا آنکہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے۔

"وشاور عليا واسامة" الخ اور آنحضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ فرمایا اس معاملے میں جو اہل افک نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی حضور ﷺ نے ان دونوں کی باتیں سنیں یہاں تک کہ قرآن نازل ہوا اور آپ ﷺ نے تہمت لگانے والوں کو کوڑے لگوائے اور ان کے اختلاف کی طرف التفات نہیں فرمایا (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ میں جو اختلاف رائے تھا آپ ﷺ نے اس اختلاف کی طرف توجہ نہیں کی) لیکن اللہ نے جو حکم دیا اس کے مطابق فیصلہ فرمایا، اور نبی اکرم ﷺ کے بعد ائمہ امور مباحہ میں امانت دار علماء سے مشورہ لیا کرتے تھے تاکہ ان میں جو سب سے زیادہ آسان ہو اسے اختیار کریں لیکن جب کتاب یا سنت میں کوئی حکم مل جاتا تو اس کے غیر کی طرف نہیں بڑھتے (تجاوز نہیں کرتے) نبی اکرم ﷺ کی اقتدار میں (یعنی حضور اقدس ﷺ کی اقتدا کرتے کیونکہ حضور ﷺ کی پیروی رائے اور قیاس سب پر مقدم ہے)۔

"ورای ابو بكر الصديق رضی الله عنه" الخ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جنگ کرنا مناسب (جائز) سمجھا جو لوگ زکوٰۃ روکتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ان لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے؟ اور رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا ہے: امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا الخ مجھے لوگوں سے جنگ کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا إله الا الله کہہ لیں تو جب وہ لا إله إلا الله محمد رسول الله کا اقرار کرلیں گے تو انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچالیا (محفوظ کرلیا) إلا بحقها ای من قتل نفس او حدّ الخ یعنی اسلام قبول کرنے کے بعد بھی قصاص وغیرہ کا حکم جاری ہوگا۔

"وحسابهم على الله" اور ان (کے دلوں کی باتوں) کا حساب اللہ پر رہے گا۔

"فقال ابو بکرؓ" الخ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ میں تو ان لوگوں سے ضرور جنگ کروں گا جو ان فرض کو الگ الگ کریں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک کیا تھا (یعنی نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا تو میں جنگ کروں گا کہ دونوں فرض قطعی ہے) پھر اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے مشورہ کی طرف توجہ نہیں دی کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا حکم موجود تھا کہ جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کریں اور دین کے احکام میں تبدیلی کا ارادہ کریں اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا جو اپنا دین بدل دے (اسلام سے پھر جائیں) اسے قتل کرڈالو۔

"وكان القراء اصحاب مشورة" الخ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشیر کار قرآن مجید کے عالم حضرات ہی ہوتے خواہ بوڑھے ہوں یا جوان اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کے کسی حکم کو سن کر فوراً رک جانے والے تھے (اس کے بعد کسی کا

مشورہ اور حکم نہیں سنتے)۔

۶۸۸۸﴿حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ. وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ.﴾

ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی عروہ بن زبیر اور سعید بن میںب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ۔ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے کہ جب تہمت لگانے والوں نے حضرت عائشہؓ کے متعلق کہا جو کچھ کہا (یعنی تہمت لگائی) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا کیونکہ اس وقت تک اس معاملے میں وحی رکی رہی آنحضور ﷺ اپنی بیوی کو جدا کرنے کے سلسلہ میں ان دونوں سے مشورہ طلب کر رہے تھے تو اسامہ ؓ نے وہی مشورہ دیا جو آنحضور ﷺ کی اہلیہ کی پاکدامنی جانتا تھا (یعنی حضرت اسامہ ؓ نے صاف کہا یا رسول اللہ یہ سب جھوٹ و بہتان ہے حضرت عائشہؓ پاکدامن اور معصوم ہیں) اور لیکن حضرت علی ؓ نے کہا اللہ نے کوئی تنگی نہیں رکھی ہے (آپ پر کوئی پابندی عائد نہیں کی ہے) اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں اور آپ باندی (بریرہؓ) سے دریافت فرمالیں وہ آپ کو سچ سچ بتادے گی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہؓ کو بلایا اور پوچھا کیا تم نے کبھی کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے (عائشہؓ کی) پاکدامنی میں شک ہوا ہو بریرہ نے کہا میں نے کبھی اس کے سوا کچھ نہیں دیکھا کہ وہ (حضرت عائشہؓ) کم عمر لڑکی ہیں اپنے گھر والوں کے آٹے گوندھ کر سو جاتی ہیں پھر گھر کی بکری آکر اسے کھا جاتی ہے اس کے بعد آنحضور ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے مسلمانو! اس شخص کے مقابلہ میں میری کون مدد کرے گا جس کی طرف سے مجھے میری بیوی کے بارے میں تکلیف پہونچی ہے خدا کی قسم میں نے اپنی بیوی کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا ہے پھر آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کی برأت و پاکدامنی کا ذکر فرمایا۔

"وقال ابو اسامة" الخ اور حماد بن اسامہ نے ہشام بن عروہ سے نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۹۵ تا ص: ۱۰۹۶، ومر الحديث ص: ۳۵۳، وص: ۳۵۹، وص: ۳۶۳، وص: ۳۷۰، وص: ۴۰۳، فی المغازی ص: ۵۷۳، وص: ۵۹۳، فی التفسیر ص: ۶۷۹، وص: ۶۹۹، وغیرہ۔

تشریح امام بخاریؒ پر تعجب ہے کہ باب قائم کیا ہے مشورہ کا فرمایا باب قول الله تعالٰی و امرهم شوریٰ بینهم اور اس کے ضمن میں مانعین زکوٰۃ کا واقعہ ذکر کیا حالانکہ اس قصہ میں کوئی مشورہ نہیں ہوا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق ﷛ نے اپنی ذاتی رائے کے مطابق حکم دیا جس پر حضرت عمر ﷛ وغیرہ نے اعتراض بھی کیا کما مر فی الحدیث۔

چنانچہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: هذا غير مناسب في هذا المكان لانه ليس من باب المشاورة وانما هو من باب الراى وهذا مصرح فيه بقوله فلم يلتفت الى مشورة الخ (عمده).

۲؎ افک عائشہؓ کے متعلق مفصل مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص: ۲۰۲، حدیث الافک مع تشریحات ص: ۲۱۶، تک۔

۶۸۸۹﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي فَأَذِنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب کیا اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا تم لوگ مجھے کیا مشورہ دیتے ہو ان لوگوں کے بارے میں جو میری بیوی کو بدنام کرتے ہیں حالانکہ ان کے بارے میں مجھے کوئی بری بات کبھی نہیں معلوم ہوئی اور عروہ سے روایت ہے عروہ نے بیان کیا کہ جب حضرت عائشہؓ کو اس واقعہ کا علم ہوا (کہ کچھ لوگ انہیں متہم کر رہے ہیں) تو حضرت عائشہؓ نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے اپنے والد کے گھر جانے کی اجازت دیں گے؟ تو آنحضور ﷺ نے انہیں اجازت دی اور حضور ﷺ نے ان کے ساتھ ایک لڑکے کو بھیجا اور انصار میں سے ایک صاحب (حضرت ابو ایوب انصاری ﷛) نے کہا سبحانك ما يكون لنا الخ تیری ذات پاک ہے اے اللہ ہمارے لیے مناسب نہیں (ہم کو زیبا نہیں) کہ اس طرح کی باتیں کریں معاذ اللہ یہ تو بڑا بہتان ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وقال ما تشيرون عليّ الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۹۶۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم "حدیث الافک"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کِتَابُ الرَّدِّ عَلَی الجَهمِیَّةِ وَغَیرِهِم التَّوحِیدُ

جہمیہ وغیرہ پر رد اور توحید کا بیان

تشریح یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب توحید کا عطف کتاب پر ہو۔

ہمارے ہندوستانی نسخوں میں عنوان اسی طرح ہے جو مذکور ہوا اور یہی روایت مستملی میں ہے جیسا کہ علامہ قسطلانی کہتے ہیں: وزاد المستملی الرّد علی الجهمية. لیکن فربری سے منقول اکثر نسخوں میں عنوان صرف کتاب التوحید ہے اور یہی عنوان صحیح بخاری کے اکثر شروح معتبرہ مشہورہ مثلاً عمدۃ القاری، فتح الباری، ارشاد الساری اور کرمانی (الکواکب الدراری) میں ہے اور اس کے بعد ہے "باب ما جاء فی دعاء النبي صلی اللہ علیہ وسلم امته الخ.

البتہ شرح ابن بطال میں عنوان ہے: "کتاب التوحید والرد علی الجهمية وغيرهم" پھر باب ما جاء الخ ہے۔

علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لما فرغ البخاری رحمه الله تعالیٰ من مسائل اصول الفقه شرع فی مسائل اصول الکلام وما یتعلق بها وبذلك ختم کتابه (الکواکب الدراری) یعنی جب امام بخاریؒ اعمال کے بیان سے فارغ ہوئے تو عقائد کا بیان شروع کیا گویا ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کی تا کہ کتاب کا خاتمہ اعلیٰ اور اشرف پر ہو وختامه مسك اس کا خاتمہ مشک ہے۔ بدعتیوں کے سرکردہ چار فرقے ہیں جیسا کہ حافظ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وقال ابن حزم فی کتاب الملل والنحل فرق المقرين بملة الاسلام خمس، اهل السنة ثم المعتزلة ومنهم القدريه ثم المرجئة ومنهم الجهمية والکرامية ثم الرافضة ومنهم الشيعة ثم الخوارج الخ (فتح) خلاصہ یہ ہے کہ اخیر کے چار فرقے فرقہ مبتدعہ ضالہ ہیں: معتزلہ، مرجئہ، روافض اور خوارج، ان بدعتیوں میں سے خوارج کا بیان کتاب الفتن میں اور روافض کا بیان کتاب الاحکام میں گذر چکا اب یہاں کتاب التوحید میں معتزلہ وقدریہ اور جہمیہ کا رد فرما رہے ہیں، عنوان میں اگرچہ صرف جہمیہ کا ذکر ہے لیکن اس وقت کے تمام

مبتدعین کا رد فرمایا ہے جس کی جانب وغیرھم کہہ کر اشارہ فرمایا ہے، ان فرقوں میں جہمیہ کا ضرر سب سے زیادہ تھا اس لیے خصوصیت سے اس کا ذکر عنوان میں کیا ہے۔ جهمية: بفتح الجيم وسكون الهاء وبعد الميم تحتيه مشددة وهم طوائف ينسبون الى جهم بن صفوان من اهل الكوفه (قس) یعنی یہ ایک فرقہ مبتدعہ ہے جو جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے یعنی اس فرقہ کا بانی جہم بن صفوان جو انتہائی گمراہ بدعتی تھا ہشام بن عبدالملک کی خلافت میں ظاہر ہوا تھا یہ شخص اتنا سخت گمراہ تھا کہ امیر المؤمنین فی الحدیث عبداللہ بن المبارکؒ نے فرمایا

ولا اقول بقول الجهم إن له　　قولا يضارع قول الشرك احيانا

(فتح الباری)

وعن ابن المبارك انا لنحكي كلام اليهود والنصارى ونستعظم ان نحكي قول جهم (فتح الباری)

وحكى عن المسايره عن الامام ابي حنيفةؒ انه قال له بعد ما ناظره في مسئلة اخرج عني يا كافر (لامع)

بالآخر یہ بدعتی جہم بن صفوان ۱۳۰ھ یا ۱۲۸ھ میں مارا گیا۔

مزید تشریح وتفصیل کے لیے فتح الباری کا مطالعہ کیجئے۔

اب یہ فرقے تقریباً ختم ہو گئے کہیں کہیں دو چار معتزلی و خارجی ہوں تو ان سے خطرہ نہیں اب اس دور میں بالخصوص ہندوستان میں تدریس و تصنیف میں قادیانوں اور نیچریوں نیز قبر پرستوں کے رد کی ضرورت ہے۔

۳۸۶۴ ﴿بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَه إِلَى تَوْحِيدِ اللّٰهِ تبارَكَ وَتعَالٰى﴾

ان روایات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کی دعوت دی

تشریح: امام بخاریؒ نے اس کتاب التوحید میں اٹھاون ابواب قائم کر کے فرق مبتدیہ میں سے کسی نہ کسی فرقہ کا رد فرمایا ہے۔

توحید اللہ: وهو الشهادة بان الله اله واحد (عمده) اس بات کی شہادت دینا کہ معبود برحق ایک ہے۔

۶۸۹۰﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ح وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ نَحْوَ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلٰى أَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فَإِذَا عَرَفُوا ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فَقِيرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اموالِ النَّاسِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے معاذ ؓ کو یمن کی طرف بھیجا۔ دوسری سند، امام بخاریؒ نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسودؒ نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن امیہ نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن صیفی سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ ابو معبد سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے فرمایا کہ جب نبی اکرم ﷺ نے معاذ بن جبل ؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہل کتاب میں سے ایک قوم (یہود) کی طرف جا رہے ہو تو سب سے پہلے انہیں اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو ایک مانیں (یعنی سب سے پہلے توحید کی دعوت دینا جو سورہ اخلاص میں ہے) جب وہ اس کو سمجھ لیں (کہ اللہ ایک ہے) تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ نے ایک دن اور رات میں (یعنی روزانہ) ان پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو انہیں بتا دو کہ اللہ نے ان پر ان کے اموال میں زکوٰۃ بھی فرض کی ہے جو ان کے مالدار سے لی جائے گی اور ان کے فقیر پر لوٹا دی جائے گی (جو ان میں محتاج اور غریب ہیں انہیں دے دیجائے گی) تو جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ لو اور زکوٰۃ میں ان کے عمدہ عمدہ مال سے پرہیز کرنا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله تدعوهم الى ان يوحدوا الله تعالٰى.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۶، ومر الحديث ص:۱۸۷، وص:۱۹۶، وص:۳۳۱، وص:۶۲۳۔

۶۸۹۱ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ. ﴾

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ انہوں نے (یعنی میں نے) عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا (اللہ کا حق اس کے بندوں پر) یہ ہے کہ بندے اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم فرمایا یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ان يعبدوه" لان معناه ان يوحدوه ولهذا عطف عليه بالواو التفسيرية.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۹۶ تا ص:۱۰۹۷ ومر الحديث ص:۴۰۰، وص:۸۸۲، وص:۹۲۷، واخرجه مسلم في الايمان۔

تشریح | حق العباد على الله الخ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جو وعدہ فرمایا ہے وہ پورا کرے گا اللہ کا وعدہ سچا ہے ورنہ عقلاً اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں وہ مالک ہے مالک پر مملوک کا کوئی حق نہیں۔

یا یہ بطور مشاکلت ہے پہلے فرمایا گیا تھا ما حق الله على العباد اسی کے مشاکلت میں فرمایا ما حق العباد على الله.

۶۸۹۲﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ زَادَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک دوسرے شخص (قتادۃ بن النعمان) کو بار بار قل هو الله احد پڑھتے سنا (غالباً حضرت قتادہ بن نعمان رات کو تہجد کی ایک رکعت میں سورہ اخلاص بار بار پڑھتے تھے) جب صبح ہوئی تو سننے والے شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس طرح واقعہ بیان کیا کہ جیسے وہ سامع اس سورہ کا پڑھنا کم درجہ کی عبادت سمجھتا تھا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

"زاد اسماعيل بن جعفر" الخ اسماعیل بن جعفر نے امام مالکؒ کے حوالہ سے یہ اضافہ کیا ہے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے ابوسعید خدری ﷺ سے کہ میرے (اخیافی) بھائی قتادہ بن نعمان نے مجھے خبر دی نبی اکرم ﷺ سے (یعنی نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے روایت کی)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صرح فيه من وصف الله بالاحدية.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۹۷، مر الحديث ص:۷۵۰، وص:۹۸۳۔

تشریح | لتعدل ثلث القرآن: لان القرآن على ثلاثة انواع احكام وقصص وصفات وسورة الاخلاص في الصفات (عمده).

یعنی قرآن مجید کے تین حصے ہیں ایک حصہ احکام شریعت پر مشتمل ہے، دوسرا حصہ قصص وواقعات پر اور تیسرا حصہ صفات باری تعالیٰ کے بیان میں اور سورہ اخلاص میں صفات باری تعالیٰ وخالص توحید ہے اس لیے ثلث قرآن ہے۔

۲۔ ثواب کے اعتبار سے ثلث قرآن ہے، سورہ اخلاص سے خصوصی محبت وتعلق اور اسکا ورد ووظیفہ ترقیات دارین کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ اس میں توحید خالص کا بیان اور جملہ اقسام شرک اور عقائد باطلہ کی بیخ کنی ہے۔

۶۸۹۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ.﴾

ترجمہ ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے اپنی والدہ بنت عبدالرحمٰن سے جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ کی پرورش میں تھیں انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو ایک سریہ کا امیر بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو (ہر رکعت میں) اپنی قرأت قل ھو اللّٰہ پر ختم کرتے تھے (یعنی دوسری سورتوں کے ساتھ اخیر میں ہر رکعت کے اندر قل ھو اللّٰہ احد ضرور پڑھتے تھے) جب اصحاب سریہ (مدینہ) واپس آئے تو اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا ان سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا اس لیے کہ یہ سورہ رحمان یعنی اللّٰہ کی صفت ہے اور میں اس سورہ (اخلاص) کے پڑھنے کو پسند کرتا ہوں یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بتادو کہ اللّٰہ بھی اس سے محبت فرماتا ہے۔ (بخاری ص:۱۰۷ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا حُبّك ایاها ادخلك الجنة).

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة مثل ما ذكرنا في ترجمة الحديث السابق اى من حيث انه صرح فيه من وصف اللّٰه بالاحدية.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۷، والحديث سبق في باب الجمع بين السورتين في الركعة بخاری اول ص:۱۰۷، طویل حدیث کے آخر میں، واخرجه مسلم في الصلوٰة والنسائي فيه وفي اليوم والليلة.

تشریح اس حدیث کی سند میں ایک راوی ابوالرجال (بالجیم) ہے یہ کنیت ہے محمد بن عبدالرحمٰن کی اس کنیت کی وجہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ چونکہ ان کے دس بیٹے تھے اس لیے ابوالرجال ان کی کنیت پڑی (عمدہ)۔

﴿باب ۳۸۶۵ قولِ اللّٰهِ تبارَكَ وتعالىٰ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ...﴾

...أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (بنی اسرائیل آیت:۱۱۰)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد: (اے پیغمبر) آپ کہہ دیجئے اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جو کہہ کر پکارو گے اللہ کے اچھے نام ہیں

۶۸۹۴﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ.﴾

ترجمہ جریر بن عبداللہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا (یا آخرت میں رحم نہیں کرے گا)۔

عبادت بجز خدمت خلق نیست — بہ تسبیح وسجادہ ودلق نیست

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من لفظ "الرحمن".

یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت رحم ہے تو اللہ کو رحمٰن اور رحیم کے نام سے پکار سکتے ہیں۔

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۹۷، ومر الحديث ص:۸۸۹، واخرجه مسلم في الفضائل۔

تشریح لا يرحم الله في الآخرة من لا يرحم الناس من مومن و كافر (قس).

۶۸۹۵﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ أَنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَدُفِعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنٍّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.﴾

ترجمہ حضرت اسامہ بن زید ؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ کی ایک صاحبزادی

(حضرت زینبؓ) کا فرستادہ آپ ﷺ کو بلانے آیا کہنے لگا ان (زینبؓ) کا بیٹا مرنے کے قریب ہے (وہ آپ ﷺ کو بلا رہی ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم زینبؓ کے پاس واپس جاؤ اور انہیں بتادو کہ اللہ ہی کا سب ہے جو چاہے لے اور اسی کا ہے جو دے اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے متعین وقت ہے پس ان سے کہو کہ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں پھر صاحبزادی نے دوبارہ قسم دے کر کہلا بھیجا کہ آپ ﷺ ضرور تشریف لائیں چنانچہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ سعد بن عبادہ ؓ اور معاذ بن جبل ؓ بھی کھڑے ہوئے (زاد فی الجنائز وابی بن کعب وزید بن ثابت ورجال (بخاری اول ص:۱۷۱)۔

"فَدُفِعَ الصَّبِي" الخ (جب آنحضور ﷺ صاحبزادی کے گھر پہونچے) تو بچہ آپ ﷺ کو دیا گیا اس بچہ کا دم نکل رہا تھا (جان نکل رہی تھی) جیسے کہ پرانی مشک (یعنی وہ بالکل سوکھ گئے تھے جیسے پرانا سوکھا ہوا مشک ہو) یہ حال دیکھکر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس پر سعد بن عبادہ ؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ (یہ رونا کیسا؟) ارشاد فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ اپنے ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة. یعنی اللہ کے لیے رحم کی صفت کا اثبات ہوا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۷، ومر الحدیث فی الجنائز ص:۱۷۱، وص:۸۴۴، وص:۹۷۶، وص:۹۸۴، ویاتی ص:۱۱۰۹ تا ص:۱۱۱۰۔

تشریح والرحمة لغه الرقة والانعطاف ومنه اشتقاق الرحم وهی البطن لانعطافها علی الجنين فعلی هذا يكون وصفه تعالى بالرحمة مجازًا عن انعامه تعالى على عباده كالملك اذا عطف على رعيته اصا بهم خيره الخ (قس)

اشکال: بخاری ثانی ص:۸۴۴، کی روایت میں ہے: إن ابنتي قد حضرت الخ یعنی حضرت زینبؓ نے خبر بھیجی کہ میری بچی مرنے کے قریب ہے اور حدیث الباب سے معلوم ہوا کہ بیٹا مرنے کے قریب ہے؟

جواب کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص:۵۴۴، کی تشریح۔

۳۸۲۶ ﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلاشبہ اللہ ہی ہے روزی دینے والا مضبوط قوت والا

تشریح عمدۃ القاری اور فتح الباری، قسطلانی اور شرح ابن بطال میں اسی طرح ہے یہی مشہور قرأت ہے اسی طرح قرآن

مجید میں ہے لیکن ہمارے ہندوستانی نسخہ میں ہے: "باب قول اللّٰه إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ" اور یہ حضرت ابن مسعود ﷺ کی ایک قرأت ہے وقد ثبت ذٰلك قراءة عن ابن مسعود (فتح).

۶۸۹۶﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرُ عَلٰى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ يَدَّعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے کہ لوگ اللہ کے لیے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں (اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں حالانکہ وہ اولاد سے پاک و برتر ہے) پھر بھی انہیں معاف کر دیتا ہے اور انہیں روزی دیتا ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۹۷، ومر الحديث ص:۹۰۱۔

تشریح قال ابن بطال تضمن هٰذا الباب صفتين للّٰه تعالٰى صفة فعل وصفة ذات الخ (شرح ابن بطال ج:۱۰، ص:۴۱۵)

یعنی صفت فعل رزق ہے جو حق تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک نام رزاق ہے، اور صفت ذاتی قدرت وقوت ہے کما سیاتی انشاء اللّٰه.

﴿بَابُ ۳۸۶۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا﴾

وَإِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَأَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثٰى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ قَالَ يَحْيٰى الظَّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا

إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى من رسول الآية (سورۂ جن آیت:۲۶) (یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بھید کی پوری خبر کسی کو نہیں دیتا ہاں رسولوں کو جس قدر ان کی شان ومنصب کے لائق ہو بذریعہ وحی خبر دیتا ہے)

"وَإِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ" اور بلاشبہ اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے (سورۂ لقمان) ای وقت قیامها اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَأَنْزَلَه بعلمه (النساء:۱۶۶) پوری آیت ہے لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ

وَالْمَلٰئِكَةُ يَشْهَدُونَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا لیکن اللہ گواہی دے رہا ہے اس (کتاب) کے ذریعہ جو اس نے آپ پر نازل کی (اور) اسے اس نے اپنے (کمال) علم سے نازل کیا ہے اور فرشتے (بھی) گواہی دے رہے ہیں اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثٰى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ الآية. (فاطر:۱۱)

اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر سب اس کی اطلاع سے ہوتا ہے (یعنی اس کو پہلے سے سب کی خبر ہوتی ہے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ (حٰم السجدہ:۴۷) اسی کی طرف حوالہ ہے قیامت کی خبر کا (یعنی اسی کو خبر ہے کہ قیامت کب آئے گی) ای یجب علی المسئول ان یقول اللّٰہ اعلم بذٰلك.

"قال یحییٰ" الخ امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ یحییٰ (هو ابن زیاد الفراء النحوی المشهور ذکر ذٰلك فی کتاب معانی القرآن له (عمدہ) نے کہا اللہ تعالیٰ ہر چیز پر ظاہر ہے علم کی رو سے (یعنی علم کی وجہ سے) اور باطن ہے ہر چیز پر از روئے علم (اور یہ تفسیر ہے ارشاد خداوندی هو الاول والآخر والظاهر والباطن کی)۔

۶۸۹۷﴿حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللّٰهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ جو عورتوں کے رحم میں کمی بیشی ہوتی ہے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں ہوگی؟ اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۹۷ تا ص:۱۰۹۸، و مر الحدیث ص:۱۴۱، و ص:۶۶۲، و ص:۶۸۱، و ص:۷۰۴۔

مقصد مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص:۲۴۹۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص:۵۰۳۔

علم غیب میں پانچ کا ذکر تخصیص کے لیے نہیں ہے تفصیل و تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص:۳۲۰۔

۶۸۹۸﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ.

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جو کوئی تم سے بیان کرے کہ حضرت محمد ﷺ نے (معراج کی رات) اپنے رب کو دیکھا ہے تو اس نے غلط کہا اللہ تعالیٰ تو خود فرماتا ہے لا تدرِکُهُ الابصارُ (الانعام) اور جو تم سے بیان کرے کہ آنحضور ﷺ غیب جانتے تھے تو وہ جھوٹا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے لا یعلم الغیب الا اللّٰہ اللہ کے سوا کسی کو علم غیب نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۸، ومرالحدیث ص:۴۵۹، وص:۶۶۴، وص:۷۲۰۔

تشریح لا تدركه الابصار: ای لا تحیط به الابصار یعنی اس کو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہوسکتی، ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات وصفات غیر محدود ہیں اور انسانی حواس اور عقل سب محدود چیزیں ہیں ظاہر ہے کہ ایک غیر محدود کسی محدود چیز میں نہیں سما سکتی۔

رویت باری تعالیٰ اس مسئلہ میں علماء اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں حق تعالیٰ کی زیارت ودیدار نہیں ہوسکتا البتہ آخرت میں مؤمنین کو حق تعالیٰ کی زیارت صحیح وقوی احادیث متواترہ سے ثابت ہے نیز قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

قرآن مجید میں ہے وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة اور ارشاد نبوی ہے: لن تروا ربكم حتى تموتوا.

نہیں کرتے ہیں وعدہ دید کا وہ حشر سے پہلے   دل مضطر یہ کہتی ہے ابھی ہوتی یہیں ہوتی

باب کی دونوں حدیثوں میں صفت علم کا اثبات ہے۔

۳۸۶۸ ﴿ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ ﴾

ارشاد الٰہی: السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ (الحشر:۲۳)

(اللہ سلام ہے سلامتی دینے والا، مومن ہے امن دینے والا)

۶۸۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

ترجمہ ابو وائل شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا کہ ہم (پہلے) نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم (سلام کے وقت) کہتے تھے السَّلام علی اللّٰه (اللہ کے بندوں کی طرف سے) اللہ پر سلام پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اللہ خود سلام ہے (سب کو سلامت رکھنے والا) البتہ تم اس طرح کہو التَّحيّات لِلّٰه الخ ترجمہ: تمام قولی عبادتیں اور تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں اے پیغمبر آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (آپ پر نازل ہوتی رہیں) ہم پر سلام اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر (سلام ہو) میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۸، ومر الحديث ص:۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، وص:۹۲۰، وص:۹۲۰ تا ص:۹۲۱، مسلم اول ص:۱۷۳، ابوداؤد ص:۱۳۹۔

سلام کے بعد دعا کے لیے مطالعہ کیجیے نصر الباری جلد چہارم ص:۳۸۔

۳۸۶۹ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَلِكِ النَّاسِ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: لوگوں کا بادشاہ اور اس باب میں ابن عمر ﷺ کی حدیث ہے نبی اکرم ﷺ سے

۶۹۰۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مِثْلَهُ.

ترجمہ ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب دنیا کے سارے بادشاہ کہاں ہیں؟

"قال شعیب" الخ اور شعیب (ابن ابی حمزہ) اور زبیدی (محمد بن ولید) اور ابن مسافر (عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر) اور اسحاق بن یحییٰ نے بھی زہری سے روایت کیا اور انہوں نے ابوسلمہ سے اسی کے مثل (ای مثل الحدیث السابق)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص:۱۰۹۸، ومرالحدیث ص:۱۱۷، وص:۹۶۵، ویاتی ص:۱۱۰۲۔

﴿ بَابٌ ۳۸۷۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور وہی زبردست ہے حکمت والا (ابراہیم:۴، نحل:۶۰ وغیرہ)

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: سُبْحَانَ رَبِّكَ الآیه (الصّافات آیت:۱۸۰) آپ کا رب ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (کافر) بیان کرتے ہیں۔ (من الولد والصاحبة) اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ (سورہ منافقون:۸) اور اللہ ہی کے لیے عزت ہے اور اس کے رسول کے لیے الخ۔

"وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهِ" اور جس نے اللہ کی عزت اور اس کی صفات کے ساتھ قسم کھائی (مطلب یہ ہے کہ قسم منعقد ہو جائے گی خلاف کرنے پر کفارہ لازم ہوگا۔

"وقال انسؓ" الخ اور حضرت انس ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (یہ حدیث موصولا کتاب التفسیر ص:۷۱۸، میں گذر چکی ہے کہ اہل دوزخ جہنم میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے؟ یعنی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا یہاں تک کہ پروردگار عالم اپنا قدم رکھ دے گا) پھر جہنم کہے گی قط قط بس بس قسم تیری عزت کی۔

"وقال ابو هريرةؓ" اور حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے نقل کیا (یہ حدیث بخاری ثانی ص:۹۸۵ میں گذر چکی ہے) کہ ایک شخص (جہینہ) جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا یہ آخری دوزخی ہوگا جو

سب کے بعد جنت میں داخل ہوگا، وہ کہے گا اے پروردگار میرا چہرہ دوزخ سے پھیر دے تیرے عزت کی قسم بس اس کے سوا اور کوئی سوال تجھ سے نہیں کروں گا۔

"قال ابو سعیدؓ" (اس حدیث میں) حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کہے گا کہ تمہارے لئے یہ ہے اور اس سے دس گنا۔

"وقال ایوب" الخ اور حضرت ایوب علیہ السلام نے دعا کی پروردگار تیرے عزت کی قسم تیری برکت سے مجھے کوئی بے نیازی نہیں۔(پوری حدیث دیکھئے بخاری اول ص:۴۲، کا پہلا باب، باب من اغتسل عریانا الخ)۔

۶۹۰۱﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دعا کیا کرتے تھے تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ایسی ذات جسے موت نہیں اور سارے انسان و جنات مرجائیں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۸، والحديث اخرجه مسلم في الدعاء والنسائي في النعوت.

۶۹۰۲﴿حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقَى فِي النَّارِ ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ قَدْ قَدْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ.﴾

ترجمہ حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم مسلسل جہنم میں ڈالے جاتے رہیں گے، اور وہ کہتی رہے گی کیا ابھی اور کچھ زیادہ ہے؟ یہاں تک کہ رب العالمین اس میں اپنا قدم رکھے گا پھر اس کا بعض بعض کی طرف سمٹ جائے گا پھر جہنم کہے گی بس بس تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم اور جنت میں جگہ باقی رہ جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا کرے گا اور انہیں جنت کی خالی جگہ میں رکھے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة "في قوله بعزتك".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۸، ومر الحديث في التفسير ص:۷۱۸، ویاتی ص:۱۱۱۰۔

﴿بَابٌ ۳۸۷۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور وہی ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا (الانعام:۷۳)

۶۹۰۳ ﴿حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوا مِنَ اللَّيْلِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي غَيْرُكَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ رات میں یہ دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ الخ اے اللہ تیرے لیے ہی حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا مالک ہے حمد تیرے لیے ہی ہے تو آسمان وزمین کا قائم رکھنے والا ہے اور ان سب کا جو ان میں ہے حمد تیرے لیے ہی ہے تو آسمان وزمین کا نور ہے تیرا قول حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات (تجھ سے ملنا) حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے اے اللہ میں تیرا تابعدار بن گیا اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیرے ہی طرف رجوع کیا اور تیرے ہی مدد سے (دشمنوں کا) مقابلہ کیا اور تجھ ہی سے انصاف کا طلبگار ہوں پس میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے سب گناہ بخشدے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں۔

"حدثنا ثابت" الخ ہم سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے بهٰذا پھر یہی حدیث سند مذکور سے نقل کی اس میں ہے انت الحق وقولك الحق (تو حق ہے تیرا کلام حق ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "انت رب السموات والارض" لان معناه انت مالك السموات والارض وخالقهما.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۸ تا ص:۱۰۹۹، مرالحدیث ص:۱۵۱، وص:۹۳۵، ویاتی ص:۱۱۰۸، وص:۱۱۱۶، مسلم اول ص:۲۶۲، ابن ماجہ فی الصلوٰۃ۔

۳۸۷۲ ﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾

وقال الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا.

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: اور اللہ بڑا سننے والا اور دیکھنے والا ہے (النساء: ۱۳۴)

"وقال الاعمش" الخ اور اعمش نے تمیم بن سلمہ سے روایت کی انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا الحمد للّٰہ الخ اسی اللہ کے لیے حمد ہے جس کا سننا تمام آوازوں کو وسیع ہے (تمام آوازوں کو سنتا ہے) اس پر اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر یہ نازل فرمایا قد سمع اللّٰہ الخ (سورہ مجادلہ آیت: ۱) بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑا کر رہی ہے۔

تشریح اسلام سے پہلے مرد اگر اپنی عورت کو کہتا کہ تو میری ماں ہے تو سمجھتے تھے کہ ساری عمر کے لیے اس پر حرام ہوگئی پھر کوئی صورت ان کے ملنے کی نہ تھی، آنحضرت ﷺ کے وقت میں ایک مسلمان اوس بن صامت ؓ (حضرت عبادہ بن صامت ؓ کے بھائی) اپنی عورت خولہ بن ثعلبہ کو یہ ہی کہہ بیٹھے عورت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچی اور سب ماجرا کہہ سنایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے ابھی تک کوئی خاص حکم نہیں دیا میں خیال کرتا ہوں کہ تو اس پر حرام ہوگئی، اب تم دونوں کیونکر مل سکتے ہو وہ شکوہ وزاری کرنے لگی کہ گھر ویران ہوتا ہے، اولاد پریشان ہوتی ہے کبھی حضور ﷺ سے جھگڑتی کہ یا رسول اللہ اس نے ان الفاظ سے طلاق کا ارادہ نہیں کیا تھا کبھی اللہ کے آگے رونے جھینکنے لگتی کہ اللہ میں اپنی تنہائی اور مصیبت کی فریاد تجھ سے کرتی ہوں ان بچوں کو اگر اپنے پاس رکھوں تو بھوکے مریں گے اس کے پاس چھوڑوں تو یوں ہی کس مپرسی میں ضائع ہو جائیں گے، اے اللہ تو اپنے نبی کی زبان سے میری مشکل کو حل کر، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظہار کا حکم اترا۔

تنبیہ حنفیہ کے نزدیک ظہار یہ ہے کہ اپنی بیوی کو محرمات ابدیہ (ماں، بہن وغیرہ) کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دے جس کی طرف دیکھنا اس کو منع ہو مثلاً یوں کہے انت علیّ کظھر امّی (تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ) ظہار کے احکام کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ کی جائے۔ (فوائد عثمانی ترجمہ شیخ الہندؒ)

۶۹۰۴﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ

ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِهِ.

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو جب ہم بلندی (چڑھاؤ) پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تھے (زور سے چلا کر اللہ اکبر کہتے) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا اپنی جانوں پر رحم کرو (اتنے زور سے مت چلاؤ) کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو، تم تو (اس پروردگار) کو پکار رہے ہو جو سب سے زیادہ سننے والا دیکھنے والا اور تمہارے قریب ہے، پھر آنحضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں اپنے دل میں پڑھ رہا تھا لا حول ولا قوة الا باللّٰه پھر آنحضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عبداللہ بن قیس لا حول ولا قوة إلا باللّٰه کہا کرو (پڑھا کرو) کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، یا آپ ﷺ نے فرمایا (والشک من الراوی) کیا میں تمہیں یہ نہ بتادوں کہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تدعون سميعاً بصيراً".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۹۹، مر الحديث ص:۴۲۰، وص:۶۰۵، وص:۹۴۴، وص:۹۴۸ تا ص:۹۴۹، وص:۹۷۸۔

تشریح | غالباً یہ واقعہ سفر خیبر کا ہے واللہ اعلم۔

۶۹۰۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے کہ جس کو میں اپنی نماز میں پڑھ لیا کروں ارشاد فرمایا کہ یہ پڑھا کرو اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي الخ. اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی نہیں بخشا پس تو اپنی بخشش سے مجھ کو بخش دے بلاشبہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان بعض الذنوب مما يسمع وبعضها مما يبصر لم تقع مغفرته الا بعد الاسماع والابصار، وقال ابن بطال مناسبته للترجمة من حيث ان دعاء ابى بكر بما

علمه النبی صلی اللّٰه عليه وسلم يقتضی ان اللّٰه تعالٰی سمع لدعائه ويجازيه عليه ومما ذکرنا رد علی من قال حديث ابی بکر ليس مطابقاً للترجمة اذ ليس فيه ذکر صفتی السمع والبصر (عمده).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۹۹، ومر الحديث ص:۱۱۵، وص:۹۳۶۔

۶۹۰۶﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام نَادَانِي قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ.﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے پکار کر کہا کہ اللہ نے آپ کی قوم (قریش) کی بات سن لی اور وہ بھی سن لیا جو انہوں نے آپ کو جواب دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۹۹، مر الحديث ص:۴۵۸، بطوله، اخرجه مسلم فی المغازی والنسائی فی النعوت۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص:۳۶۶، کی تشریح تا ص:۳۶۷۔

﴿بابٌ ۳۸۷۳ قولِ اللّٰهِ تعالٰی قُلْ هُوَ الْقَادِرُ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کہہ دیجئے کہ وہ پروردگار قدرت والا ہے (الانعام:۶۵)

۶۹۰۷﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْأَمْرَ ثُمَّ تُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللّٰهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے (یعنی استخارہ کرنا سکھاتے تھے) جس طرح آپ ﷺ صحابہ کرام کو قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب کوئی تم میں سے کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے علاوہ (نفل کے طور پر) دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ الخ اے اللہ میں تیرے علم کے طفیل سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قدرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کی درخواست کرتا ہوں اس لیے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام۔ پھر استخارہ کرنے والا اس کام کا نام لے۔ میرے لیے دنیا اور آخرت میں خیر ہے یا فرمایا میرے دین اور معاش (یعنی دنیا) اور انجام کار کے لیے بہتر ہے تو وہ میرے لیے مقدر فرما اور اس کو میرے لیے آسان فرما پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے میرے دین اور میرے معاش اور میرے انجام کے اعتبار سے یا فرمایا میرے دنیا اور دین کے اعتبار سے تو مجھے اس سے پھرا دے اور میرے لیے خیر مقدر کر دے جہاں بھی وہ ہو پھر مجھ کو اس سے راضی کر دے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۹، ومر الحديث ص:۱۵۵ تا ص:۱۵۶، وص:۹۴۴، ابو داؤد فی باب الاستخارہ جلد اول ص:۲۱۵، ترمذی اول ص:۶۳۔

تشریح چونکہ استخارہ کا مقصد یہ ہے کہ دین و دنیا دونوں کی خیر حاصل ہو اور ظاہر ہے کہ یہ بڑا مقصد ہے اور اس عظیم ترین مقصد کے لیے پروردگار عالم مالک کائنات سے درخواست کرنی ہے جس کے لیے سب سے بہتر صورت نماز ہے علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ الاستخارہ کی پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا بہتر ہے۔

۴۸۷۴ ﴿بَابُ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ﴾

مقلب القلوب کا بیان

یہ اس صورت میں ہوگا جب لفظ باب کی اضافت مقلب کی طرف ہو، اور اگر باب کی اضافت مقلب کی طرف نہ ہو تو مقلب مرفوع پڑھا جائے گا اور مقلب مبتدا محذوف کی خبر ہوگا ای اللّٰہ مقلب القلوب یعنی اللہ تعالیٰ دلوں کا پھیرنے والا ہے فان قلوب العباد بيد قدرته يقلبها كيف يشاء.

"وقول اللّٰه تعالٰى" الخ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم ان کے دلوں اور نگاہوں کو پھیر دیں گے۔ (الانعام:۱۱۰)

۶۹۰۸﴿حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ

عَبْدِاللّٰهِ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اکثر یہ قسم کھاتے تھے نہیں دلوں کے پھیرنے والے کی قسم (میں یہ کام نہیں کروں گا یا یہ بات نہیں کہوں گا)۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۹، ومر الحدیث ص:۹۷۹، وص:۹۸۱۔

تشریح ان کی آنکھیں حق بینی کی طرف اوران کے دل حق طلبی کے قصد کی طرف سے ہٹادئے جائیں گے ان کے ضد اور عناد کے نتیجہ کے طور پر۔

دلوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے موضح القرآن میں ہے کہ اللہ جن کو ہدایت دیتا ہے اولاً ہی حق سنکر انصاف سے قبول کرتے ہیں اور جس نے پہلے ہی ضد کی اگر نشانیاں بھی دیکھے تو کچھ حیلہ بنالے (فوائد عثمانی)۔

۳۸۷۵ بَابٌ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدًا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الجَلَالِ الْعَظَمَةِ الْبَرُّ اللَّطِيْفُ

اللہ کے ایک کم سو نام ہیں (یعنی ننانوے نام ہیں)

"قال ابن عباس" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ذو الجلال بمعنی ذو العظمة یعنی بزرگی والا اور البرّ بمعنی اللطيف ہے یعنی احسان کرنے والا۔

۶۹۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو جو انہیں یاد کرلے حفظ کرلے جنت میں جائے گا۔ احصيناه بمعنى حفظناه.

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث المعنى ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۹۹، مر الحدیث ص:۳۸۲، وص:۹۴۹، ترمذی ثانی ص:۱۸۹۔

تشریح احصيناه: امام بخاریؒ نے اس کی تفسیر کی ہے حفظناه.

تفصیل کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم ص:۷۰۸۔

﴿بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْإِسْتِعَاذَةِ بِهَا﴾ ۳۸۷۶

اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ذریعہ مانگنا اور ان اسماء کے ذریعہ پناہ مانگنا

قال ابن بطال مقصوده بهٰذه الترجمة تصحيح القول بان الاسم هو المسمى (یعنی اسم باری تعالیٰ عین مسمی ہے) فلذٰلك صحت الاستعاذة بالاسم كما تصح بالذات قلت كون الاسم هو المسمى لا يتمشى الا في الله تعالىٰ كمانبه عليه صاحب التوضيح هناحيث قال غرض البخارى ان يثبت ان الاسم هو المسمى في الله تعالىٰ على ما ذهب اليه اهل السنة (عمده).

۶۹۱۰﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ تَابَعَهُ يَحْيٰى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَيْرٌ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی (سونے کے لیے) اپنے بچھونے پر آئے تو اپنے کپڑے (رومال وغیرہ) کے کنارے سے اس کو تین مرتبہ جھاڑے (صاف کرلے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تکلیف دہ جانور بچھو وغیرہ بیٹھا ہو اس لیے سونے سے پہلے اپنے بستر کو صاف کرلے) اور یہ دعا پڑھے "باسمك ربّ الخ" اے میرے رب میں تیرے نام کی مدد سے اپنا پہلو رکھتا ہوں (سونے جاتا ہوں) اور تیرے نام ہی کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا اگر تو نے میری جان (روح) کو روک لیا (پھر جسم میں نہیں آنے دیا یعنی اگر میں مرجاؤں) تو اس کی مغفرت فرما (اس کے گناہوں کے بخش دے) اور اگر تو نے اس جان کو چھوڑ دیا (بدن میں لوٹا دیا) تو اس کی حفاظت اس طرح کر جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

"تابعه يحيىٰ" الخ عبدالعزیز کی متابعت کی ہے یحییٰ بن سعید قطان اور بشر بن مفضل نے (یعنی جس طرح اس حدیث کو عبدالعزیز نے مالک سے روایت کی) یحییٰ بن سعید اور بشر بن مفضل نے عبید اللہ سے انہوں نے سعید سے انہوں

نے ابو ہریرہ ﷺ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

"وزاد زهير" الخ اور زہیر بن معاویہ اور ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا نے یوں روایت کیا عبید اللہ سے انہوں نے سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ ﷺ سے (تو سعید کے والد کا واسطہ زیادہ کیا)۔

"ورواه ابن عجلان" الخ اور محمد بن عجلان نے اس حدیث کو سعید سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ ﷺ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله باسمك رب وضعتُ جنبي وبك ارفعه.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص:۱۰۹۹ تا ص:۱۱۰۰، ومر الحديث ص:۹۳۵۔

افادہ: علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں مفصل بحث کی ہے ان شئت فليراجع.

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: ذكر (اى البخارى) في هذا الباب تسعة احاديث كلها في التبرك باسم الله عز وجل والسؤال به والاستعاذة (عمده).

۶۹۱۱﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ المَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.﴾

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر سونے کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے اللّٰهُمَّ باسمك الخ اے اللہ تیرا ہی نام لے کر جیتا ہوں اور تیرے ہی نام پر مروں گا اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا پڑھتے الحمد لله الذى احيانا الخ ساری تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا اس کے بعد کہ ہم مر چکے تھے (یا اس اللہ کا شکر ہے جس نے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا) اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "اللّٰهم باسمك احيا واموت".

تعدد موضعه و الحديث هنا ص:۱۱۰۰، ومر الحديث في الدعوات ص:۹۳۴، وص:۹۳۶۔

تشریح اطلق الموت على النوم لانه يزول معه العقل والحركة كالموت (قس).

۶۹۱۲﴿حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.﴾

ترجمہ حضرت ابوذر جندب بن جنادہ ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب رات میں (سونے کے لیے) اپنا بستر

(خوابگاہ) پکڑتے تو یہ دعا پڑھتے باسمك نموت ونحيا یا اللہ تیرے ہی نام پر ہم مرتے ہیں (سوتے ہیں) اور جیتے ہیں، پھر جب بیدار ہوتے تو فرماتے تمام تعریفیں اس ذات کی ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "باسمك نموت ونحيا".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۰۰، ومر الحديث ص:۹۳۶۔

۷۳۱۳ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے باسم الله الخ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں عطا فرمائے شیطان کو اس سے دور رکھ (یہ دعا پڑھ کر جماع کرنے سے) اگر اس صحبت میں ان دونوں سے کوئی بچہ مقدر ہوا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہونچا سکے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بسم الله".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۰۰، ومر الحديث ص:۲۶، وص:۴۶۳، وص:۴۶۴، وص:۷۷۶، وص:۹۴۵۔

۷۳۱۴ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْ. ﴾

ترجمہ حضرت عدی بن حاتم ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا میں نے عرض کیا میں اپنے تعلیم یافتہ کتے کو (شکار کے لیے) چھوڑتا ہوں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے تعلیم یافتہ کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو پھر وہ شکار پکڑیں تو تم اسے کھا سکتے ہو اور جب تم شکار پر تیر پھینکو تو اگر وہ پھاڑ دے (چیر دے) تو کھاؤ، (اگر چیر پھاڑ نہیں کیا ہے جیسے لاٹھی سے یا اینٹ سے مارا تو وہ موقوذہ ہے کھانا جائز نہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وذكرت اسم الله".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۰۰، ومر الحديث ص:۲۹، وص:۲۷۶، وص:۸۲۳، ۱۱۱۱، وص:۸۲۴، ۱۱۱۱۔

۶۹۱۵﴿حَدَّثَنَا يُوسُفُ بنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هَاهُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے شرک کا زمانہ نیا ہے (یعنی نومسلم ہیں) وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ (ذبح کرتے ہوئے) اس پر اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں (یعنی بسم اللہ پڑھا تھا یا نہیں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا تم اس پر اللہ کا نام لے کر کھالیا کرو۔

"تابعه محمد بن عبدالرحمن" الخ اس حدیث کی متابعت محمد بن عبدالرحمٰن اور دراوردی اور اسامہ بن حفص نے کی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله اذكروا اسم اللّٰه عليها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۰۰، ومر الحديث ص:۲۷۶، وص:۸۲۸۔

۶۹۱۶﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دو مینڈھوں کی قربانی کی اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "يسمّي".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۰۰، ومر الحديث ص:۲۳۱،رر، وص:۸۳۳، وص:۸۳۴، وص:۸۳۵،رر۔

تشریح حدیث گذر چکی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ان مینڈھوں کی قربانی کی۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: هو افضل اذا احسن النحر من ان ينحر عنه غيره (قس).

مطلب یہ ہے کہ اگر خود اچھی طرح ذبح کرسکتا ہے تو افضل یہی ہے کہ خود قربانی کرے۔

۶۹۱۷﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ حضرت جندب (ابن عبداللہ البجلی) ﷺ سے روایت ہے کہ وہ قربانی کے دن (ذوالحجہ کی دسویں تاریخ میں) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضور ﷺ نے نماز پڑھی اس کے بعد خطبہ دیا اور فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی ہو تو وہ اس کی جگہ دوسرا جانور قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے تو وہ اب (نماز عید کے بعد) اللہ کا نام

لے کر ذبح کرلے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث وهو قوله فليذبح باسم الله.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۰۰، مر الحدیث ص:۱۳۴، وص:۸۲۷، وص:۸۳۴، وص:۹۸۷۔

تشریح | حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جس نے بقرعید کی نماز سے پہلے قربانی کرلی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے اور بسم اللہ پڑھ کر قربانی کرے۔

التنبيه هنا على ان من ذبح قبل صلاة العيد يعيدها بالتسمية الخ (عمده).

۶۹۱۸ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے باپ دادوں کی قسم نہ کھایا کرو اگر کسی کو کھانی ہی ہو تو اللہ کی قسم کھائے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فليحلف بالله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۰۰، ومر الحدیث ص:۳۶۸، وص:۵۴۱، وص:۹۰۲، وص:۹۸۳، رر۔

اشکال وجواب: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۳۲۰۔

﴿بَابُ ۳۸۷۷ مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوتِ وَأَسَامِي اللَّهِ وَقَالَ خُبَيْبٌ﴾

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ
فَذَكَرَ الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالٰى

ان روایات کا بیان جو مذکور ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں اور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں

اور حضرت خبیب ﷺ نے کہا وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ اور یہ سب تکلیف اللہ کی ذات کے لیے ہے۔

تشریح | امام بخاریؒ کے کلام سے معلوم ہوا کہ ذات کا اطلاق اللہ پر جائز ہے امام بخاریؒ نے حضرت خبیب بن عدی انصاری ﷺ کے کلام سے استدلال کیا کہ حضرت خبیب ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذات کو ملحق کیا۔

وظاهر لفظه ان مراده اضاف لفظ الذات الى اسم الله تعالى وسمعه النبى صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلم ينكره فكان جائزًا (فتح)

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: غرضه جواز اطلاق الذات فى الجملة (عمده).

تحقیق الفاظ النعوت: ای الاوصاف جمع نعت، اسامی: قال بعضهم الاسامی جمع اسم قلت لیس کذٰلك بل الاسامی جمع اسماء واسماء جمع اسم فیکون الاسامی جمع الجمع (عمده).

قال ابن بطال اعلم ان اسماء اللّٰه تعالٰی علی ثلاث اضرب: ضرب منهایرجع الی ذاته ووجوده فقط (وهو اللّٰه تعالٰی) لا الی منع یزید علی ذٰلك کقولنا شیء، وموجود وذات نفس.

والضرب الثانی یرجع الی اثبات معان قائمة به تعالٰی هی صفات له کقولنا حی وقادر وعالم ومرید یرجع ذٰلك کله الٰی حیاة وقدرة وعلم وارادة لاجلها کان حیا قادرا عالما مریدا.

والضرب الثالث یرجع الٰی صفات من صفات افعاله کقولنا خالق ورازق ومحیی ومميت، یرجع بذٰلِكَ الٰی خَلق ورزق وحیاة وموت وذٰلك کله فعل له تعالٰی (شرح ابن بطال ج:۱۰،ص:۴۳۸)۔

۶۹۱۹﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ.

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ۔۔۔ عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ ۔۔۔ يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دس (جاسوس) کو بھیجا ان میں خبیب انصاری ﷛ بھی تھے (حضرت عاصم اس سریہ کے امیر تھے)۔

"فاخبرنی عبید اللّٰه" الخ ابن شہاب نے کہا کہ مجھکو عبیداللہ بن عیاض نے خبر دی کہ حارث کی بیٹی (زینب) نے انہیں بتایا کہ جب لوگ حضرت خبیب ﷛ کو قتل کرنے کے لیے متفق ہوئے (اور حضرت خبیب ﷛ قید میں تھے) تو انہوں نے زینب سے ایک استرا صفائی کے لیے لیا پھر جب وہ لوگ حضرت خبیب ﷛ کو حرم سے باہر قتل کرنے کے لیے لے گئے تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ اشعار جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جارہا ہوں تو مجھے کچھ پروا نہیں کہ کس پہلو پر اللہ تعالیٰ کے لیے مجھ کو قتل کیا جائے گا اور میرا یہ قتل ہونا اللہ کی ذات کے بارے میں ہے (یعنی اللہ کی رضا کے لیے ہے)

اور اگر وہ چاہے تو ٹکڑے کئے جسم کے جوڑوں میں برکت دے سکتا ہے۔

پھر ابن الحارث نے انہیں شہید کر دیا، اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو اس حادثہ کی اطلاع اسی دن دی جس روز یہ حضرات شہید کئے گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "وذلك في ذات الاله".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۱۱۰۰ تا ص: ۱۱۰۱، ومر الحديث ص: ۴۲۷ تا ص: ۴۲۸۔

وفی المغازی ص: ۵۶۸ تا ص: ۵۶۹، وص: ۵۸۵ تا ص: ۵۸۶۔

تشریح | مفصل حدیث مع تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری آٹھویں جلد ص: ۴۳ تا ص: ۴۵، بالخصوص غزوہ رجیع ص: ۱۳۳، ضرور دیکھئے۔

﴿بابُ ۳۸۷۸ قولِ اللّٰهِ تعالٰی وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ﴾

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے (آل عمران: ۲۸)

(یعنی اپنے قہر سے اپنے عذاب سے ڈراتا ہے جو کافروں سے موالات اور دوستی کرنے پر مرتب ہوگا)

"وقوله جل ذكره": تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ (المائدة: ۱۱۶)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (عیسیٰ علیہ السلام کی ترجمانی کرتے ہوئے) تو جانتا ہے جو میری جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی (ذات) میں ہے۔

تشریح | امام بخاریؒ نے اس باب میں دو آیات اور تین احادیث ذکر کر کے بتلایا ہے کہ نفس کا اطلاق باری تعالیٰ پر درست ہے۔

ذكر هنا آيتين وذكر ثلاث احاديث لبيان اثبات نفس لله تعالى (عمده).

۶۹۲۰﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی بھی اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں اور اسی لیے اس نے تمام فواحش کو حرام قرار دیا اور اللہ سے زیادہ کوئی تعریف پسند کرنے والا نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | وليس في الحديث ما يدل على مطابقته للترجمة صريحا الخ (قس).

یعنی اس حدیث میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس سے ترجمہ سے مطابقت ہو لیکن یہاں یہ حدیث مختصر ہے امام بخاریؒ نے دوسرے طریق کی طرف اپنی عادت کے مطابق اشارہ کیا ہے یہ طریق سورہ انعام کی تفسیر میں گذر چکا ہے اس میں اتنا زائد ہے ولذالك مدح نفسه (بخاری: ۶۶۷) تو نفس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر ثابت ہوا۔

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۱۰۱، ومر الحدیث ص: ۶۶۷، وص: ۶۶۸، وص: ۷۹۶۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص: ۲۱۱۔

۶۹۲۱ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلٰى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا (یعنی مخلوقات کو پیدا کر کے فارغ ہوا) تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا اور خود اپنی ذات پر لکھا (یعنی قلم کو لکھنے کا حکم دیا یہاں کتب اور يكتب ہر دو فعل کا على نفسه میں تنازع ہے) اور یہ مکتوب اللہ تعالیٰ کے پاس عرش پر موجود ہے "ان رحمتي تغلب على غضبي" (یعنی میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "على نفسه".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۱۰۱، ومر الحدیث ص: ۴۵۳، یاتی ص: ۱۱۰۴، وص: ۱۱۱۰، وص: ۱۱۲۷۔

۶۹۲۲ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں (یعنی میں اپنے فضل و کرم سے رحمت و ہدایت سے اس کے ساتھ ہوں) پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں تو میں بھی اسے اپنے دل میں (ثواب و رحمت سے) یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے بالشت بھر قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب جاتا

ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر جاتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ذكرته في نفسي".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۱۰۱، والحديث من افراده۔

تشریح یہ حدیث احادیث قدسیہ میں سے ہے وهو من الاحاديث القدسية الدالة على كرم اكرم الاكرمين وارحم الراحمين (عمده)

حدیث قدسی حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس کو حضور اقدس ﷺ حق تعالیٰ شانہ سے بلاواسطہ جبرئیل علیہ السلام الہام یا رؤیائے صادقہ کے ذریعہ اپنے الفاظ میں نقل فرمائیں جیسے صحیحین میں حضرت ابوہریرہ ؓ کی روایت ہے: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله كتب كتابا قبل ان يخلق الخلق ان رحمتي سبقت غضبي فهو مكتوب عنده فوق العرش (بخاری ج:۲، ص:۱۱۲۷)۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس حدیث میں نسبت الی اللہ کی تصریح ہو وہ حدیث قدسی ہے اور جہاں نسبت الی اللہ کی تصریح نہیں ہے وہ حدیث حدیث نبوی ہے۔

مزید تفصیل کے لیے نصر الباری جلد اول: ص:۱۱۷ کا مطالعہ کیجئے۔

"انا عند ظن عبدي الخ": ان ظن انی اعفو عنه واغفر فله ذلك الخ (قس).

یعنی میرا بندہ میرے ساتھ جیسا گمان رکھے گا میں اسی طرح اس سے پیش آؤں گا اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کے قصور معاف کر دوں گا تو ایسا ہی ہوگا، اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کو عذاب کروں گا تو ایسا ہی ہوگا الخ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بندے میں رجا کا جانب غالب ہونا چاہئے۔

وقال الكرماني وفيه اشارة الى ترجيح جاء الرجاء على الخوف (عمده)

"ذكرته في مَلَإٍ خيرٍ منهم" الخ اس سے بعض علماء نے کہا ہے الملائكة افضل من بنى آدم اور اسی کو جمہور کا مذہب کہا ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں بل الجمهور على تفضيل البشر وفيه الخلاف المشهور بين اهل السنة والمعتزلة واصحابنا الحنفية فصلوا في هذا تفصيلا حسنا وهو ان خواص بنى آدم افضل من خواص الملائكة الخ (عمده).

خلاصہ یہ ہے کہ نوع بشر نوع ملائکہ سے افضل ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام علی الاطلاق ملائکہ سے افضل ہیں جس کی دلیل آیت کریمہ ہے: ان الله اصطفىٰ آدم ونوحا وآل ابراهيم وآل عمران على العالمين (آل عمران)۔

۲ ارشاد ربانی ہے: لقد كرمنا بنى آدم.

۳۔ تمام فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کا سجدہ کرایا یہ سجدہ تعظیمی تھا وغیرہ ذٰلک.

﴿بَابُ ۳۸۷۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ (القصص:۸۸)

اس آیت میں وجهه سے مراد ذات حق سبحانہ وتعالیٰ ہے فالوجه یعبر به عن الذات، وانما جری علی عادة العرب فی التعبیر بالاشرف عن الجملة (قس).

اور بعض حضرات مفسرین نے فرمایا کہ وجهه سے مراد وہ عمل ہے جو خالص اللہ کے لیے کیا جائے تو مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ جو عمل اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص کے ساتھ کیا جائے وہی باقی رہنے والا ہے باقی سب فانی ہے وجعل الوجه ما عمل لاجله (قس).

۶۹۲۳﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَيْسَرُ.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ الآیه (الانعام:۶۵)۔

آپ کہہ دیجئے کہ وہ (اس پر بھی) قادر ہے کہ تمہارے اوپر کوئی عذاب بھیج دے تمہارے اوپر کی جانب سے (جیسے پتھر برسایا ہوا اور بارش کا طوفان) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اعوذ بوجهك (اے اللہ) میں تیری پناہ مانگتا ہوں، فرمایا أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ یا (تم پر کوئی عذاب بھیج دے) تمہارے پاؤں کے نیچے سے تو نبی اکرم ﷺ نے (اس پر بھی) فرمایا اعوذ بوجهك فرمایا أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا (جب آیت کا یہ حصہ نازل ہوا) یا تمہیں گروہ گروہ بنا کر آپس میں بھڑا دے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا هٰذا أیسر یہ آسان ہے۔

لان الفتن من المخلوقین وعذابهم اهون من عذاب الله.

مطابقة للترجمة | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله: "اعوذ بوجهك".

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص:۱۱۰۱، ومر الحدیث فی التفسیر ص:۶۶۶، وص:۱۰۸۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص: ۲۰۵۔

﴿بَابُ ۳۸۸۰ قولِ اللّٰهِ تعالٰى وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِي تُغَذّٰى﴾

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور تا کہ میری نگاہ کے سامنے تیری پرورش ہو (طٰہٰ: ۳۹)

(تا کہ تم میری نگاہ کے سامنے تیار ہو، اس جگہ لفظ صنعت سے مراد عمدہ تربیت ہے جیسا عرب میں صنعت فرسی کا محاورہ اسی معنی میں معروف ہے کہ میں نے اپنے گھوڑے کی اچھی تربیت کی اور علی عینی سے مراد علی حفظی ہے۔ تُغَذّي یہ تُصنع کی تفسیر ہے تجھے غذا دی جائے، تیری پرورش کی جائے۔

"وقولِهِ جَلَّ ذِكْرُه": اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا (القمر: ۱۴)۔

(ہماری حفاظت ونگرانی میں) جو چل رہی تھی ہماری آنکھوں کے سامنے۔

(یعنی اس ہولناک طوفان کے وقت نوح علیہ السلام کی کشتی ہماری حفاظت اور نگرانی میں نہایت امن چین سے چلی جارہی تھی۔

۶۹۲۴ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلٰى عَيْنِهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دجال کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر مخفی نہیں ہے (تمہیں اچھی طرح معلوم ہے) کہ اللہ کانا نہیں ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور مسیح دجال کی داہنی آنکھ کانی ہوگی گویا اس کی آنکھ پھولا ہوا انگور ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: "إن الله ليس باعور واشار بيده الى عينه لان فيه اثبات العين".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۱۰۱، ومر الحديث ص: ۴۳۰، وص: ۴۷۰، وص: ۴۸۹، وص: ۶۳۲، وص: ۹۱۱ تا ص: ۹۱۲، وص: ۱۰۵۵۔

تشریح | اس باب سے مقصد اللہ تعالیٰ کے لیے عین کا اثبات ہے اور بعض حدیث میں قدم کا اثبات ہے اس سے مقصد یہ ہرگز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ مجسم ہے اللہ کے لیے اعضاء ہیں کیونکہ جسم مرکب ہوتا ہے جو اجزاء کا محتاج ہے اور اللہ احتیاج سے

پاک ہے کیونکہ احتیاج دلیل حدوث ہے اور اللہ تعالیٰ قدیم ہے بس یہ اعتقاد رکھنا چاہئے کہ کما یلیق بشانه واللّٰه تعالیٰ اعلم.

۶۹۲۵﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ﷺ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے جتنے نبی بھیجے ان سب نے جھوٹے کانے سے اپنی قوم کو ڈرایا بلاشبہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اس کانے (مسیح دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا ''کافر''۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: "ان ربكم ليس باعور".

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۱۰۱، ومر الحديث ص:۱۰۵۶، مسلم ثانی ص:۴۰۰۔

تشریح مسلم شریف جلد ثانی ص:۴۰۰، میں حدیث ہے کہ مسیح دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ك ف ر لکھا ہوگا۔
اس مضمون کی حدیث کتاب الانبیاء میں گذر چکی، نیز کانے دجال سے متعلق احادیث کے لیے مسلم شریف جلد ثانی ص:۴۰۰، کا مطالعہ فرمائیے۔

﴿باب ۳۸۸۲ قولِ اللّٰهِ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ (الحشر:۲۴)﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وہی اللہ ہے بنانے والا نکال کھڑا کرنے والا صورت کھینچنے والا

۶۹۲۶﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسٰى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا.﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ انہیں غزوہ بنی المصطلق میں باندیاں غنیمت میں ملیں تو انہوں نے چاہا کہ ان سے ہم بستری کریں، لیکن حمل نہ ٹھہرے چنانچہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا تو

آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر تم عزل نہ بھی کرو کوئی نقصان نہیں کیونکہ قیامت تک جو بھی مخلوق پیدا ہوگی اس کے متعلق اللہ نے لکھ دیا ہے۔

"وقال مجاهد" الخ اور مجاہدؒ نے قزعہ کے واسطے سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی جان ایسی نہیں جس کی قسمت میں پیدا ہونا لکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ ضرور اس کو پیدا کرے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "من هو خالق الى يوم القيامة".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۱، ۱۱۰، ومر الحدیث ص: ۲۹۷، وص: ۳۴۵، وص: ۵۹۳، وص: ۷۸۴، وص: ۹۷۷۔

تشریح | عزل اور اس کے حکم کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص: ۱۹۹۔

﴿بابُ ۳۸۸۲ قولِ اللّٰهِ تعالىٰ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا

پوری آیت ہے: قَالَ يَاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ الآيه (ص: ۷۵) حق تعالیٰ نے فرمایا: اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کون چیز مانع ہوئی؟ (سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا؟)

تشریح | لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ: یہاں حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے انہیں پیدا کیا، جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ ہاتھوں سے مراد یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی ہاتھ ہیں جیسے انسانوں کے ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اعضاء و جوارح کی احتیاج سے منزہ ہے لہٰذا اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے اور عربی زبان میں لفظ يد بکثرت قدرت کے معنی میں مستعمل ہے مثلاً ارشاد ہے بيده عقدة النكاح لہٰذا آیت کا مطلب یہ ہے کہ میں نے آدم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا، اور یوں تو کائنات کی ساری چیزیں قدرت خداوندی ہی سے پیدا ہوئی ہیں، لیکن جب باری تعالیٰ کسی چیز کا خصوصی شرف ظاہر کرنا چاہتے ہیں تو اسے خاص طور سے اپنی طرف منسوب فرما دیتے ہیں جیسے کعبہ کو بیت اللہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو ناقة الله اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ یا روح اللہ کہا گیا ہے یہاں بھی یہ نسبت حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے کی گئی ہے (قرطبی) (معارف القرآن مفتی شفیع صاحب ج: ۷، ص: ۵۳۲)۔

۶۹۲۷﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً.﴾

ترجمہ حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسی طرح (جیسے ہم دنیا میں جمع ہوتے ہیں) مومنوں کو جمع کرے گا (من الامم الماضیۃ والامۃ المحمدیۃ) پھر وہ (گرمی وغیرہ غمناک حالت سے پریشان ہوکر) آپس میں کہیں گے کاش ہم اپنے رب کے حضور کسی کی سفارش کروائیں تا کہ وہ ہمیں اس جگہ سے (نکال کر)

آرام دے چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے آدم کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے؟ اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا آپ ہمارے لیے پروردگار کے پاس سفارش کر دیجئے تا کہ ہم کو اس مقام کی تکلیف سے راحت دے حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں (یعنی میں اپنے اندر اس شفاعت عظمیٰ کی ہمت و جرأت نہیں پاتا) پھر اپنی غلطی کا ان کے سامنے ذکر کریں گے لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے پہلے رسول ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف مبعوث کیا تھا چنانچہ سب نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو نوح علیہ السلام کہیں گے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور اپنی وہ غلطی یاد کریں گے جو ان سے ہوئی تھی لیکن تم لوگ ابراہیم خلیل الرحمٰن (حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام) کے پاس جاؤ تو لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن آپ بھی فرمائیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی ان غلطیوں کا ذکر لوگوں سے کریں گے جو ان سے ہوئی تھی لیکن تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے ایسے بندہ ہیں جنہیں اللہ نے توریت دی تھی اور ان سے کلام کیا تھا چنانچہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے میں اسکا اہل نہیں ہوں اور لوگوں سے اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی تھی (یعنی ایک قبطی کا ناحق قتل) لیکن تم لوگ عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول، اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں لیکن تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ وہ ایسے بندہ ہیں جن کی اگلی پچھلی غلطیاں معاف کر دی گئی چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں چلوں گا اور میں اپنے رب سے (شفاعت کی) اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت مل جائے گی پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو اس کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر مجھ کو سجدے میں چھوڑنا چاہے گا چھوڑ دے گا (سجدے میں رہنے دے گا) پھر مجھ سے کہا جائیگا اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھائیے فرمائیے سنا جائے گا مانگئے دیا جائے گا شفاعت کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی پھر میں اپنے رب کی تعریفیں کروں گا ایسی تعریفیں جو میرا رب خود مجھے سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دے گا پس میں ان لوگوں کو (جہنم سے نکال کر) جنت میں داخل کروں گا پھر میں لوٹوں گا اور اپنے رب کو دیکھوں گا تو میں ان کے لیے سجدے میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ جتنی دیر سجدے میں چھوڑنا چاہے گا چھوڑ دے گا پھر کہا جائے گا محمد (ﷺ) سر اٹھائیے اور فرمائیے سنا جائے گا، مانگئے دیا جائے گا شفاعت کیجئے شفارش قبول کی جائے گی پھر میں اپنے رب کی وہ تعریفیں کروں گا جو میرا رب مجھ کو سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دے گا تو میں انہیں جنت میں داخل کروں گا پھر لوٹوں گا اور جب اپنے رب کو دیکھو گا تو اس کے لیے سجدے میں گر جاؤں گا تو جتنی دیر مجھ کو سجدے میں چھوڑنا چاہے گا چھوڑ دے گا پھر کہا جائے گا اے محمد (ﷺ) سر اٹھائیے اور فرمائیے سنا جائے گا اور شفاعت کیجئے سفارش قبول کی جائے گی مانگئے دیا جائے گا تو میں اپنے رب کی وہ تعریفیں کروں گا جو میرا رب مجھے سکھائے گا

پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کردے گا اور میں انہیں جنت میں داخل کروں گا پھر لوٹوں گا اور عرض کروں گا اے رب اب جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا سوا ان کے جنہیں قرآن نے روک دیا ہے اور جن پر خلود لازم ہو چکا ہے (یعنی اب جہنم میں صرف کافر و مشرک رہ گئے ہیں جن کے لیے جہنم میں ہمیشہ رہنا قرآن مجید نے لازم بتایا ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم سے وہ لوگ نکل جائیں گے جنہوں نے (دنیا میں) لا الٰہ الا اللّٰہ (محمد رسول اللّٰہ) کہا ہوگا اور ان کے دل میں جو کے برابر بھی خیر ہوگی (یعنی ایمان ہوگا پھر جہنم سے وہ لوگ بھی نکل جائیں گے جنہوں نے لا الٰہ الا اللّٰہ (یعنی کلمہ ایمانی) کا اقرار کیا ہوگا) اور ان کے قلب میں گیہوں کے برابر ایمان ہوگا اور جہنم سے وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے لا الٰہ الا اللّٰہ (کلمہ ایمانی) کا اقرار کیا ہوگا اور ان کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "خلقك الله بيده".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۰۱ تا ص:۱۱۰۲، ومر الحديث في التفسير ص:۱۰۸ تا ص:۱۰۹۔

تشریح | وفي الحديث الرد على المعتزله الخ (قس)

یعنی اس حدیث سے خوارج اور معتزلہ کا مکمل رد ہے جو مرتکب کبائر کو مخلد فی النار کہتے ہیں۔

۲۔ اس حدیث سے سید الاولین والآخرین محبوب رب العالمین حضور اقدس محمد رسول اللّٰہ ﷺ کی تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

۳۔ واما ما نسب الى الانبياء من الخطايا فمن باب التواضع، وانّ حسنات الابرار سيئات المقربين والا فهم صلوات الله وسلامه عليهم معصومون مطلقاً (قس).

۶۹۲۸ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَقَالَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا اللّٰہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے (اس کا خزانہ بے انتہا ہے) خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی رات دن بخشش جاری ہے اور فرمایا تم نے دیکھا نہیں جب سے اللّٰہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اس نے کتنا خرچ کیا ہے لیکن اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی اور فرمایا (آسمان و زمین بننے سے پہلے) اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان (ترازو) ہے جس کے لیے چاہتا ہے جھکا دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "منذ خلق السموات".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۱۰۲، ومر الحدیث ص: ۶۷۷، ویاتی ص: ۱۱۰۳۔

تشریح | یخفض ویرفع: ای یخفض المیزان ویرفعه، وقال الخطابی المیزان هنا مثل وانما هو القسمة بین الخلائق یبسط الرزق علی من یشاء ویقتر کما یصنعه الوزان عند الوزن یرفع مرة ویخفض اخری (عمدہ).

۶۹۲۹ ﴿حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ وَتَكُونُ السَّمٰوٰتُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ (ساتوں) زمین کو مٹھی میں لے لے گا (اور ساتوں) آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ الآيه (الزمر: ۶۷) یعنی جس کی عظمت شان کا یہ حال ہے کہ قیامت کے دن کل زمین اس کی ایک مٹھی میں اور سارے آسمان کاغذ کی طرح لپٹے ہوئے ایک ہاتھ میں ہوں گے اس کی عبادت میں بے جان یا عاجز ومحتاج مخلوق کو شریک کرنا کہاں تک روا ہوگا، وہ شرکا تو خود اس کی مٹھی میں پڑے ہیں جس طرح چاہے ان پر تصرف کرے ذرا کان یا زبان نہیں ہلا سکتے۔

"رواہ سعید عن مالك": اس حدیث کو سعید بن داؤد نے امام مالک سے نقل کیا (وصله الدار قطنی فی غرائب مالك وابو القاسم اللالکائی (قس).

"وقال عمر بن حمزة" الخ: اور عمر بن حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے سالم سے سنا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث۔

"وقال ابو الیمان" الخ: اور ابوالیمان نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہیں زہری نے خبر دی انہیں ابو سلمہ نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ زمین کو مٹھی میں لے لے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة توخذ من قوله: "یقبض یوم القیامة وتکون السمٰوٰت بیمینه".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۱۰۲۔

۶۹۳۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے محمد (ﷺ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر پھر کہے گا میں بادشاہ ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ (الانعام:۹۱) (ای وما عظموه حق تعظیمه).

"قال یحیٰی بن سعید" الخ: یحییٰ بن سعید (القطان راوی الحدیث عن الثوری بالسند المذکور) نے کہا اس حدیث میں فضیل بن عیاض نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اتنا اضافہ کیا ہے: "فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ" پھر رسول اللہ ﷺ اس پر تعجب کی وجہ سے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس دیئے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحدیث للترجمة توخذ من قوله: "والخلائق علی اصبع".

تعدد موضعه والحدیث هنا ص:۱۱۰۲ تا ص:۱۱۰۳، ویاتی ص:۱۱۰۳، وص:۱۱۱۰، وص:۱۱۱۹۔

۶۹۳۱ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ.

ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا اے ابوالقاسم (ﷺ) اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور مٹی کو انگلی پر اور تمام

مخلوقات کو ایک انگلی پر روک لے گا پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں (میں بادشاہ ہوں) میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وما قدروا اللہ حق قدرہ". (الانعام:۹۱)

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: "والخلائق على اصبع على ما لايخفى على المتامل (عمده).

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۱۰۳، ومر الحديث ص:۱۱۰۷، وص:۱۱۰۲، ياتي ص:۱۱۱۹۔

۳۸۸۳ ﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ﴾

وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰه

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں ہے

اور عبید اللہ بن عمرو نے عبدالملک کے واسطہ سے روایت کی لا شخص الخ یعنی اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔

تشریح | لا شخص أغير من الله: لا الجنسية وأغير افعل التفضيل مرفوع خبرها. (قس).

امام بخاریؒ کے اس ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ شخص کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر جائز و درست ہے لیکن اس پر علامہ خطابی نے اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہنا جائز نہیں ورنہ مجسم کہنا لازم آئے گا پھر حافظ عسقلانی نے علامہ خطابی کا رد کیا ہے پوری تفصیل کے لیے فتح الباری اور ارشاد الساری وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے (صحیح اور خلاصہ یہ ہے کہ شخص بمعنی فرد یا شخص بمعنی احد کی تاویل سے درست ہے، جیسا کہ بعض نسخہ میں ہے لا أحد أغير من الله).

۶۹۳۲ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ.﴾

ترجمہ | مغیرہ بن شعبہ ؓ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ ؓ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں

تو سیدھی تلوار (تلوار کی دھار) سے اس کی گردن ماردوں پھر یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہونچی تو ارشاد فرمایا کیا تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے (تم تعجب کرتے ہو) واللہ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ نے غیرت ہی کی وجہ سے فواحش کو حرام کیا خواہ ظاہر میں ہو یا چھپ کر (خواہ وہ بے حیائی علانیہ ہو یا پوشیدہ) اور معذرت (حجۃ قائم کرنا) اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں ہے اسی لیے اس نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے (یعنی پیغمبروں کو بھیجا جو مومنوں کو خوشخبری اور کافروں کو خوف دلائے تاکہ آخرت میں بندوں کے لیے کوئی عذر کا موقع نہ رہے) اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی تعریف کسی کو پسند نہیں اسی وجہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا۔

اس حدیث کو عبید اللہ بن عمرو نے بھی عبد الملک بن عمیر سے روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث المعنى ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۱۰۳، ومر الحديث تعليقاً في النكاح ص:۷۸۵، وص:۱۰۱۲۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص:۱۹۴، ''غیرت کا بیان''۔

۳۸۸۴ ﴿بَابٌ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ فَسَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَفْسَهُ شَيْئًا﴾

وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ شَيْئًا وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ.

ارشاد الٰہی: آپ پوچھئے کہ شہادت سب سے بڑھ کر کس شئی کی ہے (سب سے بڑا گواہ کون ہے؟)

آپ کہہ دیجئے اللہ کی (الانعام:۱۹) تو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو شئی فرمایا۔

اور نبی اکرم ﷺ نے قرآن کو شئی فرمایا حالانکہ قرآن اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ (القصص:۸۸) اللہ کی ذات کے سوا ہر شئی ختم ہونے والی ہے، کما فی القرآن المجید: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

۶۹۳۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا.﴾

ترجمہ سہل بن سعد ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب سے پوچھا کیا آپ کو قرآن مجید میں سے کچھ یاد ہے؟ انہوں نے کہا ہاں فلاں فلاں سورہ انہوں نے ان سورتوں کے نام بتائے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "أمعك من القرآن شيء".

یعنی نبی اکرم ﷺ نے قرآن کو شی فرمایا کہ کیا تیرے پاس قرآن میں سے کوئی شی ہے۔

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۱۰۳، ومر الحديث ص:۳۱۰، وص:۷۵۲، ۷/۱۱، وص:۷۶۱، وص:۷۶۷، وص:۷۶۸ تا ص:۷۶۹، وص:۷۷۱، ۷/۱۱، وص:۷۷۲، وص:۷۷۳ تا ص:۷۷۴، ۷/۱۱۔

والحدیث مرمراراً۔

تشریح شی کے معنی موجود کے ہیں معدوم پر شی کا اطلاق نہیں ہوتا ہے اور اللہ موجود ہے پس شی کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر درست ہے کیونکہ ارتفاع نقیضین محال ہے ولكن ليس كالاشياء.

﴿بَابُ[۳۸۸۵] قَوْلِهٖ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ﴾

وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ ارْتَفَعَ فَسَوَّاهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوَى عَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَجِيْدُ الْكَرِيْمُ وَالْوَدُوْدُ الْحَبِيْبُ يُقَالُ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ كَأَنَّهُ فَعِيْلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُوْدٌ مِنْ حَمِدَ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اللہ تعالیٰ کا عرش (تخت) پانی پر تھا

(یعنی آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے پانی مخلوق ہوا جو آئندہ اشیاء کا مادۂ حیات بننے والا تھا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ) (الانبیاء:۳۰)

"وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ": (التوبہ:۱۲۹) اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

اور عرش عظیم موجودات میں سب سے اعظم ہے تو ظاہر ہے کہ جو اس کا مالک ہے وہ ماتحت سارے موجودات کا بطریق اولیٰ مالک ہے۔

"قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ": ابو العالیہؒ نے کہا کہ اِسْتَوٰى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ الآيه. (البقرہ:۲۹)

اس آیت میں استوٰی الی السماء کے معنی ہیں ارتفع وہ بلند ہوا یعنی آسمان کی طرف توجہ کی اور فَسَوّٰهُنَّ کے معنی ہیں خَلَقَهُنَّ انہیں بنایا یعنی اور انہیں درست کر کے سات آسمان بنادیئے۔

"وقال مجاهد" الخ: اور مجاہدؒ نے کہا استوٰی بمعنی علا علی العرش ہے یعنی اپنی صفت علو عرش پر ڈالی۔

علماء اہل سنت کے نزدیک حق وہی ہے جو ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے منقول ہے قالت الاستواء غير

مجهول والكيف غير معقول والاقرار به ايمان والجحود به كفر (فتح) حاصل یہ ہے کہ استواء علی العرش متشابہات میں سے ہے اور تقریباً امام مالکؒ سے یہی منقول ہے مزید اقوال کے لیے فتح الباری کا مطالعہ کیجئے۔

"وقال ابن عباس رضی الله عنهما" الخ: اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سورہ بروج کی پندرہویں آیت: ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ کی تفسیر میں کہ مجید بمعنی کریم ہے یعنی عزت والا اور اسی سورہ میں الوَدُود بمعنی حبیب ہے یعنی محبوب يقال حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (ہود:۷۳) مجید ماجد سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے اور محمود حَمِد سے ہے مفعول کا صیغہ۔

۶۹۳۴﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرىٰ يَا بَنِي تَمِيْمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرىٰ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيْمٍ قَالُوا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُوْنَهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ.﴾

ترجمہ | عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ آپ ﷺ کے پاس بنو تمیم کے کچھ لوگ آئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اے بنو تمیم بشارت قبول کرو انہوں نے کہا آپ ﷺ نے ہمیں بشارت دیدی اب ہمیں بخشش بھی دیجئے پھر یمن کے کچھ لوگ پہونچے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اے یمن والو بنو تمیم نے بشارت نہیں قبول کی تم لوگ بشارت قبول کرو ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے قبول کر لی ہم آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوئے ہیں تا کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور تا کہ آپ سے اس دنیا کی ابتدار کے متعلق پوچھیں کہ کس طرح تھی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تھا اور اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ نے آسمان و زمین پیدا کئے اور لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی عمران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر میرے پاس ایک شخص آیا اور کہا اے عمران اپنی اونٹنی کی خبر لو وہ بھاگ چلی ہے چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکلا دیکھا کہ میرے اور اس کے درمیان ریت کا چٹیل میدان حائل ہے اور خدا کی قسم میری تمنا رہی کہ وہ چلی جاتی اور میں آپ ﷺ کی مجلس سے نہ اٹھا ہوتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۱۰۳، و مر الحدیث ص: ۴۵۳، وص: ۶۲۶، وص: ۶۳۰۔

تشریح | وقال فی الکواکب قوله وكان عرشه على الماء معطوف على قوله كان الله ولا يلزم منه المعية اذا اللازم من الواو العاطفة الاجتماع في اصل الثبوت وان كان هناك تقديم وتاخير (قس).

۶۹۳۵﴿حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَمِينَ اللهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْفَيْضُ أَوْ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے (اس کا خزانہ بے انتہا ہے) اسے کوئی خرچ کم نہیں کرتا رات اور دن فیض کا چشمہ جاری ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب سے اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا ہے اس سارے خرچ نے اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں کی اور اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ اٹھاتا اور جھکاتا ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ,, وعرشه على الماء،،

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۱۰۳، ومر الحديث :۶۷۷، ص:۱۱۰۲،

۶۹۳۶﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقِ اللهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ قَالَ أَنَسٌ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هٰذِهِ قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت زید بن حارثہ ؓ آئے (اور اپنی زوجہ حضرت زینب بنت جحشؓ کی) شکایت کرنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھو حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کسی بات کو چھپانے والے ہوتے تو اس آیت (وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشٰهُ) (الاحزاب:۳۷) کو ضرور چھپاتے حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ چنانچہ حضرت زینبؓ نبی اکرم ﷺ کے تمام ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ تم لوگوں کی تمہارے گھر والوں نے شادی کی اور میری اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے، اور ثابت سے روایت ہے کہ آیت: تخفي في نفسك الآية اور

آپ اس چیز کو اپنے دل میں چھپاتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا ہے، حضرت زینب اور زید بن حارثہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: من فوق سبع سموات لان المراد فوق سبع سموات هو العرش.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۰۳ تا ص:۱۱۰۴، ومر الحديث ص:۷۰۶

تشریح مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص:۵۱۰ تا ص:۵۱۱۔

۶۹۳۷ ﴿حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ پردہ کی آیت (يا ايها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النبي الاحزاب: ۵۳) حضرت زینب بنت جحشؓ کے بارے میں نازل ہوئی اور آپ ﷺ نے اس دن دعوت ولیمہ میں گوشت روٹی کھلایا اور حضرت زینبؓ نبی اکرم ﷺ کے تمام ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کرایا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثالث للترجمة وهو قول ابى العالية "استوى الى السماء" وهنا قوله في السماء".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۰۴، ومر الحديث ص:۷۰۶، وص:۷۰۷۔

تشریح نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۵۱۰، کا مطالعہ کیجئے۔

۶۹۳۸ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنے پاس عرش کے اوپر (لوح محفوظ میں) لکھ دیا ان رحمتي سبقت غضبي (میری رحمت میرے غضب (غصہ) سے بڑھ کر ہے)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فوق عرشه".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۰۴، ومر الحديث ص:۴۵۳، وص:۱۱۰۱، ياتي ص:۱۱۱۰، وص:۱۱۲۷۔

۶۹۳۹ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا حق ہے (بطريق الفضل والكرم لا بطريق الوجوب) کہ اس کو جنت میں داخل کرے خواہ اس نے ہجرت کی ہوئی سبیل اللہ یا وہیں مقیم رہا ہو جہاں اس کی پیدائش ہوئی تھی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اس کی اطلاع لوگوں کو نہ دے دیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے ہر دو درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو اس لیے کہ یہ (فردوس) جنت کے بیچ کا حصہ ہے اور سب سے اعلیٰ جنت ہے (والاوسط الافضل فلا منافاة بين قوله اوسط واعلى (قس)) اور اس کے (فردوس کے) اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی فردوس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "وفوقه عرش الرحمٰن".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۱۰۴، ومر الحديث ص: ۳۹۱۔

۶۹۴۰ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَأَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوذر ؓ (جندب بن جنادہ ؓ) نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرماتے تھے پھر سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر کیا تمہیں معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے؟ ابوذر ؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم (اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ

جاتا ہے اور سجدہ کی اجازت چاہتا ہے پھر اسے اجازت دی جاتی ہے (اور وہ آگے بڑھتا ہے) اور گویا کہ اس سے کہا جاتا ہے (یعنی قیامت کے قریب اس سے کہا جائے گا) جہاں سے تو آیا وہیں واپس لوٹ جا چنانچہ وہ اس دن مغرب ہی سے طلوع ہوگا پھر آپ ﷺ نے (سورۂ یٰسین کی) یہ آیت تلاوت کی: "ذٰلك مستقرلها" حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی قرأت کے مطابق۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان هذا الحديث فيه انها تذهب حتى تسجد تحت العرش.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۱۰۴، ومر الحدیث ص:۴۵۴، وص:۷۰۹، یاتی ص:۱۱۰۵۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۵۳۲ تا ص:۵۳۳۔

۶۹۴۱﴿حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ حَتّٰى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ.﴾

ترجمہ حضرت زید بن ثابت ؓ (کاتب وحی) نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر ؓ نے مجھ کو بلا بھیجا (میں حاضر خدمت ہوا) پھر میں نے قرآن مجید کی تلاش کی تو سورہ توبہ کی آخری دو آیات ابو خزیمہ انصاری ؓ کے پاس پائی یہ آیات مجھے ان کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں ملی تھیں لقد جاءکُم رسول من انفسکم، سورہ براۃ کے اخیر تک (آیت: ۱۲۸، و۱۲۹)۔

"حدثنا یحییٰ بن بکیر": ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث یونس کے واسطہ سے یہی حدیث اور کہا کہ حضرت ابو خزیمہ انصاری ؓ کے پاس۔ (یعنی بجائے خزیمہ ؓ کے ابو خزیمہ ؓ کہا)۔

مطابقتہ للترجمہ مطابقة الحديث للترجمة عند تمام الآية المذكورة وهو ربّ العرش العظيم.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۱۰۴، ومر الحدیث ص:۳۹۴، وص:۵۷۹ تا ص:۵۸۰، وص:۶۷۶، وص:۷۰۵، وص:۷۴۵، وص:۷۴۶، وص:۱۰۶۷۔

تشریح اشکال وجواب کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص:۲۶، وص:۲۷۔

مزید تفصیل کے لیے جلد:۱۰، ص:۹، سے ص:۱۴ تک مطالعہ کیجئے۔

۶۹۴۲﴿حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے لا إله الا الله الخ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت جاننے والا بڑا بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم (شاہی تخت) کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ربّ العرش العظيم".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۱۰۴، ومر الحديث ص:۹۳۹۔

۷۴۲۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوْسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوْسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائیں گے پھر موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔

"وقال الماجشون" الخ: اور ماجشون (عبدالعزیز ماجشون) نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے اٹھنے والا (ہوش میں آنے والا) ہوں گا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش پکڑے ہوئے ہیں۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "العرش في الموضعين".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۱۰۴، ومر الحديث ص:۳۲۵، وص:۴۸۱، وص:۶۶۸، وص:۱۰۲۱ تا ص:۱۰۲۲۔

تشریح | اشکال وجواب کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص:۲۲۷۔

۳۸۸۶
﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوْحُ إِلَيْهِ﴾

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَخِيْهِ اعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ

أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللهِ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اس کی طرف چڑھتے ہیں (المعارج:۴)

(ایک قول یہ ہے کہ روح سے مراد روح انسانی ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ قبض ہونے کے بعد روحوں کا آسمان کی طرف جانا جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ واللہ اعلم)

اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد: إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ الآيه (فاطر:۱۰)

اچھا کلام اسی تک پہونچتا ہے (یعنی وہ اس کو قبول کرتا ہے اچھا کلام سے ذکر اللہ، دعا، تلاوت القرآن یہ سب چیزیں بارگاہ رب العزت کی طرف چڑھتی پہونچتی ہیں اور قبول واعتناء کی عزت حاصل کرتی ہیں)۔

"وقال ابو جمرة": اور ابو جمرہ (نصر بن عمران) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم ﷺ کے بعثت کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی اُنیس (بضم الهمزه مصغرا) سے کہا کہ تم مجھے اس شخص کی خبر لاکر دو جو کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر (وحی) آتی ہے۔

"وقال مجاهد" الخ: اور مجاہد نے کہا عمل صالح اچھے کلموں کو اٹھاتا ہے (اللہ تعالیٰ تک پہونچاتا ہے) وقد اخرج البيهقى من طريق على بن ابى طلحة عن ابن عباس فى تفسيرها الكلم الطيب ذكر الله والعمل الصالح اداء فرائض الله فمن ذكر الله ولم يؤد فرائضه رد كلامه، وقال الفراء معناه العمل الصالح يرفع الكلام الطيب اذا كان معه عمل صالح وقال البيهقى صعود الكلام الطيب عبارة عن القبول (قس)۔

"يقال ذى المعارج المَلائِكة": ذى المعارج سے مراد فرشتے ہیں جو اللہ کی طرف چڑھتے ہیں یہ سورۂ معارج کی تیسری آیت ہے: "مِنَ اللهِ ذِي الْمَعَارِجِ".

۶۹۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا

بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فُلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے درمیان رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں اور عصر کی نماز اور فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں (تنکیر ملائکة فی الموضعین یفید ان الثانیة غیر الاولی) پھر وہ فرشتے جو تمہارے ساتھ رات بھر رہے تھے وہ (آسمان پر) چڑھ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے تمہارے بارے میں پوچھتا ہے حالانکہ وہ زیادہ جاننے والا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا فرشتے کہتے ہیں کہ ہم نے اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

"وقال خالد بن مخلد" الخ: امام بخاریؒ نے کہا اور خالد بن مخلد نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے حلال کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کیا اور اللہ تک حلال کمائی ہی پہونچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور صدقہ کرنے والے کے لیے اس کی پرورش اس طرح کرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے (یعنی اللہ اس صدقہ کو بڑھاتا رہتا ہے) یہاں تک کہ وہ صدقہ (جو کھجور کے برابر تھا) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

"ورواہ ورقاء" الخ: اور اس حدیث کو ورقاء بن عمر نے بھی عبداللہ بن دینار سے روایت کیا انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے و لا یَصْعَدُ الی اللّٰہ الا الطیب یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف وہی صدقہ چڑھتا (پہونچتا) ہے جو حلال کمائی سے ہو۔

اس سند کے لانے سے امام بخاریؒ کا مقصد ورقاء اور سلیمان دونوں کی روایت میں ایک فرق بتلانا ہے کہ ورقاء اپنا شیخ الشیخ سعید بن یسار کو بیان کرتے ہیں اور سلیمان اپنا شیخ الشیخ ابو صالح کو اور باقی میں اتفاق ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص: ۱۱۰۵، ومر الحدیث ص: ۷۹، وص: ۴۵۷، یاتی ص: ۱۱۱۵۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص: ۱۵۴۔

۶۹۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ

عِنْدَالْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پریشانی کے وقت ان کلمات سے دعا کرتے تھے لا إله الا الله العظيم الخ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم وحلیم ہے (عظیم قدرت والا اور بردبار ہے) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ ليس هذا بمطابق للترجمة ومحله في الباب السابق ولعل الناسخ نقله الى هنا (عمده).

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۱۰۵، ومر الحديث ص:۹۳۹۔

۶۹۳۶﴿حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَوْ أَبِي نُعْمٍ شَكَّ قَبِيْصَةُ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَتَغَيَّظَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا يُعْطِيْهِ صَنَادِيْدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُطِيْعُ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوْنِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ سونا بھیجا گیا تو آپ ﷺ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کردیا۔

"وحدثني اسحق بن نصر" الخ: امام بخاریؒ نے کہا اور مجھ سے اسحاق بن نصر (ہو اسحاق بن ابراہیم بن نصر السعدی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبردی انہیں ان کے والد سعید نے انہوں

نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں تھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سونے کے کچھ ڈلے خاک آلود (یعنی کان کی مٹی ابھی صاف نہیں کی گئی تھی) بھیجا تو حضور اکرم ﷺ نے اسے اقرع بن حابس حنظلی جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری جو بنی کلاب کا ایک شخص تھا اور زید الخیل طائی جو بنی نبہان کا ایک شخص تھا ان (چاروں) کے درمیان تقسیم کر دیا اس پر قریش وانصار کے لوگ ناراض ہوئے اور کہنے لگے کہ آنحضور ﷺ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں (نہیں دیتے ہیں حالانکہ ہمارا حق زیادہ ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کے ذریعہ ان کی تالیف قلب کرتا ہوں پھر ایک شخص (عبداللہ ذوالخویصرہ) سامنے آیا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں پیشانی ابھری ہوئی تھی ڈاڑھی گھنی تھی دونوں رخسار ابھرے ہوئے تھے سرمنڈا ہوا تھا اس نے کہا یا محمد (ﷺ) اللہ سے ڈرئے اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو کون اس کی اطاعت کرے گا اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے (جب ہی تو مجھے رسول بنایا ہے) اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے، پھر حاضرین میں سے ایک صاحب نے اس کے قتل کی اجازت چاہی میرا خیال ہے کہ وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو منع فرمایا پھر جب اس نے پیٹھ پھیری (جانے لگا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے پار نکل جاتا ہے یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں نے ان لوگوں کو پایا (یعنی میں ان کے دور میں ہوا) تو انہیں قوم عاد کی طرح ضرور قتل کروں گا (یعنی انہیں نیست و نابود کردوں گا)۔

مطابقتہ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں لا مطابقة بينه وبين الترجمة بحسب الظاهر (عمدہ) صحیح ہے کہ براہ راست اس حدیث کی مطابقت ترجمہ سے نہیں ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق دوسری حدیث کی طرف اشارہ کیا ہو چنانچہ کتاب المغازی میں یہ حدیث گذر چکی ہے جس میں ہے وانا امين من في السماء (یہاں فی بمعنی علی ہے والمراد على العرش جیسے فسيحوا في الارض اي على الارض (سورہ توبہ) اور ارشاد الٰہی: ولاصلبنكم في جذوع النخل).

۲۔ علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ہے لا يجاوز حناجرهم اس کا لازمی مفہوم ہے اي لا يصعد الى الله تعالىٰ (الكواكب الدراري).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۰۵، مر الحديث ص:۴۷۱ تا ص:۴۷۲، وص:۵۰۹، وص:۶۲۳، وص:۶۲۳، وص:۷۵۶، وص:۹۱۰۔

تشریح اس حدیث میں معترض کا نام نہیں ہے مگر بخاری شریف ص:۵۰۹، کی آخری حدیث میں ذوالخویصرہ کی تصریح ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس معترض کے قتل کی اجازت چاہنے والے حضرت خالد بن ولید ﷺ تھے وقیل عمر بن الخطاب رضی الله عنه فیحتمل ان یکونا سألا فلا اشکال. واللّٰہ اعلم

۶۹۴۷ ﴿حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوذر ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے ارشادالٰہی والشمس تجری لمستقرلها کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

مطابقة للترجمة حدیث کی مطابقت ترجمۃ الباب سے مشکل ہے۔

تعدد موضعه والحدیث هنا ص:۱۱۰۵، ومرالحدیث ص:۴۵۴، فی التفسیر ص:۷۰۹، وص:۱۱۰۴۔

تشریح مفصل تشریح مع اشکال وجواب کے لیے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۵۳۲ تا ص:۵۳۵، دیکھئے۔

﴿بَابُ ۳۸۸۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اس روز کچھ چہرے (مومنین کے) تروتازہ ہوں گے

اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے

تشریح اس آیت مبارکہ میں تصریح ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا البتہ کفار ومشرکین دیدار الٰہی سے محروم رہیں گے کمافی القرآن الحکیم "كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوْبُوْنَ" یہ مشرکین وکفار اس روز (روز قیامت) اپنے رب کی زیارت سے روک دیئے جائیں گے۔

اور ایک حدیث میں ہے واعلموا انکم لن تروا ربکم حتی تموتوا (فتح الباری ج:۸، ص:۴۹۲) اس میں تقریبا تصریح ہے کہ مرنے کے بعد یعنی آخرت میں رب کا دیدار ہوگا۔

نہیں کرتے ہیں وعدہ دید کا وہ حشر سے پہلے — دل مضطر یہ کہتی ہے ابھی ہوتی یہیں ہوتی

۶۹۴۸ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا.﴾

ترجمہ | حضرت جریر بن عبداللہ البجلی ﷛ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا چودھویں رات کا چاند تھا آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اس کے دیکھنے میں دھکا پیل نہیں ہوگا (یعنی اس کے دیکھنے کے لیے ایک جگہ جمع ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ جو جہاں ہے ہر جگہ سے دیکھے گا) پس اگر تمہیں اس کی استطاعت ہو کہ سورج طلوع ہونے کے پہلے (یعنی نماز فجر) سورج غروب ہونے کے پہلے (یعنی نماز عصر) فوت نہ ہو تو ایسا کرلو (پڑھ لو)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان كلا منهما يدل على الرؤية.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۰۵، ومر الحدیث ص:۷۸، وص:۸۱، وص:۷۱۹۔

۶۹۴۹ ﴿حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا.﴾

ترجمہ | حضرت جریر بن عبداللہ ﷛ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ تم اپنے رب کو صاف صاف (آنکھ سے) دیکھو گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۰۵ تا ص:۱۱۰۶، ومر الحدیث ص:۷۸، وص:۸۱، وص:۷۱۹، ویاتی ص:۱۱۰۵۔

۶۹۵۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت جریر بن عبداللہ البجلی ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ چودھویں رات کو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ بلاشبہ تم قیامت کے دن اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہوگی۔

مطابقتہ للترجمۃ | هٰذا طريق آخر فى الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۰۵، ومر الحدیث ص:۷۸، وص:۸۱ وص:۷۱۹، وص:۱۱۰۵۔

تشریح | كما ترون هٰذا: اى كما ترون القمر فهو تشبيه للرؤية بالرؤية لا المرئى بالمرئى ولا كيفية الرؤية بكيفية الرؤية.

مزید کے لیے ماقبل کی حدیثوں کو دیکھئے۔

۶۹۵۱﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا أَوْ مُنَافِقُوهَا شَكَّ إِبْرَاهِيمُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ يَعْنِي بِعَمَلِهِ أَوِ الْمُوثَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ أَوِ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ ثُمَّ يَتَجَلّٰى حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مِنْهُمْ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى

الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ أَبَدًا وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَيَدْعُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ فَيَقُولُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ لَهُ تَمَنَّهْ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنّٰى حَتّٰى إِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتّٰى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذٰلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری (تکلیف) ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ کوئی بادل نہ ہو لوگوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ، آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا تم میں جو شخص جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے ہو جائے چنانچہ جو لوگ سورج کی عبادت (پرستش) کرتے تھے وہ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے اور جو لوگ چاند کی عبادت (پوجا) کرتے تھے وہ چاند کے پیچھے ہو جائیں گے اور جو لوگ بتوں کی عبادت کرتے تھے وہ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے پھر یہ امت باقی رہ جائے گی ان میں اس امت کی شفاعت کرنے والے ہوں گے یا منافق ہوں گے ابراہیم بن سعد راوی کو شک تھا (کہ ان میں کون سا لفظ کہا) پھر اللہ ان کے پاس آئے گا (غیر معروف صورت میں) اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں تو یہ لوگ کہیں

گے کہ ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آجائے تو جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا کہ یہ لوگ پہچان لیں گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے پھر اس کے پیچھے ہو جائیں گے، اور پل صراط کو جہنم کے بالکل بیچ میں قائم کیا جائے گا اور میں اور میری امت سب سے پہلے اس کو پار کرنے والے ہوں گے اور اس روز صرف انبیاء علیہم السلام کلام کر سکیں گے اور اس روز رسولوں کی دعا ہوگی اللّٰھم سَلِّم سَلِّم (اے اللہ نجات عطا فرما اے اللہ اے اللہ بچائیو) اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے کیا تم لوگوں نے سعدان دیکھا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ آنکڑے سعدان کے کانٹوں ہی کی طرح ہوں گے مگر وہ اتنے بڑے ہوں گے کہ ان کی بڑائی کی مقدار سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا وہ آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے موافق اچک لیں گے پھر بعض ان میں سے وہ ہوں گے جو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے (کافر و مشرک) او الموثق بعمله یا اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوں گے اور بعض ان میں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں گے (یعنی ٹکڑے ہو کر جہنم میں گر جائیں گے) یا بدلہ دئے جائیں گے او نحوه یا اس جیسے الفاظ بیان کئے۔

"ومنهم المخردل او المجازی" اس کا ایک ترجمہ یہ بھی کیا گیا ہے کہ ان میں سے بعض آنکڑے سے زخمی ہو جائیں گے یعنی چھل چھلا کر نجات پائیں گے۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ومنهم المخردل بالخاء المعجمة والدال المهملة المنقطع الذى تقطعه كلاليب الصراط حتى يهوى فى النار وقيل المخردل المصروع (قس).

"ثم يتجلى" الخ: پھر اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا یہاں تک کہ جب اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا اور دوزخیوں میں سے اپنی رحمت سے جسے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ دوزخ سے ان لوگوں کو باہر نکال لیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرنا چاہے گا ان لوگوں میں سے جنہوں نے کلمہ ایمانی لا إله إلا الله کی گواہی دی ہوگی (اقرار کیا ہوگا) چنانچہ فرشتے انہیں سجدوں کے اثر سے دوزخ میں پہچان لیں گے، جہنم کی آگ انسان کا سارا بدن کھالے گی مگر سجدے کا مقام (وهو موضعه من الجبهة او مواضع السجود السبعة ورجحه النووى لكن فى مسلم الا دارات الوجوه وهو كما قال عياض يدل على ان المراد باثر السجود الوجه خاصة (قس).

"حرّم الله على النار" الخ: اللہ نے جہنم پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدہ کا مقام جلائے چنانچہ یہ لوگ جہنم سے اس حال میں نکلیں گے کہ جل چکے ہوں گے پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو آب حیات کے نیچے سے یعنی آب حیات کے پڑتے ہی اس طرح اگنے لگیں گے جس طرح دانہ سیلاب کے کیچڑ میں اگتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہوگا

اور ان میں سے ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا وہ دوزخیوں میں سب سے آخری شخص ہوگا جسے جنت میں داخل ہونا ہے وہ کہے گا اے رب میرا چہرہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ اس (دوزخ) کی بدبو نے مجھے زہر آلود کردیا ہے اور اس کے شعلہ نے مجھے جلا ڈالا ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اس سے دعا کروانا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ کہے گا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کردوں (تیری یہ درخواست قبول کرلوں) تو کیا تو اس کے علاوہ مجھ سے اور سوال کرے گا؟ وہ کہے گا نہیں تیرے عزت کی قسم اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا چنانچہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے اتنا عہد و پیمان کرے گا جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ دوزخ سے پھیر دے گا پھر جب وہ جنت کی طرف چہرہ کرلے گا اور اسے دیکھے گا (جنت کی تروتازگی دیکھے گا) تو جس قدر اللہ کو منظور ہوگا وہ خاموش رہے گا پھر کہے گا اے پروردگار مجھے جنت کے دروازے تک پہنچادے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ جو کچھ میں نے تجھے دے دیا ہے اس کے سوا اور کچھ کبھی تو سوال نہیں کرے گا افسوس اے ابن آدم تو کتنا عہد شکن ہے تو وہ کہے گا اے پروردگار اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پوچھے گا اگر تیری یہ درخواست منظور کرلی جائے تو شاید تو اس کے سوا اور سوال کرے گا تو وہ شخص کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگوں گا اور جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہ عہد و پیمان کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے تک پہونچادے گا پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوجائے گا تو جنت اس کے سامنے نظر آئے گی اور وہ شخص دیکھے گا اس نعمت اور سرور (لذتیں اور آرائش) کو جو اس جنت میں ہے اس کے بعد جتنی دیر اللہ کو منظور ہوگا وہ خاموش رہے گا پھر کہے گا اے رب مجھے جنت میں پہونچادے اس پر اللہ تعالیٰ کہے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ جو کچھ میں نے تجھے دے دیا اس کے علاوہ تو اور کچھ نہیں سوال کرے گا اور فرمائے گا افسوس اے ابن آدم تو کتنا عہد شکن ہے تو وہ شخص کہے گا اے رب (تیرے فضل و کرم سے یہ آرزو ہے کہ) میں تیری مخلوق (یعنی مسلمانوں) میں سب سے زیادہ بد نصیب نہ رہوں (مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت نہ بنا) چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں پر ہنس دے گا جب ہنس دے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہوجا جب وہ شخص جنت میں داخل ہوجائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تمنا کر (اپنی آرزوئیں بیان کر) تو وہ اپنے رب سے درخواست کرے گا اور وہ اپنی تمام آرزوئیں بیان کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائیں گے کہ یہ بھی مانگ اور یہ بھی یہاں تک کہ اس کی آرزوئیں ختم ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لیے یہ ہے اور اس کے برابر اور (یعنی یہ سب تمہیں دی گئیں اور اسی کے مثل اور بھی)۔

"قال عطاء بن يزيد" الخ: عطاء بن یزید نے بیان کیا کہ ابوسعید خدری ﷛ اس وقت ابوہریرہ ﷛ کے ساتھ موجود تھے (جس وقت ابوہریرہ ﷛ اس کو بیان کررہے تھے) ابوسعید خدری ﷛ ان کی حدیث کا کوئی حصہ نہیں رد کرتے تھے یہاں تک کہ جب ابوہریرہ ﷛ نے یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ذلك لك ومثله معه (تیرے لیے یہ ہے اور

اس کے ساتھ اس کے مثل اور) تو ابوسعید خدری ﷺ نے کہا اس کے ساتھ اس کے دس گنا، اے ابو ہریرہ ﷺ، حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے کہا مجھے تو آنحضور ﷺ کا صرف یہی ارشاد یاد ہے "ذلك لك ومثله معه". ابوسعید خدری ﷺ نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کا یہ ارشاد یاد کیا ہے ذلك لك وعشرة امثاله تو ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص جنت میں آخری داخل ہونے والا ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۰۶ تا ص:۱۱۰۷، ومر الحديث ص:۱۱۱، وص:۹۷۲ تا ص:۹۷۳، مسلم اول کتاب الایمان ص:۱۰۰ تا ص:۱۰۱۔

تحقیق وتشریح انفقهت: بنون ساكنة ففاء فهاء فقاف مفتوحات ففوقية انفتحت واتسعت، یعنی پوری وسیع جنت اس کو دکھلائی دے گی، حبرة: بفتح الحاء المهملة وسكون الموحدة من النعمة وسعة العيش والسرور ٠قس).

باقی تحقیق وتشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص:۷۔

۶۹۵۲﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُوْنَ فِي رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُوْنَ فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيْبِ مَعَ صَلِيْبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُوْدِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُو كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ قَالُوا نُرِيْدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارٰى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ فَيَقُولُوْنَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ فَيَقُولُوْنَ نُرِيْدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي جَهَنَّمَ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُوْنَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا

يَعْبُدُونَ وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ السَّاقُ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهِمُّوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى

رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ لِتَشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا قَالَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ قَالَ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری ؓ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم سورج اور چاند کو دیکھنے میں دشواری (تکلیف) محسوس کرتے ہو جب کہ آسمان صاف ہو (بادل وغیرہ نہ ہو) ہم نے کہا نہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر اپنے رب کے دیدار میں اس دن تمہیں دشواری نہیں پیش آئی گی جیسے ان دونوں (سورج اور چاند) کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا (جب قیامت کا دن ہوگا) ایک منادی ندا دے گا کہ ہر قوم اس کی طرف (اس کے ساتھ) جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی چنانچہ صلیب کے پجاری اپنے صلیب کے ساتھ اور بتوں کے پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام معبودان باطل کے پجاری اپنے معبودوں کے ساتھ چلیں جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک ہوں یا گناہگار اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ لوگ، اس کے بعد جہنم سامنے لائی جائے گی وہ ایسی معلوم ہوگی جیسے میدان کا ریت (جو دور سے پانی معلوم ہو) پھر یہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم عزیر بن اللہ کی عبادت کرتے تھے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو اللہ کے نہ بیوی ہے نہ کوئی لڑکا، تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے (ہم پیاسے ہیں) پانی پینا چاہتے ہیں تو کہا جائے گا پیو (اس چمکتی ریتی کی طرف جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے چلیں گے) پھر جہنم میں گر پڑیں گے، پھر نصاریٰ سے کہا جائیگا تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے ہم مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے تو کہا جائے گا تم جھوٹے ہو اللہ کے نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی لڑکا پھر تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے (ہم پیاسے ہیں پانی پینا چاہتے ہیں) تو کہا جائے گا پیو (تو یہ بھی ریتی کی طرف پانی سمجھ کر چلیں گے) پھر جہنم میں گر جائیں گے یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے نیک ہوں یا گناہ گار، ان لوگوں سے کہا جائے گا تم لوگ کیوں رکے ہوئے ہو جب کہ سب لوگ جا چکے ہیں تو یہ لوگ کہیں گے ہم ان سے (دنیا میں) الگ رہے جب کہ ہم آج سے زیادہ ان کے محتاج تھے (بات یہ ہے کہ) ہم نے ایک اعلان کرنے والے کا اعلان سنا ہے کہ ہر قوم اپنے اپنے معبدوں کے ساتھ ہو جائے اس لیے ہم اپنے رب (معبود) کے منتظر ہیں (جس کی ہم عبادت کرتے تھے) فرمایا پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں یہ لوگ کہیں گے تو ہمارا رب ہے؟ (ردوا علیه لما رأو علیه من صفة المخلوق، جیسا کہ کتاب التفسیر ص:۶۵۹، میں ہے فیقول انا ربکم فیقولون لا نشرک باللّٰہ شیئًا مرتین او ثلاثًا).

"فلا یکلمه الا الانبیاء" الخ: پیغمبر کے سوا ان سے کوئی بات نہیں کر سکے گا پھر پوچھے گا کیا تمہارے پاس اس معبود کی کوئی ایسی علامت ہے جس سے تم ان کو پہچان سکو یہ لوگ کہیں گے ساق (پنڈلی) پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا اور ہر مومن اس کے لیے سجدہ ریز ہو جائے گا، باقی رہ جائیگا وہ جو اللہ تعالیٰ کو ریا اور شہرت کے لیے کو سجدہ کرتا تھا وہ بھی سجدہ کرنا چاہے گا لیکن اس کی پیٹھ ایک تختہ کی طرح ہو جائے گی (یعنی کمر نہیں مڑ یگی) پھر پل (پل صراط) لایا جائے گا اور جہنم

کی پیٹھ پر بیچ میں رکھا جائے گا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پل صراط کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے اس پر کانٹے اور آنکڑے ہوں گے اور چوڑے کانٹے ہوں گے ایسے مڑے ہوئے کانٹے ہوں گے جیسے نجد میں ہوتے ہیں انہیں سعدان کہا جاتا ہے مومن اس پل صراط پر چشم زدن کی طرح اور بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑے اور سواری کی طرح گذر جائیں گے ان میں بعض تو صحیح سلامت نجات پانے والے ہوں گے اور بعض زخمی ہو کر نجات پانے والا ہوگا اور بعض نار دوزخ میں گر پڑیں گے (یعنی إنهم ثلاثة اقسام قسم مسلم لا يناله شيء اصلا وقسم مخدوش ثم يخلص وقسم يسقط في جهنم).

"حتي يمرّ آخرهم" الخ: یہاں تک کہ ان میں سے آخری شخص جو پل صراط سے گھسٹتے ہوئے گذرے گا تم لوگ آج مجھ سے حق کے مطالبے میں اس قدر سخت نہیں ہو جیسا کہ اس روز مومن اللہ تعالیٰ سے اپنے بھائیوں کے لیے مطالبہ کریں گے جب دیکھیں گے کہ یہ لوگ خود نجات پا گئے ہیں تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہمارے بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے (نیک) عمل کرتے تھے (انہیں بھی نجات عطا فرما) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے نکال لو اور اللہ تعالیٰ جہنم پر ان (گناہگار مسلمانوں) کی صورتوں کو حرام کردے گا چنانچہ وہ (نیک مسلمان) ان (گناہگاروں) کے پاس آئیں گے اور دیکھیں گے کہ بعض تو قدم تک آگ میں ڈوب گیا اور بعض دونوں پنڈلیوں کے نصف تک آگ میں ڈوبا ہے چنانچہ جنہیں پہچانیں گے نکال لیں گے پھر واپس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو چنانچہ جنہیں پہچانیں گے نکال لیں گے پھر وہ واپس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لو چنانچہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔

"قال ابو سعيد فان لم" الخ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے اس پر فرمایا اگر تم لوگ میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت پڑھو: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا" الآيه (النساء: ۴۰) (بیشک اللہ تعالیٰ کسی کا حق ایک ذرہ برابر بھی ضائع نہیں فرماتا اور اگر نیکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے الخ)۔

پھر انبیاء علیہم السلام اور فرشتے اور مومنین شفاعت کریں گے پھر پروردگار عالم کا ارشاد ہوگا کہ میری شفاعت باقی رہ گئی ہے چنانچہ دوزخ سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے پھر وہ جنت کے دروازے پر ایک نہر میں ڈالدیے جائیں گے جسے نہر حیات کہا جاتا ہے پھر یہ لوگ اس نہر کے دونوں کناروں میں اس طرح اُگ آئیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے کرٹ میں دانہ اگتا ہے تم نے یہ منظر دیکھا ہوگا کسی پتھر کے کنارے اور کسی درخت کے کنارے تو جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے وہ سبز ہوتا ہے اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے پھر وہ اس نہر سے اس طرح نکلیں گے جیسے موتی (چمکتے دمکتے) اور ان کی گردنوں میں مہریں ڈال دی جائیں گی (سونے وغیرہ کی کوئی چیز بطور علامت کے ڈالدی

جائیں گی تاکہ معلوم ہوجائے کہ یہ لوگ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں واللہ اعلم) پھر یہ لوگ جنت میں داخل ہوجائیں گے تو اہل جنت کہیں گے یہ لوگ خدائے رحمان کے آزاد کردہ ہیں انہیں اللہ نے بلا عمل کے جوانہوں نے کیا اور بلا خیر کے جوان سے صادر ہوئی ہو جنت میں داخل کیا ہے، پھران سے کہا جائے گا کہ تمہیں وہ سب ملے گا جو تم جنت میں دیکھتے ہو اور اتنا ہی اور۔

"وقال حجاج بن منهال الخ": (بكسر الميم وهو احد مشائخ المؤلف ولعله سمعه منه فى المذاكرة ونحوها، (قس) تقریباً علامہ عینیؒ بھی یہی فرماتے ہیں: "احد مشائخ البخارى ولم يقل حدثنا لانه اما سمعه منه مذاكرة لا تحميلا اما انه كان عرضا ومناولة الخ (عمده) اسی وجہ سے علامہ عینیؒ نے اس کو علیحدہ مستقل حدیث نقل کی ہے اگرچہ اس پر نمبر نہیں لگایا ہے نیز علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الساری میں: "وقال حجاج بن منها الخ" سے نمبر ڈال کر مستقل حدیث نقل کی ہے لیکن ہمارے ہندوستانی نسخوں میں بغیر نمبر کے یحییٰ بن بکیر کی حدیث کے ساتھ ہی ہے جیسا کہ فتح الباری اور الکواکب الدراری میں ہے بہر حال یہ حجاج بن منہال امام بخاریؒ کے شیخ ہیں اس لیے یہ مستقل حدیث ہے بعض نسخہ میں تو حدثنا حجاج بن منهال بھی آیا ہے۔ واللہ اعلم)

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اہل ایمان روک دیے جائیں گے یہاں تک کہ اس کی وجہ سے وہ غمگین ہوجائیں گے اور کہیں گے کاش ہمارے رب کے پاس کوئی ہماری شفاعت کرتا کہ ہمیں اس (تکلیف کی) جگہ سے نجات ملتی چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ انسانوں کے باپ (جد امجد) ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ کو اپنی جنت میں مقام عطا کیا اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا آپ اپنے رب کے حضور میں ہمارے لئے سفارش کیجئے تاکہ ہمیں اس جگہ سے راحت ملے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کہیں گے میں اس لائق نہیں فرمایا اور آدم اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو باوجود ممانعت کے درخت کھالینے کی وجہ سے ان سے ہوئی تھی اور کہیں گے کہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ نے زمین والوں کی طرف مبعوث کیا تھا چنانچہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو نوح علیہ السلام کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں اور یاد کریں گے اپنی اس غلطی کو جو بغیر علم کے اپنے رب سے سوال کر کے انہوں نے کی تھی اور کہیں گے کہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں فرمایا کہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں ہوں اور آپ ان تین باتوں کو یاد کریں گے جن میں انہوں نے غلط بیانی کی تھی اور کہیں گے کہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ نے توریت دی اور ان سے بات کی اور ان کو قریب کر کے سرگوشی کی فرمایا چنانچہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو موسیٰ علیہ السلام کہیں کہ میں اس لائق نہیں ہوں اور یاد کریں گے اپنی اس غلطی کو جو ایک شخص کو قتل کر کے آپ نے کی تھی البتہ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں فرمایا کہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں

البتہ تم لوگ محمد ﷺ کے پاس جاؤ جو اللہ کے ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے ان کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب سے اس کے گھر میں آنے کی اجازت چاہوں گا تو مجھے اس کی اجازت دی جائے گی پھر جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا تو اللہ تعالیٰ مجھے چھوڑ دے گا جب تک چھوڑنا چاہے گا پھر فرمائے گا محمد (ﷺ) اٹھو اور کہو سنا جائے گا اور شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی مانگو دیا جائے گا فرمایا پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھلائے گا پھر میں شفاعت کروں گا تو ایک حد مقرر کی جائے گی چنانچہ میں اس حد کے مطابق نکال کر انہیں جنت میں داخل کروں گا۔

"قال قتادة" الخ: قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس ﷛ سے یہ بھی سنا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں (دار رب سے) نکلوں گا اور (حد کے مطابق) جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر دوبارہ واپس آؤں گا اور اپنے رب سے اس کے گھر کے لیے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی پھر جب میں پروردگار عالم کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا پھر جتنی دیر مجھ کو چھوڑنا چاہے گا چھوڑ دے گا اس کے بعد فرمائے گا اٹھو محمد (ﷺ) اور کہو سنا جائے گا شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی مانگو دیا جائے گا فرمایا ﷺ نے کہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد وثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھلائے گا فرمایا پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دے گا تو میں نکلوں گا اور حد کے مطابق جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، قتادہ نے بیان کیا اور میں نے انس ﷛ سے سنا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں دار سے نکلوں گا اور حد کے مطابق جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر میں تیسری مرتبہ واپس آؤں گا اور اپنے رب سے اس کے گھر کے لیے اجازت چاہوں گا اور مجھ کو اجازت دی جائے گی پھر جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا پھر اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا مجھے چھوڑ دے گا پھر فرمائے گا محمد (ﷺ) اٹھو اور کہو سنا جائے گا اور شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو دیا جائے گا فرمایا ﷺ نے پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی حمد وثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھلائے گا، فرمایا پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دے گا پھر میں دار سے نکلوں گا اور انہیں جنت میں داخل کروں گا قتادہ نے بیان کیا میں نے انس ﷛ سے سنا کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر میں دار سے نکلوں گا اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن مجید نے روک دیا ہوگا یعنی جن پر خلود (ہمیشہ ہمیش رہنا) واجب ہو چکا ہوگا پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی: عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل:۷۹)

قریب ہے کہ آپ کا رب مقام محمود پر آپ کو بھیجے گا، فرمایا کہ یہی وہ مقام محمود ہے جس کا وعدہ تمہارے نبی ﷺ کئے گئے ہیں۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضع| حدیث ابی سعید الخدریؓ: قال قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل نری ربنا یوم القیامة الخ. هنا ص:۱۱۰۷ تا ص:۱۱۰۸، ومر الحدیث مختصراً ص:۸، ایضاً مختصراً ص:۴۳۱، وص:۹۷۰، مسلم اول ص:۱۰۳۔

حدیث انس: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحبس المؤمنون الخ الحدیث هنا: ص:۱۱۰۸، مر الحدیث ص:۶۴۲، وص:۹۷۱، وص:۱۰۱۱، یاتی ص:۱۱۱۸، وص:۱۱۱۹ تا ص:۱۱۲۰، مسلم فی الایمان۔

تشریح| مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد:۱۱، ص:۵۳۱۔

۶۹۵۳﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ.﴾

ترجمہ| حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا (جب انہوں نے اموال غنیمت کی تقسیم پر ناراضگی ظاہر کی تھی اور کہا تھا "يعطيهم ويدعنا" آنحضور ﷺ نے انہیں بلا بھیجا) اور انہیں ایک خیمہ میں جمع کیا اور ان سے فرمایا کہ صبر کرو یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے جا ملو اور میں حوض پر ہوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ| مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "حتی تلقو اللّٰه".

تعدد موضع| والحدیث هنا ص:۱۱۰۸، وص:۴۴۵، وص:۵۳۳، وص:۶۲۰، وص:۶۲۱، //، وص:۸۷۱۔

تشریح| مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۴۰۰۔

۶۹۵۴﴿حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قَيَّامُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عُمَرُ الْقَيَّامُ وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو تہجد پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے: اللھم ربنا لك الحمد الخ اے اللہ ہمارے رب حمد تیرے ہی لیے ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہے سب کا مالک ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہے روشن کرنے والا ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے اے اللہ تیرا ہی تابعدار ہوں اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تیرے پاس (کفار ومشرکین سے) جھگڑا لاتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں پس تو میرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے اور وہ بھی جو میں نے پوشیدہ طور پر کیا اور وہ بھی جو علانیہ کیا اور وہ بھی جن میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب بخش دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

"قال ابو عبد اللّٰہ" الخ ابو عبداللہ یعنی امام بخاریؒ نے کہا کہ قیس بن سعد اور ابوالزبیر نے طاؤس کے حوالہ سے قیّام بیان کیا (یعنی دعا میں انت قیّم السموات والارض کے بجائے انت قیّام السموات بیان کیا قیس کی روایت کو مسلم اور ابوداؤد نے اور ابوالزبیر کی مالکؒ نے مؤطا میں وصل کیا)۔

"وقال مجاھدؒ": اور مجاہدؒ نے بیان کیا کہ قیوم کے معنی ہیں ہر چیز کو قائم رکھنے والا۔

"وقرأ عمر" الخ اور حضرت عمر بن خطاب ؓ نے (آیة الکرسی اللّٰہ لاإله إلا هو الحی القیوم میں هو القیام پڑھا ہے)۔

"وکلاھما مدح" اور دونوں یعنی القیوم والقیام دونوں ہی مدح کے لیے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "لقاؤك حق" لان معناه رؤيتك.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۱۰۸ تا ص:۱۱۰۹، ومر الحدیث ص:۱۵۱، وص:۹۳۵، وص:۱۰۹۸، تا ص:۱۰۹۹، یاتی ص:۱۱۱۶ تا ص:بجے۱۱۱، مسلم شریف اول ص:۲۶۲۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص:۳۲۸۔

۶۹۵۵ ﴿حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ.﴾

ترجمہ حضرت عدی بن حاتم ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (قیامت کے روز) تم میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا کہ جس سے اس کا رب کلام نہ کرے (یعنی تم میں سے ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ کلام کرے گا) اللہ تعالیٰ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا جو اس کو چھپائے رکھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۱۰۹، ومر الحدیث ص: ۱۹۰، وص: ۹۶۸، ر ر۔ ویاتی ص: ۱۱۱۹۔

اس حدیث سے رویت باری کا واضح ثبوت معلوم ہوا۔

۶۹۵۶﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دو جنت چاندی کی ہیں ان دونوں کے برتن اوران دونوں میں جو سامان وغیرہ ہیں سب چاندی کے ہوں گے اور دو جنت سونے کی ہیں، ان دونوں کے برتن اور جوان دونوں میں سامان وغیرہ ہیں سب سونے کے ہوں گے اور جنت عدن میں جنتیوں کے اپنے رب کے درمیان کوئی چیز بجز کبریائی کی چادر کے جو اس کی ذات پاک پر ہوگی حائل نہ ہوگی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۱۰۹، ومر الحدیث ص: ۷۲۴، ر ر۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد: ۹، کتاب التفسیر، ص: ۶۵۳۔

۶۹۵۷﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ الْآيَةَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر حاصل کیا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی مصداق اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کی اس آیت کی تلاوت کی: إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ الآیہ. (آل عمران: ۷۷)

بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں کوئی

حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا الخ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لقي الله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۱۰۹، مر الحدیث ص: ۳۱۷، وص: ۳۲۶، وص: ۳۴۲، وص: ۳۶۶، وص: ۳۶۷، وص: ۳۶۸، وص: ۶۵۲، وص: ۹۸۵، وص: ۹۸۷، وص: ۱۰۶۵۔

تشریح | "ثمنا قليلا" دنیوی معاوضہ ہمیشہ اخروی اجر کے مقابلے میں قلیل ہی ہوگا یہ مراد نہیں کہ اگر زیادہ معاوضہ مل رہا ہو تو بددیانتی اور عہد شکنی جائز ہو جائے گی مفہوم صرف اس قدر ہے کہ اپنے معاہدوں کی پابندی نہ کرنا اور بدمعاملگی کر بیٹھنا کسی بھی معاوضہ پر جائز نہیں۔

اس حدیث کے لیے ایک نظر کر لی جائے نصر الباری جلد نہم ص: ۱۰۷، کی تشریح پر۔

۶۹۵۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطٰى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطٰى وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کریں گے اور نہ ان کی طرف نظر کرم فرمائیں گے ایک وہ شخص جس نے (اپنے) سامان پر جھوٹی قسم کھائی کہ اس سامان کی اتنی قیمت ملتی تھی حالانکہ اس سے کم ملتے تھے، اور دوسرا وہ شخص جس نے جھوٹی قسم کھائی عصر کے بعد تاکہ ایک مسلمان آدمی کا مال مار لے (حاصل کر لے) اور تیسرا وہ شخص جس نے فاضل پانی (یعنی اپنی ضرورت سے بچا ہوا فاضل پانی) روک لیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے فرمائے گا تو نے (دنیا میں) اس پانی کو روک لیا تھا جسے تیرے ہاتھوں نے بنایا بھی نہیں تھا تو آج میں بھی اپنا فضل تجھ سے روک لیتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الغضب اذا كان سببا لعدم الرؤيه يكون الرضا سبب لحصولها وهذا القدر كاف (عمده).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۱۰۹، ومر الحدیث ص: ۳۱۷، وص: ۳۱۹، وص: ۳۶۷، وص: ۱۰۷۱۔

تشریح | اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اپنی ضرورت سے فاضل پانی پیاسے مسافر سے روکنا جائز نہیں سزا کا مستحق ہوگا۔

۲۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی نے کنواں کھودا یا مشک بھر کر لایا تو اس کی اجازت کے بغیر کسی کو پانی لینے کا حق نہیں ہے، جیسا کہ لم تعمل بذالك سے ظاہر ہے تیرا بنایا ہوا نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۶۹۵۹﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ.﴾

ترجمہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ (سال) گھوم کر اپنی اسی ہیئت پر آ گیا ہے جس پر اس دن تھا جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا سال بارہ مہینے کا ہے ان میں سے چار حرمت والے ہیں یعنی متواتر (مسلسل) یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ، اور محرم اور رجب مضر جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان میں ہے یہ کون مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں ہاں ذی الحجہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کون شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ ورسولہ اعلم پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں مکہ ہے ارشاد فرمایا یہ کون دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے پھر آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کیا یہ یوم النحر قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں ہاں ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سن لو) تمہارے خون اور تمہارے مال محمد بن سیرین نے کہا میرا خیال ہے کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا اور تمہاری آبرو (عزت) آپس میں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے اور وہ تمہارے اعمال

کے متعلق تم سے سوال کرے گا خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، سن لو کہ جو موجود ہیں وہ غیر حاضروں کو میری یہ بات پہنچا دیں ہوسکتا ہے کہ جس کو وہ پہونچائیں گے ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو یہاں بعض سننے والے سے اس حدیث کو محفوظ رکھ سکتا ہو چنانچہ محمد بن سیرین جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے سچ فرمایا اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو کیا میں نے (خدا کا حکم) پہونچا دیا؟ سن لو کیا میں نے (خدا کا حکم) پہونچا دیا؟

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وَسَتَلقون ربكم".

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۱۰۹، ومر الحديث ص:۱۶، وص:۲۱، وص:۲۳۴، وص:۴۵۳، في المغازي ص:۶۳۲، وص:۶۷۲، وص:۸۳۳، وص:۱۰۴۸۔

تشریح حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں وہ خطبہ ہے جو حضور اقدس ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر دیا تھا، یہ خطبہ بہت طویل ہے امام بخاریؒ اس کا کوئی کوئی جز مختلف ابواب میں لائے ہے کہیں یکجا پورا خطبہ نہیں لائے ہیں۔

۲؎ اس حدیث میں ضُلال لفظ آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ قتل مسلم سے کوئی شخص خارج از اسلام نہیں ہوتا تو الحديث يفسر بعضه بعضا کے اصول پر جس روایت میں کفار کا لفظ آیا ہے اس کی تاویل کی جائے گی کہ مسلمانوں کو سبق دیا ہے کہ جس طرح اس وقت باہم مل جل کر بھائیوں کی طرح رہتے ہیں میرے بعد بھی اسی طرح مل جل کر رہیں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد مسلمان باہم دست گریباں ہو کر کافروں کا شعار اپنالیں۔

البتہ قتل مسلم کو حلال و جائز سمجھنا بلا شبہ کفر ہے۔

﴿بابُ ۳۸۸۸ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى إِنَّ رَحْمَةَ اللهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف:۵۶)﴾

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں روایات: بیشک اللہ کی رحمت نیکوکاروں سے نزدیک ہے

سوال: انما قال قريب والقياس قريبة؟

جواب۱: قریب کا لفظ چونکہ شہیق اور زفیر کے وزن پر ہے جو مصدر ہے اس لیے مصدر کا حکم دیدیا گیا اعطى له حكمه في استواء المذكر والمؤنث.

۲؎ آسان جواب یہ ہے کہ لفظ قریب صفت ہے موصوف محذوف کا ای شیٔ قریب (عمدہ)۔

۶۹۶۰﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ

يَأْتِيهَا فَأَرْسَلَ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تُقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ حَسِبْتُهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنَّةٌ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَتَبْكِي فَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

ترجمہ حضرت اسامہ بن زید ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب ؓ) کے ایک لڑکے جان کنی کے عالم میں تھے تو حضرت زینب ؓ نے حضور اکرم ﷺ کے پاس خبر بھیجی کہ آپ تشریف لائیں پھر آنحضور ﷺ نے کہلا بھیجا کہ اللہ ہی کا ہے (سب کا مالک اللہ ہی ہے) جو لے اور اللہ کا وہ ہے جو دے اور سب کے لیے ایک مدت مقرر ہے پس تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو لیکن حضرت زینب ؓ نے حضور اکرم ﷺ کو قسم دے کر بلا بھیجا چنانچہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ اٹھا اور حضرت معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت ؓ بھی ساتھ چلے جب ہم لوگ گھر میں داخل ہوئے تو لوگوں نے بچہ کو رسول اللہ ﷺ کے گود میں دے دیا ان کی سانس سینے میں آواز دے رہی تھی تڑپ رہی تھی (یعنی بچہ دم توڑ رہا تھا بخاری ثانی ص:۸۴۴، کی حدیث میں ہے ونفسه تقعقع اس کا دم نکل رہا تھا) میرا خیال ہے کہ اسامہ ؓ نے کہا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پرانی مشک، یہ حال دیکھ کر رسول اللہ ﷺ رو دیئے تو سعد بن عبادہ ؓ نے عرض کیا آپ ﷺ روتے ہیں؟ (یعنی یہ کیا ہے؟) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا (یہ رحمت ہے) اللہ اپنے بندوں میں سے ان ہی بندوں پر (زیادہ) رحم کرتا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى آخر الحديث.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۱۰۹ تا ص:۱۱۱۰، مر الحدیث ص:۱۷۱، وص:۸۴۴، وص:۹۷۶، وص:۹۸۴، وص:۱۰۹۷۔

تشریح ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا هذه رحمة جعلها الله فى قلوب عباده الخ (بخاری اول ص:۱۷۱)۔

حاصل یہ ہے کہ کسی کی تکلیف ومصیبت دیکھ کر دل کو رنج وصدمہ ہونا فطری بات ہے اگر کسی کا دل پتھر ہو تو یہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔ واللہ اعلم

۶۹۶۱ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتْ

الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَعْنِي أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا قَالَ فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقَوْنَ فِيهَا فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثَلَاثًا حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْتَلِئُ وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور جہنم نے اپنے رب کے حضور میں بحث کی چنانچہ جنت نے کہا اے رب اس (جنت) کا کیا حال ہے کہ اس (جنت) میں (اکثر) کمزور اور گرے پڑے لوگ ہی داخل ہوں گے اور جہنم نے کہا میں خاص کردی گئی ہوں منکرین کے لیے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ میں جسے چاہتا ہوں مبتلا کرتا ہوں اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھرنا ہے بہر حال جنت تو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے جہنم کے لیے پیدا کرتا ہے پھر وہ جہنم میں ڈالدئے جائیں گے تو جہنم کہے گی کیا اور بھی کچھ ہے تین مرتبہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھے گا پھر وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض کی طرف سمٹ جائیگا اور جہنم کہے گی بس بس بس (یعنی کافی ہے)

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انت رحمتي".

تعدد موضعه والحديث هنا ص: ۱۱۱۰، ومر الحديث ص: ۷۱۹۔

تحقیق وتشریح اختصمت الجنة والنار: يتحمل ان يكون بلسان الحال او المقال. او ثرت: على صيغة المجهول بمعنى اختصصت، وسقطهم: بفتحتين المتحقرون بين الناس الساقطون عن اعينهم هذا بالنسبة الى ما عند الاكثر من الناس وبالنسبة الى ما عند الله هم عظماء رفعاء الدرجات، يزوى: على صيغة المجهول بالزاء اى يضم بعضها الى بعض فتجتمع وتلتقى على من فيها.

٦٩٦٢ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ وَقَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ گناہ گار لوگوں کو ان گناہوں کی وجہ سے جو

انہوں نے کئے آتش دوزخ کا دھبہ (آگ میں جلنے کا داغ) لگ جائے گا یہ سزا ہوگی پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انہیں جنت میں داخل کریگا انہیں جہنمیین کہا جائے گا (یعنی انہیں جہنمی کہیں گے)۔

"وقال همام" الخ: اور ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

یہ روایت بخاری جلد ثانی ص:۹۷۰، میں موصولاً گذر چکی ہے اس سند کے نقل سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ قتادہ کا سماع حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ثابت کریں چونکہ اوپر سند میں عنعنہ تھا عن قتادہ عن انس الخ.

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بفضل رحمته".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۰، ومر الحديث ص:۹۷۰۔

﴿باب قولِ اللهِ تعالىٰ إنَّ اللهَ يُمسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالأَرْضَ أَنْ تَزُولَا﴾ ۳۸۸۹

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلاشبہ اللہ آسمانوں اور زمین تھامے ہوئے ہے کہیں وہ ٹل نہ جائیں الآیۃ (فاطر:۴۱)

یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیم کا ایک کرشمہ ہے کہ آسمان وزمین باوجود بڑے بڑے اجسام ہونے کے اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں کسی کی یہ مجال نہیں کہ ذرہ برابر اپنی جگہ سے جنبش کر سکے۔

۷۹۶۳ ﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرْضَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالْأَنْهَارَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہود کا ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیشک اللہ (قیامت کے دن) آسمان کو رکھے گا ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور درخت اور نہروں کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ آیت تلاوت کی) وَمَا قَدَرُو اللّٰه حق قدره اى ما عرفوا حق معرفته ولا عظموه حق تعظيمه.

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله ان الله يضع السماء على اصبع، لان معناه في

الحقيقة يمسك.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص: ۱۱۱۰، ومر الحديث فی التفسیر ص: ۷۱۱، وص: ۱۱۰۲، وص: ۱۱۰۳، ویاتی ص: ۱۱۱۹۔

تحقیق وتشریح | حبر: بفتح الحاء المهمله (قس) وقال العینیؒ بفتح الحاء و کسر ها (عمده).

سوال: آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تھامے ہوئے ہے آسمان وزمین کو بغیر کسی آلہ کے؟ اور حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ انگلی کے ذریعہ؟

جواب: امساک فی الآیۃ کا تعلق دنیا سے ہے اور حدیث میں بیوم القیامة فلا اشکال. واللہ اعلم

﴿بَابُ ۳۸۹۰ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ﴾

وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَأَمْرُهُ فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَكَلَامِهِ وَهُوَ الْخَالِقُ الْمُكَوِّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ بِفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوِيْنِهِ فَهُوَ مَفْعُولٌ مَخْلُوقٌ مُكَوَّنٌ.

آسمانوں اور زمین اور اس کے علاوہ دوسری مخلوق کی پیدائش کے متعلق روایات کا بیان

اور یہ (تخلیق) اللہ تعالیٰ کا فعل اور اس کا امر ہے (بقوله كن) پس رب (پروردگار عالم) اپنے صفات اور اپنے فعل اپنے امر اور اپنے کلام کے ساتھ خالق ہے اور وہی مُکوِّنْ غیر مخلوق ہے اور جو چیز اس کے فعل (تخلیق) سے اور اس کے امر (کن) سے اور اس کی تخلیق وتکوین سے ہو وہ مفعول یعنی مخلوق مکوَّن ہے۔

ہمارے ہندوستانی نسخوں میں اور اکثر نسخوں میں مثلاً فتح الباری، الکواکب الدراری، اور ارشاد الساری میں اسی طرح ہے لیکن عمدۃ القاری اور شرح ابن بطال میں ہے بابُ ما جاء فی خلق السّمٰواتِ الخ.

معنی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے اس لیے کہ خَلق از باب نصر اور تخلیق از باب تفعیل دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی پیدا کرنا۔

خلق اور امر: مفصل بحث گذر چکی ہے دونوں میں کیا فرق ہے؟ مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص: ۳۷۰۔

۶۹۶۴﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَتَحَدَّثَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک رات میں نے (اپنی خالہ) حضرت میمونہؓ کے گھر گذاری اور (اس رات) نبی اکرم ﷺ انہیں کے پاس تھے میرا مقصد رات میں رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھنا تھا (کہ آپ ﷺ تہجد کی نماز کس طرح پڑھتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے تھوڑی دیر تو اپنی اہلیہ (حضرت میمونہؓ) کے ساتھ بات چیت کی پھر سو گئے پھر جب رات کا آخری تہائی حصہ یا بعض حصہ باقی رہ گیا تو آپ ﷺ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیت تلاوت فرمائی:

إنَّ فی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الی قولِهِ لِأُولِی الْأَلْبَاب: (آل عمران:۱۹۰)

بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں، پھر حضور اقدس ﷺ نے وضو کیا اور مسواک کی پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں پھر حضرت بلال ؓ نے نماز کے لیے اذان دی تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھی اس کے بعد آپ ﷺ باہر نکلے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی الآية ظاهرة.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص:۱۱۱۰، ومر الحديث ص:۲۲، وص:۲۵، وص:۳۰، وص:۹۷، ///، وص:۱۰۰، وص:۱۰۱، وص:۱۱۸، وص:۱۳۵، وص:۱۵۹، وص:۶۵۷، ///، وص:۸۷۷، ح، ///، وص:۹۱۸، وص:۹۳۴۔

﴿بابٌ(۳۸۹۱) قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ (صافات:۱۷۱)﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے بندوں (یعنی پیغمبروں) کے لیے...

...ہمارا یہ قول (لوح محفوظ میں) مقرر ہو چکا ہے (کہ منکرین کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ اپنے پیغمبروں کو مدد پہنچاتا ہے اور آخر کار خدائی لشکر ہی غالب ہو کر رہتا ہے خواہ درمیان میں حالات کتنے ہی پلٹے کھائیں مگر آخری فتح اور کامیابی مخلص بندوں ہی کے لیے ہے۔

۲۹۶۵ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنے عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا: "اِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي" (میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "سبقت".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۱۱۰، ومر الحديث ص:۴۵۳، وص:۱۱۰۱، وص:۱۱۰۴، ویاتی ص:۱۱۲۷۔

۶۹۶۶﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کی اور آپ ﷺ صادق ومصدوق تھے (یعنی آپ ﷺ بذات خود سچے تھے اور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کے رب نے جو وعدہ کیا وہ بھی سچ تھا) کہ تم میں سے ہر شخص کا مادہ خلقت (نطفہ) اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن اور چالیس رات جمع رکھا جاتا ہے پھر اسی کے مثل (چالیس روز) علقہ (بستہ خون) رہتا ہے پھر اسی کے مثل (چالیس روز) مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) رہتا ہے پھر اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیا جاتا ہے چنانچہ وہ فرشتہ لکھتا ہے اس کی روزی، اس کی مدت حیات (عمر) اور اس کا عمل اور یہ کہ شقی ہے یا سعید (بدبخت ہے یا نیک بخت) پھر اس میں روح پھونکتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جنت والوں کا سا عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے درمیان اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر نوشتہ غالب آ جاتا ہے اور وہ دوزخیوں کا عمل کرنے لگتا ہے اور وہ دوزخ میں داخل ہوتا ہے، اور تم میں سے ایک شخص دوزخیوں کا عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے درمیان اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر نوشتہ غالب آ جاتا ہے اور جنت والوں کا عمل کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فيسبق عليه الكتاب".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۱۱۰ تا ص:۱۱۱۱، ومر الحديث ص:۴۵۶، وص:۴۶۹، وص:۹۷۶۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص:۳۵۵۔

۶۹۶۷﴿حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ كَانَ هٰذَا الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے جبرئیل آپ کو ہمارے پاس اس سے زیادہ آنے میں کیا چیز مانع ہے جتنا آپ ہمارے پاس آتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی: وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا الى آخر الآية. (مریم:۶۴)

ہم (فرشتے) بدون آپ کے رب کے حکم کے نہیں آسکتے اس کی ملک ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے الآیۃ قال و کان الخ محمد ﷺ نے جو جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا تھا یہی جواب تھا محمد ﷺ کا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "الا بامر ربك" لان المراد بامر ربك بكلامه، وقيل هي مستفادة من التنزل لانه انما يكون بكلمات اى بوحيه.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص:۱۱۱۱، ومر الحديث ص:۴۵۷، وهنا فى التفسير، ص:۶۹۱۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۴۰۶۔

۶۹۶۸﴿حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوا فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى الْعَسِيبِ وَأَنَا خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحٰى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آنحضور ﷺ ایک چھڑی کا سہارا لیے جاتے تھے اتنے میں آپ ﷺ یہودیوں کی ایک جماعت سے گذرے تو ان (یہودیوں) میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں سوال کرو اور بعض نے کہا ان سے روح کے متعلق مت پوچھو آخرانہوں نے حضور اقدس ﷺ سے پوچھا تو حضور اقدس ﷺ چھڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوگئے اور میں آنحضور ﷺ کے پیچھے تھا، پھر میں نے سمجھ لیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے (پھر جب وہ کیفیت آپ ﷺ سے دور ہوئی) چنانچہ آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ

إِلَّا قَلِيلًا (بنی اسرائیل:۸۵)

اے نبی آپ سے یہ لوگ روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے روح میرے مالک کا حکم ہے اور آپ سب بندوں کو تھوڑا علم دیا گیا ہے، اس پر بعض یہودیوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہم نے تو تم سے کہہ دیا تھا کہ ان سے مت پوچھو۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: "يسئلونك الآية فان فيها من امر ربّى وانه قد سبق فى علم الله تعالىٰ ان احدا لا يعلمه ما هو وان علمه عند الله (عمده).

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۱۱۱، ومرالحدیث فی العلم ص:۲۴، وفی التفسیر ص:۶۸۶، وص:۱۰۸۴۔

تشریح | تحقیق مع مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۵۲۳، نیز نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۳۷۰، کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

۶۹۶۹﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا اور اس کے نکلنے کا مقصد جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے کلمات کی تصدیق (جو اس نے قرآن مجید میں فرمایا ہے) کے سوا کچھ نہ ہو تو اللہ نے اس کی ذمہ داری لے لی کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا (اگر وہ شہید ہو گیا) یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اسے واپس لوٹائے گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: "وتصديق كلماته".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۱۱۱، ومرالحدیث ص:۱۰، وص:۳۹۱، شطرا من حدیث ص:۴۴۰، ویاتی الحدیث ص:۱۱۱۲۔

تحقیق وتشریح | تحقیق وتشریح مع اشکال وجواب کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۲۹۳۔

۶۹۷۰﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص (لاحق بن ضمیرہ) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور

عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ کوئی شخص (اپنی عزت بچانے کے لیے) حمیت (غیرت) کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی اپنی بہادری جتلانے کے لیے لڑتا ہے اور کوئی دکھاوے کے لیے لڑتا ہے (تاکہ لوگوں میں نام ہو) تو اس میں سے کون فی سبیل اللہ (اللہ کے راستے میں) ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند رہے (اللہ کا بول بالا ہو) تو وہ فی سبیل اللہ ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: "لتكون كلمة الله".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۱۱۱، مر الحديث ص:۲۳، وص:۳۹۴، وص:۴۴۰۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۵۱۹۔

﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ ۳۸۹۲

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ہم جس چیز (کے پیدا کرنے) کا ارادہ کر لیتے ہیں تو بس اس سے ہمارا اتنا کہنا ہوتا ہے کہ ہو جا بس ہو جاتی ہے (النحل: ۴۰)

(پھر مُردوں کو زندہ کر دینا کیا مشکل ہے غرض صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ایک سیکنڈ کے لیے بھی مراد کا تخلف نہیں ہو سکتا ارادہ کے بعد مراد کا نہایت سہولت وسرعت سے فوراً واقع ہونا اور کسی مانع کا مزاحمت نہ کر سکنا، اس جملہ کا خلاصہ یہی ہے۔

۶۹۷۱﴿حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے ایک گروہ دوسروں پر برابر غالب رہے گا یہاں تک کہ امر اللہ (قیامت) آجائے (اور وہ غالب ہی رہیں گے)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله: "حتى ياتيهم امر الله".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۱۱۱، ومر الحديث ص:۵۱۴، وص:۱۰۸۷، مسلم فی الجهاد۔

تشریح | ظاهرين: یعنی ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ سارے مسلمان مغلوب ہو جائیں حتى ياتيهم امر الله امام نوویؒ کہتے ہیں هو الريح الذى ياتى فياخذ روح كل مومن ومومنة ويروى حتى تقوم الساعة (عمده).

یہ گروہ کون ہے؟ اقوال مختلف ہیں امام بخاریؒ کا رجحان یہ ہے کہ یہ اہل علم ہیں اور یہی اصح وارجح ہے۔ واللہ اعلم

۶۹۷۲﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّأْمِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هٰذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّأْمِ.﴾

ترجمہ | حضرت معاویہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم (دین) پر قائم رہے گا انہیں جھٹلانے والے اور ان کے مخالفین انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ امر اللہ یعنی قیامت آجائے گی اور وہ اسی (حق) پر ہی رہیں گے اس پر مالک بن یخامر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل ؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہوگا اس پر معاویہ ؓ نے کہا کہ یہ مالک (ابن یخامر) کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاذ ؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ وہ گروہ شام میں ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة الحديث السابق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۱، مر الحدیث ص:۱۶، وص:۴۳۹، وص:۵۱۴، وص:۱۰۸۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۳۹۹۔

۶۹۷۳﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ مسیلمہ کذاب کے ٹھہرے مسیلمہ اپنے ساتھیوں میں تھا (یعنی جب مسیلمہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدینہ منورہ میں آیا) تو آنحضور ﷺ نے مسیلمہ سے فرمایا کہ تم اگر مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا بھی مانگو (جو اس وقت آپ ﷺ کے دست مبارک میں تھا) تو میں یہ نہیں دے سکتا اور تمہارے بارے میں اللہ نے جو حکم دے رکھا ہے تو اس سے تجاوز نہیں کر سکتا اگر تو نے روگردانی کی تو اللہ تجھے ہلاک کرے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ولن تعدو امر الله فيك".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۱، مر الحدیث ص:۵۱۱، فی المغازی ص:۶۲۸۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص:۴۵۲۔

۶۹۷۴﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ أَنْ يَجِيءَ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ الْأَعْمَشُ هٰكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آنحضور ﷺ اپنے ساتھ کی چھڑی کا سہارا لیتے جاتے تھے پھر ہم یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے گذرے تو ان یہودیوں میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے (یعنی نبی اکرم ﷺ سے) روح کے بارے میں پوچھو تو ان میں سے بعض نے کہا ان سے مت پوچھو کہیں روح کے بارے میں ایسی کوئی بات نہ کہیں (جس کا ان کی زبان سے سننا) تم پسند نہ کرو لیکن بعض نے کہا ہم ان سے ضرور پوچھیں گے چنانچہ ان میں سے ایک شخص آنحضور ﷺ کے پاس کھڑا ہوا اور کہا اے ابوالقاسم (ﷺ) روح کیا ہے؟ تو اس پر نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے تو میں نے سمجھ لیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: "ویسئلونك عن الروح قل الروح من امر ربّی وما اوتوا من العلم الا قلیلًا: (بنی اسرائیل:۸۵) مشہور قرأت وما اوتیتم ہے وقال الحافظ وقع فی روایة الکشمیهنی وما اوتیتم علی وفق القراءة المشهورة (فتح)۔ اعمش نے کہا ہماری قرأت میں اسی طرح ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں هذا الحديث قد مضى قبل هذا الباب عن قريب الخ (عمده).

تعددموضعہ والحدیث هنا ص:۱۱۱۱ تا ص:۱۱۱۲، ومر الحدیث ص:۲۴، وص:۶۸۶، وص:۱۰۸۴، وص:۱۱۱۱۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۵۲۳۔

۳۸۹۴ باب قول الله تعالى قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي...

...لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ سَخَّرَ ذَلَّلَ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: آپ لوگوں سے فرما دیجئے کہ اگر میرے رب کی باتیں (اوصاف و کمالات)

لکھنے کے لیے سمندر روشنائی ہو تو سمندر ختم ہو جائے گا میرے رب کی باتیں لکھنے سے پہلے اگر چہ اس سمندر کے مثل ایک دوسرا سمندر (اس کی) مدد کے لیے ہم لے آئیں (تب بھی وہ باتیں ختم نہ ہوں) (سورہ کہف: ۱۰۹)۔

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (سورہ لقمان: ۲۷)

اور اگر زمین بھر کے سارے درخت قلم بن جائیں اور سات سمندر روشنائی کے ہو جائیں تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں بیشک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے (لقمان: ۲۷)۔

وقوله تعالىٰ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الآيه. (الاعراف: ۵۴)

بیشک تمہارا پروردگار وہی اللہ ہے جس نے پیدا کر دیا آسمانوں اور زمین کو چھ روز (کے برابر وقت) میں پھر عرش پر قائم (اور جلوہ فرما) ہوا (جو کہ اس کی شان کے لائق ہے) وہ ڈھانپ لیتا ہے رات سے دن کو (یعنی دن کی روشنی کو رات کی تاریکی سے چھپا دیتا ہے) وہ (رات) اسے (دن کو) لپکتی ہوئی آلیتی ہے (یعنی دن آناً فاناً گذرتا معلوم ہوتا ہے یہاں تک کہ دفعتاً رات آجاتی ہے) اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم (تکوین) کے تابع ہیں یاد رکھو اللہ ہی کے لیے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا، بڑے کمالات والے ہیں اللہ تعالیٰ جو تمام عالم کے پروردگار ہیں۔ سَخَّرَ بمعنیٰ ذَلَّلَ.

۶۹۷۵﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اپنے گھر سے صرف اس لیے نکلا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور اس کے کلمہ کی تصدیق کرے تو اللہ اس کی ضمانت لیتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا، یا پھر ثواب اور غنیمت کے ساتھ اس کو اس کے گھر واپس کرے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "وتصديق كلمته".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۱۱۲، مر الحديث ص: ۱۰، في الجهاد ص: ۳۹۱، وص: ۴۴۰۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص: ۲۹۳۔

﴿بابٌ ۳۸۹۴ فِي الْمَشِيْئَةِ وَالْإِرَادَةِ﴾

وَمَا تَشَاءُوْنَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ.

مشیت اور ارادہ کا بیان

وقال ابن بطال غرض البخاری اثبات المشیئة والارادة وهما بمعنی واحد وارادته صفة من صفات ذاته وزعم المعتزلة انها صفة من صفات فعله وهو فاسد (فتح).

یعنی امام بخاریؒ کی غرض اس بات سے یہ ہے کہ مشیت اور ارادہ دونوں کو ثابت کریں کہ دونوں ایک ہی ہیں، علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قال امامنا الشافعی فیما رواه البیهقی عن الربیع بن سلیمان عنه المشیئة ارادة الله (ارشاد الساری).

(ارشادالٰہی) وَمَا تَشَاءُوْنَ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ. (سورہ تکویر:۲۹)

تم کوئی چیز نہیں چاہو گے بجز اس کے کہ اللہ چاہے جو پروردگار عالم ہے۔

وقد دلت الآیة علی انه تعالٰی خالق افعال العباد وانهم لا یفعلون الا ما یشاء.

اس میں الا ما یشاء سے فرقہ قدریہ کا رد ہو گیا جو کہتے ہیں کہ بندہ فاعل مختار ہے اور اس سے قبل کی آیت:۲۸، میں ہے لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَّسْتَقِيْمَ سے جبریہ کا رد ہو گیا جو انسان کو اینٹ پتھر کی طرح بے شعور کہتے ہیں معلوم ہو گیا کہ انسان نہ فاعل مختار ہے اور نہ مجبور محض بلکہ جبر وقدر کے بین بین ہے۔

وقول اللّٰه تعالٰی: تؤتی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ الآیه. (آل عمران:۲۶)

(اے سارے ملکوں کے مالک) تو جسے چاہے حکومت دے دے الخ وقول اللّٰه تعالٰی : وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ الآیة (سورہ کهف). اور آپ کسی کام کے متعلق یہ نہ کہا کیجئے کہ میں اس کو کل کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے (یعنی وعدہ کے ساتھ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ملا دیا کیجئے)۔

وقوله تعالٰی: إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ. (القصص:۵۶)

آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ جس کو چاہے ہدایت دیتا ہے۔

"قال سعید بن المسیب عن ابیه" الخ: سعید ابن مسیبؒ نے اپنے والد حضرت مسیب بن حزن ؓ سے نقل کیا کہ یہ آیت (إنك لا تهدی الآیه) جناب ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ (حضرت مسیب بن حزن ؓ کی یہ روایت بخاری ص: ۷۰۲ تا ص: ۷۰۳، میں موصولاً گذر چکی ہے ترجمہ وتشریح کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد نہم ص: ۴۸۷)۔

وقوله تعالیٰ: يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ الآیه (البقرہ:۱۸۵)

اللہ تمہارے حق میں سہولت چاہتا ہے، اور تمہارے حق میں دشواری نہیں چاہتا۔

تشریح | شریعت اسلامی کے سارے احکام وقوانین میں یسر ہے حدیث نبوی میں جو آیا ہے ان الدین یسر، وہ اسی آیت قرآنی کی شرح یا تتمہ ہے، تشریح کے لیے نصر الباری جلد اول ص: ۲۹۷ تا ص: ۲۹۸، دیکھئے۔

۶۹۷۶﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ فَاعْزِمُوا فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اللہ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو (قطعی طور سے یعنی یا اللہ ہمیں یہ عنایت فرما) اور تم میں سے کوئی دعا میں یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو یہ عنایت فرما کیونکہ اللہ سے کوئی زبردستی کرنے والا نہیں (اللہ تو ہر کام اپنے ارادہ سے کرتا ہے)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله: "ان شئت".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۱۱۲، ومر الحدیث ص: ۹۳۸۔

۶۹۷۷﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَام أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ أَلَا تُصَلُّونَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا.﴾

ترجمہ | حضرت علی بن ابی طالب ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کے پاس رات میں تشریف لائے اور ان سے فرمایا کیا تم دونوں (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے؟ حضرت علی ؓ نے بیان کیا کہ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانیں اللہ کے قبضہ میں ہیں جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے تو اٹھا دیتا ہے جب میں نے یہ بات کہی تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا البتہ میں نے آپ ﷺ کو جاتے وقت یہ کہتے سنا آپ ﷺ اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ فرما رہے تھے: "وكان الإنسان اكثر شئ جدلاً" انسان بڑا ہی بحث کرنے والا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "اذا شاء".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۲، ومر الحديث ص:۱۵۲، وفی التفسیر ص:۶۸۷، وص:۱۰۹۱۔

۶۹۷۸﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَفِيْءُ وَرَقُهُ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تُكَفِّئُهَا فَإِذَا سَكَنَتْ اعْتَدَلَتْ وَكَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ يُكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیت کے نئے نرم پودے کی طرح ہے جب ہوا چلتی ہے تو اس کے پتے جھک جاتے ہیں پھر جب ہوا رک جاتی ہے (تھم جاتی ہے) تو پتے بھی برابر (سیدھے) ہو جاتے ہیں یہی حال مسلمان کا ہے کہ بلا و مصیبت سے وہ جھک جاتا ہے (پھر ایمان کی وجہ سے صبر کر کے سیدھا ہو جاتا ہے) اور کافر مثل درخت صنوبر ہے سخت سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ چاہتا ہے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "اذا شاء".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۲، ومر الحديث ص:۸۴۳۔

۶۹۷۹﴿حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتّٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتّٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ قَالَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر کھڑے تھے اور فرما رہے تھے کہ تمہاری بقا (تم مسلمان کی عمر دنیا میں) اگلی امتوں (یہود و نصاریٰ) کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے نماز عصر سے سورج ڈوبنے کے درمیان کا وقت ہو، توریت والوں کو توریت دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا پھر وہ عاجز ہو گئے (تھک گئے) تو ان لوگوں کو (ان کے عمل کا بدلہ) ایک ایک قیراط دیا گیا، پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس پر عمل کیا پھر عاجز ہو گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا، پھر تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر سورج ڈوبنے تک عمل کیا (یعنی دن پورا کر دیا) تو تمہیں دو دو قیراط دیئے گئے (اس پر) اہل توریت نے کہا اے ہمارے پروردگار یہ لوگ (مسلمان) سب سے کم کام کرنے والے اور سب سے زیادہ اجر پانے والے ہیں، پروردگار نے فرمایا کیا میں نے تمہیں تمہارے اجر دینے میں کوئی ناانصافی کی ہے انہوں نے کہا نہیں تو پروردگار نے فرمایا کہ یہ تو میرا فضل ہے جسے چاہوں دوں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "من اشاء".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۱۱۲، و مر الحدیث ص:۷۹، و ص:۳۰۲، و ص:۴۹۱، و ص:۷۵۱، و یاتی ص:۱۱۲۴۔

تشریح انما بقاء و کم فیما سلف: علامہ عینی اور علامہ کرمانی رحمہما اللہ فرماتے ہیں: "ظاهره ليس بمراده" (عمدہ) یعنی چونکہ فی ظرفیت کے لیے آتا ہے اس لیے ظاہر حدیث سے تو یہ مطلب نکلتا ہے کہ اس امت محمد ﷺ کی بقاء امم سابقہ کے زمانہ میں ہوئی حالانکہ یہ مطلب قطعاً نہیں ہے۔ انما معناه ان نسبتكم اليهم كنسبة وقت العصر الى تمام النهار (عمده).

حاصل یہ ہے کہ فی بمعنی الیٰ ہے اور عبارت میں مضاف یعنی نسبة محذوف ہے عبارت ہوگی إنما بقاؤكم بالنسبة الى ما سلف الخ مطلب یہ ہوا کہ تمہاری بقاء (مدت) کی نسبت امم سابقہ کے اعتبار سے وہی ہے جو نسبت عصر کے وقت سے مغرب کے وقت کو پورے دن سے ہے اور ظاہر ہے کہ پورے دن کے مقابلہ میں عصر سے مغرب تک کا وقت بہت کم ہے۔

باقی تشریح کے لیے نصر الباری جلد سوم کا ص:۱۶۳، دیکھئے۔

۶۹۸۰﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ

كَفَّارَةٌ وَطُهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ.﴾

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامت ﷛ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا میں تم لوگوں سے اس بات پر بیعت (عہد) لیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے (خود گڑھ کر) بہتان نہ باندھو گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہ کرو گے پھر تم میں سے جو شخص یہ اقرار پورا کردے اس کا ثواب اللہ پر ہے اور جو شخص ان (گناہوں) میں سے کچھ کر بیٹھے اور دنیا میں اس کی سزا دی جائے (یعنی حد پڑ جائے) تو یہ حد اس کے لیے کفارہ اور پاکی ہوگی اور جس کی اللہ نے پردہ پوشی کی تو پھر اللہ پر ہے جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے معاف کردے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۱۲ تا ص:۱۱۱۳، ومر الحديث ص:۷، ص:۵۵۰ تا ص:۵۵۱، مختصراً ص:۵۷۰، وص:۷۲۷، وص:۱۰۰۳، وص:۱۰۰۴، وص:۱۰۱۵، وص:۱۰۷۱۔

حدود کفارہ ہیں یا نہیں؟ مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۲۴۵۔

۶۹۸۱﴿حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ وَلْتَلِدْنَ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ آج رات میں تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی حاملہ ہوگی اور ایسا بچہ جنے گی جو گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا چنانچہ وہ اپنے تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ان تمام بیویوں میں سے صرف ایک عورت کو بچہ پیدا ہوا اور وہ بھی ادھورا (ناقص) اللہ کے نبی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہہ دیے ہوتے تو ان میں سے ہر بیوی حاملہ ہوتی اور گھوڑ اسوار بچہ جنتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "استثنى" لان المراد منه لو قال ان شاء الله بحسب اللغة (عمده).

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۱۱۳، مر الحدیث ص:۳۹۵، وص:۴۸۷، وص:۷۸۸، وص:۹۸۲، وص:۹۹۴۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص:۳۶ تا ص:۳۷۔

۶۹۸۲﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهُورٌ بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی (قیس بن ابی حازم) کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں ان شاء اللہ یہ (بیماری) تمہارے لیے پاکی کا باعث ہے (یعنی گناہوں سے پاک کردے گی) ابن عباس ؓ نے بیان کیا کہ اعرابی نے کہا (اعرابی نے حضور اقدس ﷺ کے لفظ طہور سے تندرستی سمجھا اور بخار کی شدت وتیزی سے اعرابی اپنی موت کو قریب سمجھ کر حضور اکرم ﷺ کے لفظ کو بعید سمجھ کر کہنے لگا) جناب ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ تو وہ سخت بخار ہے جو ایک بڑے بوڑھے پر جوش مار رہا ہے جو قبر کی زیارت کرائے گا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر ایسا ہی ہوگا (یعنی تو مر جائے گا چنانچہ آئندہ کل وہ مر گیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "انشاء الله".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۱۱۳، ومر الحدیث ص:۵۱۱، وص:۸۴۴، وص:۸۴۵۔

۶۹۸۳﴿حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّئُوا إِلٰى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَقَامَ فَصَلّٰى.﴾

ترجمہ | حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ جب لوگ سوئے اور نماز (صبح کی) قضا ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کرلیا اور جب چاہا واپس لوٹا دیا پس تم اپنی ضرورتوں سے فارغ ہوکر وضو کرو یہاں تک کہ آفتاب پوری طرح طلوع ہوگیا اور دن نکل آیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "حين شاء في الموضعين".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۱۱۳، ومر الحدیث ص:۸۳۔

تشریح | خیبر سے واپسی پر پورا لشکر سو یا رہ گیا اور صبح کی نماز سب کی قضا ہوگئی پوری تشریح وتفصیل کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص:۲۰۳۔

۶۹۸۴﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ ح و حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ ایک مسلمان (حضرت ابوبکر صدیق ﷺ) اور ایک یہودی (فنحاص) میں جھگڑا ہوا تو مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو سارے جہانوں پر چن لیا (فضیلت دی) قسم میں اس طرح قسم کھائی اس پر یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سارے عالم پر منتخب فرمایا اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا تو یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے معاملہ اور مسلمان کے معاملہ کی حضور ﷺ کو اطلاع دی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دیا کرو دیکھو قیامت کے روز سارے لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ وہ بھی بیہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے (افاقہ ہوا) یا ان لوگوں میں سے ہوں جن کو اللہ نے مستثنیٰ رکھا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة توخذ من قوله: "ممن استثنى الله لانه اشار به الى قوله تعالىٰ "فصعق من فى السموٰت ومن فى الارض الامن شاء الله".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۱۳، ومرالحديث ص:۳۲۵، وص:۴۸۴، وص:۴۸۵، وص:۷۱۱، وص:۹۶۵۔

تشریح لا تخيرونى: یعنی مجھ کو موسیٰ علیہ السلام پر اس طرح فضیلت مت دو کہ موسیٰ علیہ السلام کی توہین نکلے۔

۲۔ یا یہ مطلب ہے کہ اپنی رائے سے فضیلت نہ دو جتنا شرع میں وارد ہے اتنا کہو۔

۳۔ یا یہ ارشاد اس وقت کا ہے جب آنحضرت ﷺ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ تمام پیغمبروں سے افضل ہیں۔

مزید کے لیے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۲۲۷، کا اشکال وجواب دیکھئے۔

۶۹۸۵ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي عِيسَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال مدینہ کے پاس آئے گا تو دیکھے گا کہ فرشتے اس کی حفاظت کررہے ہیں چنانچہ نہ تو دجال اس کے قریب ہوسکے گا اور نہ طاعون انشاء اللہ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ان شاء الله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۳، ومر الحدیث ص:۱۰۵۶۔

تشریح | کتاب الفتن میں کانا دجال کے متعلق روایات گذر چکی ہیں یہ کانا مدینہ کے قریب مدینہ سے ایک میل یا اور زیادہ فاصلہ پر شور زمین پر اترے گا اور مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا لیکن فرشتوں کی حفاظت و پہرہ کی وجہ سے داخل نہیں ہوسکے گا یہ کانا دجال کا خروج اللہ تعالیٰ کی طرف سے دراصل ایک آزمائش وامتحان ہوگا اور کفار ومنافقین کانا دجال کے پاس چلے جائیں گے منافق سے مراد ممکن ہے کہ روافض ہوں۔ واللہ اعلم

۶۹۸۶ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک دعا ہے (جسے وہ کرتا ہے تو ضرور قبول ہوتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "إن شاء الله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۳، ومر الحدیث ص:۹۳۲۔

۶۹۸۷ ﴿حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَطَنٍ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا میں نے (خواب میں) اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا پھر میں نے جتنا اللہ نے چاہا پانی نکالا پھر ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکر صدیق ﷛) نے اس ڈول کو لے لیا اور انہوں نے ایک ڈول یا دو ڈول پانی نکالا اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اور اللہ ان (کے ضعف) کو معاف کرے پھر عمر ﷛ نے اسے لے لیا اور وہ ایک بڑا ڈول بن گیا چنانچہ میں نے اتنا قوی بہادر کو ڈول پر ڈول نکالتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگوں نے ان کے چاروں طرف جانوروں کے لیے باڑیں بنالیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ما شاء الله".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:١١١٣، ومر الحديث ص:٥١٧، وص:١٠٣٩، وص:١٠٤٠۔

۶۹۸۸﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَرُبَّمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷛ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ کے پاس کوئی سائل آتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تا کہ تمہیں بھی ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر حکم دیتا ہے جو چاہتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ما شاء".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:١١١٣ تا ص:١١١٤، ومر الحديث ص:١٩٢، وص:٨٩٠، وص:٨٩١۔

تشریح | حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ ہوگا تو وہی جو منظور الٰہی ہے مگر اگر تم کسی محتاج یا ضرورت مند کی سفارش کرو گے تو تمہیں اس کا ثواب ملے گا گو حاجت والے کی حاجت پوری ہو یا نہ ہو۔

۶۹۸۹﴿حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس طرح دعا نہ کرے اللّٰھُمَّ اغفرلی ان شئت یعنی اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما، (اور اسی طرح نہ کہے) اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، اگر تو چاہے تو مجھ کو روزی دے بلکہ عزم و پختگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرنا چاہئے (یعنی اے اللہ ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہمیں روزی دے) کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر جبر کرنے والا نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:١١١٤، ومر الحديث ص:٩٣٨۔

اخرجہ ابوداؤد فی الصلوٰۃ والترمذی فی الدعوات۔

۶۹۹۰﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٌو حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى أَهُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسٰى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ فَقَالَ مُوسٰى لَا فَأُوحِيَ إِلٰى مُوسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسٰى السَّبِيلَ إِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسٰى يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى لِمُوسٰى أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ (حضرت عبداللہ بن عباس ﷛) اور حر بن قیس بن حصن فزاری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے کہ کیا وہ خضر علیہ السلام تھے؟ (یا کوئی اور؟) (اس دوران میں) ان دونوں صحابی کے پاس سے حضرت ابی بن کعب انصاری ﷛ گذرے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بلایا اور کہا کہ مجھ میں اور میرے اس ساتھی میں موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں اختلاف ہوا جن سے ملاقات کے لیے موسیٰ علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ان کا حال بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ابی ﷛ نے فرمایا ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں (تشریف فرما) تھے اتنے میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی کہ کیوں نہیں ہمارا بندہ خضر ہے (جو بعض علم میں تجھ سے بڑھ کر ہے) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کی سبیل دریافت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ملاقات کے لیے مچھلی کو علامت قرار دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو لوٹ جاؤ اور یقین رکھو کہ عنقریب ان سے ملاقات کرلو گے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اسی مچھلی کے نشان پر سمندر کے کنارے

کنارے جارہے تھے تو موسیٰ علیہ السلام کے خادم (یوشع) نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کیا آپ نے دیکھا جب ہم صخرہ (پتھر) کے پاس ٹھہرے تو مچھلی کا قصہ کہنا میں بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھ کو بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر نہ کرسکا موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم اس مقام کی تلاش میں تھے چنانچہ دونوں اپنے نقشہائے قدم پر تلاش کرتے ہوئے لوٹے پھر دونوں نے خضر علیہ السلام کو پالیا اور دونوں کا وہی حال ہوا جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله بقية الآية: ستجدني ان شاء الله صابرا، وقوله فاراد ربك (قس، عمده).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۴، ومر الحديث ص:۱۷، //، وص:۲۳، وص:۳۰۲، وص:۳۷۷، وص:۴۶۳، وص:۴۸۱، وص:۴۸۲، وص:۴۸۳، وص:۶۸۷، وص:۶۸۸، وص:۶۹۰، وص:۹۸۷۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۴۰۵۔

۶۹۹۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يُرِيدُ الْمُحَصَّبَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا تو) آئندہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر عہد کیا تھا آپ ﷺ کا مقصد محصب تھا۔

(یعنی خیف بن کنانہ یعنی محصب پر اتریں گے جہاں قریش نے کافر رہنے کی اور بنی ہاشم و بنی مطلب سے علیحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ان شاء الله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۴، ومر الحديث ص:۲۱۶، وص:۵۴۸، وص:۶۱۴۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم ص:۲۴۳۔

۶۹۹۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَاصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ قَالَ فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَكَأَنَّ ذٰلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن اس کو فتح نہیں کر سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا اب اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم یہاں سے واپس ہوں گے اس پر مسلمان (صحابہ کرام ﷺ) نے کہا کہ بغیر فتح ہم لوٹ جائیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تو پھر صبح سویرے جنگ کرو چنانچہ صحابہ کرام صبح سویرے ہی آ گئے لیکن انہیں بہت زخم پہونچا (بکثرت صحابہ ﷺ زخمی ہوئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کل انشاء اللہ ہم لوٹ جائیں گے اب مسلمان اس فیصلہ پر خوش ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ان شاء الله".

تعدد موضعه والحديث هنا ص: ۱۱۱۴، ومر الحديث في المغازي ص: ۶۱۹، وفي الادب ص: ۸۹۹۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص: ۳۹۰، غزوۂ طائف۔

۳۸۹۵ ﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ﴾

حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَلَمْ يَقُلْ مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِذَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمٰوَاتِ شَيْئًا فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الدَّيَّانُ.

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: اور خدا کے سامنے (کسی کی) سفارش کام نہیں آتی

(بلکہ سفارش ہی نہیں ہو سکتی) مگر اس کے لیے جس کی نسبت وہ (کسی سفارش کرنے والے کو) اجازت دیدے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ (جو حکم سننے کے وقت طاری ہوئی تھی) دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ (فلاں) حق بات کا حکم فرمایا وہ عالیشان سب سے بڑا ہے، (سبا: ۲۳) اور یہ نہیں کہا کہ تمہارے رب نے کیا پیدا کیا۔ وقال جلّ ذكره: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ الآيه (البقرہ: ۲۵۵) کون ایسا ہے جو اس کے سامنے بغیر اس کی اجازت کے سفارش کر سکے۔

تشریح قال البيهقي في كتاب الاعتقاد القرآن كلام الله وكلام الله صفة من صفات ذاته وليس شي

من صفات ذاته مخلوقا ولا محدثا ولا حادثا قال تعالٰی: "الرحمن علم القرآن خلق الانسان" فخص القرآن بالتعليم لانه كلامه وصفته وخص الانسان بالتخليق لانه خلقه ومصنوعه ولولا ذلك لقال خلق القرآن والانسان فی آیات اوردها دالة علی ذلك لا نطیل بها (قس).

"وقال مسروق عن ابن مسعودؓ" الخ: اور مسروق نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ کلام فرماتا ہے تو آسمان والے کچھ سنتے ہیں پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے تو پہچان لیتے ہیں کہ وہ حق ہے اور وہ ندا دیتے ہیں (ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں) کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا تو فرشتے کہتے ہیں کہ حق فرمایا (وھو الاذن بالشفاعة لمن ارتضٰی).

تشریح| ثم ھذا التعلیق وصله البیھقی فی الاسماء والصفات من طریق ابی معاویة الخ یعنی امام بیہقی نے اس تعلیق کو کتاب الاسماء والصفات میں وصل کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ساتھ کلام فرماتا ہے تو آسمان والے سنتے ہیں للسماء صلصلة کجر السلسلة علی الصفا فیصعقون الخ یعنی آسمان پر ایسی آواز کہ صاف چکنے پتھر پر لوہے کی زنجیر کھینچنے کی وجہ سے جیسی آواز پیدا ہوتی ہے جس سے بیہوش ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لاتے ہیں تو ان فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو جبریل علیہ السلام پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حق فرمایا پھر سب بآواز بلند کہتے ہیں حق حق۔

"ویذکر عن جابرؓ" الخ: اور حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن انیس ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ بندوں کو جمع کرے گا اور انہیں ایسی آواز کے ذریعہ ندا دے گا جسے دور والے ایسے ہی سنیں گے جیسے قریب والے سنیں گے أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الدَّيَّانُ، میں بادشاہ ہوں، میں بدلہ دینے والا ہوں۔

۷۴۸۱﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُرِّغَ قَالَ سُفْيَانُ هَكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا

أَدْرِي سَمِعَهُ هٰكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے ابو ہریرہ ﷺ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم فرماتے ہیں تو فرشتے عاجزی سے اپنا پر مارتے ہیں (یعنی فرمان الٰہی کے لیے تواضع وانکساری کا اظہار کرنے کے لیے اپنے پر مارتے ہیں) ارشاد الٰہی سننے کے لیے جیسے چکنے پتھر پر زنجیر کی آواز ہو۔

"قال علي وقال غيره" الخ: علی بن عبداللہ مدینی شیخ بخاریؒ نے بیان کہ سفیان بن عیینہ کے غیر نے کہا صَفوَانٍ ينفذهم ذلك مطلب یہ ہے کہ سفیان کے غیر نے علی صفوان کے بعد اس جملہ کا اضافہ کیا ہے اور صفوان کے فار کو نصب کے ساتھ کہا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس حکم کو فرشتوں تک پہنچا دیتے ہیں پھر جب ان فرشتوں کے دلوں سے خوف (گھبراہٹ) زائل ہوتا ہے تو کہتے ہیں (یعنی دور والے فرشتے) مقربین (جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام) سے پوچھتے ہیں کہ پروردگار نے کیا حکم صادر فرمایا ہے؟ کہتے ہیں (یعنی نزدیک والے فرشتے جواباً کہتے ہیں) ان فرشتوں سے جنہوں نے پوچھا پروردگار نے حق فرمایا اور بزرگ و برتر ہیں۔

"قال علي وحدثنا سفيان" الخ: علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

"قال سفيان قال عمرو" الخ: سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا عکرمہ نے کہا ہم سے حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا۔

"قال علي قلت لسفيان" الخ: علی بن عبداللہ مدینی نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ انہوں نے (یعنی عمرو نے) کہا سمعت عكرمة قال سمعت ابا هريرة قال نعم سفیان نے کہا ہاں مطلب یہ ہے کہ سفیان بن عیینہ کبھی سند عنعنہ سے بیان کرتے اور کبھی تحدیث وسماع سے، علی بن عبداللہ نے یہ بھی کہا کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ ایک شخص نے عمرو بن دینار سے روایت کی انہوں نے عکرمہ سے مرفوعاً یوں روایت کی ہے کہ آیت میں آپ ﷺ نے فُزِّع پڑھا (جیسے مشہور قرأۃ مشہورہ ہے) سفیان نے کہا عمرو بن دینار نے بھی اسی طرح پڑھا تھا میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اس طرح عکرمہ سے سنا تھا یا نہیں؟ سفیان نے کہا یہی ہماری قرأت ہے (یعنی فزّع)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "فإذا فزّع عن قلوبهم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۴ تا ص:۱۱۱۵، مر الحديث ص:۶۸۲، ،،، وص:۷۰۸۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۳۳۳، وص:۳۳۴۔

۶۹۹۴﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيْدُ أَنْ يَجْهَرَ بِهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بات کی طرف اتنی توجہ نہیں دیتا جتنا متوجہ ہو کر نبی اکرم ﷺ کا قرآن سنتا ہے، ابو ہریرہ ﷺ کے ایک ساتھی نے کہا یتغنی بالقرآن سے مراد یہ ہے کہ بلند آواز سے پڑھنا۔

مطابقۃ للترجمۃ بظاہر اس حدیث کا تعلق ترجمۃ الباب سے معلوم نہیں ہوتا؟ علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: واعلم ان البخاری فهم من الاذن القول لا الاستماع بدليل انه ادخله فى هذا الباب (الكواكب الدراری) علامہ عینیؒ علامہ کرمانیؒ کا قول نقل کر کے فرماتے ہیں: "قلت فيه موضع التامل الخ" علامہ عینیؒ کا مقصد یہ ہے کہ بجائے قول کے اذن سے سماع ہی مراد ہے اہل لغت لکھتے ہیں: اذِن ياذن أذنا بفتحتين كان لگانا، کان لگا کر سننا۔

پس اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا سننا ثابت ہوا اور سننا اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جیسے کلام کرنا ایک صفت ہے بخاری فضائل قرآن میں حدیث گذر چکی ہے: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم ياذن الله لنبيٍ ما أذِن لنبيٍ صَلَّى الله عليه وسلم إن يتغنى بالقرآن. بخاری ص:۷۵۱۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۱۱۵، ومرالحدیث ص:۷۵۱، یاتی ص:۱۱۲۶۔

تشریح قرآن مجید کو حسن صوت یعنی خوش آوازی سے پڑھنا، ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ پڑھنا مسنون باعث ثواب ہے، ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے پوچھا گیا قرآن مجید کی تلاوت میں کس طرح کی آواز محبوب تر ہے ارشاد فرمایا جس تلاوت سے اللہ کا خوف پیدا ہو، اور خوش آوازی سے یہ مراد نہیں ہے کہ گانے کی طرح پڑھے۔

۶۹۹۵﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادٰى بِصَوْتٍ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا اے آدم! وہ کہیں گے لبیک وسعدیک پھر بلند آواز میں پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے ایک لشکر جہنم کا نکال لو (یعنی جہنم کے مستحق گروہ کو نکال لو)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث لحديث ابن مسعود الذى فيه وسكن الصوت وهو مطابق للترجمة التى فيها فاذا فزع عن قلوبهم و المطابق للمطابق للشئ مطابق لذلك الشئ (عمده).

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۱۱۱۵، ومر الحدیث ص:۲۷۲، وص:۶۹۳، وص:۹۶۷۔

تشریح | اس حدیث نیز احادیث مذکورہ سے اللہ تعالیٰ کا سننا اور کلام کرنا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ کلم اللّٰہ موسیٰ تکلیمًا سے بالکل واضح ہے اور منکرین کا ردھوا لیکن کما یلیق بشانہ تعالیٰ۔

۷۹۹۶﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ.﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ مجھے (نبی اکرم ﷺ کے) کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آتی جتنی غیرت حضرت خدیجہؓ پر آئی اور بیشک آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: لم ار احدا من الشراح ذکر لھٰذا الحدیث مطابقۃ للترجمۃ اللّٰھم الا ان یقال بالتعسف ان معنی لمن اذن لہ امر لہ لان معنی الاذن لاحد بشیٔ ان یفعل یتضمن معنی الامر علی وجہ الاباحۃ (عمدہ).

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۱۱۱۵، ومر الحدیث ص:۵۳۸، وص:۵۳۹، وص:۸۸۷، وص:۸۸۸۔

تشریح | حدیث پاک سے اللہ تعالیٰ کے لیے متکلم ہونا ثابت ہو گیا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: "ولقد امرہ ربّہ".
البتہ بخاری ص:۵۳۸، کے الفاظ ہیں "امرہ ربّہ او جبرئیل" پھر بھی کوئی اشکال نہیں کیونکہ جبرئیل علیہ السلام فرشتہ ہیں اور فرشتوں کی شان ہے یفعلون ما یؤمرون پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا پھر جبرئیل علیہ السلام نے آنحضور ﷺ سے فرمایا۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ (۳۸۹۶) كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيْلَ وَنِدَاءِ اللّٰهِ الْمَلَائِكَةَ﴾

وَقَالَ مَعْمَرٌ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ أَيْ يُلْقَى عَلَيْكَ وَتَلَقَّاهُ أَنْتَ أَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ وَمِثْلُهُ فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ.

اللہ تعالیٰ کا جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ بات کرنا اور اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کو پکارنے کا بیان

اس باب سے بھی اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کا اثبات ہے وفی ھٰذا الباب ایضًا اثبات کلام اللّٰہ تعالیٰ واسماعہ جبرئیل والملائکۃ فیسمعون عند ذٰلک الکلام القدیم الخ. (عمدہ) مگر یہ ضرور ذہن نشین رہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا کما یلیق بشانہ ہے ولایشبہ کلام المخلوقین.

"وقال معمر وإنك لتلقى القرآن" الخ: اور معمر نے (ابوعبیدہ معمر بن المثنی نے اس کی تفسیر میں) کہا وإنك لتلقى القرآن الآية (سورہ نمل:۶) اور بالیقین آپ کو تو قرآن دیا جارہا ہے ایک بڑی حکمت والے علم والے کی طرف سے، (النمل:۶) أی یلقی علیك یعنی آپ پر اتارا جارہا ہے وتلقاه انت اور آپ اس قرآن کو لیتے ہیں ای تاخذه عنهم یعنی آپ اس قرآن کو لیتے ہیں ملائکہ سے۔ ومثله فتلقی آدم من ربه کلمات (بقرہ:۳۷)، اور یہی مفہوم ہے اس آیت (سورہ بقرہ:۳۷،کا) پھر آدم (علیہ السلام) نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات الفاظ سیکھ لئے الخ۔

وہ کلمات جو اللہ رب العالمین نے بطور الہام حضرت آدم علیہ السلام کو بتلائے جن سے ان کی توبہ قبول ہوئی رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف:۲۳)۔

عیسائیوں کی تردید حضرت آدم علیہ السلام کے توبہ قبول ہوجانے سے عیسائیوں کے اس عقیدہ کی تردید ہوگئی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی معصیت کی وجہ سے ان کی تمام اولاد گناہ کے بوجھ میں لدی ہوئی تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آکر تمام بنی آدم کو اپنی صلیبی موت سے گناہوں سے مخلصی دی نصاری کا یہ عقیدہ بالکل مہمل ہے عقل اور نقل کے خلاف ہے۔

۷۴۹۷﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں پھر جبرئیل علیہ السلام آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتے ہیں تم لوگ بھی اس سے محبت کرو چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح روئے زمین میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہوجاتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۱۱۵، ومر الحدیث ص:۴۵۶، وص:۸۹۲۔

تشریح مراد یہ ہے کہ اس کی عظمت ومحبت اہل زمین کے دل میں ڈال دی جاتی ہے اس کی ایک صورت یہ ہے کہ پہلے عوام الناس کے دلوں میں محبت ہو پھر خواص تک پہونچے یا عوام ہی تک محدود ہو کر رہ جائے یہ صورت دلیل مقبولیت نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے خواص کے دل میں محبت ہو پھر خواص سے عوام تک پہونچے یہ عند اللہ مقبول ہونے کی علامت ہے یہی اس حدیث کا مفاد ہے۔ واللہ اعلم

۶۹۹۸﴿حَدَّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے درمیان رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگر آتے رہتے ہیں اور عصر کی نماز اور فجر کی نماز دونوں وقت کے فرشتے اکٹھے ہوجاتے ہیں پھر وہ فرشتے جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گذاری ہے (رات بھر تمہارے ساتھ رہے تھے) (آسمان پر) چڑھ جاتے ہیں تو ان سے (ان کا پروردگار) پوچھتا ہے حالانکہ وہ (بندوں کے احوال) ان فرشتوں سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے انہیں اس حال میں چھوڑا کی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس پہونچے تھے تو بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی قوله: "فیسئلهم وهو اعلم ای بهم من الملائکة".

تعدد موضعه والحدیث هنا ص:۱۱۱۵، ومر الحدیث ص:۷۹، وص:۴۵۷، وص:۱۱۰۵۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص:۱۵۱، مع حکمت سوال۔

۶۹۹۹﴿حَدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثنا غُنْدَرٌ حَدَّثنا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى.﴾

ترجمہ معرور بن سوید نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوذر ﷛ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور مجھے یہ بشارت دی کہ جو شخص اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا تو وہ بہشت میں داخل ہوگا میں نے (حضور اقدس ﷺ نے) پوچھا (اے جبرئیل!) اگرچہ اس نے چوری اور زنا بھی کی ہو؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگرچہ اس نے چوری اور زنا کی ہو۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان جبرئيل عليه السلام تبشيره لايكون الا باخبار الله تعالىٰ بذٰلك وامره له به.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۱۱۵، ومر الحدیث ص:۱۶۵، وص:۳۲۱، وص:۴۵۷، وص:۸۶۷، وص:۹۲۷، وص:۹۵۳، وص:۹۵۴۔

﴿بَابُ ۳۸۹۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ﴾

قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ.

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: اللہ نے اسے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور فرشتے (بھی) شہادت دے رہے ہیں (تصدیق کر رہے ہیں) (نساء:۱۶۶)

"قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ"

امام مجاہدؒ نے بیان کیا کہ سورہ طلاق میں ارشاد الٰہی یتنزل الامر بینھنّ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ اپنا حکم نازل فرماتا ہے یعنی ساتویں آسمان اور ساتویں زمین کے درمیان۔

تشریح | وقال ابن بطال المراد بالانزال افهام العباد معانی الفروض التی فی القرآن ولیس انزاله كانزال الاجسام المخلوقة لان القرآن لیس بجسم ولا مخلوق (عمده) ایضًا فتح.

اشکال: انزال سے مراد اگر افہام لیا جائے تو یہ اشکال ہوگا کہ نظم قرآن منزل نہیں ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ قرآن منزل من اللہ ہے اور کیفیت انزال "سِرٌّ بین الله ورسوله" والملائكة يشهدون: ای یشھدون لك بالنبوة (عمده)

۷۰۰۰﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا.﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازب ﷜ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے فلاں (یعنی براء بن عازب ﷜) جب تم اپنے بستر پر (اپنے سونے کی جگہ پر) جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي الخ اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کردی اور رخ تیری طرف موڑ دیا اور میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنی پیٹھ تجھ پر ٹیک

دی (یعنی تجھ پر بھروسہ کیا) تیری طرف رغبت کی وجہ سے اور تجھ سے ڈر کر، تیرے سوا کہیں جائے پناہ اور مقام نجات نہیں اے اللہ میں تیری نازل فرمودہ کتاب اور تیرے فرستادہ نبی پر ایمان لایا پس اگر تم اسی شب میں انتقال کر جاؤ تو تمہارا انتقال فطرت (دین) پر ہوگا اور اگر صبح کو زندہ اٹھے تو ثواب ملے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "آمنت بكتابك الذی انزلت".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۱۵ تا ص:۱۱۱۶، ومر الحدیث ص:۳۸، وص:۹۳۳ تا ص:۹۳۴۔

باقی مواضع کے لیے نصر الباری جلد دوم ص:۱۹۶، دیکھئے۔

تشریح | مفصل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص:۱۹۷۔

۷۰۰۱ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْ بِهِمْ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب (غزوہ خندق) کے موقعہ پر فرمایا (مشرکوں پر بددعا کی) اَللّٰهُمَّ منزل الكتاب الخ اے اللہ کتاب کے نازل کرنے والے جلد حساب لینے والے احزاب کو (عساکر کفار کو) شکست دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے (یعنی انہیں بھگا دے)۔

"زاد الحمیدی" الخ: حمیدی (عبداللہ بن الزبیر) نے یہ اضافہ کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی خالد (یعنی اسماعیل بن ابی خالد) نے بیان کیا کہا میں نے حضرت عبداللہ (ابن ابی اوفی ﷺ) سے سنا کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا۔

تشریح | اس دوسری سند کے نقل سے متصد سفیان کا سماع ابن ابی خالد سے اور ابن ابی خالد کا سماع حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ﷺ سے بیان کرنا ہے چونکہ پہلی سند میں عنعنہ تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "اللّٰهم منزل الكتاب".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۱۶، ومر الحدیث ص:۴۱۱، وص:۵۹۰، وص:۹۴۶۔

تشریح | مفصل تشریح کے لیے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی غزوۂ خندق کا مطالعہ کیجئے۔

۷۰۰۲ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ أُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ

وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتّٰى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتّٰى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ.

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں (فی اول الاسلام) چھپ کر رہتے تھے، (جب اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے) اور قرآن پڑھنے میں اپنی آواز کو بلند کرتے تو مشرکین سنتے تو خود قرآن کو اور جس نے قرآن اتارا (یعنی جبرئیل علیہ السلام کو) اور اس کو جس نے قرآن لایا (یعنی حضور اقدس ﷺ کو) سب کو برا کہتے (گالی بکتے) تو اللہ تعالیٰ نے (نبی اکرم ﷺ کو) حکم دیا کہ لا تجهر بصلاتك الآية یعنی اپنی نماز میں قرأت بلند آواز سے نہ کیجئے (کہ مشرکین سنیں اور قرآن مجید کو برا کہیں) اور نہ اتنا آہستہ پڑھئے کہ اپنے اصحاب (یعنی مقتدیوں) کو نہ سنا سکیں بلکہ درمیانی آواز سے پڑھئے اور انہیں سنائیے اور آواز بلند نہ کیجئے تاکہ وہ آپ سے سیکھ سکیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انزلت".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۱۶، ومر الحديث ص:۶۸۶، ویاتی ص:۱۱۲۴، وص:۱۱۲۶۔

تشریح آیت کریمہ مذکورہ فی الباب کے سبب نزول میں ایک قول تو وہ ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث میں مذکور ہوا کہ حضور اقدس ﷺ نماز میں بلند آواز سے تلاوت قرآن فرماتے تو مشرکین تمسخر کرتے اور قرآن مجید اور حضرت جبرئیل امین علیہ السلام اور خود حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخانہ باتیں کہتے تھے اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی لا تجهر بصلاتك الآیہ جس میں آپ ﷺ کو جہر و اخفاء میں میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی اس آیت کے سبب نزول میں اس کے علاوہ بھی اقوال ہیں۔

۳۸۹۸ ﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ﴾

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ حَقٌّ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ بِاللَّعِبِ.

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں الخ (فتح:۱۵)

تشریح حدیبیہ سے واپس ہو کر حضور ﷺ کو خیبر پر چڑھائی کرنے کا حکم ہوا جہاں غدار یہود آباد تھے جو بدعہدی کر کے جنگ احزاب میں کافر قوموں کو مدینہ پر چڑھا لائے تھے حق تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو خبر دی کہ وہ گنوار جو حدیبیہ نہیں گئے اب خیبر کے معرکہ میں تمہارے ساتھ چلنے کو کہیں گے کیونکہ وہاں خطرہ کم اور غنیمت کی امید زیادہ ہے آپ ان سے فرمادیں

کہ تمہاری استدعا سے پیشتر اللہ ہم کو کہہ چکا ہے کہ تم (اس سفر میں) ہمارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤ گے، اندریں صورت کیا تم ہمارے ساتھ جاسکتے ہو؟ اگر جاؤ گے تو یہ معنی ہوں گے گویا اللہ کا کہا بدل دیا گیا جو کسی طرح ممکن نہیں۔

"انه لقول فصل" الخ یہ جو سورہ طارق میں ہے اس فصل سے مراد حق ہے اور ہزل سے مراد لعب ہے، یعنی یہ قرآن جو کچھ بھی بیان کرتا ہے ہنسی مذاق کی بات نہیں بلکہ حق و باطل وصدق و کذب کا دوٹوک فیصلہ ہے۔

تشریح | قال الحافظ ابن حجر و الذی یظهر لی ان غرضه ان کلام الله لا یختص بالقرآن الخ (قس)۔

یعنی اللہ تعالیٰ کا کلام کچھ قرآن سے خاص نہیں ہے بلکہ کلام اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جب چاہتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے حسب ضرورت اور موقع کلام کرتا ہے چنانچہ امام بخاریؒ نے دو آیتیں نقل کی ہیں پہلی آیت میں کلام اللہ صراحت کے ساتھ منقول ہے اور دوسری آیت میں قولٌ فصل مذکور ہے اور قول کلام ہی ہے۔

۷۰۰۳﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يُؤْذِيْنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ ﷛ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہونچاتا ہے وہ زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں (یعنی زمانہ کا خالق میں ہی ہوں) تمام معاملات میرے ہاتھ میں ہیں میں ہی رات اور دن کو ادلتا بدلتا رہتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی اثبات اسناد القول الی الله تعالٰی وهو من الاحاديث القدسية.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۱۶، مر الحدیث ص:۷۱۵، وص:۹۱۳۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص:۵۸۵۔

۷۰۰۴﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا بندہ اپنی شہوت اور کھانا، پینا میری وجہ سے چھوڑتا ہے اور روزہ ڈھال ہے (یعنی دوزخ سے ڈھال ہے) اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں (دو موقعہ فرحت ہیں) ایک خوشی اس وقت جب افطار کرتا ہے اور ایک

خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملتا ہے اور روزہ دار کے منھ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زادہ عمدہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "يقول الله ظاهرة".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۶، ومر الحديث ص:۲۵۴، وص:۲۵۵، وص:۲۷۴، وص:۸۴۸، ياتی ص:۱۱۲۵۔

تشریح | الصوم لی: نماز، زکوٰۃ اور حج ایسی عبادتیں ہیں کہ دوسرے لوگ دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں، نماز ہے کہ اصل حکم تو جماعت کا ہے لیکن اگر تنہا بھی پڑھے تب بھی مخصوص ارکان رکوع، سجدہ وغیرہ دیکھ کر ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ فلاں نماز پڑھ رہا ہے، اسی طرح زکوٰۃ ہے کہ فقراء و مساکین کو دی جاتی ہے اس پر بھی دوسرے کا مطلع ہونا لازم ہے، حج کا بھی یہی حال ہے کہ لاکھوں کے مجمع عام میں مخصوص ایام میں ادائیگی ہے مگر روزہ ایسی عبادت ہے جس میں کوئی ایسا فعل نہیں جس کی وجہ سے دوسرے لوگ مطلع ہوں پھر تنہائی میں اگر آدمی کھا پی لے تو کسی کو خبر نہ ہوگی اس لیے روزہ میں بہ نسبت دوسری عبادتوں کے ریا کا شائبہ نہیں ہے جو بندہ روزہ رکھتا ہے تو صرف اللہ کی رضا کے لیے رکھتا ہے اسی کو فرمایا الصومُ لی وانا اجزی به روزہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں دوں گا وقد علم ان الكريم اذا تولى الاعطاء بنفسه كان في ذلك اشارة الى تعظيم ذلك العطاء ففيه مضاعفة الجزاء من غير عدد ولا حساب (قس).

ایک حدیث قدسی میں ہے: قال الله تعالى كل عمل ابن آدم له الا الصيام فانه لي وانا اجزى به الحديث بادشاہ جب کسی پسندیدہ کام پر خوش ہو کر کسی کو دیتا ہے تو اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

۷۰۰۵﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوْبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار حضرت ایوب علیہ السلام ننگے غسل فرما رہے تھے کہ آپ کے پاس سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا اور حضرت ایوب علیہ السلام کپڑے میں ڈالنے لگے تو پروردگار نے آواز دی اے ایوب کیا میں نے تمھیں اس سے جو تم دیکھ رہے ہو مستغنی نہیں کر دیا ہے؟ ایوب علیہ السلام نے کہا ضرور تو نے بے نیاز کر دیا اے میرے رب لیکن آپ کی برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "فنادى ربه يا ايوب". لان معناه قال الله ربه الخ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۶، ومر الحديث ص:۴۲، وص:۴۸۰۔

تشریح | رِجل جراد: رجل بكسر الراء وسكون الجيم جماعة كثيرة منه قوله فنادى ربه اى قال الله له (عمده).

برہنہ غسل کے جواز پر استدلال کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص: ۲۳۸۔

۷۰۰۶﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر جلوہ فرماتا ہے اس وقت جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں گا کون مجھ سے مانگتا ہے میں اسے دوں گا کون مجھ سے مغفرت چاہتا ہے میں اس کو بخش دوں گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله: "فيقول".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۱۱۱۶، ومر الحديث ص: ۱۵۳، وص: ۹۳۶۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد رات کی نماز اور دعا کی فضیلت اور اس کا اہتمام بیان کرنا ہے بالخصوص رات کی آخری تہائی میں نماز و دعا کا پورا اہتمام مقصود ہے۔

حدیث نزول مفصل ومدلل بحث کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص: ۳۵۱ تا ص: ۳۵۲۔

۷۰۰۷﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ اللّٰهُ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نحن الآخِرون (اى في الدنيا) السابقون يوم القيامة لیکن قیامت کے دن سب سے آگے رہیں گے اور اسی سند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم (اللہ کے بندوں پر) خرچ کرو تو میں تم پر خرچ کروں گا (مال و دولت دوں گا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "قال الله" وهو من الاحاديث القدسية.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۱۱۱۶، هذا مشتمل على حديثين الاول منهما طرف من حديث تقدم في ص: ۱۲۰، وص: ۱۲۳، وص: ۴۹۵، بطوله ومرّ هذا القدر منه ص: ۳۷، وص: ۴۱۵، وص: ۹۸۰، وص: ۱۰۱۷، وص: ۱۰۴۲۔

والثاني: قال الله أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ هو ايضا طرف من حديث مضى بطوله في ص: ۶۷۷،

ومقطعا ص:۱۱۰۲، وص:۱۱۰۳، ومر هذا القدر ص:۸۰۶۔

"نحن الآخرون السابقون": پوری تشریح وتفصیل کے لیے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص:۱۸۰۔

۷۰۰۸ ﴿حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هٰذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ (حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ) یہ حضرت خدیجہؓ ہیں جو آپ کے پاس برتن میں کھانا یا پانی لے کر آئی ہیں (الفاظ میں شک راوی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے الفاظ اتتك باناء فيه طعام ہیں یا إناءٍ فيه شراب ہیں ترجمہ میں مفہوم مذکور ہے)۔

انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہئے اور (جنت میں) انہیں موتی کے ایک محل کی خوشخبری سنائے جس میں نہ شور وغل ہے اور نہ تھکن وتکلیف (بلکہ چین ہی چین ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ، وهو بمعنى التسليم عليها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۶، ومر الحدیث ص:۵۳۹۔

مختصر تشریح | حضرت خدیجہ ام المؤمنینؓ کی فضیلت کے لیے بخاری اول ص:۵۳۹، کی حدیث ضرور پڑھ لیجئے۔

۷۰۰۹ ﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے (جنت میں) وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "قال الله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۶، ومر الحدیث ص:۴۶۰، وص:۷۰۴۔

تشریح | اعددت لعبادى الصالحين: والاضافة للتشريف اى هيأت لهم فى الجنة مالا عين رأت اى مارأت العيون كلهن ولا عين واحدة فالعين فى سياق النفى لتفيد الاستغراق ومثله قوله: ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر.

باقی کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص: ۵۰۳۔

۷۰۱۰ ﴿حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب رات میں تہجد پڑھتے تو کہتے (یہ دعا پڑھتے) اللّٰھم لک الحمد الخ اے اللہ حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا مالک ہے تو حق ہے، اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیرا قول حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور تمام انبیاء (علیہم السلام) حق ہیں اور قیامت حق ہے اے اللہ تیرا ہی تابعدار ہوں اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تیرے ہی طرف (ہر مشکل میں) رجوع کرتا ہوں اور تیرے ہی لیے (کفار ودشمنان اسلام سے) جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں پس تو میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ بخش دے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ: "وقولك الحق".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص: ۱۱۱۶ تا ص: ۱۱۱۷، ومر الحدیث ص: ۱۵۱، وص: ۹۳۵، وص: ۱۰۹۸، وص: ۱۰۹۹۔

تشریح نماز تہجد کی تفصیل کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص: ۳۲۹۔

۷۰۱۱ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْيًا يُتْلٰى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى

وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ. ﴾

ترجمہ امام زہری رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے سنا (ان چاروں حضرات نے) نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ کے بارے میں جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی جو کچھ لگائی تھی اور اللہ نے حضرت عائشہؓ کو اہل الافک کی تہمت سے بری کردیا تھا (امام زہری نے بیان کیا کہ) ہر ایک نے (ان چاروں میں سے) حدیث الافک کا ایک ایک ٹکڑا نقل کیا ام المومنین نے بیان کیا کہ واللہ مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں وحی نازل کرے گا جس کی تلاوت (قیامت تک) ہوگی اور میرے دل میں میرا درجہ اس سے بہت کم تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسا کلام کرے (ایسی وحی نازل کرے) جس کی تلاوت ہو لیکن مجھے امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے اس تہمت سے بری کردے گا آخر اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیات نازل کیں: إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُا بِالْافْكِ (سورہ نور: ۱۱، سے ۲۰)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "أن يتكلم الله".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۱۱۷، ومر الحديث ص: ۳۵۳، وص: ۳۵۹، وص: ۳۶۳ تا ص: ۳۶۵، وص: ۴۰۳، وص: ۵۷۳، وص: ۵۹۶ تا ص: ۵۹۷، وص: ۶۷۹، وص: ۶۹۶ تا ص: ۶۹۷، وص: ۶۹۸، وص: ۹۸۵، وص: ۹۸۸، وص: ۱۰۹۶، یاتی ص: ۱۱۲۶۔

حدیث الافک مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص: ۱۹۲، سے الخ۔

۷۰۱۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی (گناہ) کا ارادہ کرے تو (ابھی) اسے نہ لکھو یہاں تک کہ اس کو کرلے پس اگر اس برائی کو کرلیا پھر سے اس کے برابر لکھو (بلا اضافہ) اور اگر اس برائی کو میرے خوف سے چھوڑ دے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھو، اور اگر بندہ کوئی نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی اس نیکی کو کیا نہیں تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھ لو (یعنی صرف ارادہ ہی پر نیکی لکھ لو) پس اگر اس نے اس نیکی کو کرلیا تو اس جیسی دس نیکیوں سے سات سو نیکیاں اس کے حق میں لکھو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله: "يقول الله".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۱۷۔

تشریح | والحديث من احاديث القدسية ومضى فى كتاب الرقاق فى باب مَنْ همَّ بحسنة او بسيئة مثله من حديث ابن عباسؓ.

دیکھئے بخاری شریف ص:۹۶۰ کا آخری باب۔

سبحان اللہ کیا عنایت واحسان ہے پروردگار عالم کا۔

۷۰۱۳ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذٰلِكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی جب اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہوا (مجسم ہوکر) عرض کیا یہ قطع رحم سے تیری پناہ مانگنے والے کا مقام ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں صلہ رحمی کرنے والوں سے صلہ رحمی کروں اور قطع رحمی کرنے والوں سے (اپنا فضل وعنایت) قطع کرلوں اس نے کہا ضرور یارب اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرے لیے ہے پھر حضرت ابوہریرہ ؓ نے یہ آیت پڑھی: فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ (سورہ محمد:۲۲) ممکن ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو زمین میں فساد کرو اور قطع رحم کرو۔

(بعض مفسرین نے ترجمہ اس طرح کیا ہے: پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جکائے تو (حکومت واقتدار کے نشہ میں) ملک میں فساد ڈالو اور قطع قرابت کرو)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله: قال فی ثلاث مواضع.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۱۷، ومر الحدیث فی التفسیر ص:۷۱۶،،،،،، ایضاً ص:۸۸۵،،،،۔

صلہ رحمی کی تاکید | لفظ رحِم وضع لغت کے لحاظ سے ماں کے پیٹ میں بچہ کے مقام تخلیق کو کہتے ہیں یعنی بچہ دانی کیونکہ تمام رشتوں اور قرابتوں کا اصل منشا یہی ہے اسی وجہ سے رحم کے معنی قرابت ورشتہ داری کے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: انا الرحمٰن الحدیث ابوداؤد اول ص: ۲۳۸، یعنی میں رحمان ورحیم ہوں رحم یعنی قرابت کو میں نے اپنے نام سے نکالا ہے جو شخص صلہ رحمی کرے گا اس کو میں اپنے قریب کروں گا اور جو شخص قطع رحمی کرے گا میں اس کو اپنے سے قطع وجدا کردوں گا۔

۲۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے. لا یدخل الجنة قاطع (ابوداؤد اول ص: ۲۳۸، ترمذی جلد ثانی ص: ۱۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا انقطعت رحمه وصلها (ترمذی ثانی ص: ۱۳، وابوداؤد اول ص: ۲۳۸) یعنی درحقیقت صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع تعلق اور حقوق قرابت کی پامالی کا معاملہ کیا جائے تو یہ صلہ رحمی کرے اور اپنے اوپر جو حق قرابت عائد ہے اس کو ادا کرتا رہے۔

۷۰۱۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مُطِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِي.﴾

ترجمہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں بارش ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں نے صبح کی ہے کچھ تو میرے ساتھ کفر کرکے اور کچھ ایمان لاکر۔

(یعنی جس نے یہ کہا کہ بارش برسی ہے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اس جس نے یہ کہا کہ فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے بارش برسی تو وہ میرا کفر کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان لاتا ہے)۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "قال الله".

تعدد موضعه والحديث هنا ص: ۱۱۱۷، ومر الحديث ص: ۱۱۷، وص: ۱۴۱۔

مسئلہ: ستاروں کو بارش کا خالق یا فاعل حقیقی موثر سمجھنا کفر ہے اور ایسا سمجھنے اور عقیدہ رکھنے والا ایمان سے خارج وکافر ہوگا۔

البتہ اگر کوئی یہ سمجھے کہ اللہ رب العالمین کا قاعدہ ہے کہ فلاں ستارے کے فلاں مقام پر آنے کے وقت اکثر پانی برساتا ہے تو یہ کفر نہیں ہے۔

۷۰۱۵ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام فرائض وواجبات کو بجالاکر اللہ کے انعام واکرام کا خواہش مند ہونا لقاء الٰہی

کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں (اور اللہ تعالیٰ کے پسند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ خیر کا معاملہ اور اس پر انعام واکرام کا ارادہ ہے)۔

"و اذا کرہ لقائی" الخ: اور جب بندہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "قال الله".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۱۱۷۔

تشریح یہ حدیث حضرت انس وحضرت عبادہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ سے کتاب الرقاق فی باب من احب لقاء الله الخ بخاری ثانی ص:۹۶۳، میں گذر چکی ہے۔

۷۰۱۶﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

(یعنی میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے موافق سلوک کرتا ہوں یعنی میں اپنے فضل وکرم سے رحمت وہدایت سے اس کیساتھ ہوں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "قال الله".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۱۱۷، مر الحدیث ص:۱۱۰۱۔

۷۰۱۷﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے جس نے کوئی نیک عمل کبھی نہیں کیا تھا (اپنے بیٹوں سے) کہا کہ جب وہ مرجائے تو اسے جلاڈالنا اور اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی راکھ سمندر میں بکھیر دینا کیونکہ واللہ اگر اللہ نے اس پر قابو پالیا تو اسے ایسا عذاب دے گا جو دنیا کے کسی شخص کو نہیں دے گا پھر اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام راکھ جمع کردی جو اس کے اندر تھی اور خشکی کو حکم دیا تو اس نے بھی اپنی تمام راکھ جمع کردی پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا تیرے خوف سے اور تو سب سے زیادہ جاننے والا

ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کردی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "ثم قال لم فعلت".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۱۱۷، ومر الحدیث ص: ۴۹۵۔

تشریح | قال رجل: هو كان نباشا في بني اسرائيل (عمده).

یعنی یہ شخص بنی اسرائیل میں سے کفن چور تھا، فاذامات اس میں التفات ہے، ورنہ اس کو کہنا چاہئے فإذا مت جیسا کہ ص: ۴۹۵، کی روایت میں ہے۔

و انت اعلم: جملہ حالیہ ہے، اس جملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص مومن تھا البتہ مرتکب کبیرہ تھا کیونکہ چوری کرنا نہ شرک ہے نہ کفر اس لیے اس کی مغفرت میں کوئی اشکال نہیں اگر چہ خوارج ومعتزلہ کے اوپر بمباری ہے۔ واللہ اعلم

۷۰۱۸﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ رَبُّهُ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ أَصَبْتُ أَوْ قَالَ أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا ان عبدا اصاب ذنبا ایک بندہ گناہ کو پہونچ گیا اور کبھی کہا ایک بندہ نے گناہ کا ارتکاب کرلیا (بالشک مگر مفہوم میں کوئی فرق نہیں ہے) پھر کہا اے میرے رب میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کردے تو اس کے رب نے فرمایا کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب (مالک) ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزادیتا ہے میں نے اپنے بندہ کو معاف کیا پھر بندہ رکا رہا جتنا اللہ نے چاہا پھر ایک گناہ کرلیا اور عرض کیا اے رب میں نے دوسرا گناہ کرلیا ہے (یعنی دوبارہ گناہ کرلیا ہے) تو اسے بھی معاف کردے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب (مالک) ہے جو گناہ معاف کرتا ہے یا گناہ کی وجہ سے سزا دیتا ہے میں نے اپنے بندہ کو معاف کیا پھر بندہ رکا رہا جتنا اللہ نے چاہا پھر گناہ کیا اور عرض کرنے لگا یا رب میں نے دوسرا گناہ کرلیا ہے میرے اس گناہ کو بھی معاف کردے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب

ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا دیتا ہے (اس کے اختیار میں ہے کہ بغیر سزا وعذاب محض اپنے فضل سے معاف کردے یا سزا دے) میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا تین مرتبہ اب جو عمل چاہے کرے (میں نے تو معاف کردیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "فقال ربه".

وفي قوله: "فقال أَعَلِمَ عبدی".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۱۱۷ تا ص: ۱۱۱۸، اخرجہ مسلم فی التوبۃ والنسائی فی الیوم واللیلۃ۔

تشریح فليعمل ماشاء: معناه ما دمت تذنب فتتوب غفرت لك (عمده).

وقال النووی فی الحديث ان الذنوب ولو تكررت مائة مرة بل الفا واكثر وتاب فی كل مرة قبلت توبته الخ (عمده).

اس حدیث سے توبہ واستغفار کی عظیم ترین بڑی فضیلت ثابت ہوئی بشرطیکہ توبہ شرائط کے ساتھ ہو۔ اذا فات الشرط فات المشروط.

شرائط توبه: عام طور پر مقبول توبہ کی تین شرطیں منقول ہیں:

۱۔ سردست بالکل گناہ چھوڑ دے۔

۲۔ گذشتہ گناہوں پر ندامت وشرمندگی ہو۔

۳۔ آئندہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ ہو۔

اگرچہ اس میں بحث ہے مگر ان شرائط کے ساتھ اگر توبہ کرے تو سارے گناہ معاف اور کالعدم ہوجائیں گے کما قال صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب كمن لا ذنب له.

اگر کوئی مسلمان بلاتوبہ مرگیا تو بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معاف کرسکتا ہے یا سزا دے کر معاف کرے بہرصورت مومن اگر شرک وکفر سے بچا رہے تو لاکھوں کبائر کا مرتکب بلاتوبہ مرنے پر بھی مخلد فی النار نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو معاف کرے گا۔

مجرموں کو دیکھ کر آغوش رحمت میں امیر ۔۔۔ بے گناہوں کو قیامت میں پشیمانی ہوئی

۷۵۱۹﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَإِنْ

یَقْدِرُ اللّٰهُ عَلَیْهِ یُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتّٰی إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْحَكُونِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللّٰهُ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ أَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِزْ فَسَّرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ.

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اگلے زمانے کے یا (بالشک من الراوی) تم سے پہلے کے (بنی اسرائیل کے) ایک شخص کا ذکر فرمایا آپ ﷺ نے ایک کلمہ فرمایا (وہ کلمہ یہ تھا) یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو مال واولاد سب کچھ دیا تھا جب اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ لڑکوں نے کہا بہترین باپ (ہم کو پالا پوسا سکھایا پڑھایا پھر ہمارے لیے اتنی دولت چھوڑ جاتے ہو) اس نے کہا کہ اس باپ نے (یعنی میں نے) اللہ کے حضور کوئی نیکی جمع نہیں کی ہے اور اگر اللہ نے اسے (مجھے) پکڑ لیا (بخاری ص:۹۵۹ کی روایت میں ہے إن یقدم علی اللّٰه یعنی اگر میں اللہ کے حضور پہونچ گیا) تو اللہ اسے سخت عذاب دے گا تو دیکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا یہاں تک کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس دینا اور جس دن تیز آندھی آئے اس میں میری یہ راکھ اڑا دینا، اللہ کے نبی یعنی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر اس نے اپنے بیٹوں سے اس پر عہد و پیمان لیا قسم ہے میرے رب کی ان لڑکوں نے ایسا کیا پھر انہوں نے تیز ہوا کے دن اسے اڑا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا دیکھا کہ وہ شخص سامنے کھڑا ہے اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے میرے بندے تجھے کس بات نے اس پر آمادہ کیا جو تو نے کیا؟ اس شخص نے عرض کیا تیرا خوف یا کہا (شک من الراوی) تیرا ڈر، فرمایا کہ اللہ نے اس کی تلافی یہ کی کہ اس پر رحم کیا راوی نے کبھی یہ کہا کہ اللہ نے اس کو اس کے سوا کوئی سزا نہیں دی کہ (اس سے پوچھا) سلیمان تیمی نے کہا کہ پھر میں نے یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے بیان کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس حدیث کو حضرت سلمان فارسی ﷺ سے سنا البتہ انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ میری راکھ سمندر میں بکھیر دینا او کما حدث.

"حدثنا موسٰی" ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا اور کہا لم یبتئر بالراء المهملة، "وقال خلیفة" (شیخ المصنفؒ)

خلیفہ نے بیان کیا کہ ہم سے معتمر نے بیان کیا اور کہا لم یبتئز (بالزای المعجمة) قتادہ نے اس کی تفسیر

لم یدخر سے کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله: "قال الله اى عبدى".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۱۸، مر الحدیث ص:۴۵۹، وص:۴۹۵۔

واخرجه مسلم فى التوبة.

﴿باب ۳۸۹۹ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ﴾

اللہ عزَّ وجلّ کا قیامت کے دن انبیاء (علیہم السلام) وغیرہ سے کلام کرنا

۷۰۲۰﴿حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُونَ ثُمَّ أَقُولُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | حضرت انس ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو میری شفاعت قبول کی جائے گی چنانچہ میں عرض کروں گا اے رب جنت میں اس کو داخل فرما جس کے قلب میں رائی برابر ایمان ہے چنانچہ وہ لوگ داخل کئے جائیں گے پھر میں عرض کروں گا اے رب جنت میں ان لوگوں کو بھی داخل فرما جس کے قلب میں معمولی ترین (ذرا سا بھی) ایمان ہو حضرت انس ﷺ نے بیان کیا گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں (جن سے آپ ﷺ اشارہ کر رہے تھے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان السياق يدل عليها من التشفيع وقوله يا رب والاجابة مع ان الحديث مختصر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۸، مر الحدیث ص:۶۴۲، وص:۹۷۱، وص:۱۱۰۱، وص:۱۱۰۸، یاتی ص:۱۱۱۹،

اخرجه مسلم اول فى الايمان.

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۲۰۔

نیز نصر الباری جلد ۱۱، ص:۵۳۱۔

مقصد | خوارج ومعتزلہ کا رد ہے اور یہ ثابت کرنا ہے کہ کلام اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

۷۰۲۱﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيهْ فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيثِ فَانْتَهَى إِلَى هٰذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ هِيهْ فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هٰذَا فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ

عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا قُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

ترجمہ معبد بن ہلال عنزی نے بیان کیا کہ ہم بصرہ والے کچھ لوگ جمع ہوئے پھر ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم اپنے ساتھ ثابت بنانی کو ان کے پاس لے گئے تا کہ وہ ہمارے لیے ان سے شفاعت کی حدیث پوچھیں اور وہ اپنے محل میں موجود تھے اور جب ہم ان کے پاس پہونچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے پھر ہم نے (حاضر خدمت ہونے کی) اجازت طلب کی تو انہوں نے ہمیں اجازت دی اس وقت آپ رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر تشریف فرما تھے ہم نے ثابت سے کہا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے اور کچھ نہ پوچھنا چنانچہ ثابت نے کہا اے ابوحمزہ (کنیت انس رضی اللہ عنہ) یہ بصرہ والے آپ کے بھائی آپ کے پاس آئے ہیں آپ سے شفاعت کی حدیث پوچھنا چاہتے ہیں پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت محمد ﷺ نے بیان کیا فرمایا کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے پھر سب آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ اپنے رب کے پاس ہمارے لیے سفارش کیجئے تو آدم علیہ السلام کہیں گے میں اس لائق نہیں ہوں، لیکن تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تو ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں البتہ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ اس لیے کہ وہ اللہ کے کلیم ہیں (کما فی القرآن: منهم كلّم اللّٰه (البقرہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ اسلام سے بلا واسطہ کلام کیا ہے اگر چہ کلام من وراء حجاب تھا) چنانچہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے میں اس کا اہل نہیں البتہ تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہونچیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں البتہ تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ (اس لیے کہ وہ مغفور الذنوب ہیں) چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا میں شفاعت کے لیے ہوں (میں ضرور شفاعت کروں گا) پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی (ای فی الشفاعة) اور اللہ تعالیٰ ایسے محامد (کلمات تعریف) کا الہام کریں گے (میرے دل میں ڈال دیں گے) جو اس وقت مجھے یاد نہیں، میں انہی کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا اور میں اللہ کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھاؤ اور کہو آپ کا

سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا شفاعت کرو سفارش قبول کی جائے گی پھر میں عرض کروں گا اے پروردگار میری امت، میری امت تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جہنم سے ان لوگوں کو نکال لو جن کے دل میں ایک جو کے برابر بھی ایمان ہو چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا پھر میں لوٹوں گا اور اللہ کی تعریف ان ہی کلمات سے کروں گا پھر اس کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا تو کہا جائے گا اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھاؤ اور کہو آپ کا سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا سفارش کرو سفارش قبول کی جائے گی تو میں کہوں گا اے پروردگار میری امت میری امت (یعنی میری امت پر رحم فرما) تو اللہ فرمائے گا جاؤ اور جہنم سے ان لوگوں کو نکال لو جن کے قلب میں ادنی ادنی ادنی (یعنی رائی کے کم سے کم تر) حصہ کے برابر بھی ایمان ہو پھر میں چلوں گا اور ایسا ہی کروں گا۔

"فلما خرجنا من عند أنس" الخ: معبد بن ہلال نے کہا پھر جب ہم حضرت انس ؓ کے پاس سے (یہ سن کر) نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا ہمیں حسن بصریؒ کے پاس چلنا چاہئے وہ اس وقت ابو خلیفہ کے گھر میں (حجاج بن یوسف ثقفی کے ڈر سے) روپوش تھے اور ان سے ہم وہ حدیث بیان کریں جو حضرت انس ؓ نے ہم سے حدیث بیان کی چنانچہ ہم ان کے پاس پہونچے اور انہیں سلام کیا پھر انہوں نے ہمیں اجازت دی تو ہم نے ان سے کہا اے ابو سعید (کنیت حسن بصریؒ) ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک ؓ کے پاس سے آئے ہیں انہوں نے ہم سے شفاعت کے متعلق جو حدیث بیان کی اس جیسی حدیث ہم نے نہیں دیکھی انہوں نے کہا بیان کرو تو ہم نے ان سے حدیث بیان کی جب اس مقام تک پہونچے تو انہوں نے کہا اور بیان کرو تو ہم نے کہا اس سے زیادہ انہوں نے ہم سے نہیں بیان کی، تو حسن بصریؒ نے فرمایا کہ انس ؓ جب جوان تھے اب سے بیس سال پہلے انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ بھول گئے یا اس لیے بیان کرنا پسند نہیں کیا کہ تم لوگ بھروسہ کر بیٹھو (اور اعمال صالحہ کرنا چھوڑ دو) ہم نے کہا اے ابو سعید ہم سے بیان کیجئے (جو حضرت انس ؓ نے آپ سے اس حدیث میں زیادہ بیان فرمایا تھا؟) اس پر حسن بصریؒ ہنسے اور فرمایا انسان بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے میں نے تو اس کا ذکر ہی اس لیے کیا ہے کہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں، انس ؓ نے مجھ سے اسی طرح بیان کی جس طرح تم نے اس حدیث کو بیان کیا (اور اس میں یہ اضافہ کیا) کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹونگا اور ان ہی کلمات تعریف سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا اور اس کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا تو کہا جائے گا اے محمد (ﷺ) اپنا سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا سفارش کرو سفارش قبول کی جائے گی تو میں کہوں گا اے پروردگار مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجئے جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری عزت اور جلال اور میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم میں جہنم سے انہیں ضرور نکالوں گا جنہوں نے کلمہ لا إله الا الله کہا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة فان فيه سوالات من النبى صلى الله عليه وسلم

والاجوبة من الله عزوجل.

تعدد موضعه | والحدیث ھنا ص:۱۱۱۸ تا ص:۱۱۱۹، وص:۱۱۱۹ تا ص:۱۱۲۰، مسلم شریف اول ص:۱۰۸ تا ص:۱۰۹، ومفصلا ص:۱۱۰۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد:۱۱، ص:۵۳۱۔

۷۰۲۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ لَهُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكُلُّ ذٰلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ مَلْأَى فَيَقُولُ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سب کے بعد داخل ہونے والا اور جہنم سے سب کے بعد (سب سے آخری) نکلنے والا وہ شخص ہوگا جو گھسٹتے ہوئے نکلے گا (یہاں حبوا ہے اور صفحہ:۹۷۲ میں جو روایت گذری ہے اس میں کبوا ہے مطلب یہ ہے کہ دوزخ سے گرتا پڑتا پار ہو جائے گا) تو اس سے اس کا رب کہے گا جنت میں داخل ہو جا تو وہ کہے گا اے میرے رب جنت تو بھری ہوئی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس سے تین مرتبہ فرمائیں گے اور ہر مرتبہ یہ بندہ جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرے لیے دنیا کے دس گنا ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة فی قوله: "فیقول له ربُّه".

تعدد موضعه | والحدیث ھنا ص:۱۱۱۹ ومر الحدیث ص:۹۷۲، مسلم فی الایمان والترمذی فی صفة جهنم وابن ماجه فی الزهد.

۷۰۲۳ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.﴾

ترجمہ | حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص سے اس کا رب اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا وہ اپنے دائیں طرف

دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال کے سوا جو پہلے (دنیا میں) کئے تھے اور کچھ نظر نہیں آئے گا اور وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو بھی اپنے کئے ہوئے اعمال کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا اور اپنے سامان دیکھے گا تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھے گا پس جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہوسکے۔

''قال الاعمش'' الخ: اعمش نے بیان کیا کہ اور مجھ سے عمرو بن مرّہ نے بیان کیا ان سے خیثمہ نے اسی طرح اور اس میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ (جہنم سے بچو) اگرچہ اچھی بات ہی کے ذریعہ ہو۔

تشریح | یعنی سائل کو زجر و توبیخ ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو بلکہ اچھی بات کہو کہ بھائی اس وقت دینے کے لائق میرے پاس نہیں ہے معاف کیجئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۱۱۹، مر الحدیث ص:۱۹۰، وص:۸۹۰، وص:۹۶۸، وص:۹۷۱، وص:۱۱۰۹۔

۷۵۱۴﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلٰى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ (بن مسعود) ؓ نے بیان کیا کہ یہودیوں کا ایک عالم (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) آیا اور کہا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر کرلے گا پھر انہیں ہلائے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں (ابن مسعود ؓ کہتے ہیں کہ) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (اس یہودی عالم کی بات سن کر) آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کھل گئے اس بات کی تصدیق اور تعجب کرتے ہوئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الی قوله عما یشرکون (الزمر ۶۷) الی ما عرفوا حق معرفته۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله ''ثم یقول انا الملك انا الملك''

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۱۱۹، ومر الحدیث ص:۷۱۱، وص:۱۱۰۲، وص:۱۱۰۳، وص:۱۱۱۰۔

تشریح | والتعبیر بالاصبع والضحك من المتشابهات كما سبق فیتاول علی نوع من المجاز وضرب

من التمثيل مما جرت عادة الكلام بين الناس في عرف تخاطبهم فيكون المعنى ان قدرته تعالىٰ علىٰ طيها وسهو لة الامر في جمعها بمنزلة من جمع شيئا في كفه فاستخف حمله فلم يشتمل عليه بجميع كفه بل اقله ببعض اصابعه وقد يقول الانسان فيا لامر الشاق اذا اضيف الى القوى انه ياتى عليه باصبع اوأنه يقله بخنصره الخ(قس)

۷۰۲۵﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي النَّجْوىٰ قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ أَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ وَيَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنِّيْ سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ﴾

ترجمہ صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں کس طرح سنا ہے (قیامت کے دن جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سرگوشی کرے گا اس سلسلے میں آپ نے کیا سنا ہے؟) انہوں نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے رب سے قریب ہوگا (یعنی اللہ تعالیٰ ہر ایک بندے کو اپنے قریب بلائے گا کما یلیق بشانه) اوراس پر اپنا پردہ ڈال دے گا (تاکہ دوسرے لوگ اس کی گفتگو نہ سنیں) پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا (پوچھے گا) کیا تو نے فلاں فلاں عمل (یعنی گناہ دنیا میں) کیا تھا؟ بندہ کہے گا جی ہاں اور پوچھے گا تو نے یہ یہ عمل (گناہ) کیا ہے بندہ کہے گا جی ہاں چنانچہ وہ اس گناہ کا اقرار کرلے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی اور آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔

"وقال آدم": اور آدم (ابن ابی ایاس) نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا ہم سے صفوان نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

تشریح دوسری سند لانے سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ صفوان سے قتادہ کے سماع کی تصریح ہوجائے چونکہ پہلی سند میں عنعنہ تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "فيقول في الموضعين".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۱۹، ومر الحدیث، وص: ۳۳۰، ۸۹۶، فی التفسیر ص: ۶۷۸۔

تشریح النجوى: المناجاة التي تكون في القيامة بين الله تعالىٰ وبين المؤمنين.

كنفه: بفتح النون وهو الجانب والناحية وهذا تمثيل لجعله تحت ظل رحمته يوم القيامة (عمده)

مقصد مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد:۶، ص:۳۳۹ کا مقصد۔

﴿بَابٌ قَوْلِهِ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا﴾ ۳۹۰۰

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے (خاص طور پر) کلام فرمایا

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بلا واسطہ من وراء حجاب بول کر کلام فرمایا (النساء:۱۶۴)

۷۰۲۶﴿حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسٰى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهِ وَكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلٰى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام نے آپس میں بحث کی چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ وہ آدم ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا، آدم علیہ السلام نے کہا آپ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ مشرف فرمانے کے لئے منتخب فرمایا پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے معاملے پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے پہلے میرے مقدر میں لکھ دی گئی تھی چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "اصطفاك الله برسالاته وكلامه".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۱۹، ومر الحديث ص:۴۸۴، وص:۶۹۲، وص:۶۹۳، وص:۹۷۹۔

مقصد | والغرض من هذا الحديث شهادة آدم لموسٰى ان الله اصطفاه (قس).

۷۰۲۷﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ الْمَلَائِكَةَ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ.﴾

ترجمہ | حضرت انس ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمنین قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے اور وہ آپس میں کہیں گے (حشر کی مصیبت اور غمناک حالت سے پریشان ہو کر) کاش ہم اپنے رب کے حضور کسی کو سفارشی

بنائیں (یا ترجمہ اس طرح کریں اگر ہم لوگ اپنے رب کے حضور کسی سے سفارش کروائیں تو خوب ہو) چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ تمام انسانوں کے باپ (جدامجد) ہیں اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے سو آپ ہمارے رب کے حضور ہمارے لئے سفارش کیجئے کہ ہم کو (اس تکلیف سے) راحت دے تو حضرت آدم علیہ السلام ان لوگوں سے کہیں گے میں اس مقام کے لائق نہیں ہوں اور اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہو گئی تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا الحديث ذكره هنا مختصرا ولم يذكر فيه ما ترجم له على عادته في الاشارة الخ.

یہ حدیث یہاں مختصر ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کتاب التفسیر بخاری ص:۶۴۲ میں گذر چکا ہے اس میں یہ ہے **ایتوا موسٰی عبدا کلمه الله** اس سے مطابقت ظاہر ہے نیز بخاری کتاب الرقاق ص:۹۷۱ کی حدیث گذر چکی ہے جس میں ہے **ایتوا موسیٰ الذی کلمه الله الخ** ان دونوں روایت سے مطابقت ظاہر ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۱۹ تا ص:۱۱۲۰، ومر الحديث في التفسير، ص:۶۴۲، وفي الرقاق، ص:۹۷۱ وص:۱۱۰۱ وص:۱۱۰۸، وص:۱۱۱۸۔

۷۰۲۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرٰى فِيمَا يَرٰى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتّٰى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلٰى لَبَّتِهِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ حَتّٰى أَنْقٰى جَوْفَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مَنْ هٰذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللّٰهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ هٰذَا أَبُوكَ آدَمُ

فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ وَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِابْنِي نِعْمَ الِابْنُ أَنْتَ فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ فَقَالَ مَا هٰذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا النِّيلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضٰى بِهِ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا هُوَ بِنَهَرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ أَذْفَرُ قَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولٰى مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولٰى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ فَأَوْعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّانِيَةِ وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَمُوسٰى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللّٰهِ فَقَالَ مُوسٰى رَبِّ لَمْ أَظُنَّ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ حَتّٰى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ وَدَنَا لِلْجَبَّارِ رَبِّ الْعِزَّةِ فَتَدَلّٰى حَتّٰى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى اللّٰهُ فِيمَا أَوْحٰى إِلَيْهِ خَمْسِينَ صَلَاةً عَلٰى أُمَّتِكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتّٰى بَلَغَ مُوسٰى فَاحْتَبَسَهُ مُوسٰى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذٰلِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ أَنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانَهُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ هٰذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُوسٰى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسٰى إِلٰى رَبِّهِ حَتّٰى صَارَتْ إِلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسٰى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي عَلٰى أَدْنٰى مِنْ هٰذَا فَضَعُفُوا فَتَرَكُوهُ فَأُمَّتُكَ أَضْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ كُلَّ ذٰلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذٰلِكَ جِبْرِيلُ فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ

فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ أُمَّتِي ضُعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ فَخَفِّفْ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ كَمَا فَرَضْتُهُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ فَرَجَعَ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا قَالَ مُوسٰى قَدْ وَاللّٰهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى أَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسٰى قَدْ وَاللّٰهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللّٰهِ قَالَ وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ.﴾

ترجمہ شریک بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک ﷺ سے سنا انہوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے معراج کے لیے لے جایا گیا کہ آپ ﷺ کے پاس وحی آنے سے پہلے تین افراد (فرشتے) آپ کے پاس آئے اور آنحضور ﷺ مسجد حرام میں سو رہے تھے (آپ ﷺ بیچ میں سوئے ہوئے تھے ایک طرف آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ ﷺ اور دوسری طرف آپ ﷺ کے بھتیجے جعفر بن ابی طالب تھے) ان میں سے ایک نے پوچھا (یعنی آنے والے فرشتوں میں سے ایک نے پوچھا) **أيهم هو** ان میں سے وہ کون ہے؟ (یعنی ان تین سونے والے حضرات میں سے وہ کون ہیں جن کے لیے معراج کا حکم ہوا ہے؟) دوسرے (فرشتہ) نے جواب دیا کہ ان تینوں میں وسط والا جوان میں سب سے بہتر ہیں تیسرے (فرشتہ) نے کہا ان میں سے جو سب سے بہتر ہیں انہیں لے لو اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اس کے بعد پھر آنحضور ﷺ نے انھیں (یعنی ان فرشتوں کو) نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ (فرشتے) آنحضور ﷺ کے پاس دوسری رات آئے (حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ فرشتوں کی دوسری آمد کتنی مدت کے بعد ہوئی؟ ظاہر یہ ہے کہ دوبارہ اس وقت آئے جب آپ ﷺ پیغمبر ہو چکے تھے آپ ﷺ پر وحی آنے لگی تھی **وحينئذ وقع الاسراء والمعراج**)۔

"**فيما يرى قلبه**" **الخ**: اس وقت آنحضور ﷺ کا قلب دیکھ رہا تھا اور آپ ﷺ کی آنکھ سو رہی تھی لیکن دل نہیں سو رہا تھا (بلکہ دل بیدار تھا) یہی حال انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے قلوب نہیں سوتے چنانچہ ان فرشتوں نے آنحضور ﷺ سے کوئی بات نہیں کی بلکہ آنحضور ﷺ کو اٹھا لیا اور زمزم کے کنویں کے پاس لائے پھر ان فرشتوں میں سے آنحضور ﷺ کا کام جبرئیل علیہ السلام نے اپنے ذمہ لے لیا اور جبرئیل علیہ السلام نے گلے سے دل کے نیچے تک چاک کیا یہاں تک کہ سینے اور پیٹ کو (انسانی خواہشات سے) خالی کیا اور اپنے ہاتھ سے آب زمزم سے دھویا یہاں تک کہ آپ کا پیٹ خوب صاف کیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جس میں سونے کا ایک برتن ایمان وحکمت سے بھرا ہوا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کا سینہ اور حلق کے رگوں کو اس سے بھر دیا پھر اس کو سی دیا (یعنی بند کر دیا) اس کے بعد آپ ﷺ کو

لے کرآسمان دنیا پر چڑھے اوراس کے دوازوں میں سے ایک دروازہ پردستک دی آسمان والوں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا جبرئیل (آسمان والے) فرشتوں نے پوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میرے ساتھ محمد (ﷺ) ہیں پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے جواب دیا کہ ہاں، آسمان والوں نے کہا انہیں خوش آمدید اور آسمان والے آپ ﷺ کی تشریف آوری سے خوش ہورہے تھے، آسمان والوں کو معلوم نہیں ہوتا جو انتظام اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ انہیں بتانہ دے (مثلاً کسی مقرب فرشتے جبرئیل علیہ السلام وغیرہ کے ذریعہ بتانہ دے) آنحضور ﷺ نے آسمان دنیا پر حضرت آدم علیہ السلام کو پایا تو آپ ﷺ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے باپ (جدامجد) آدم علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجئے چنانچہ آنحضور ﷺ نے انہیں سلام کیا اور آدم علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کو سلام کا جواب دیا، اور کہا خوش آمدید میرے بیٹے آپ کیا ہی اچھے بیٹے ہو اور آپ ﷺ نے آسمان دنیا میں دو نہریں دیکھیں جو دونوں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے پوچھا اے جبرئیل یہ دونوں نہریں کیا ہیں؟ (کون سی ہیں؟) جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا یہ نیل اور فرات کی اصل منبع ہیں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام (اس آسمان دنیا میں) حضور ﷺ کو ساتھ لے کر چلے تو آپ ﷺ نے ایک دوسری نہر دیکھی جس پر موتی اور زبرجد (زمرد) کا محل بنا ہوا ہے آپ ﷺ نے اس نہر پر اپنا ہاتھ مارا تو دیکھا کہ وہ خوشبودار مشک ہے آپ ﷺ نے پوچھا اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جسے آپ کے رب نے آپ کے لیے محفوظ رکھا ہے۔

(اشکال یہ ہے کہ فإن الكوثر في الجنة والجنة في السماء السابعة؟ ويحتمل ان يكون هنا حذف تقديره ثم مضى به في السماء الدنيا الى السابعة (قس))

"**ثم عرج به الى السماء الثانية**" الخ: اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کو ساتھ لے کر دوسرے آسمان پر چڑھے تو (یہاں بھی) فرشتوں نے اسی طرح سوال کیا جیسے پہلے آسمان پر کیا تھا کہ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا، جبرئیل، فرشتوں نے پوچھا آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا محمد (ﷺ) فرشتوں نے پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے، جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں، فرشتوں نے کہا انہیں خوش آمدید ہو، پھر جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کو لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے، فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان پر کیا تھا، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کو لے کر چوتھے آسمان پر چڑھے اور فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا پھر حضور اقدس ﷺ کو لے کر پانچویں آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی فرشتوں نے وہی سوال کیا پھر حضور ﷺ کو لے کر چھٹے آسمان پر چڑھے اور فرشتوں نے وہی سوال کیا پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کو لے کر ساتویں آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی فرشتوں نے وہی سوال کیا، ہر آسمان پر انبیاء علیہم السلام ہیں جن کے نام حضور اکرم ﷺ نے بتائے ان میں مجھے یاد ہے کہ ادریس علیہ السلام دوسرے آسمان پر اور حضرت ہارون علیہ السلام چوتھے آسمان پر اور دوسرے نبی پانچویں آسمان پر جن کا نام مجھے

یاد نہیں اور ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر، یہ انہیں (دنیا میں) اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی کی وجہ سے فضیلت ملی تھی (کہ سب سے اوپر کے آسمان پر تشریف فرما ہیں) "فقال موسیٰ ربّ" الخ موسیٰ علیہ السلام نے (حضور اقدس ﷺ کو دیکھ کر) بارگاہ الٰہی میں یہ عرض کیا یارب میرا خیال نہیں تھا کہ کسی کو مجھ سے بڑھایا جائے گا۔

پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کو لے کر اوپر چڑھے اس سے اوپر کہ جس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ سدرة المنتهى پر پہونچے۔ (إليها ينتهي علم الملائكة ولم يجاوزها احد الا نبيّنا صلى الله عليه وسلم).

"وذنا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ": اور رب العزة ذوالجبروت (پروردگار عالم) نیچے اتر کر آپ ﷺ سے قریب ہوگئے یہاں تک کہ ہوگیا فاصلہ ایک کمان کے دو مقدار (دو کنارے) یا اس سے بھی قریب (قيل مجاز عن قربه المعنوى وظهور منزلته عند الله عمده).

"فاوحى الله فيما اوحى" الخ: پھر اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو وحی بھیجی اس میں ہر دن اور رات میں آپ ﷺ کی امت پر پچاس نمازوں کی بھی وحی کی (حکم دیا) پھر آپ ﷺ اترے یہاں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہونچے تو موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو روک لیا اور پوچھا اے محمد (ﷺ) آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ (یعنی کیا حکم دیا ہے؟) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ کو ہر دن و رات میں پچاس نمازوں کا حکم دیا ہے موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا آپ کی امت میں اس کی استطاعت نہیں (ہر روز اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکیں گی) آپ واپس جائیے اور اپنی اور اپنی امت کی طرف سے تخفیف کی درخواست کیجئے چنانچہ نبی اکرم ﷺ جبرئیل (علیہ السلام) کی طرف متوجہ ہوئے گویا آپ ﷺ اس سلسلے میں مشورہ طلب کر رہے تھے تو جبرئیل علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ ہاں اگر آپ چاہیں، چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کو لے کر بارگاہ ذوالجبروت میں پہونچے اور آنحضور ﷺ نے اپنے مقام اول (جہاں اترنے سے پہلے تھے) سے عرض کیا اے پروردگار ہم سے تخفیف کر دیجئے کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی پھر حضور اقدس ﷺ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کو روکا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کو برابر پروردگار کے پاس واپس کرتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں ہوگئیں پھر موسیٰ علیہ السلام نے پانچ کے وقت بھی حضور اقدس ﷺ کو روکا اور کہا اے محمد (ﷺ) خدا کی قسم میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا تجربہ اس سے کم پر (یعنی صرف دو نمازوں پر) کیا ہے وہ کمزور ثابت ہوئے اور انہوں نے چھوڑ دیا اور آپ ﷺ کی امت تو جسم، قلب، بدن، نظر اور کان ہر اعتبار سے کمزور ہے آپ واپس جائیے اور اپنے رب سے تخفیف کرائیے آنحضور ﷺ ہر مرتبہ جبرئیل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے تاکہ وہ حضور ﷺ کو مشورہ دیں اور جبرئیل علیہ السلام اسے ناپسند نہیں کرتے تھے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کو پانچویں مرتبہ لے گئے تو حضور ﷺ نے عرض کیا یارب میری امت جسم،

دل، کان، نگاہ اور بدن سب کمزور ہیں پس ہم سے اور کم کر دیجئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (ﷺ) حضور ﷺ نے فرمایا لبیك و سعدیك اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے نزدیک قول بدلا نہیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب (لوح محفوظ) میں فرض کیا ہے اور فرمایا ہر نیکی کا ثواب اس کا دس گنا ہے پس یہ ام الکتاب (لوح محفوظ) میں پچاس نمازیں ہیں اور وہ تم پر پانچ ہیں پھر حضور ﷺ موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس لوٹے تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کیا ہوا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم سے یہ تخفیف کی کہ ہر نیکی کے بدلے دس کا ثواب ملے گا موسیٰ علیہ السلام نے کہا واللہ میں نے بنی اسرائیل کو اس سے کم پر آزمایا ہے لیکن انہوں نے چھوڑ دیا آپ اپنے رب کے پاس واپس جایئے اور اس سے بھی کم کرایئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے موسیٰ اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے بار بار آ چکا ہوں تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا تو پھر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اتر جایئے اور حضور اقدس ﷺ بیدار ہوئے درانحالیکہ آپ مسجد حرام میں تھے۔

تشریح ای استيقظ من نومة نامها بعد الاسراء او انه افاق مما كان فيه مما خامر باطنه من مشاهدة الملا الاعلیٰ فلم يرجع الى حال بشريته الا هو نائم (قس)

یعنی بیدار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ معراج کے بعد واپس آکر اپنی جگہ مسجد حرام میں آکر سو گئے ہوں گے یا یہ مطلب ہے کہ ملا اعلیٰ کے مشاہدہ سے معراج کی وہ حالت جاتی رہی اور حالت بشریت میں آگئے، مزید کے لیے عمدہ اور فتح دیکھئے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله: وموسیٰ فی السابعة بتفضيل كلام الله.

تعدد موضعه والحديث هنا ص: ۱۱۲۰ تا ص: ۱۱۲۱، ومر الحديث ص: ۵۰ تا ص: ۵۱، وص: ۲۲۱، وص: ۴۵۵ تا ص: ۴۵۶، وص: ۴۷۰ تا ص: ۴۷۱، وص: ۴۸۱، وص: ۴۸۷ تا ص: ۴۸۸، وص: ۵۴۸ تا ص: ۵۵۰۔

﴿بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ﴾ ۳۹۰۱

جنت والوں سے اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا (یعنی جنت میں) (قس)

۷۰۲۹ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ

شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا اے جنت والو! وہ کہیں گے لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ (اے ہمارے رب حاضر ہوں اور تیری عبادت کے لیے مستعد اور خیر و بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے) اور اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم خوش ہوئے؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں ہم خوش ہوں گے اے رب اور تو نے ہمیں وہ نعمتیں عطا کی ہیں جو کسی مخلوق کو نہیں عطا کیں پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے افضل انعام نہ دوں؟ تو اہل جنت کہیں گے اے پروردگار اس سے افضل کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اپنی خوشنودی تم پر اتارتا ہوں کہ اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۲۱، ومر الحديث ص:۹۶۹ تا ص:۹۷۰، ومسلم والترمذي في صفة الجنة.

۷۰۳۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا تَجِدُ هٰذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک روز (صحابہ کرام ﷺ سے) گفتگو کر رہے تھے اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی شخص بھی بیٹھا ہوا تھا (اتنے میں آپ ﷺ نے فرمایا) کہ اہل جنت میں سے ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے کھیتی کی اجازت چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کیا وہ سب کچھ تمہارے پاس نہیں ہے جو تم چاہتے ہو اس نے کہا کہ ضرور ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں چنانچہ اس نے جلدی کی اور بیج ڈالا اور پلک جھپکنے تک اس کا اُگنا، برابر ہونا، کٹنا اور پہاڑوں کی طرح ڈھیر لگنا سب ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ کہے گا اے ابن آدم لے لو بلا شبہ تیرا پیٹ کوئی چیز نہیں بھر سکتی (یعنی آسودگی اور قناعت نہیں بلکہ ہمیشہ زیادتی کا طلبگار رہے گا) یہ سن کر دیہاتی کہنے لگا یا رسول اللہ یہ تو آپ قریشی یا انصاری ہی کو پائیں گے کیونکہ یہی لوگ کھیتی والے (کاشتکار ہیں) لیکن ہم لوگ تو کاشتکار نہیں ہیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس دیے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۱۱۲۱، ومر الحديث ص:۳۱۵ تا ص:۳۱۶، في ابواب الحرث والمزارعة.

۳۹۰۲

﴿ بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ بِالْأَمْرِ وَذِكْرِ الْعِبَادِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالإِبْلَاغِ ﴾

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُمَّةٌ هَمٌّ وَضِيقٌ قَالَ مُجَاهِدٌ اقْضُوا إِلَيَّ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ يُقَالُ افْرُقْ اقْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ آمِنٌ حَتّٰى يَأْتِيَهُ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ وَحَتّٰى يَبْلُغَ مَأْمَنَهُ حَيْثُ جَاءَهُ النَّبَأُ الْعَظِيمُ الْقُرْآنُ صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلٌ بِهِ.

اللہ تعالیٰ کا (اپنے بندوں کو) حکم کے ذریعہ یاد کرنا

(یعنی عبادت واطاعت کا حکم دینا اب اگر اطاعت کی تو ان بندوں پر انعام اور اگر نافرمانی کی تو ان پر عذاب کا حکم) اور بندوں کا اللہ تعالیٰ کو دعا اور عاجزی اور احکام الٰہی پہونچانے کے ذریعہ یاد کرنا (مطلب یہ ہے کہ بندے اللہ سے دعا کریں، عاجزی کریں اور اللہ کے احکام کو بندوں تک پہنچائیں یہی اللہ تعالیٰ کی یاد ہے) اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے: فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ (البقرہ:۱۵۲) پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا (یعنی زبان سے جیسے حمد، تسبیح، تلاوت قرآن اور جوارح سے نماز وغیرہ اور قلب سے کلمہ ایمانی لا إله الا الله محمد رسول الله کو ماننا خلاصہ یہ ہے کہ اذكروني بطاعتي اذكركم بمغفرتي)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَائَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (سورہ یونس:۷۱-۷۲)

آپ انہیں نوح (علیہ السلام) کا قصہ پڑھ کر سنائیے جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا (جس کا مذہب شرک وبت پرستی تھا) کہ اے میری قوم اگر تم پر میرا قیام (تمہارے درمیان) اور میری وعظ گوئی اللہ کے احکام کے ذریعہ سے

بہت ہی گراں گزر رہی ہے تو میں اللہ پر بھروسہ کر چکا تم اپنی تدبیر پختہ کرلو مع اپنے شرکاء کے (یعنی بتوں کے) پھر (وہ) تدبیر میں کسی پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے ساتھ کر گذرو (جو کچھ میری ضرر رسانی کرنا ہے کر کے اپنا ارمان نکال لو) مجھے مہلت نہ دو اور اگر تم اعراض ہی کئے جاؤ (تو سن لو) میں تم سے (کوئی) معاوضہ نہیں مانگتا میرا معاوضہ تو بس اللہ ہی کے ذمہ ہے اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں رہوں۔

"غمّة هم وضيق": غمة جو آیت میں ہے اس کے معنی هم یعنی غم اور تنگی کے ہیں۔

"قال مجاهد" الخ: امام مجاہدؒ نے فرمایا کہ سورہ یونس میں جو ہے ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ یعنی حضرت نوح علیہ السلام نے جو اپنی قوم سے فرمایا تھا ثم اقضوا الي اس کے معنی ہیں اقضوا ما في انفسكم یعنی جو کچھ مجھے نقصان پہونچانے کا تمہارے دلوں میں ہو وہ کر ڈالو۔

"يقال افرُق": عرب لوگ افرق بمعنی اقض استعمال کرتے ہیں۔ فرق از نصر کے ایک معنی ظاہر کرنا ہے تو اب مطلب یہ ہوا کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں میری ضرر رسانی کے متعلق ہے اسے ظاہر کرلو یعنی کر گذرو۔

"وقال مجاهد وإنْ أحَدٌ" الخ: اور مجاہدؒ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں جو سورہ توبہ میں ہے اور اگر مشرکین میں سے کوئی آپ سے پناہ کا طالب ہو تو اسے پناہ دیجئے تاکہ وہ کلام الٰہی سن سکے (سورۂ توبہ آیت:۶) (اس کا مفہوم یہ ہے کہ) مشرکین میں کوئی انسان آپ ﷺ کے پاس آئے اور جو کچھ فرماتے ہیں اور جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے سنتا ہے تو وہ مامون (امن والا) ہے تاکہ وہ آپ ﷺ کے پاس آتا رہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام سنتا رہے یہاں تک کہ وہ اپنے ٹھکانے پہونچ جائے جہاں سے وہ آیا ہے۔

مقصد امام مجاہدؒ کی تفسیر نقل کر کے امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ بندوں کا اللہ کے ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بندے اللہ تعالیٰ کے احکام کو دوسروں تک پہونچائیں وہ تمام انسانوں کو عام ہے حتیٰ کہ مشرکوں کو بھی یعنی کفار و مشرکین تک بھی احکام الٰہی پہونچانا ضروری ہے۔ واللہ اعلم

"النبأ العظيم": اور سورہ نبا کی دوسری آیت میں نبأ عظیم سے مراد قرآن ہے جو دنیا میں صواب اور حق ہے قابل عمل ہے۔

ولم يذكر المصنفؒ في هٰذا الباب حديثا مرفوعا، ولعله كان بيض له فادمجه النساخ كغيره مما بيضه (قس).

۳۹۰۳ ﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا﴾

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَتَجْعَلُوْنَ لَهُ أَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَقَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ

اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِيْمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ غَيْرَهُ وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيْرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ لِيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ الْمُبَلِّغِيْنَ الْمُؤَدِّيْنَ مِنَ الرُّسُلِ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ عِنْدَنَا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْآنُ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنُ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيْهِ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: پس تم اللہ کے لیے شریک مقابل نہ بناؤ

"وقوله جلّ ذکرہ": وَتَجْعَلُوْنَ لَهُ أَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (سورہ حٰمٓ سجدہ:۹)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور تم لوگ اس (اللہ) کے لیے شریک ٹھہراتے ہو وہ تو تمام عالم کا رب ہے، وقوله: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ الآية. (سورہ فرقان:۶۸) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے الخ (پرستش نہیں کرتے)۔

وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ. (سورۂ زمر:۶۵-۶۶)

اور بلاشبہ آپ کی طرف بھی اور جو پیغمبر آپ سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کی طرف بھی یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تو شرک کرے گا تو تیرا کیا کرایا سب کام غارت ہو جاوے گا اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

"وقال عِكْرِمَةُ": وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ (سورہ یوسف:۱۰۶)

اور عکرمہؒ نے کہا کہ آیت کریمہ وما یؤمن الآیہ اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان بھی لاتے ہیں (اللہ کو مانتے بھی ہیں) اور وہ شرک بھی کرتے ہیں (جو عقیدہ توحید کے صریحاً منافی اور خدا پرستی کے متناقض ہے)۔

"وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ" الخ.

مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ان سے پوچھیں کہ تمہیں کس نے پیدا کیا اور آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ کہیں گے کہ اللہ نے یہ ان کا ایمان ہے اس کے باوجود وہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں (یہ ان کا شرک ہے)۔

"وما ذکر فی خلق افعال العباد" الخ: اور وہ جو ذکر کیا گیا ہے افعال عباد کے خلق اور اس کے اکتساب میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا (سورہ فرقان:۲) اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اس کو ایک خاص انداز نے سے رکھا۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ ارشاد خداوندی خلق کل شیٔ میں تمام اشیاء کے اندر افعال عباد بھی داخل ہیں کہ بندوں کے افعال کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے البتہ بندے کاسب ہیں اس سے مزید واضح وہ ارشاد ہے جو فرمایا واللّٰه خلقکم وما تعملون (سورہ صافات:۹۶)۔

اس سے صریح اور صاف ان فرقوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ بندے اپنے اعمال وافعال کے خالق ہیں آیت میں تصریح ہے کہ اللہ ہی نے تم کو بھی پیدا کیا اور تمہارے اعمال وافعال کو اللہ ہی نے پیدا کیا تو خالق ہر چیز کا اللہ ہی ہے، کیونکہ بندوں کا عمل بھی شیٔ من الاشیاء ہے پس قدریہ معتزلہ وغیرہ کا رد ہے۔

"وقال مجاهد" الخ: اور (مفسر قرآن) مجاہدؒ نے آیت کریمہ: مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ (سورہ حجر:۸) کی تفسیر میں کہا، فرشتے نہیں اترتے ہیں مگر حق کے ساتھ یعنی بالرسالة والعذاب اللہ کا پیغام اور عذاب کیساتھ، تو یہ فرشتوں کا کسب ہوا یعنی بندے اپنے افعال کے کاسب ہیں۔

تشریح یہاں دو قرأت ہیں مشہور قرأت نون کے ساتھ ہے ما نُنَزِّلُ الملائكةَ الآیہ یعنی بہ صیغہ جمع متکلم اس صورت میں ملائکۃ منصوب ہے مطلب یہ ہوگا کہ ہم فرشتوں کو اتارتے ہیں پیغام دے کر یا عذاب کا حکم دے کر، تو نزول ملائکہ اللہ کا خلق ہوا معلوم ہوا کہ بندوں کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

"لِيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ" (الاحزاب:۸) تا کہ اللہ سچوں سے ان کے صدق کے بارے میں سوال کرے، صادقین سے پیغام واحکام پہونچانے والے اور تبلیغ کا فرض ادا کرنے والے انبیاء مراد ہیں وهو لبيان الکسب جب ہی تو پیغمبروں کو سچا فرمایا۔ وإِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورہ حجر:۹) ہم ہی اس قرآن کے محافظ ہیں، مجاہدؒ نے اس کی تفسیر کی عندنا یعنی اپنے پاس، مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی ہر قسم کی حفاظت کا ذمہ ہم نے اپنے پاس لیا ہے یہ قرآن ہر طرح کی تحریف لفظی ومعنوی سے محفوظ رکھا جائے گا۔

"والَّذِي جَآءَ بِالصِّدْقِ" (الزمر:۳۳) اور وہ جو سچی بات لے کر آیا یعنی قرآن اور جس نے اس کی تصدیق کی یعنی مومن قیامت کے دن کہے گا یہ وہ ہے جو تو نے مجھے عطا فرمایا تھا اس میں جو مذکور تھا میں نے عمل کیا۔

۷۰۳۱﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ

تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے میں نے کہا بلاشبہ یہ تو واقعی سب سے بڑا گناہ ہے، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچہ کو اس خطرہ کی وجہ سے مارڈالو کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا، میں نے عرض کا کہ پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة توخذ من قوله: "ان تجعل لله ندا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۱۲۲، مر الحدیث ص: ۶۴۳، وص: ۷۰۱، وص: ۸۸۷، وص: ۱۰۰۶، وص: ۱۰۱۴۔

﴿٣٩٠٤ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ...﴾

...أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِمَّا تَعْمَلُوْنَ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور تم (دنیا میں) اپنے آپ کو اس چیز سے نہیں چھپا سکتے کہ...

...تمہارے کان تمہارے خلاف گواہی دیں گے اور نہ اس سے کہ تمہاری نگاہیں اور نہ اس سے کہ تمہاری کھالیں لیکن تم نے یہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ بہت سی وہ چیزیں نہیں جانتا جو تم کرتے ہو۔

تشریح | اس لیے کہ انسان دنیا میں دنیا کے لوگوں سے اپنے معاصی و جرائم چھپا سکتا ہے لیکن انسان اس پر قادر ہی نہیں کہ اپنے اعمال وافعال اپنی آنکھوں اور کانوں اور خود اپنے بدن کے ٹکڑوں سے چھپالیں اس حقیقت کا تو تقاضا یہ تھا کہ انسان جرم کے مرتکب ہی نہ ہوتے۔

٧٠٣٢ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ أَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْآيَةَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو ثقفی اور ایک قریشی یا (بالشک من الراوی)

دو قریشی اور ایک ثقفی (تینوں) جمع ہوئے ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (یعنی توند بڑی تھی موٹے تازے تھے) لیکن ان کے قلوب میں علم وفہم کی کمی تھی ان میں سے ایک نے کہا کیا تمہارا خیال ہے کہ اللہ وہ سب سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں؟ دوسرے نے کہا اگر ہم زور سے بولتے ہیں تو سنتا ہے لیکن اگر ہم آہستہ بولیں تو نہیں سنتا ہے اور دوسرے (یعنی تیسرے) نے کہا اگر اللہ ہمارے زور سے بولنے پر سنتا ہے تو بلاشبہ آہستہ بولنے پر بھی سنے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولاجلودكم الآية.

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۲۲، ومر الحديث ص:۱۲:۷۔

تشریح قال ابن بطال فيما نقلوه عنه: غرض البخاري في هذا الباب اثبات السمع لله واثبات القياس الصحيح وابطال القياس الفاسد لان الذي قال يسمع ان جهرنا ولايسمع ان اخفينا قاس قياسا فاسدا لانه شبه سمع الله تعالیٰ باسماع خلقه الذين يسمعون الجهر ولايسمعون السر الخ. (قس).

باب ۳۹۰۵ قولِ اللّٰهِ تعالیٰ كُلَّ يَوۡمٍ هُوَ فِي شَأۡنٍ (الرحمٰن:۲۹)

وَمَا يَأۡتِيهِمۡ مِنۡ ذِكۡرٍ مِنۡ رَبِّهِمۡ مُحۡدَثٍ وَقَوۡلِهِ تَعَالٰى لَعَلَّ اللّٰهَ يُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِكَ أَمۡرًا وَأَنَّ حَدَثَهُ لَا يُشۡبِهُ حَدَثَ الۡمَخۡلُوقِينَ لِقَوۡلِهِ تَعَالٰى لَيۡسَ كَمِثۡلِهِ شَيۡءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الۡبَصِيرُ وَقَالَ ابۡنُ مَسۡعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحۡدِثُ مِنۡ أَمۡرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا أَحۡدَثَ أَنۡ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ہر دن وہ ایک شان میں ہے (ہر دن وہ کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے)

كما روى عن ابى الدرداءؓ قال كل يوم هو فى شان يغفر ذنبا ويكشف كربا الخ (قس) یعنی حضرت ابوالدرداء (عویمر بن مالک ؓ) نے فرمایا کہ ہر وقت پروردگار عالم کی ایک شان ہوتی ہے کسی کا گناہ معاف کرتا ہے اور کسی کی تکلیف دور کرتا ہے کسی قوم کو بڑھاتا ہے اور کسی کو گھٹاتا ہے۔

وقوله تعالیٰ: مَا يَأۡتِيهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ مُّحۡدَثٍ (الانبیاء:۲) ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی الخ پوری آیت ہے: إِلَّا استمعوه وهُم يَلۡعَبون. یعنی یہ نئی اور تازہ نصیحت جو ان کے پاس آتی ہے یہ اس کو ایسے طور پر سنتے ہیں کہ (اس کے ساتھ) ہنسی کرتے ہیں اگر اخلاص کے ساتھ قرآن مجید کی ان نصیحتوں میں غور کرتے تو سب دین ودنیا درست ہوجاتی۔

وقوله تعالٰی: لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا (الطلاق:۱) شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کرے۔

"وَأَنَّ حَدَثَهُ لا يُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوقِيْنَ" الخ اور اللہ کا نیا کام کرنا مخلوق کے نئے کام کے مشابہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ" (الشوری:۱۱) اس کے مثل کوئی چیز نہیں (نہ ذات میں نہ صفات میں) وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی نیا کام کرتا ہے اور مخلوق بھی نیا کام کرتی ہے مگر دونوں میں فرق ہے اللہ تعالیٰ خالق ہے اور مخلوق کاسب)۔

"وقال ابنُ مَسْعود عنِ النَّبِي صلى الله عليه وسلم" الخ: اور حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ اللہ تعالیٰ جو نیا حکم چاہتا ہے دیتا ہے اور اس کا نیا حکم یہ ہے کہ نماز میں بات نہ کرو۔

۷۰۳۳ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (اے مسلمانو!) تم اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) سے ان کی کتابوں کے (مسائل ودینی احکام کے) کس طرح سوال کرتے ہو (کیوں پوچھتے ہو؟) تمہارے پاس تو خود اللہ کی کتاب موجود ہے جو زمانہ کے اعتبار سے سب کتابوں سے قریب تر ہے (یعنی اللہ کے سب کتابوں کے بعد آنے والی ہے، نئی ہے) جس کو تم پڑھتے ہو، خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله: "اقرب الكتب".

اور بعض روایت میں اقرب الکتب کے بجائے احدث الکتب ہے وهو اليق بالمراد ولكنه على عادة المؤلف في تشحيذ الاذهان (قس).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۲۲، مر الحدیث ص:۳۶۹، وص:۱۰۹۴۔

تشریح مقصد وتشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم حدیث:۲۵۱۴۔

۷۰۳۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللّٰهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ وَغَيَّرُوا فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكُتُبَ قَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِذٰلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا أَوَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي

أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے (دین کی باتیں) کیسے پوچھتے ہو؟ حالانکہ تمہاری وہ کتاب جو اللہ نے تمہارے نبی ﷺ پر نازل کی ہے (یعنی قرآن مجید) اللہ کی طرف سے آنے والی خبروں میں سب سے نئی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں کے بعد آنے والی ہے) خالص ہے اس میں کوئی آمیزش نہیں اور اللہ نے تمہیں (اس کتاب میں) بتادیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کردی ہے اور بدل دیا ہے چنانچہ اپنے ہاتھوں سے لکھ لیا اور دعویٰ کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے عوض معمولی قیمت (یعنی دنیا کا مال) حاصل کریں جو علم تمہارے پاس آیا ہے کیا وہ تم کو اہل کتاب سے پوچھنے کو منع نہیں کرتا ہے؟ خدا کی قسم ہم نے ان میں سے (یعنی اہل کتاب میں سے) کسی شخص کو بھی نہیں دیکھا کہ تم پر جو نازل ہوا ہے اس کو تم سے پوچھیں۔

مطابقته للترجمة هذا طريق آخر في حديث ابن عباس المذكور.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص:۱۱۲۲، ومر الحديث ص:۳۶۹، وص:۱۰۹۴، وص:۱۱۲۲۔

﴿بابُ(۳۹۰۶) قولِ اللّٰهِ تعالىٰ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ﴾

وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ أَنَا مَعَ عَبْدِي حَيْثُمَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (اے پیغمبر) مت حرکت دیجئے آپ اپنی زبان کو

(تاکہ جلدی سے اس کو محفوظ کرلیں) "وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" الخ: اور نبی اکرم ﷺ کا (اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے) وحی اترتے وقت ایسا کرنا، اور حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث نقل کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹوں کو ہلاتا ہے۔

۷۰۳۵﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوْسىٰ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالىٰ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيْدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ

بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعُهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ أَنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَقْرَأَهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشادِ الٰہی لا تحرك به لسانك کی تفسیر میں فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نزول قرآن سے سخت مشقت برداشت کرتے تھے اور (یاد کرنے کے لیے) اپنے لبہائے مبارک کو حرکت دیتے تھے (یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہی ساتھ پڑھتے جاتے تھے کہ بھول نہ جائیں) سعید بن جبیرؒ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ہونٹوں کو ہلاتا ہوں (ہلا کر دکھاتا ہوں) جیسے رسول اللہ ﷺ ہونٹوں کو ہلاتے تھے اور سعید بن جبیرؒ نے (اپنے شاگرد موسیٰ بن ابی عائشہ سے) کہا میں (تمہارے سامنے) ہونٹوں کو حرکت دیتا ہوں جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہما ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے چنانچہ سعید نے اپنے ہونٹ ہلائے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "لا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَه".

"قال جَمْعُهُ في صدرك" الخ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تفسیر میں فرمایا قرآن آپ کے سینے میں جمع کر دینا پھر اس کو پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے پھر جب ہم اس کو پڑھیں (ہمارا نمائندہ فرشتہ پڑھے) تو آپ اس پڑھنے کی اتباع کیجئے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (فاتبع قرآنه کی تفسیر کی) یعنی آپ خاموشی کے ساتھ سنتے رہئے پھر آپ سے اس قرآن کا پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرئیل علیہ السلام (وحی لے کر) آتے تو آپ ﷺ (ان کی قرأت چپکے) سنتے رہتے پھر جب جبرئیل علیہ السلام چلے جاتے تو نبی اکرم ﷺ اس کو پڑھتے جیسے جبرئیل علیہ السلام نے پڑھایا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۲۲ تا ص:۱۱۲۳، ومر الحديث ص:۳۳۰۷، ررر، وص:۳۴۷، وص:۷۵۴۔

تشریح مفصل تشریح مع سوال وجواب کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۱۳۴ تا ص:۱۴۰۔

﴿بَابُ (۳۹۰۷) قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ...﴾

...إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (ملک:۱۳-۱۴)
يَتَخَافَتُونَ يَتَسَارُّونَ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: تم اپنی بات آہستہ کہو یا زور سے (اللہ کے لیے یکساں ہے وہ دونوں سنتا ہے)

بلاشبہ وہ (اللہ) تو دلوں کا حال جاننے والا ہے، کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا حالانکہ وہ باریک بین اور باخبر ہے۔

یتخافتون: بمعنی یتسارُّون یعنی چپکے چپکے کہیں گے جمع مذکر غائب از تخافت باب تفاعل۔

۷۰۳۶﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشادالٰہی: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں (کافروں کے خوف سے) چھپے رہتے اور جب آپ ﷺ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے تو جب مشرکین مکہ قرآن سنتے تو خود قرآن مجید کو اور قرآن نازل کرنے والے (جبرئیل علیہ السلام) اور اور اس کو جو قرآن لے کر آیا یعنی حضور اقدس ﷺ کو سب کو برا کہتے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا (یعنی حکم دیا) لا تجهر بصلاتك یعنی اپنی نماز میں قرأت خوب جہر کے ساتھ نہ کیجئے کہ مشرکین سنیں اور قرآن کو برا کہیں اور نہ اتنا آہستہ پڑھیے کہ اپنے اصحاب (یعنی مقتدیوں) کو نہ سنا سکیں بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کیجئے (یعنی درمیانی آواز سے پڑھیے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة لا تخفى.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۱۲۳، ومر الحدیث فی سورۃ الاسراء من التفسیر ص:۶۸۶، وص:۱۱۱۶، یاتی ص:۱۱۲۶۔

۷۰۳۷﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فِي الدُّعَاءِ.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آیت: ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها دعا کے بارے میں نازل ہوئی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۱۲۳، مر الحدیث فی التفسیر ص:۶۸۷، وص:۹۳۶۔

دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال کے سوا جو پہلے (دنیا میں) کئے تھے اور کچھ نظر نہیں آئے گا اور وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو بھی اپنے کئے ہوئے اعمال کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا اور اپنے سامان دیکھے گا تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھے گا پس جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے۔

"قال الاعمش" الخ: اعمش نے بیان کیا کہ اور مجھ سے عمرو بن مرّہ نے بیان کیا ان سے خیثمہ نے اسی طرح اور اس میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ (جہنم سے بچو) اگرچہ اچھی بات ہی کے ذریعہ ہو۔

تشریح | یعنی سائل کو زجر و توبیخ ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو بلکہ اچھی بات کہو کہ بھائی اس وقت دینے کے لائق میرے پاس نہیں ہے معاف کیجئے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۱۱۱۹، مر الحديث ص:۱۹۰، وص:۸۹۰، وص:۹۶۸، وص:۹۷۱، وص:۱۱۰۹۔

۷۰۲۴﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلٰى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ (بن مسعود) ﷛ نے بیان کیا کہ یہودیوں کا ایک عالم (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) آیا اور کہا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر کر لے گا پھر انہیں ہلائے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں (ابن مسعود ﷛ کہتے ہیں کہ) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (اس یہودی عالم کی بات سن کر) آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک کھل گئے اس بات کی تصدیق اور تعجب کرتے ہوئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَمَا قَدَرُوْا للّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الی قوله عما یشرکون (الزمر ٦٧) الی ما عرفوا حق معرفته۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ثم یقول انا الملك انا الملك"

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۱۱۱۹، و مر الحديث ص:۷۱۱، وص:۱۱۰۲، وص:۱۱۰۳، وص:۱۱۱۰۔

تشریح | والتعبیر بالاصبع والضحك من المتشابهات كما سبق فیتاول علی نوع من المجاز وضرب

ساتھ قیام (یعنی قرآن مجید پڑھتے رہنا) اس کا فعل ہوا (اور بندوں کے سارے افعال مخلوق ہیں یعنی بندوں کا قرآن پڑھنا مخلوق ہے لیکن قرآن مخلوق نہیں)۔

"وقال" الخ: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمِنْ آيٰتِهِ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ (سورۂ روم:۲۲)۔

اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا بنانا ہے اور تمہارے لب ولہجہ اور رنگتوں کا الگ الگ ہونا ہے (لب ولہجہ سے مراد یا لغات ہوں یا آواز وطرز گفتگو)۔

وقال جَلَّ ذِكْرُه: وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۂ حج:۷۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور تم نیک کام کیا کرو امید (یعنی وعدہ) ہے کہ تم فلاح پاؤ گے۔

۷۰۳۹﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيْتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُوْلُ لَوْ أُوتِيْتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذا عَمِلْتُ فِيْهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رشک تو صرف دو اشخاص پر ہو سکتا ہے (یعنی رشک کے لائق صرف دو افراد کی خصلت ہے) ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن مجید (کا علم) دیا ہے اور وہ اسے دن رات پڑھتا رہتا ہے اس پر وہ (سننے والا) کہہ سکتا ہے (رشک کر سکتا ہے) اگر مجھے بھی اس کے مثل علم ملتا (کاش مجھے بھی یہ نعمت ملتی) جیسا کہ اس کو دیا گیا تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تو (دیکھنے والا) کہے اگر مجھے بھی اتنا دیا جاتا جیسا کہ اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۱۲۳، ومر الحديث ص:۷۵۱، وص:۱۰۷۴۔

۷۰۴۰﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ سَمِعْتُ سُفْيَانَ مِرَارًا لَمْ أَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيْحِ حَدِيْثِهِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رشک کے لائق تو دو ہی آدمی ہیں ایک تو وہ شخص جسے اللہ نے قرآن (کا علم) دیا ہو اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا ہے، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے رات دن خرچ کرتا ہے۔

"سمعت سفيان" الخ: علی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے کئی بار یہ حدیث سنی لیکن اخبرنا کے عنوان کے ساتھ انہیں کہتے نہیں سنا (بلکہ قال الزہری کہا) اس کے باوجود یہ ان کے صحیح حدیثوں میں سے ہے۔ (کیونکہ سفیان امام زہریؒ کے شاگردوں میں سے تھے)۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص:۱۱۲۳، ومر الحديث ص:۷۵۱۔

۳۹۰۹ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ...

...وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ مِنَ اللّٰهِ الرِّسَالَةُ وَعَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيمُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَقَالَ تَعَالٰى أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ أَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ ذٰلِكَ الْكِتَابُ هٰذَا الْقُرْآنُ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ بَيَانٌ وَدِلَالَةٌ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ لَا رَيْبَ لَا شَكَّ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي هٰذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ يَعْنِي بِكُمْ وَقَالَ أَنَسٌ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهُ حَرَامًا إِلٰى قَوْمِهِ وَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغُ رِسَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے رسول جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے اترا ہے...

...یہ (سب) آپ (لوگوں تک) پہونچا دیجئے (اور اسی کا نام حق رسالت ادا کر دینا ہے) اور اگر (بفرض محال) آپ نے یہ نہ کیا تو آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا ہی نہیں۔ (یعنی اگر آپ نے کوئی بات احکام خداوندی میں سے چھپالی تو گویا آپ نے فریضۂ رسالت ادا ہی نہیں کیا)۔ (سورۂ مائدہ: ۶۷)

"وقال الزهری" الخ: امام زہریؒ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسالت یعنی پیغام بھیجنا ہے اور رسول اللہ ﷺ پر (لوگوں تک) پہونچانا ہے اور ہم پر تسلیم واجب ہے (یعنی ہمارا کام ماننا ہے)۔

تشریح فلا بد فی الرسالة من ثلاثة امور: المُرسِل، والرسول والمرسل الیه ولکل منهم شان فللمرسل الارسال وللرسول التبلیغ وللمرسل الیه القبول و التسلیم (قس).

یعنی رسالت کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں مرسِل، رسول، مرسَل الیہ، امام زہریؒ نے تینوں کی تشریح کی کہ مرسِل کا کام اُرسال ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا کام پیغمبر بھیجنا ہے) اور رسول کا کام تبلیغ ہے (لوگوں تک پیغام خداوندی کو پہونچانا ہے) اور مرسَل الیہ (ہم بندوں) کا کام قبول کرنا اور ماننا ہے۔

وقال اللّٰه تعالٰی: لِیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ (سورہ جن:۲۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تاکہ وہ (اللہ) جان لے کہ انہوں نے (یعنی فرشتوں نے) اپنے رب کے پیغامات (صحیح صحیح اس کے رسول تک) پہنچادیئے، یا اللہ جان لے کہ ان کے رسولوں نے بندوں تک اپنے رب کے پیغامات پہونچادیئے۔

وقال تعالٰی: اُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي (الاعراف:۶۲)

میں تمہیں اپنے پروردگار کے پیغامات پہونچارہا ہوں۔

"وقال کعب بن مالك" الخ: اور کعب بن مالک ﷛ نے کہا جب (غزوہ تبوک میں) نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے (شرکت نہیں کی) (کعب ﷛ کا قول ختم ہوگیا بخاریؒ کا اشارہ طویل حدیث کی طرف ہے آگے فسیری اللّٰه عملکم سے کعب ﷛ کا مقولہ نہیں ہے یہاں تو مقصود یہ ہے کہ تخلف حضرت کعب ﷛ کا فعل ہے اور فعل عباد مخلوق ہے) عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مؤمنین تمہارا عمل دیکھیں گے وَسَیَرَی اللّٰهُ عَمَلَکُمْ الخ: یہ کعب بن مالک ﷛ کا مقولہ نہیں ہے بلکہ حضور ﷺ نے منافقین سے فرمایا تھا دیکھو سورہ توبہ کی آیت:۹۴ کی تفسیر۔

"وقالت عائشة" الخ: اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب تم کو کسی کا نیک عمل اچھا لگے تو کہو کہ عمل کئے جاؤ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارا عمل (کام) دیکھ لیں گے اور کوئی تجھ کو دھوکہ میں نہ ڈالے (یعنی تم کوئی اچھا عمل دیکھ کر دھوکے میں مبتلا نہ ہوجاؤ کہ اس کو نیک اور اچھا سمجھ کر تعریف کرنے لگو یہ حضرت عائشہؓ نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا تھا جو قرآن مجید کے اچھے قاری تھے اور بڑے نمازی تھے مگر حضرت عثمان ﷛ سے باغی ہوگئے، مقصد یہ ہے کہ کسی کے بعض نیک عمل کو دیکھ کر نیک نہ سمجھ لینا چاہئے جب تک اسکے اور اعمال کو نہ دیکھ لے کہ قرآن وحدیث کے موافق ہیں یا نہیں؟ واللہ اعلم)

"وقال معمر" الخ: اور (ابوعبیدہ) معمر (ابن مثنیٰ لغوی) نے کہا ذٰلك الکتاب بمعنی هٰذا القرآن ہے جو متقیوں کے لیے ہدایت ہے (مقصد یہ بتانا ہے کہ سورہ بقرہ میں جو ہے "ذٰلك الکتاب لا ریب فیه" اس میں ذٰلك اگرچہ اشارہ بعید کے لیے ہے لیکن یہاں بمعنی هٰذا قریب کے لیے ہے اور کتاب سے مراد قرآن ہے)، هُدًی لِلْمتقین

بیان اور دلالت ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورۂ ممتحنہ میں) ذلکم حکم اللہ بمعنی هذا حکم الله ہے یعنی یہ اللہ کا فیصلہ ہے، لا ریب فیه لا شك یعنی ریب بمعنی شک ہے، تلك آیات الله یعنی هذه اعلاء القرآن یہ قرآن کی نشانیاں ہیں (یہاں بھی یہ بتانا مقصود ہے کہ تلك یہاں بمعنی هذه ہے) ومثله جتی اذا کنتم فی الفلك وجرین بهم یعنی بکم، اور اسی کے مثل یہ آیت ہے: یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور وہ کشتیاں تمہیں لے کر چلتی ہیں، یعنی یہاں بهم بمعنی بکم ہے، "وقال انس" الخ: اور حضرت انس ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ماموں حرام بن ملحان کو ان کی قوم (بنی عامر) کی طرف بھیجا حضرت حرام نے ان سے کہا کیا تم مجھکو امان دیتے ہو کہ تم کو رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا دوں؟ اور ان سے باتیں کرنے لگے (واقعہ کی تفصیل کے لیے نصر الباری جلد ہشتم ص: ۱۳۸ دیکھیے)۔

۷۰۴۱ ﴿حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ﴾

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ نے بیان کیا کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں منجملہ ہمارے رب کے پیغامات سے اس پیغام کی خبر دی کہ ہم مسلمانوں میں سے جو (جہاد میں) مارا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۱۱۲۳، و مر الحدیث مطولا ص: ۴۴۷۔

تشریح مطالعہ کیجیے نصر الباری جلد ہفتم ص: ۳۰۸ تا ص: ۳۰۹۔

۷۰۴۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جو شخص تم سے یہ بیان کرے کہ محمد ﷺ نے (وحی الٰہی میں سے) کوئی بات چھپائی (لوگوں سے بیان نہیں کیا) دوسری سند "وقال محمد" الخ: اور محمد نے کہا (یحتمل ان یکون هو محمد

بن یوسف الفریابی فیکون الحدیث موصولاً او غیرہ فیکون معلقا) ہم سے ابو عامر عقدی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جو شخص تم سے بیان کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے وحی کا کوئی جز چھپالیا تو اس کی تصدیق نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے رسول پہونچادیجئے وہ سب کچھ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر آپ نے نہیں کیا تو پھر آپ نے اپنے رب کا پیغام نہیں پہنچایا (المائدہ)

تشریح وجه الاستدلال بالآية ان ما انزل عام والامر للوجوب فيجب عليه تبليغ كل ما انزل عليه (قس) پس ظاہر ہے کہ حضور اقدس ﷺ حکم خداوندی کے خلاف ہرگز نہیں کر سکتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۲۴، ومر الحديث ص:۴۵۹، مقطعا، وفی التفسير ص:۶۶۴، وص:۷۲۰، ومقطعا ص:۱۰۹۸۔

۷۵۴۳﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ الْآيَةَ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے (خود عبداللہ بن مسعود ؓ نے) عرض کیا یا رسول اللہ کون گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک پکارو (ٹھہراؤ) حالانکہ اسی اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے پوچھا پھر کون؟ فرمایا پھر یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا پوچھا پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی (ان امور ثلاثہ کی) تصدیق میں فرمایا: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ الآية (الفرقان:۶۹)

(عباد الرحمٰن وہ ہیں) جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے (یعنی شرک نہیں کرتے) اور وہ نہیں مار ڈالتے اس جان کو جسکے مارنے کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ (یعنی کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے) اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو شخص یہ کام کرے (جس کا اوپر ذکر ہوا) تو اپنے کئے ہوئے کے وبال کو پاوے گا اور قیامت کے دن اس کو دوہرا عذاب دیا جائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان يكون نزول الآية المذكورة قبل الحديث و ان النبي صلى الله عليه وسلم استنبط منها هذه الاشياء الثلاثة وبلغها فيكون الحديث مما تضمنته الاية فيدخل فيهما وفي تبليغها (عمده) یعنی آنحضور ﷺ کی تبلیغ دو قسم کی تھی ایک تو یہ کہ خاص قرآن مجید کی جو آیات نازل ہوتیں وہ آپ ﷺ سنا دیتے۔

۲۔ قرآن مجید سے جو باتیں استنباط کر کے بیان فرماتے پھر اللہ تعالیٰ آپ کے استنباط وارشاد کے مطابق قرآن مجید کے آیات نازل فرمادیتے۔ (قس)

تعدد موضعه و الحديث هنا ص:۱۱۲۴، ومر الحديث ص:۷۰۱، وص:۸۸۷، وص:۱۰۰۶، وص:۱۱۲۲۔ واخرجہ مسلم وغیرہ۔

﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ ۳۹۱۰

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ وَأُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ يَتْلُونَهُ يَتَّبِعُونَهُ وَيَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ يُقَالُ يُتْلَى يُقْرَأُ حَسَنُ التِّلَاوَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ لَا يَمَسُّهُ لَا يَجِدُ طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُوقِنُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى. مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ وَالصَّلَاةَ عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ أَخْبِرْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: آپ کہئے کہ توریت لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو

"وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم" الخ: اور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: اہل توریت کو توریت دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا اور اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا اور تمہیں قرآن دیا گیا تو تم نے اس پر عمل کیا۔

تشریح باب میں مذکورہ آیت کریمہ میں یہود بے بہبود کے ایک شبہ (اعتراض) کا جواب ہے اعتراض یہ تھا کہ اے محمد (ﷺ) آپ اپنے آپ کو دین ابراہیمی اور انبیاء سابقین کے طریقہ پر بتلاتے ہیں تو پھر آپ ان چیزوں کو کیسے حلال

بتلاتے ہیں جو حضرت ابراہیم اور تمام انبیاء (علیہم السلام) پر حرام تھیں مثلاً اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ ان پر حرام تھا اور آپ اس کو حلال بتلاتے ہیں؟

حق تعالیٰ ان کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اے یہود تمہارا یہ قول کہ اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ حضرت ابراہیم اور تمام انبیاء کرام (علیہم السلام) پر حرام تھا بالکل غلط ہے بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر توریت کے نازل ہونے تک یہ تمام چیزیں بنی اسرائیل کے لیے حلال تھیں البتہ اسرائیل یعنی یعقوب علیہ السلام نے توریت کے نازل ہونے سے پہلے اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ اپنے اوپر نذر (منت) کے ذریعہ حرام کرلیا اور اس نذر کا سبب یہ ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو عرق النساء کا درد تھا اس وقت نذر مانی کہ اگر صحت پاؤں تو جو چیز مجھے مرغوب اور محبوب ہے اس کو چھوڑ دوں گا (ان کو شفاء ہوگئی) اور ان کو اونٹ کا گوشت اور دودھ نہایت مرغوب ومحبوب تھا سو اس نذر کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیا تھا ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر یہ چیز حرام نہ تھی لہٰذا یہود کا دعویٰ غلط تھا چنانچہ یہود سے کہا گیا کہ اگر تم کو اس کا دعویٰ ہے کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے برابر حرام چلی آرہی ہیں تو توریت لے کر آؤ اور یہ مضمون توریت میں دکھلاؤ اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو۔

"وقال ابورزين" الخ: (بفتح الراء بوزن عظيم هو مسعود بن مالك الاسدى الكوفى من كبار التابعين) اور ابورزین نے کہا کہ (سورہ بقرہ آیت:۱۲۱ میں جو ہے) يتلونه سے مراد ہے کہ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس پر کما حقہ عمل کرتے ہیں۔

"يقال يُتلٰى يُقْرَأُ حَسَنُ التِّلَاوَةِ": اہل عرب کہتے ہیں کہ یُتلٰی کے معنی ہیں اچھی طرح پڑھا جائے یعنی تلاوت کے معنی قرأت ہے یعنی اچھی طرح پڑھا جائے، حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ قرآن مجید کو اچھی طرح پڑھا جاتا ہے۔

تشریح: تلاوت اور قرأت میں عام وخاص کی نسبت ہے تلاوت آسمانی کتابوں کے لیے مخصوص ہے اس لیے ہر تلاوت قرأت ہے لیکن ہر قرأت تلاوت نہیں چنانچہ تلوت رقعتك (میں نے تیرے رقعہ کی تلاوت کی) نہیں کہا جائے گا بلکہ تلاوت کا استعمال قرآن مجید کے لیے ہوگا۔

"لَا يَمَسُّهُ": سورۂ واقعہ آیت:۷۹ میں ہے "لا يَمَسُّه" کے معنی ہیں قرآن مجید کا مزہ اور اس کا نفع وہی لوگ حاصل کریں گے جو قرآن پر ایمان لائے ہیں (یعنی کفر سے پاک ہیں) اور قرآن کو اس کے حق کے ساتھ وہی اٹھائے گا جو یقین وایمان رکھتا ہے لقول الله تعالیٰ: مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا الآيه (سورہ جمعہ:۵) مثال ان لوگوں کی جن پر توریت لادی گئی لیکن پھر انہوں نے اس کو نہیں اٹھایا (اس پر عمل نہیں کیا) ایک گدھے کی طرح ہے جو پیٹھ پر کتابوں کا بوجھ لادے ہوئے چل رہا ہو بہت ہی بری ہے مثال ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی باتوں کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

"وسمّى النبى صلى الله عليه وسلم الإسلام والإيمان والصّلاة عملا": اور نبی اکرم ﷺ نے اسلام اور ایمان اور نماز کو عمل فرمایا، مقصد یہ ہے کہ عمل کا اطلاق صرف جوارح کے فعل وعمل پر نہیں ہوتا فعل قلب پر بھی ہوتا ہے لان الإسلام والإيمان من اعمال القلب واللسان والصلاة من اعمال الجوارح.

"قال ابو هريرةؓ" الخ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال ؓ سے فرمایا کہ تم اپنا سب سے زیادہ پر امید عمل بتاؤ جس کو تم نے اسلام قبول کرنے کے بعد کیا ہو؟ انہوں نے کہا کہ میری نظر میں میرا کوئی عمل اتنا پر توقع نہیں ہے کہ میں جب بھی وضو کرتا ہو تو اس وضو سے نماز پڑھ لیتا ہوں (تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں پڑھ لیتا ہوں)۔

"وسُئل اى العمل افضل" الخ: اور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون عمل (عند اللہ) افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پھر جہاد کرنا پھر مقبول حج کرنا۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول: ص: ۲۶۶ تا ص: ۲۶۸۔

۷۰۴۴ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ أُوْتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَأُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ أُوْتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيْلِ الْإِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا بِهِ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوْا فَأُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ أُوْتِيْتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأُعْطِيْتُمْ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِيْ أُوْتِيْهِ مَنْ أَشَاءُ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا وجود گذشتہ امتوں کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے نماز عصر اور غروب شمس کے درمیان کا وقت توریت والوں کو توریت دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا تو وہ عاجز ہو گئے تو ان لوگوں کو (ان کے عمل کا بدلہ) ایک ایک قیراط دیا گیا پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا (یعنی نصف نہار سے عصر تک عمل کیا) پھر تھک گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا پھر تمہیں (تم امت محمدیہ کو عصر کے وقت) قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا تو تمہیں دو دو قیراط دئے گئے اس پر اہل کتاب (توریت وانجیل والوں) نے کہا (اے پروردگار) یہ لوگ ہم سے عمل میں کم ہیں اور اجر میں زیادہ؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارا حق دینے میں کوئی ظلم کیا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں دوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "اوتى اهل التوراة التوراة".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۱۲۴، ومر الحديث ص: ۷۹، وص: ۳۰۲، وص: ۴۹۱، وص: ۷۵۱، وص: ۱۱۱۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم، تشریح حدیث نمبر: ۵۲۷، ص: ۱۶۱ تا ص: ۱۶۲۔

﴿بَابٌ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَمَلًا﴾ ۳۹۱۱

وَقَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اور نبی اکرم ﷺ نے نماز کو عمل فرمایا اور فرمایا کہ جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں

۷۰۴۵ ﴿حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْأَسَدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے کہ ایک شخص (خود عبداللہ بن مسعود ﷛) نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کون عمل سب سے افضل ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا اپنے وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا پھر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۱۲۴، ومر الحديث ص: ۷۵ تا ص: ۷۶، وص: ۳۹۰، وص: ۸۸۲، مسلم اول ص: ۶۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص: ۲۱۹ ''اشکال''۔

﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا...﴾ ۳۹۱۲

...إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا هَلُوْعًا ضَجُوْرًا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بیشک انسان بہت بے صبرا (کمزور طبیعت) پیدا کیا گیا ہے

جب اس کو کوئی تکلیف پہونچے تو بے قرار ہو جائے، اور جب اس کو کوئی بھلائی پہونچے تو روکنے والا ہو جاتا ہے (یعنی کسی طرف پختگی اور ہمت نہیں دکھلاتا، فقر و فاقہ، بیماری آئے تو بہت بے صبر اگھبرا اٹھے اور اگر مال و دولت اور تندرستی اور فراخی ملے تو نیکی کے لیے ہاتھ نہ اٹھے)۔ هلوعا بمعنی ضجورا یعنی بہت بیقرار، بہت تنگدل۔

تحقیق وتشریح | هلوعا صیغہ مبالغہ بہت بے صبرا، باب سمع سے هَلَعٌ مصدر بے صبری سے شور کرنا۔ جزوعا: گھبرا جانے والا از باب سمع جزع کے معنی بے صبری کرنا، پریشان ہونا۔

جیسا کہ سورہ ابراہیم میں ہے سواء علینا اجزعنا ام صبرنا (آیت:۲۱)۔

۷۰۴۶﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَقَالَ إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرٌو مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ﴾

ترجمہ | عمر بن تغلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہیں دیا پھر حضور اقدس ﷺ کو یہ خبر پہونچی کہ وہ لوگ (جن لوگوں کو حضور اقدس ﷺ نے نہیں دیا) ناراض ہیں اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو (مال) دیتا ہوں اور ایک شخص کو چھوڑ دیتا ہوں (یعنی نہیں دیتا) اور وہ شخص جسے نہیں دیتا وہ مجھے زیادہ محبوب ہوتا ہے اس سے جسے دیتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے صبری ہے اور کچھ لوگوں کو (جنہیں نہیں دیتا ہوں) اس کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں بے نیازی اور بھلائی پیدا فرمادی ہے ان ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں، عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس کلمہ کے مقابلے میں مجھے سرخ اونٹ بھی پسند نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "من الجزع والهلع".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۱۲۴ تا ص:۱۱۲۵، ومر الحدیث ص:۱۲۶، وص:۴۴۵۔

﴿بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ﴾ ۳۹۱۳

ای هٰذا باب في ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وروايته عن ربّه بدون واسطة جبريل عليه السلام ويسمى بالحديث القدسي (عمده)

نبی اکرم ﷺ کا اپنے پروردگار سے ذکر اور روایت کرنا

تشریح | عن ربہ کا تعلق ذکر اور روایت دونوں سے ہے (فتح) حدیث قدسی کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۱۱۔

علامہ عینیؒ نے صاحب توضیح کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور یہی مضمون حافظ عسقلانیؒ نے فتح الباری میں شارح بخاری علامہ ابن بطال سے نقل کیا ہے ہر دو کا خلاصہ یہ ہے کہ امام بخاریؒ کا مقصد اس ترجمۃ الباب سے یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ پروردگار عالم کی طرف سے جس طرح قرآن حکیم نقل کرتے ہیں اسی طرح سنت یعنی حدیث بھی روایت کرتے ہیں جیسا کہ آیت کریمہ سے واضح ہے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی.

امام بخاریؒ نے اس باب کے ماتحت پانچ روایات ذکر فرمائی ہیں۔

۷۰۴۷﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا أَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں کہ پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باع قریب ہوتا ہوں (یعنی دو ہاتھوں کے پھیلانے کی مقدار جو تقریبا چار ہاتھ کی مقدار ہے) اور جب وہ بندہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر پہونچتا ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله: "يرويه عن ربه".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۱۲۵۔

تحقیق وتشریح | باع کا ترجمہ ہمارے بہاری اردو میں بانہہ یا بیان ہے۔

حافظ عسقلانیؒ علامہ باجیؒ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں قال الباجي الباع طول ذراعي الإنسان وعضديه وعرض صدره وذلك قدر اربعة اذرع یعنی انسان کے دونوں ہاتھ مع بازو اور سینے کی چوڑائی کے باع کہلاتا ہے جس کی مقدار چار ہاتھ ہے، سمجھنے کے لیے دونوں ہاتھوں کو اپنے سینے پر موڑ دیجئے کہ دونوں ہاتھ کی کہنیاں باہر نکل جائیں اور دائیں وبائیں ہاتھ کی انگلیوں کو اپنے سینہ پر اس طرح ملائیے کہ کہنیاں دونوں کی دو طرف ہوں تو چار ہاتھ کی مقدار صاف سمجھ میں آجائے گی اور اس مقدار کو باع کہتے ہیں، بعض روایت میں بَوع بفتح الباء جو باع یبوع کا مصدر ہے قال یقول قولا اور اگر بضم الباء بُوع ہو اور یہی ارجح واشہر ہے اس صورت میں باع کی جمع بُوع ہوگی جیسے دار کی جمع دُور اور ساق کی جمع سُوق آتی ہے۔ ھَرْوَلۃ بمعنی تیز چلنا، دوڑنا۔

توضیح وتشریح | حدیث شریف میں جو یہ الفاظ آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندہ سے ایک ہاتھ اور ایک باع قریب ہوتا ہے نیز اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑنے کی نسبت ہے اور ظاہر ہے کہ حقیقی معنی محال ہے اسلئے یہ سارے اطلاقات مجازی ہیں۔

حافظ عسقلانیؒ علامہ کرمانیؒ کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں: قال الکرمانی لما قامت البراهین علی استحالة هذه الاشیاء فی حق الله تعالیٰ وجب ان یکون المعنی من تقرب الی بطاعة قلیلة جازیته بثواب کثیر وکلما زاد فی الطاعة ازید فی الثواب وان کانت کیفیة اتیانه بالطاعة بطریق التانی یکون کیفیة اتیانی بالثواب بطریق الاسراع (فتح الباری ج:۱۳،ص:۴۴۰)

چونکہ دلائل سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حق تعالیٰ کی شان میں یہ اشیاء جن میں مسافت طے کرنا اور جسمانیت وغیرہ لازم آوے وہ محال ہے اس لیے یہ مفہوم ضروری ہے کہ جو بندہ میری طرف قلیل عبادت وطاعت سے قریب ہوتا ہے میں اسکو جزا میں کثیر ثواب وبدلہ دیتا ہوں اور جب بندہ طاعات وعبادات میں زیادتی کرتا ہے اور بڑھتا ہے تو میں اپنی مہربانی اور ثواب کو بڑھاتا ہوں اور اگر بندے کی طاعت وعبادت سست رفتار سے ہوتی ہے تو میرے ثواب ورحمت کی رفتار بندے کی طرف تیز تر ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ ثواب عمل پر راجح ہے اور کما وکیفا مضاعف وازید ہے پھر اشخاص اور اخلاص اشخاص سے مزید بالائے مزید فضل وثواب بڑھتا ہے۔

۷۰۴۸﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا (ربما ذکر النبیؐ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الخ اکثر شروح میں ذکر النبیؐ میں نبیؐ کی یار پر زبر ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا بسا اوقات ابو ہریرہ ؓ نے نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا چنانچہ علامہ قسطلانیؒ نے اسی کے مطابق اشارہ کیا ہے فرماتے ہیں: ربما ذکر ابو هریرہ الخ یعنی ذَکَرَ کا فاعل ابو ہریرہ ؓ کو قرار دیا ہے البتہ میرے پاس جو فتح الباری ہے اس میں ذکر النبیُّ ہے، مفہوم ومطلب میں کوئی فرق نہ ہوگا)۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ بسا اوقات نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "قال" یعنی حق تعالیٰ نے فرمایا ہے (اگر چہ اس میں عن اللہ کی تصریح نہیں ہے لیکن بعض میں تصریح ہے قال قال اللّٰہ عز وجل) کہ بندہ جب مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک بوع قریب ہوتا ہوں (باع اور بوع میں شک راوی ہے لیکن یہاں ایک معنی ہیں)

"قال معتمر" الخ: معتمر نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (سلیمان تیمی) سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے

حضرت انس ؓ سے سنا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ آپ ﷺ اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں (اس تعلیق کے نقل کا مقصد تصریح ہے سند کی کہ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم عن ربه عزو جل ہے)۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة اى مثل الحديث الذى مضى.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص: ۱۱۲۵، ومر الحديث ص: ۱۱۰۱۔

تشریح | یہ حدیث اس سے پہلے گذر چکی ہے امام بخاریؒ نے اس کو دو طریقے سے روایت کیا ہے ایک حضرت انس ؓ عن النبی ﷺ یعنی ابو ہریرہ ؓ کا واسطہ نہیں ہے کما مر دوسری یعنی یہ روایت حضرت انس ؓ کی ہے جو بواسطہ ابو ہریرہ ؓ عن النبی ﷺ ہے مطلب یہ ہے کہ روایت دونوں صحیح ہیں کہ حضرت انس ؓ نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے سنا اور براہ راست حضور اقدس ﷺ سے بھی سنا۔ واللہ اعلم

۷۰۴۹﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَاشُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّكُمْ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ تمہارے رب سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (یعنی حدیث قدسی ہے) کہ ہر عمل کا ایک کفارہ ہے (ہر عمل کی ایک جزا ہے) اور روزہ میرے لیے ہے اس کی جزا میں ہی دوں گا اور بلاشبہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة (اى فى قوله: يرويه عن ربّه)

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص: ۱۱۲۵، ومر الحديث ص: ۲۵۴، وص: ۲۵۵، وص: ۸۷۸، وص: ۱۱۱۶۔

تشریح | روزہ چونکہ ریاء سے خالی ہوتا ہے صرف مابینہ و بین اللہ ہوتا ہے اس لیے حق تعالیٰ بلا واسطہ ملائکہ روزہ کا ثواب خود عنایت فرماتے ہیں بخلاف اور طاعات و عبادات کے کہ ان کا ثواب بواسطہ ملائکہ ہے۔

باقی مزید تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم ص: ۴۶۹۔

۷۰۵۰﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان احادیث میں جسے وہ اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں (یعنی حدیث قدسی میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی بندہ کے لیے مناسب نہیں ہے کہ یہ کہے کہ میں

یونس بن متی سے بہتر ہوں اور آنحضور ﷺ نے ان کی نسبت ان کے والد کے طرف کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: "فيما يرويه عن ربّه".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۱۱۲۵، ومر الحديث ص: ۴۸۱، وص: ۴۸۵، وص: ۶۶۶۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص: ۲۰۷۔

۷۰۵۱﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِيْهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ آآآثَلَاثَ مَرَّاتٍ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ؓ نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی ایک اونٹنی پر سوار تھے اور سورۂ الفتح پڑھ رہے تھے یا (بالشک من الراوی) سورۂ الفتح سے پڑھ رہے تھے حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اس میں ترجیع کی (یعنی پہلے اور آہستہ اور ہلکی آواز سے پڑھی پھر آپ ﷺ نے بلند آواز سے تلاوت فرمائی)

شعبہ نے بیان کیا کہ پھر معاویہ بن قرہ نے پڑھا جو عبداللہ بن مغفل ؓ کی قرأت نقل کر رہے تھے اور فرمایا کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پاس جمع ہو جائیں گے تو میں یقیناً ترجیع کرتا جس طرح ابن مغفل ؓ نے ترجیع کی نبی اکرم ﷺ کی قرأت کو نقل کرتے ہوئے (شعبہؒ کہتے ہیں کہ) پھر میں نے معاویہ سے کہا کہ آپ (ابن مغفل ؓ) کی ترجیع کس طرح ہوتی تھی، انہوں نے کہا، اا، اا تین مرتبہ (بهمزة مفتوحة بعدها الف وهو محمول على الاشباع في محله (قس) مطلب یہ ہے کہ مد کو دراز کرتے تھے)۔

مطابقتہ للترجمۃ تعلق هذا الحديث بالباب من حيث ان الرواية عن الرب اعم من ان تكون قرآنا او غيره بالواسطة او بدونها لكن المتبادر الى الذهن المتداول على الالسنة ما كان بغير الواسطة (عمده).

مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے سورۂ الفتح تلاوت فرمائی تو کلام اللہ ہے یعنی باری تعالیٰ سے روایت ہے اور روایت رب عام ہے خواہ قرآن مجید ہو یا غیر قرآن پھر بواسطہ فرشتہ ہو یا بلا واسطہ اگرچہ متبادر الی الذہن یہ ہے کہ بلا واسطہ ہو۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ والحديث هنا في التوحيد ص: ۱۱۲۵، مر الحديث في المغازي ص: ۶۱۴، في التفسير ص: ۷۱۹، وص: ۷۵۳، وص: ۷۵۴ تا ص: ۷۵۵۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن حکیم کی قرأت ترجیع اور خوش الحانی سے جائز ہے بلکہ عمل حضور ﷺ کی وجہ سے مستحسن ومحبوب ہے اور معاویہ کے قول سے اس طرف اشارہ ہے کہ قرآن مجید قرأت کے ساتھ خوش آوازی کے ساتھ پڑھنا لوگوں کو کھینچتا ہے نیز مشاہدہ بھی یہی ہے کہ قرآن شریف کے ماہر قرأت قاری اگر قرآن پڑھے تو چہار طرف سے لوگ جمع ہو کر سنتے ہیں اور لطف محسوس کرتے ہیں اس لیے قرآن پاک پڑھنے میں بھی خوب محنت کرنی چاہئے۔ باقی کے لیے نصر الباری جلد ہشتم ص: ۳۴۳، کا مطالعہ کیجئے۔

۳۹۱۴ ﴿بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَاةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ...﴾

...بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلٰى هِرَقْلَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الآيَةَ.

اس چیز کا بیان کہ توریت اور اللہ تعالیٰ کی دوسری کتابوں کی تفسیر عربی زبان میں...

...اور دوسری زبانوں میں جائز ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ اے پیغمبر آپ کہئے کہ تم توریت لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو۔

تشریح توریت عبرانی زبان میں تھی اور حق تعالیٰ نے عربی زبان والوں سے فرمایا کہ توریت لاؤ اور اسے پڑھو اور اہل عرب عبرانی زبان نہیں جانتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ عبرانی سے عربی میں ترجمہ وتفسیر کرنا، سمجھانا جائز ہے۔

"وقال ابن عباسؓ" الخ: اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا پھر نبی اکرم ﷺ کا مکتوب گرامی منگوایا اور اس کو پڑھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الخ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے ہرقل کی جانب اور اے اہل کتاب اس بات پر آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہیں (مشترک ہیں)۔

تشریح یہ حدیث ہرقل کا ٹکڑا ہے جو کتاب الوحی میں گذر چکی ہے۔

یہاں مناسبت یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے جو خط ہرقل کے نام لکھا وہ عربی زبان میں تھا اور ہرقل کی زبان رومی یعنی غیر عربی تھی تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنا عربی مکتوب بھیجا تا کہ ہرقل رومی زبان میں ترجمہ کر کے سمجھے، اور ترجمان کا مفہوم بھی یہی ہے کہ ایک زبان کا ترجمہ دوسری زبان میں کرے۔

۷۰۵۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ اہل کتاب (یہود) توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے لیے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے تھے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ تم کہو کہ ہم اللہ پر اور اس کی تمام نازل کردہ چیزوں پر ایمان لائے (یعنی سب پر ہمارا ایمان ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

مطلب یہ ہے کہ توریت کی تفسیر عربی زبان میں ہوتی تھی اور آنحضور ﷺ نے تفسیر کے متعلق منع نہیں فرمایا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۲۵، ومر الحديث في تفسير سورة البقرة ص:۶۴۴، وص:۱۰۹۴۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص:۳۸۔

۷۰۵۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْيَهُودِ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُودِ مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا قَالُوا نُسَخِّمُ وُجُوهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا قَالَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ يَا أَعْوَرُ اقْرَأْ فَقَرَأَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت لائے گئے جنہوں نے زنا کی تھی آنحضور ﷺ نے یہودیوں سے پوچھا کہ تم لوگ ان دونوں (زنا کرنے والوں) کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہم ان دونوں کا منھ کالا کرتے ہیں اور انہیں رسوا کرتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا توریت لاؤ اور اس کی تلاوت کرو اگر تم سچے ہو چنانچہ وہ لوگ آئے (یعنی توریت لے کر آئے) اور ایک شخص سے جس سے وہ راضی (یعنی مطمئن) تھے کہا اے اعور (ای کانے) پڑھ چنانچہ اس نے پڑھا یہاں تک کہ اس کے ایک جگہ پر پہونچا تو اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا آپ ﷺ نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھاؤ تو اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا دیکھا تو آیت رجم ہے جو بالکل واضح ہے تو اس نے کہا اے محمد (ﷺ) ان دونوں پر رجم تو یقیناً ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے ان

دونوں کے متعلق حکم دیا چنانچہ دونوں رجم کئے گئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ زانی مرد اس عورت پر جھکتا تھا پتھر بچانے کے لیے (اس سے صاف معلوم ہوا کہ توریت وغیرہ کی عربی میں تفسیر وتوضیح جائز ہے)۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص:۱۱۸۔

﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ... ﴾ ۳۹۱۵

... مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: کہ قرآن (مجید) کا ماہر مقدس نیکوکار لکھنے والے فرشتے کے ساتھ ہوگا

اور قرآن (شریف) کو اپنی آوازوں سے زینت دو (یعنی خوش آوازی سے تلاوت کرو)۔

تشریح | ماہر بالقرآن کا مطلب ہے الجيد التلاوة مع الحفظ یعنی عمدہ حافظ صحیح پڑھنے والا، سفرة: مسافر بمعنی کاتب کی جمع ہے سفرہ وہ ملائکہ ہیں جو لوح محفوظ سے لکھتے ہیں (عمدہ) الكرام: ای المكرمين عند الله، البررة: ای المطيعين المطهرين من الذنوب (عمدہ) مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک عزت دار تابعدار نیک ہو اور گناہوں سے پاک ہو۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت اور حفظ حافظ قاری کا فعل ہے جو افعال عبد ہے اور مخلوق ہے۔

۷۰۵۴ ﴿حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (یعنی میں نے) نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے خوش آواز نبی کے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے جب بلند آواز سے پڑھے۔

تشریح | ما اذن الله: معنی اذن هنا استمع والمراد لازمه وهو الرضا به والاراة له (عمده).

ولا يجوز ان يحمل الاستماع على الاصغاء اذ هو مستحيل على الله تعالى بل هو كناية عن تقريبه واجزال ثوابه لان سماع الله لا يختلف (قس).

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص:۱۱۲۶، ومر الحدیث ص:۷۵۱، ۷۵۱،وص:۱۱۱۵۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص: ۳۶، کی تشریح۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث سے قرآن مجید کے مشق ومحنت کی عظیم ترین فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

۷۰۵۵﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَااللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ يُبَرِّئُنِي وَلَكِنِّي وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا﴾

ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھ سے عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث کے متعلق بیان کیا کہ جب اہل افک (تہمت لگانے والوں) نے ان پر تہمت لگائی جو کچھ لگائی ابن شہاب نے بیان کیا کہ مذکورہ چاروں حضرات میں سے ہر ایک نے حدیث کا ایک ایک حصہ مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور میں اس وقت جانتی تھی (یعنی مجھے یقین تھا) کہ میں پاک دامن ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ میری برأت کریگا لیکن واللہ مجھے اس کا گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں ایسی وحی نازل کرے گا جس کی تلاوت کی جائیگی اور میرے خیال میں میری حیثیت اس سے بہت کم تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے جس کی تلاوت ہو اور اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی: ان الذین جاؤا بالافك عصبة منكم پوری دس آیتوں تک۔ (سورہ نور)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة .فی قوله: "بامر يتلى" ای بالاصوات فی المحاريب والمحافل.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۲۶، ومر الحديث ص:۳۵۳، وص:۳۵۹، مفصلا ص:۳۶۳ تا ص:۳۶۵، وص:۳۷۱، وص:۴۰۳، وص:۵۷۳، وص:۵۹۳ تا ص:۵۹۴، وص:۶۷۹، وص:۶۹۶، وص:۹۸۵، وص:۹۸۸، وص:۱۰۹۶، وص:۱۱۱۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی: "حدیث الافک"۔

۷۰۵۶﴿حَدَّثَنَا أَبُونُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ أُرَاهُ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَاسَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ﴾

ترجمہ | حضرت براء (ابن عازب) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ عشاء کی نماز میں سورہ والتین والزیتون پڑھ رہے تھے میں نے آپ ﷺ سے اچھی آواز یا اچھی قرأت کرنے والا نہیں سنا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۲۶، مرالحدیث ص:۱۰۵، وص:۱۰۶، فی التفسیر ص:۷۳۹۔

۷۰۵۷ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِمَكَّةَ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ مکہ معظمہ میں (مشرکوں کے خوف سے) چھپ کر رہتے تھے اور (نماز میں قرآن مجید پڑھتے وقت) آپ ﷺ اپنی آواز بلند کر دیتے تھے تو جب مشرکین سنتے تو قرآن مجید کو برا بھلا کہتے اور اس کے لانے والے کو (حضرت جبرئیل علیہ السلام یا حضور اقدس ﷺ کو) برا کہتے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: "لا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها" آپ اپنی نماز میں نہ آواز کو بلند کیجئے اور نہ بہت پست (یعنی درمیانہ رکھئے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث بيان اختلاف الصوت بالجهر والاسرار.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۲۶، ومرالحدیث ص:۶۸۶، وص:۱۱۱۶، وص:۱۱۲۳۔

۷۰۵۸ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو (یعنی بکریاں پالنا اور جنگل میں بکریاں چرانا تم کو محبوب ہے) پس جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو اذان میں اپنی آواز کو بلند کیا کرو اس لیے کہ مؤذن کی آواز کو جو کوئی جن یا انسان اور دوسری کوئی چیز بھی سنے گی تو وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت کے دن گواہی دیں گی، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان رفع الصوت بالقرآن احق بالشهادة و اولٰى.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۲۶، ومرالحدیث ص:۸۵ تا ص:۸۶، وص:۴۶۵۔

۷۰۵۹ ﴿حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ.﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اس حالت میں بھی قرآن پڑھتے تھے جب آپ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان توخذ من قوله "يقرأ القرآن".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۲۶، ومرالحدیث ص:۴۴۔

تشریح | حَجرى: فتح الحاء و كسرها، قوله و انا حائض جملة حالية فافهم.

مقصد | امام بخاریؒ مسئلہ بتانا چاہتے ہیں کہ حائضہ بیوی کی گود میں ٹیک لگا کر یا سر رکھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔

۳۹۱۶ ﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: قرآن مجید سے جو آسان ہو پڑھو

(یعنی قرآن میں سے جو تم کو یاد ہو اور آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لو) (المزمل:۲۰)

تشریح | حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: و المراد بالقرأة الصلاة لان القرأة بعض اركانها. (فتح).

اس پر علامہ عینیؒ نے تعقب کیا اور فرمایا: قلت هذا لم يقل به احد و المفسرون مجمعون على ان المراد منه القرأة فى الصلاة وهو حجة على جميع من يرى فرضية قرأة الفاتحة فى الصلاة (عمده).

خلاصہ یہ ہے کہ مراد قرأت فی الصلوٰۃ ہے، یعنی نماز میں قرآن پڑھنا فرض و رکن ہے، مگر کوئی سورہ معین نہیں ہے بلکہ جو سورہ یا بعض سورہ یاد ہو پڑھ لو، اس آیت سے واضح طور پر صاف معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض نہیں ہے فرض صرف قرأت قرآن ہے۔

۷۰۶۰ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَنِيهَا عَلٰى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.﴾

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ہشام بن حکیم ﷺ کو سورہ فرقان پڑھتے سنا تو میں نے ان کی قرارت کی طرف کان لگایا (یعنی پوری توجہ دی) تو دیکھا کہ وہ ایسے طریقوں پر پڑھ رہے ہیں جن طریقوں پر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ سورہ نہیں پڑھائی تھی قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے بمشکل صبر کیا (یعنی انتظار کیا) یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن میں ان کی چادر کا پھندا لگایا اور میں نے پوچھا یہ سورہ جو میں نے ابھی تمہیں پڑھتے سنی کس نے پڑھائی؟ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ سورہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے اس پر میں نے کہا تم نے جھوٹ کہا رسول اللہ ﷺ نے یہ سورہ خود مجھکو پڑھائی ہے جو خلاف ہے اس کے جو تو نے پڑھا ہے چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا اور میں نے عرض کیا کہ میں نے اس کو سورہ فرقان اس طرح پڑھتے سنا جو آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھایا (یعنی آپ ﷺ کا طریقہ کے خلاف یہ شخص پڑھتا ہے) تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو (یعنی گلے کا پھندا ہٹاؤ) ہشام تم پڑھو تو ہشام نے اسی طریقہ پر (حضور اقدس ﷺ کے سامنے) پڑھا جو میں نے اس سے سنا تھا پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا كذلك انزلت یہ سورہ اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر تم پڑھو تو میں نے پڑھی جس طرح آنحضور ﷺ نے مجھے پڑھائی تھی پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا "كذلك انزلت" اسی طرح یہ سورہ نازل ہوئی ہے بلاشبہ یہ قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا ہے، تو اس قرآن میں سے جو تم کو آسان معلوم ہو پڑھو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "في آخر الحديث فاقرؤا ما تيسر منه".

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۱۲۶، ومر الحديث ص:۳۲۶، وص:۷۴۷، وص:۷۵۳ تا ص:۷۵۴، اخرجه مسلم في الصلوٰۃ۔

تحقیق وتشریح وعبد الرّحمٰن بن عبدٍ بالتنوين القاری منسوب الی القارة بالقاف (عمده)

علی سبعة احرف: ای سبع لغات، وقیل الحرف الاعراب یقال فلان یقر حرف عاصم ای بالوجه الذی اختاره من الاعراب.

وقال الاکثرون هو قصر فی السبعة فقیل هی فی صورة التلاوة من ادغام واظهار ونحوهما لیقرا کل بما یوافق لغته ولا یکلف القرشی الهمز ولا الاسدی فتح حرف المضارعة وقیل بل السبعة کلها لمضر وحدها (عمدة القاری).

﴿بَابُ ۳۹۱۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ يُقَالُ مُيَسَّرٌ مُهَيَّأٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور بے شک ہم نے قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کیا ہے سو کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ (سورۂ قمر: ۱۷)

تشریح للذکر: ذکر کے معنی یاد کرنے اور حفظ کرنے کے بھی آتے ہیں اور کسی کلام سے نصیحت وعبرت حاصل کرنے کے بھی، یہ دونوں معنی یہاں مراد ہو سکتے ہیں وقیل ولقد سهلناه للحفظ واعنا علیه من اراد حفظه فهل من طالب لحفظه لیعان علیه (قس). مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید حفظ کرنے کے لیے آسان کر دیا، یہ بات اس سے پہلے کسی کتاب کو حاصل نہیں ہوئی کہ پوری کتاب توریت یا انجیل یا زبور لوگوں کو یاد ہو یہ صرف قرآن حکیم ہی کا اعجاز ہے کہ مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے بچے پورے قرآن کو ایسا حفظ کر لیتے ہیں کہ ایک زبر، زیر کا فرق نہیں آتا چودہ سو برس سے ہر زمانے، اور ہر طبقے میں ہزاروں لاکھوں حافظوں کے سینے میں اللہ کی کتاب محفوظ ہے۔

"وقال النبی صلی الله علیه وسلم" الخ: اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا كُلٌّ مُيَسَّر الخ: ہر شخص کے لیے وہی امر آسان کیا جائے گا (ہر شخص کو وہی کام آسان معلوم ہوگا) جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

"یقال مُیَسَّر مُهَیًّا": امام بخاریؒ نے فرمایا میسر بمعنی مہیا بولتے ہیں یعنی سامان کیا گیا۔

"وقال مجاهدؒ": اور امام مجاہدؒ نے فرمایا یسرنا القرآن ای بلسانك یعنی ہم نے آپ کی زبان پر قرآن آسان کر دیا ہے یعنی اس کا پڑھنا آسان کر دیا ہے۔

"وقال مطر الوراق" الخ: اور مطر وراق نے کہا: "ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر"، کا

مطلب یہ ہے کہ کیا ہے کوئی طالب علم (علم کا خواہشمند) کہ اس کی مدد کی جائے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے)۔

۷۰۶۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.﴾

ترجمہ حضرت عمران (ابن حصین ﷺ) نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) (جب تقدیر کا لکھا ہوا ضرور پورا ہوگا؟ تو) عمل کرنے والے کس لیے عمل کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا ہر شخص کو وہی کام آسان ہوگا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا۔

تشریح یعنی جس کو حق تعالیٰ نے سعید پیدا کیا ہے اس کے لیے کارہائے سعادت اور اعمال صالحہ آسان ہے اور جو شقی پیدا ہوا ہے اس کے لیے کارہائے شقاوت آسان ومہیا ہوں گے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے ما منكم من احد الا وقد كتب مقعده من الجنة ومقعده من النار الحديث (بخاری ص:۷۳۷ تا ص:۷۳۸)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة اى فى قوله: "كل ميسر".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۲۶ تا ص:۱۱۲۷، ومر الحدیث ص:۹۷۶۔

۷۰۶۲ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ.﴾

ترجمہ حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک جنازہ میں تھے پھر آپ ﷺ نے ایک لکڑی لی اور (اس لکڑی یعنی چھڑی سے) زمین کریدنے لگے پھر فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جہنم یا جنت میں لکھا نہ جا چکا ہو، صحابہ ﷺ نے عرض کیا پھر ہم اسی (نوشتہ) پر اعتماد نہ کرلیں؟ (یعنی عمل چھوڑ دیں) آنحضور ﷺ نے فرمایا عمل کئے جاؤ اس لیے کہ ہر شخص کے لیے وہی آسان ہوگا پھر آپ ﷺ نے سورہ واللیل کی یہ آیت تلاوت فرمائی فاما من اعطى واتقى الآيه (جس نے نیک راستہ میں دیا اور پرہیزگاری اختیار کی)۔

تشریح یہاں مختصر ہے یہ حدیث مفصل ومکمل کتاب الجنائز ص:۱۸۲، پر دیکھئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ميسّر".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۲۷، ومر الحدیث ص:۱۸۲، وص:۷۳۷ تا ص:۷۳۸، وص:۷۳۸،،،، وص:۹۱۸، وص:۹۷۷، اخرجه مسلم فى القدر والترمذى فى القدر، ابو داؤد وابن ماجه كلاهما فى السنة.

باب ۳۹۱۸ قولِ اللهِ تعالیٰ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ

والطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٌ يَسْطُرُونَ يَخُطُّونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةِ الْكِتَابِ وَأَصْلِهِ مَا يَلْفِظُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يُحَرِّفُونَ يُزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ يَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ دِرَاسَتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَاعِيَةٌ حَافِظَةٌ وَتَعِيهَا تَحْفَظُهَا وَأُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ هٰذَا الْقُرْآنُ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلکہ یہ تو بڑی عظمت اور اونچی شان والا قرآن ہے (جو وحی الٰہی ہے) لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

(یعنی ان کا قرآن کو جھٹلانا محض حماقت ہے قرآن ایسی چیز نہیں جو جھٹلانے کے قابل ہو یا چند احمقوں کے جھٹلانے سے اس کی شان اور بزرگی کم ہو جائے، یہ قرآن لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے جہاں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا پھر وہاں سے نہایت حفاظت واہتمام کے ساتھ صاحب وحی کے پاس پہنچایا جاتا ہے فإنه یسلك من بین یدیه ومن خلفه رصدا (الجن) اور یہاں بھی قدرت کی طرف سے اس کی حفاظت کا ایسا سامان ہے جس میں کوئی طاقت رخنہ نہیں ڈال سکتی۔

"وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ": اللہ تعالیٰ کا ارشاد: قسم ہے طور (پہاڑ) کی اور کتاب مسطور کی، قتادہ نے کہا مسطور بمعنی مکتوب ہے (یعنی لکھا ہوا) یعنی اس کتاب کی قسم جو لکھی ہوئی ہے۔

"یسطرون": بمعنی یخطّون ہے یعنی لکھتے ہیں اشارہ ہے آیت کریمہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ.

في ام الكتاب الخ: ام الکتاب کے معنی ہیں جملة الکتاب واصلہ یعنی لوح محفوظ میں محفوظ ہیں۔

ما یلفظ الخ: کے معنی ہیں جو بات بھی کسی چیز کے بارے میں کرے گا وہ لکھ لیا جائے گا۔

وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ: اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ خیر وشر (نیکی وبدی) سب لکھ لیا جاتا ہے اشارہ ہے آیت کریمہ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ. (سورہ ق)

يُحَرِّفُونَ بمعنی يُزِيلُونَ ہے (یعنی زائل کرتے اور دور کرتے ہیں) اور کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا کوئی لفظ زائل کردے لیکن وہ لوگ تحریف کرتے ہیں اس کی تاویل کرتے ہیں یعنی خلاف منشا تفسیر کرتے ہیں اشارہ ہے آیت کریمہ: يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ (سورۂ نساء: ۴۶)

تحریف کے معنی تحریف کے لفظی معنی ہیں تغیر وتبدل کرنا، بدل دینا اور ہیر پھیر کرنا آیت کریمہ یحرفون الکلم عن مواضعه کی تفسیر میں تحریف لفظی مراد ہے یا معنوی یا دونوں طرح کی تحریف؟

محدثین کرام ومفسرین عظام کے اقوال مختلف ہیں:

۱۔ توریت وانجیل میں دونوں طرح کی تحریف کی گئی ہے لفظاً بھی اور معنیً بھی یعنی مکمل اور پوری کتاب محرف ہے اس بنا پر یہ قول بھی منقول ہے کہ توریت وانجیل جو موجود ہے اس کی توہین وتذلیل جائز ہے چونکہ یہ آسمانی کتاب نہیں ہے مکمل محرف ہے، یہ غلو اور زیادتی ہے قابل تسلیم نہیں۔

اس قول کو اثر پر محمول کر کے اس کی تصحیح ممکن ہے کہ چونکہ اکثر محرف تھا اس لیے کل کا اطلاق کر دیا گیا، اس لیے کہ بعض آیات وصحیح روایات میں تصریح ہے کہ توریت وانجیل کے بعض احکام ومسائل تحریف سے محفوظ ہیں، آیت کریمہ: الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عندهم فی التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ الآيه (الاعراف:۱۵۷)

نیز روایات سے بھی معلوم ہے کہ جب یہودیوں نے آنحضور ﷺ کے یہاں دوزانی کو لا کر مسئلہ دریافت کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا فاتوا بالتوراة فاتلوها ان کنتم صادقین بخاری ص:۱۱۲۵، پر مفصل روایت گذر چکی کہ توریت میں آیت رجم محفوظ ملی۔

دوسرا قول یہ ہے کہ تحریف اکثر میں واقع ہے اگرچہ کچھ محفوظ اور باقی علی الاصل ہیں۔

تیسرا قول اس کا عکس ہے کہ اثر محفوظ ہیں اور تحریف اقل اور کم جگہوں میں ہوئی ہے اور اسی کی تائید مفکر اسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب الرد الصحیح علی من بدل دین المسیح میں کی ہے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ تحریف وتغیر صرف معنوی ہوئی ہے یعنی الفاظ بالکل محفوظ ہیں تفسیر وتاویل میں تحریف ہوئی ہے، اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ توریت وانجیل میں معنوی تحریف ہوئی ہے اور بیشتر تحریف ثابت ہے لیکن لفظی ہوئی ہے یا نہیں، امام بخاریؒ کا رجحان اس طرف ہے کہ لفظی تحریف نہیں ہوئی ہے اور اسی کے بارے میں یہاں فرماتے ہیں: "ولیس احد یزیل لفظ کتاب من کتب الله ولکنهم یحرفونه یتاولونه علی غیر تاویله" یعنی اللہ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا کوئی لفظ کوئی شخص بدل نہیں سکتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ آسمانی کتابوں میں تحریف معنوی ہوئی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں البتہ لفظی تحریف ہوئی ہے یا نہیں؟ امام بخاریؒ لفظی تحریف کا انکار کرتے ہیں لیکن اکثر علماء فرماتے ہیں کہ لفظی تحریفیں بھی توریت وانجیل میں ہوئی ہیں اگرچہ بہت کم، جیسا کہ توریت کے پہلی فصل میں حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی دونوں بیٹیوں نے اپنے باپ لوط علیہ السلام کو شراب پلا کر لوط علیہ السلام سے زنا کیا اور دونوں حاملہ ہوئیں اور اس قسم کے منگھڑت خرافات توریت میں پائی جاتی ہیں جس کا اصل من جانب اللہ ہونا ممکن نہیں نیز ایک روایت میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں توریت دیکھی تو حضور اقدس ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی واتباع سے چارہ نہ ہوتا، اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ توریت وانجیل دیکھنا و پڑھنا جائز نہیں۔

علماء اسلام کا تحقیقی فتویٰ یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو روکنا کراہت تنزیہی پر محمول ہے چونکہ سلفاً وخلفاً علماء اسلام کی بڑی جماعت کا توریت دیکھنا نیز توریت کا حوالہ دینا ثابت ہے بالخصوص اہل کتاب کی تردید کے لیے ان کی کتابوں کا دیکھنا ثابت ہے اور بسا اوقات ضروری بھی، اس لیے اکابر علماء اسلام فرماتے ہیں کہ جو حضرات پختہ صاحب علم ہیں صرف انہیں دیکھنا چاہئے کمزور مسلمانوں کو ہر مشکوک اور غلط کتابوں سے بلکہ تمام فرق ضالہ کی لٹریچروں سے اجتناب ضروری ہے مثلاً قادیانی، چکرالوی، اہل قرآن، مودودی اور رضا خانی کی کتابوں سے غیر عالم کو بچنا چاہئے کہ گمراہی کا خطرہ ہے واللہ اعلم بالصواب۔

"دِرَاسَتُهُمْ تلاوتهم": دراستهم بمعنیٰ تلاوتهم اشارہ ہے آیت کریمہ: وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِيْنَ (سورہ انعام:۱۵۶) میں دراست بمعنیٰ تلاوت ہے۔

"واعية حافظة" واعية بمعنیٰ حافظة ہے یعنی واعيه کے معنی یاد رکھنے والا، حفظ کرنے والا ہے اشارہ ہے آیت کریمہ: وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ (سورۂ حاقہ:۱۲) وتعيها بمعنیٰ تحفظها ہے یعنی وعی بمعنیٰ حفظ کا مضارع ہے۔

"وَأُوْحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهٖ" (سورہ انعام:۱۹) اور میری طرف قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اسکے ذریعہ تمہیں ڈراؤں یعنی اہل مکہ کو اور ان لوگوں کو جن لوگوں کو یہ قرآن پہونچے تو وہ اس کے لیے نذیر ہے مطلب یہ ہے کہ جس کو بھی قرآن پہنچا تو گویا کہ اسنے خدا تعالیٰ سے سنا اس لیے کہ قرآن یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

۷۰۶۳﴿ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبَتْ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے خلق کو پورا کر لیا یعنی مخلوقات کو پیدا کر کے فارغ ہوا تو اپنے پاس ایک مکتوب رکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے یا بڑھ کر ہے (شک راوی) اور وہ مکتوب اللہ تعالیٰ کے پاس عرش پر ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ لوح محفوظ عرش پر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يشير به الى ان اللوح المحفوظ فوق العرش.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۲۷، ومر الحديث ص:۴۵۳، وص:۱۱۰۱، وص:۱۱۰۴، وص:۱۱۱۰۔

۷۰۶۴ ﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک مکتوب لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے چنانچہ وہ مکتوب اللہ تعالیٰ کے پاس لکھا ہوا عرش پر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة اى مثل السابق.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص: ۱۱۲۷۔

﴿بابُ قولِ اللّٰهِ تعالىٰ وَاللّٰهُ خلقَكُمْ وَمَا تعْمَلُونَ...﴾ (۳۹۱۹)

...إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ وَيُقَالُ لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيُوا مَاخَلَقْتُمْ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةٍ ثُمَّ اسْتَوىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ والْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بَيَّنَ اللّٰهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيْمَانَ عَمَلًا قَالَ ذَرٍّ وَأَبُوهُرَيْرَةَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِهِ وَقَالَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِالْإِيْمَانِ وَالشَّهَادَةِ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم لوگوں کو اور جو تم عمل کرتے ہو

تشریح امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ بندوں کے افعال واعمال مخلوق ہیں خالق صرف اللہ ہی ہے امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آیت کریمہ سے قدریہ اور جبریہ کا مذہب باطل ہوگیا جو کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے۔
استدلال صاف ہے کہ اللہ نے تم کو پیدا کیا اور ان تمام چیزوں کو جو تم کرتے ہو تو آیت کریمہ نے عطف کے ذریعہ

معطوف علیہ اور معطوف ہر دو کا خالق اللہ تعالیٰ کو بتایا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ (الاعراف:۵۴)

سن لو اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم فرمانا، نیز ارشاد ربانی ہے: وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمٰی نیز ارشاد الٰہی ہے: ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (سورہ مومن:۶۲) یہ سارے دلائل قدریہ ومعتزلہ کی تردید پر ناطق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: إنا کل شي خلقناه بقدر (سورہ قمر:۴۹)

بلاشبہ ہم نے ہر چیز کو اندازہ سے پیدا کیا، اس آیت میں تصریح ہے کہ خالق ہر چیز کا اللہ تعالیٰ ہے پھر اعمال وافعال کا خالق بندہ کو کہنا آیت کریمہ کے صریح خلاف ہے البتہ کسب کی نسبت بندہ کی طرف صحیح اور درست ہے۔

قابل غور ہے کہ اگر بندہ کے افعال کا خالق بندہ ہو تو ظاہر ہے کہ بندہ کی مخلوق زیادہ ہو خالق کی مخلوق سے اس لیے کہ بداہۃً معلوم ہے کہ اعیان سے زیادہ افعال واعمال ہیں، نیز ارشاد الٰہی ہے: اللّٰهُ خالق کل شيءٍ وهو علی کل شيءٍ وکیل (سورہ زمر:۶۲)

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے، ظاہر ہے ہر چیز میں اعیان اور افعال سب داخل ہوں گے۔

معتزلہ کہتا ہے کہ اللہ خالق خیر ہے اور خالق شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف شان باری تعالیٰ کے خلاف ہے۔ جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح نبی ورسول کا خالق ہے اسی طرح جنات وشیاطین کا بھی خالق ہے، جس کے قائل سارے معتزلہ ہیں، ارشاد خداوندی قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق، اس آیت سے معلوم ہوا کہ شر کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

''ويقال للمصورين احيوا ما خلقتم'' الخ: اور کہا جائے گا تصویر بنانے والوں سے جان ڈالو اس چیز میں جو تم نے بنایا ہے۔

تشریح یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے کہ قیامت کے دن جاندار کی تصویر بنانے والوں سے خود باری تعالیٰ یا باری تعالیٰ کے حکم سے فرشتے کہیں گے کہ تم نے جو تخلیق کی ہے اس میں زندگی بھی تو پیدا کرو، تخلیق کی نسبت بطور تعجیز واستہزاء ہے۔

۲۔ علامہ کرمانیؒ نے کہا کہ خلقتم بمعنی کسبتم ہے فلا اشکال۔

''إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ'' الآية (الاعراف:۵۴)

بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان وزمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا وہ رات کو دن سے ڈھانپتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور آفتاب وماہتاب اور ستاروں کو (اسی نے پیدا کیا) سب اس کے حکم کے تابع، سن لو اسی کے لیے خاص ہے خلق اور امر (آفرینش بھی اور حکومت بھی) برکت والا ہے اللہ سارے جہانوں کا پروردگار۔

تشریح یہاں اصل مقصد ہے الا له الخلق والامر جس سے صاف معلوم ہوا کہ خلق اور ہے اور امر اور ہے نیز اس کی تائید اس آیت میں ہے اللّٰہ خالق كُلِّ شيءٍ، اور امام بخاریؒ نے اس کی مزید وضاحت کے لیے ابن عیینہ کا قول متصلاً

بیان کردیا ہے۔

قال ابنُ عُیینة بَیّن اللّٰهُ الخلق من الامر الخ اور سفیان بن عیینہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو امر سے الگ بیان فرمایا یعنی علیحدہ کردیا اپنے قول الا له الخلق والامر میں حضرت سفیان کا مقصد یہ ہے کہ آیت میں امر کا عطف خلق پر ہے اور عطف مغایرت کو چاہتا ہے جس سے ثابت ہوگیا کہ خلق اور چیز ہے اور امر اور چیز ہے خلق سے مراد مخلوقات اور امر سے مراد کلام ہے پس ثابت ہوا کہ کلام اللہ مخلوق نہیں بلکہ من قبیل امر ہے۔

"وسمّی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰه علیه وسلم الإیمانَ عَمَلاً": اور نبی اکرم ﷺ نے ایمان کو عمل فرمایا (اس کی تفصیل کتاب الایمان میں گذر چکی ہے)۔

"قال أَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الاعمالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وجِهَادٌ في سَبِيْلِهِ" الخ: حضرت ابوذر ؓ اور حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ کون عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ عمل کرتے تھے (یعنی ایمان اور نماز وغیرہ من العبادات) تو اس میں بھی ایمان وعمل سب کے مجموعہ کو عمل سے تعبیر کیا گیا یعنی بما کانوا یعملون میں۔

"وقال وَفْدُ عبدِ القَيْس" الخ: اور قبیلہ عبدالقیس کے وفد نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ دینی معاملہ میں سے جامع اعمال ہمیں بتادیجئے کہ اگر ہم ان پر عمل کرلیں تو داخل جنت ہوسکیں تو آپ ﷺ نے انہیں ایمان باللہ اور توحید کی شہادت، اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم دیا اس طرح آنحضور ﷺ نے ان سب کو عمل قرار دیا۔

فائدہ: وفد عبدالقیس کی پوری بحث مکمل تفصیل کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص: ۳۵۴۔

۷۰۶۵﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى ثُمَّ انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَاصَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا.

ترجمہ زھدم (ابن مُضرّب) نے بیان کیا کہ اس قبیلۂ جرم اور اشعری لوگوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارگی تھی ایک مرتبہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷛ کے پاس تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا اور آپ ﷛ کے پاس ایک شخص بنی تیم اللہ میں سے تھا شاید کہ وہ موالی میں سے تھا (یعنی شاید کہ وہ آزاد شدہ غلاموں میں سے تھا) ابو موسیٰ ﷛ نے اسے اپنے پاس کھانے کے لیے بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا ہے پس میں نے اس کو گندہ قرار دیا اور میں نے قسم کھالی کہ اس کو نہیں کھاؤں گا اس پر ابو موسیٰ ﷛ نے فرمایا لو سنو میں تم سے اس (قسم) کے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس اشعریوں کی ایک جماعت لے کر حاضر ہوا ہم آپ ﷺ سے سواری مانگ رہے تھے (جہاد میں جانے کے لیے) آنحضور ﷺ نے فرمایا واللہ میں تم لوگوں کو سواری نہیں دے سکوں گا اور نہ میرے پاس کچھ ہے میں تمہیں سواری کے لیے دوں، پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس مال غنیمت کے کچھ اونٹ آئے تو آنحضور ﷺ نے ہم لوگوں کے متعلق پوچھا اور فرمایا کہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ چنانچہ آپ ﷺ نے سفید کوہان والے پانچ اونٹ دینے کا حکم دیا پھر ہم چلے اور ہم نے سوچا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے اور نہ آپ ﷺ کے پاس کچھ تھا کہ ہم کو سواری کے لیے دیں پھر آپ ﷺ نے ہم کو سواری دی ہم نے حضور اکرم ﷺ سے آپ ﷺ کی اپنی قسم سے غفلت میں اونٹ لے لیے (یعنی شاید کہ حضور اکرم ﷺ قسم بھول گئے ہیں) واللہ ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے چنانچہ ہم لوگ آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹے اور ہم نے آپ ﷺ سے کہا (کہ آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی) تو آپ ﷺ نے فرمایا میں یہ سواری تمہیں نہیں دے رہا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ سواری عنایت فرمائی واللہ اگر میں کوئی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف میں دیکھتا ہوں تو میں وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ دیتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ تؤخذ من قولہ: "ولکن اللہ حملکم حیث نسب الحمل الی اللہ تعالٰی.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص: ۱۱۲۷ تا ص: ۱۱۲۸، مر الحدیث ص: ۴۴۲، مغازی ص: ۶۲۹، وص: ۸۲۹، وص: ۹۸۰، وص: ۹۸۳، وص: ۹۸۸، وص: ۹۹۴، وص: ۹۹۵۔

تشریح اس میں سواری کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے کہ اللہ نے تم لوگوں کو سواری دی اگرچہ ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے دی پس یہ اسی طرح ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔

۷۰۶۶ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ

الضُّبَعِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ آمُرُكُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ.

ترجمہ ابوجمرہ (نصر بن عمران تابعی) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا (کہ میرے پاس ایک ٹھلیا ہے میں اس میں چھوہارے ڈال کر نبیذ بناتا ہوں پھر اس کو شیریں کر کے پیتا ہوں اگر میں زیادہ مقدار میں پی کر لوگوں کے ساتھ بیٹھوں تو ڈر ہے کہ رسوائی ہو) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہیں (یعنی جو آپ کے پاس آنے میں رکاوٹ ہے) ہم تو صرف اشہر حرم ہی میں آپ ﷺ کے پاس پہونچ سکتے ہیں اس لیے آپ ہم کو جامع احکام بتا دیجئے کہ اگر ہم ان پر عمل کرلیں تو جنت میں داخل ہو سکیں اور اپنے ماسوا کو اس کی طرف دعوت دے سکیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں میں تمہیں ایمان باللہ کا حکم دیتا ہوں اور کیا تم جانتے ہو کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور میں تمہیں چار چیزوں سے منع کرتا ہوں کہ دبا، نقیر اور زفت لگائے ہوئے برتنوں اور سبز ٹھلیوں سے (یعنی ان برتنوں سے پرہیز کرو)۔

تشریح مفصل و مکمل تشریح کے لیے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۳۵۲، اور نصر الباری جلد:۸، کتاب المغازی ص:۴۴۲۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۱۲۸، ومر الحدیث ص:۱۳، وص:۱۹، وص:۷۵، وص:۱۸۸، وص:۴۳۶، وص:۴۹۸، وص:۶۲۶، وص:۹۱۲، وص:۱۰۷۹۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ اس حدیث میں ایمان کو عمل فرمایا تو ایمان اعمال کی طرح مخلوق الٰہی ہوگا کیونکہ بندوں کی ایک صفت ہے۔ واللہ اعلم

۷۰۶۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں پر قیامت کے دن عذاب ہوگا، اوران سے کہا جائے گا کہ تم نے جو بنایا ہے اسے زندہ کرو (یعنی جان ڈالو)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان من زعم انه يخلق فعل نفسه لو صحت دعواه لماوقع الانكار على هؤلاء المصورين. (عمده)

وقال الكرماني اسند الخلق اليهم صريحا وهو خلاف الترجمة ولكن المراد كسبهم فاطلق لفظ الخلق عليه استهزاء او اطلق بناء على زعمهم. (عمده)

تعددموضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۲۸، ومرالحدیث ص: ۲۸۳، وص: ۸۸۰، وص: ۸۸۱۔

تشریح | حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ ذی روح یعنی جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے خواہ فوٹو ونقش ہو یا اسٹیچو سب ممنوع وناجائز ہے البتہ غیر ذی روح کی تصویر مثلاً مسجد، مدرسہ، درخت ومکان کی تصویریں بلاشبہ جائز ہیں۔

۷۰۶۸﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں پر قیامت کے دن عذاب ہوگا اوران سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اسے زندہ کرو (اس میں جان ڈالو)۔

تشریح | حدیث سابق دیکھئے۔

۷۰۶۹﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے بڑا ظالم اور کون ہے جو پیدا کرنے چلا ہے میرے پیدا کرنے کی طرح (یعنی پوجا کرنے کے لیے مورتی بناتا ہے) اس کو چاہئے کہ وہ پیدا کردے چیونٹیا ایک دانہ گیہوں پیدا کردے یا ایک دانہ جو پیدا کردے۔

مطابقتہ للترجمۃ | الكلام في مطابقة هذا مثل ما مرّ فيما قبله.

تعددموضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۲۸، ومرالحدیث ص: ۸۸۰۔

تشریح | پیدا کرنے کی نسبت تصویر بنانے والوں کی طرف بطور استہزاء یا فقط ظاہری صورت میں تشبیہ کے طور پر ہے۔

۲۔ اورامر لیخلقوا (یعنی پیدا کردے) کا تعجیز کے لیے ہے۔

۳ ذرّہ کے معنی بعض حضرات نے چیونٹی بھی کیا ہے اس صورت میں حیوانات کے بنانے میں تعجیز مقصود ہے کہ جس کی تصویر بناتے ہیں ذرا زندہ جانور بنا کے تو دیکھیں ابن بطالؒ کہتے ہیں کہ پیدا کرنے کی نسبت سے مقصود تبکیت وتعجیز ہے کہ جب تصویر بنانے میں تخلیق الٰہی کی مشابہت کرتے ہو تو زندگی دینے میں بھی مشابہت کرو اور ظاہر ہے کہ یہ ممکن نہیں بلکہ وہ عاجز ہیں۔

۳۹۲۰ ﴿بَابُ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ﴾

فاجر اور منافق کی قرأت اور ان کی آواز اور ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی

توضیح وتشریح فاجر سے مراد منافق ہے اس لیے کہ اس باب کے تحت جو حدیث آرہی ہے اس میں فاجر مومن کا قسیم یعنی مقابل واقع ہوا ہے اور اس صورت میں منافق کا عطف عطف تفسیری ہوگا اور یہی صورت اولیٰ وانسب ہے اگرچہ گنجائش ہے کہ تنویع کے لیے ہو اور فاجر عام ہو منافق سے تو اس صورت میں منافق کا عطف فاجر پر عطف الخاص علی العام ہوگا۔

مقصد اس باب سے امام بخاریؒ نے یہ مسئلہ بتایا کہ تلاوت قرآن قرآن کے مغایر ہے جب ہی تو تلاوت وتلاوت میں فرق وارد ہے منافق کی تلاوت حلق سے نیچے نہیں اتری تو معلوم ہوا کہ تلاوت مخلوق ہے اور قرآن غیر مخلوق۔ حناجر جمع حنجرہ وھی الحلقوم (قس).

۷۰۷۰ ﴿حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا.﴾

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس مومن کی مثال جو قرآن شریف پڑھتا ہے اس میٹھے لیموں (نارنگی) کی سی ہے کہ اس کا مزا بھی اچھا ہے (لذت بخش ہے) اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس (مومن) کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے کھجور یعنی چھوہارے کی طرح ہے کہ اس کا مزہ عمدہ ہے مگر اس میں خوشبو نہیں ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے مثل ریحان (پھول) ہے کہ اس کی خوشبو اچھی ہے اور اس کا مزا کڑوا ہے اور مثال اس فاجر کی جو قرآن نہیں پڑھتا ہے مثل اندرائن ہے کہ اس کا مزا کڑوا ہے اور کوئی خوشبو نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۲۸، مر الحدیث ص:۷۵۱، و ص:۷۵۷، و ص:۸۱۶

ابن بطالؒ فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ منافق کی قرأت مقبول نہیں یعنی اللہ تعالیٰ تک پہونچتی ہی نہیں کیونکہ جس قرأت سے خدا کی رضا وخوشنودی مقصود نہیں ہوتی وہ خدا کے یہاں مقبول نہیں اور خوشنودیٔ خدا کے لیے دل کی پاکی شرط ہے۔

اس سے واضح ہوگیا کہ منافق کا پڑھنا صرف زبان تک محدود ہے حلق سے نیچے یعنی قلب پر کوئی اثر نہیں۔

۷۰۷۱﴿حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَ أُنَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ.﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ کچھ نہیں ہیں، (یعنی کاہن بے حقیقت جھوٹے ہیں ان کی بات کا کوئی اعتبار نہیں) تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) کاہن لوگ کسی چیز کے متعلق کبھی ایسا بیان کرتے ہیں جو صحیح ہو جاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ صحیح بات وہ ہے جس کو جنی (شیطان) اچک لیتا ہے (فرشتوں سے) پھر اپنے دوست کاہن کے کان میں ڈال دیتا ہے مرغ کی آواز (کٹ کٹ کرنے) کی طرح پھر یہ کاہن اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملاتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث مشابهة الكاهن بالمنافق من جهة انه لا ينتفع بالكلمة الصادقة لغلبة الكذب عليه لفساد حاله كما لا ينتفع المنافق بقراء ته لفساد عقيدته.

یعنی کاہن مثل فاجر و منافق ہیں۔

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۱۲۸، ومر الحدیث ص:۸۵۷۔

۷۰۷۲﴿ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ

قِيلَ مَا سِيمَاهُمْ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ أَوْ قَالَ التَّسْبِيدُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا یہ لوگ دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے (چھیدتا ہوا) نکل جاتا ہے پھر یہ لوگ دین میں واپس نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر اپنے چلہ پر پھر لوٹ آئے (ظاہر ہے کہ یہ محال ہے تو خوارج کا دین میں پھر آنا بھی محال ہے) پوچھا گیا کہ ان کی علامت کیا ہوگی؟

(قال الحافظ ابن حجرؒ والسائل لم اقف علی تعیینه (قس)

آنحضور ﷺ نے فرمایا ان کی علامت سر منڈانا ہے۔

تحلیق اور تسبید شک راوی ہے معنی ایک ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة توخذ من قوله "یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیهم"

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۱۲۸، ومرالحدیث ص:۴۷۱، ص:۵۰۹ تا ص:۵۱۰، ص:۶۲۳، ص:۶۷۳، ص:۷۵۶، ص:۹۱۰، ص:۱۰۲۴۔

اشکال: بظاہر یہ اشکال ہوتا ہے کہ جو لوگ سر منڈاتے ہیں وہ سب خارجی ہیں حالانکہ بالاتفاق ایسا حکم نہیں ہے۔

جواب: جواب یہ ہے کہ سلف عام طور پر اپنا سر صرف حج اور عمرہ کے وقت منڈاتے تھے، بخلاف خارجیوں کے کہ ان کی عادت مستمرہ سر منڈانے کی تھی اس وجہ سے سر منڈانا خارجیوں کی علامت قرار دیدی گئی تھی۔

خوارج باتفاق اہل سنت والجماعت فرق ضالہ میں سے ہیں ان کا مفصل بیان گذر چکا ہے۔

۳۹۲۱

﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوزَنُ وقال مُجَاهِدٌ الْقُسْطَاسُ الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ وَيُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ہم قیامت کے دن میزان عدل (انصاف کی ترازو) قائم کریں گے

اور بلاشبہ بنی آدم کے اعمال اور ان کے اقوال وزن کئے جائیں گے۔

تشریح | یہ باب بخاری شریف کی آخری کتاب کتاب التوحید کے اٹھاون ابواب میں سے آخری باب ہے اور یہی بخاری شریف کا آخری باب ہے امام بخاریؒ نے اپنی کتاب بخاری شریف کو کتاب الایمان سے شروع کیا ہے اور ایمان ہی پر ختم کیا ہے، پہلی کتاب کتاب الایمان ہے اور آخری کتاب کتاب التوحید ہے جس پر ایمان کی اولین بنیاد ہے، امام بخاریؒ نے

اپنی کتاب کا آخری باب کتاب التوحید کو رکھا اس لیے کہ توحید مدار نجات ہے جس کا خاتمہ توحید حقیقی پر ہوگا وہ نجات پائے گا ورنہ سزا کا مستحق ہوگا اس لیے امام بخاری نے آخری کتاب کتاب التوحید رکھی۔

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: ولما فرغ المؤلف رحمة الله عليه من باب الوحي الذى هو كالمقدمة لهذا الكتاب الجامع شرع ذكر المقاصد الدينية وبدأ منها بالإيمان الخ (ارشاد السارى)

یعنی علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مؤلف کتاب حضرت امام بخاریؒ باب الوحی سے فارغ ہوئے جو اس کتاب جامع کے مقدمہ کے درجہ میں ہے تو اب مقاصد دینیہ کا بیان شروع فرما رہے ہیں اور اصحاب جوامع یعنی جو محدثین کرامؒ اپنی کتاب کے اندر انواع ثمانیہ کو ذکر کرتے ہیں ان حضرات کا طریقہ ہے کہ اپنی کتاب کو کتاب الایمان سے ابتدار کرتے ہیں چونکہ مکلف پر سب سے پہلے ایمان ہی فرض ہے سارے اعمال وعبادات کا دارومدار ایمان پر ہے ایمان کے بغیر کوئی عمل وعبادت عند اللہ مقبول نہیں حیات جاودانی ونجات اخروی ایمان ہی پر موقوف ہے ایمان وعقیدہ بنیاد ہے اور اعمال اس کی شاخیں ہیں ایمان بمنزلہ روح کے ہے اور اعمال اس کا بدن، ایمان حقیقت ہے اور اسلام اس کی صورت، اس لیے مقدمہ سے فراغت کے بعد کتاب الایمان سے شروع فرمایا۔

اور کتاب الایمان کے بعد اعمال وعبادات کا تعلق اور جوڑ اس طرح سمجھئے حدیث شریف میں ہے: الدنيا مزرعة الآخرة یعنی دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ مطلب صاف ہے کہ آخرت کے سامان وتوشہ فراہم کرنے کی جگہ دنیا ہے۔

کھیتی کا طریقہ یہ ہے کہ تخم وبیج پہلے کھیت میں ڈالتے ہیں اس کے بعد اس سے غفلت نہیں برتتے ہیں بلکہ اس کی آبیاری ونگرانی کی جاتی ہے پھر اس کے معضرات کو دفع کیا جاتا ہے اس میں ایک طرف اس کے بڑھنے، پھلنے پھولنے کے لیے کھاد و پانی ڈالتے ہیں تو دوسری طرف اس کے گھاس وکانٹے کاٹے ودفع کیے جاتے ہیں اور ہر نقصان دہ چیزوں پر پوری پوری نظر رکھی جاتی ہے مثلاً جانوروں اور چوروں سے حفاظت کی جاتی ہے۔

اسی طرح ایمان کا بیج قلب میں ڈالنے کے بعد اس کی بڑھوتری وزیادتی کے لیے اعمال صالحہ وعبادات کے ذریعہ اس کو پروان چڑھانا پڑتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ایمان کو کامل کرنے کے لیے مامورات پر عمل اور منہیات سے پرہیز ضروری ہے اس لیے کتاب الایمان کے بعد اعمال وعبادات کا ذکر فرمایا گیا ہے، اب بظاہر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے بعد امام بخاریؒ کتاب الصلوٰۃ بیان فرماتے اس لیے کہ ایمان لانے کے معنی ہی یہ ہیں کہ بندے نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت لازم کرلی اور تمام عبادتوں میں اہم العبادات نماز ہی ہے لیکن چونکہ نماز کی صحت وفساد کے لیے کچھ اصول واحکام ہیں کہ جن کے بغیر نماز نہیں ہوگی اس لیے امام بخاریؒ نے کتاب الایمان کے بعد کتاب العلم کا ذکر فرمایا اور اس کے ماتحت ایک ایسی آیت درج کی جس میں ایمان کے بعد علم ہی کا ذکر ہے ارشاد ربانی ہے: يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ

دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (سورہ مجادلہ:۱۱)

یعنی تم میں سے جولوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجے بلند کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔

اب کتاب العلم کے بعد کتاب الصلوٰۃ کو بیان کرنا چاہیے تھا کیونکہ نماز اہم العبادات ہے اور عام ہے اس کے مکلف امیر وغریب، آزاد وغلام، بیمار وتندرست اور مقیم ومسافر سب ہی ہیں نیز اس کی ادائیگی بھی دیگر عبادات مثلاً روزہ اور حج وغیرہ سب سے زیادہ ہے کہ ہر روز پانچ مرتبہ فرض ہے۔

قرآن مجید اور حدیث پاک میں ایمان کے بعد متصلاً نماز کا حکم مذکور ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ (الآیہ سورہ بقرہ:۳)

اور ارشاد نبوی ہے: بُنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله إلا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوٰة وایتاء الزکٰوة الحدیث (بخاری ج:۱،ص:۶، مسلم، ج:۱،ص:۳۲)

اس لیے کتاب العلم کے بعد کتاب الصلوٰۃ کو بیان کرنا چاہیے تھا لیکن چونکہ نماز کے لیے طہارت شرط ہے اور شرط مقدم ہوتی ہے مشروط پر اس لیے سارے محدثین عظام وفقہاء کرام کتاب الصلوٰۃ سے قبل کتاب الطہارۃ ذکر فرماتے ہیں، اس ترتیب سے امام بخاریؒ کی دقت نظر اور حسن ترتیب کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ فجزاء الله خیر الجزاء.

"وقال مجاهد" الخ: اور امام التفسیرؒ نے فرمایا کہ قسطاس بمعنی عدل ہے رومی زبان میں یعنی اہل روم کی زبان میں لفظ قسطاس بمعنی انصاف ہے۔

اشکال: اشکال یہ ہے کہ قرآن مجید کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا الآیہ (سورہ یوسف:۲)

یعنی ہم نے اس کو اتارا ہے قرآن عربی زبان کا۔ لیکن امام مجاہدؒ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں کچھ الفاظ دخیل بھی ہیں؟ یعنی وہ حقیقت میں دوسری زبان کے ہیں مگر قرآن مجید نے اس کو استعمال کیا ہے۔

اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ پورے قرآن مجید کے اندر دو چار الفاظ غیر عربی سے کوئی فرق نہیں آتا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ درحقیقت توارد ہے علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں فلاینافیه الفاظ نادرة او هو من توافق اللغتین (قس).

مطلب یہ ہے کہ رومی زبان اور عربی زبان کا اتفاق ہو گیا ہے۔

تشریح امام بخاریؒ نے وزن اعمال کے حق ہونے پر آیت کریمہ نضع الموازین القسط لیوم القیامة سے استدلال فرمایا تھا اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت امام بخاریؒ جس طرح حافظ حدیث ہیں اسی طرح حافظ قرآن بھی ہیں تو چونکہ ترجمۃ الباب کے اندر سورہ انبیاء کی آیت کریمہ نضع الموازین القسط کے اندر لفظ قسط آیا تھا تو اس مناسبت

سے اپنی عادت کے مطابق قرآن حکیم کے اس مادہ سے جو صیغہ بھی آیا ہے اس کی تحقیق پیش فرمار ہے ہیں چنانچہ سورہ شعراء کی آیت: ۱۸۲، سورہ بنی اسرائیل کی آیت: ۳۵، میں وَزِنُوا بِالْقِسطاسِ الْمُسْتَقِيمِ (سیدھی ترازو سے وزن کرو، تولو) اس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ قسطاس کے معنی ترازو کے ہیں اور اس میں رومی اور عربی کا اتفاق ہو گیا یعنی من توافق اللغتين يا توافق الوضعين.

موازین: میزان کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ترازو، میزان اصل میں مِوزان تھا واؤ کو ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدل دیا، آیت کریمہ میں میزان کے لیے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اس لیے بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ وزن اعمال کے لیے بہت سی میزانیں استعمال کی جائیں گی اور جمع کا صیغہ حقیقت پر محمول ہوگا اور اس کی دو صورتیں ہیں ہر شخص کے لیے یا ہر عمل کے لیے ایک ایک ترازو ہوگی، مطلب یہ ہے کہ وزن اعمال کے لیے بہت سی میزانیں (ترازوئیں) استعمال کی جائیں گی مثلاً فرائض کے لیے الگ اور نوافل کے لیے الگ، بدنی عبادت کے لیے الگ اور مالی عبادت کے لیے الگ، جس طرح دنیا میں مختلف ترازوئیں ہیں کوئلہ وزن کرنے (تولنے) کے لیے الگ، چاول اور سبزی تولنے کے لیے الگ سونا چاندی تولنے کے لیے الگ وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح روز قیامت میں میزان متعدد ہوسکتی ہے۔

مگر اکثر مفسرین و جمہور محدثین کی رائے یہ ہے کہ میزان ایک ہی ہوگی، والذی علیه الا اکثرون انه میزان واحد عبر عنه بلفظ الجمع للتفخيم الخ (قس) اب رہا یہ سوال کہ پھر جمع کا صیغہ کیوں لایا گیا؟ تو اس کے کئی جوابات دیئے گئے ہیں:

۱۔ یہاں موازین میزان کی جمع نہیں ہے بلکہ موزون کی جمع ہے موزون اس چیز کو کہتے ہیں جس کو تولا جائے، اور مراد اعمال موزونہ ہیں جیسا کہ سورہ رحمٰن کی آیت کریمہ: واقيموا الوزن بالقسط ولا تخسروا الميزان کی تفسیر میں علامہ جلال الدین محلیؒ فرماتے ہیں: ای لا تنقصوا الموزون.

۲۔ جمع تفخیم و تعظیم کے لیے ہے یعنی وہ میزان بہت بڑی اور عظیم ہے جیسا کہ ابوالقاسم لالکائی نے حضرت سلمان سے نقل کیا ہے کہ میزان عدل کے دو پلڑے ہوں گے کہ ایک پلڑے میں آسمان و زمین سما سکتے ہیں۔

تفسیر مظہری نے حضرت سلمان فارسی ﷺ سے حدیث نقل کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز جو میزان وزن اعمال کے لیے رکھی جائے گی وہ اتنی بڑی اور وسیع ہوگی کہ اس میں آسمان اور زمین تولنا چاہیں تو وہ بھی اس میں سما جائیں۔

اور تعظیماً جمع کا استعمال قرآن حکیم میں موجود ہے جیسے: كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِيْنَ (سورۂ شعراء: ۱۰۵) قوم نوح نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

حالانکہ اس قوم میں صرف ایک رسول حضرت نوح علیہ السلام کے علاوہ کوئی دوسرا پیغمبر نہیں آیا۔

۳۔ جمع باعتبار اشخاص وافراد بنی آدم نیز تعدد اعمال کے لحاظ سے ہے کیونکہ ساری مخلوقات حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک جن کی صحیح تعداد صرف حق تعالیٰ ہی کو معلوم ہے ان سب کے اعمال کو یہی میزان (ترازو) تولے گی جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: فامّا من ثقلت موازینه فهو فی عیشةٍ رّاضیةٍ وَأمّا من خفت موازینه فامُّه هاویةٌ (قارعہ)

قسط: کے معنی عدل وانصاف کے ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ میزان (ترازو) عدل وانصاف کے ساتھ وزن کرے گی ذرا کمی وبیشی نہ ہوگی اور یہ قسط یہاں موازین کی صفت ہے۔

اشکال: رہا یہ اشکال کہ قسط کا لفظ مفرد ہے اور موازین جمع ہے جمع کی صفت مفرد کس طرح درست ہوئی؟

جواب: قسط مصدر ہے واحد، تثنیہ اور جمع سب جائز ہے **یقال میزان قسط ومیزانان قسط وموازین قسط** (شرح ابن بطال)

۴۔ قسط مصدر ہے اور مضاف محذوف ہے ذات القسط لیوم القیامة اور لیوم القیامة میں لام تعلیلیہ ہے اور مضاف محذوف ہے ای لحساب یوم القیامة.

"وأن اعمال بنی آدم وقولهم یُوزن": اور انسان کے سارے اعمال واقوال حساب کے لیے تولے جائیں گے، اگر بابُ کو مضاف پڑھیں تو أنّ بفتح الهمزه ہوگا اور یہی اکثر واشہر ہے لیکن اگر بابٌ بالتنوین ہو تو إنّ بکسر الهمزه ہوگا۔ "وقولهم" بعض نسخوں میں اقوالهم جمع کے صیغہ کے ساتھ ہے اور یہی زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس کا معطوف علیہ جمع ہے۔

حافظ ابو القاسم لالکائی نے اپنی سنن میں حضرت انس ﷺ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میزان پر ایک فرشتہ مقرر ہوگا اور ہر انسان کو اس میزان کے سامنے لایا جائے گا اگر اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو گیا تو فرشتہ منادی کرے گا جس کو تمام اہل محشر سنیں گے کہ فلاں شخص کامیاب ہوگیا اب کبھی اس کو محرومی نہیں ہوگی اور اگر نیکیوں کا پلہ ہلکا رہا تو یہ فرشتہ منادی کردے گا کہ فلاں شخص شقی اور محروم ہوگیا اب کامیاب وبامراد نہیں ہوگا جیسا کہ سورۂ مؤمنون کی آیت: ۱۰۲، وآیت: ۱۰۳ ہے "فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَأُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْا أَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ" سو جس کی نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا تو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے (یہ اہل ایمان کا گروہ ہوگا) اور جن کی نیکیوں کا پلّہ ہلکا ہوگا (جیسے کفار ومشرکین) تو ایسے ہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈالا اور یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

اور حضرت ابو القاسم لالکائی نے حضرت حذیفہ ﷺ سے موقوفاً روایت کیا ہے کہ یہ فرشتہ جو میزان پر مقرر ہوگا حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں (قس) واخرج ابو القاسم اللالکائی فی کتاب السنة عن حذیفة موقوفا ان

صاحب الميزان يوم القيامة جبريل عليه السلام (فتح)

میزان عدل اور وزن اعمال کی کیفیت

اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ اور ایمان ہے کہ میزان حق ہے انسان کے اعمال قیامت کے دن وزن کیے جائیں گے شرح عقائد نسفی میں ہے **الوزن حق والميزان عبارة عما يعرف به مقادير الاعمال والعقل قاصر عن ادراك كيفيته** (وزن اعمال حق ہے اور میزان (ترازو) وہ آلہ ہے جس سے اعمال کا وزن ومقدار معلوم ہوگا لیکن اس کی پوری کیفیت وصورت سے انسانی عقل عاجز ہے)۔

البتہ معتزلہ میزان کا انکار کرتا ہے مگر یہ قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ نیز اجماع امت کے خلاف ہے قرآن حکیم میں صاف ہے: **وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ٥ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُوْنَ ٥** (الاعراف)

اور اس دن وزن (ہونا) برحق ہے پھر (وزن کے بعد) جس کی نیکیوں کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی لوگ کامیاب ہوں گے (یعنی نجات پائیں گے) اور جن کی نیکیوں کے پلڑے ہلکے ہوں گے (جیسے کفار ومشرکین) سو یہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارہ میں ڈالا بہ سبب اس کے کہ ہماری آیتوں کے ساتھ ناانصافی کرتے تھے۔

(آیتوں کا حق اور انصاف یہ تھا کہ ان پر ایمان لاتے اور ان کو قبول کرتے مگر ان لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کر کے اپنی ہی جانوں پر ظلم کیا)۔

نیز **نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَة** (سورۂ انبیاء: ۴۷)

معتزلہ کہتا ہے کہ اعمال اعراض ہیں جس کا وزن ممکن نہیں اور الفاظ قرآنی کے اندر تاویلات رکیکہ وتوجیہات باردہ کرتا ہے کہ میزان سے مراد عدل ہے چونکہ اعراض کا وزن محال ہے، حالانکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اعمال کو جواہر مستقلہ کی صورت دے کر وزن کیا جائے گا۔

وقد روى بعض المتكلمين عن ابن عباس رضى الله عنهما ان الله تعالىٰ يقلب الاعراض اجساما فيزنها او توزن صحفها الخ (قس).

او توزن صحفها حديث البطاقه

معتزلہ کا یہ اعتراض کہ اعمال اعراض ہیں پھر ان کے تولے جانے کا کیا مطلب؟

اس کا جواب بعض علماء اہل سنت والجماعت نے یہ دیا ہے کہ صحیفے تولے جائیں گے علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں:

ويؤيده هذا حديث البطاقة المروى فى الترمذى وقال حسن غريب وابن ماجه وابن حبان فى صحيحه والحاكم والبيهقى من حديث عبدِ الله بنِ عَمرو بنِ العاصِ رضى الله عنهما انّ رسولِ الله صلى الله

علیه وسلم قال اِنَّ اللّٰه یستخلِصُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِیْ علٰی رُؤُوس الخلائق یوم القیامة فینشرُ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ سِجْلاً کُلُّ سجلٍّ مثل مَدِّ البَصرِ ثُمَّ یقول اتُنکِرُ مِنْ هٰذا شیئاً؟ أَظَلَمَكَ کَتَبَتِیَ الحافظون؟ فیقول لایارب فیقول افلك عذر؟ فقال لا یارب فیقول اللّٰه تعالٰی بَلٰی اَنَّ لك عند نا حسنة فانه لا ظلم علیك فتخرج بطاقة فیها اشهد ان لااله الا اللّٰه واشهد ان محمدا عبدهٗ ورسوله فیقول احضر وزنك فیقول یارب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات فیقول فانك لاتظلم فتوضع السجلات فی کفة والبطاقة فی کفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة فلا یثقل مع اسم اللّٰه شیٔ (قس،ص: ۶۲۸،ج:۱۵)

حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب کے سامنے میری امت میں سے ایک شخص کو ظاہر کریں گے اورننانوے دفتر اس کے سامنے کھول دیں گے ہر دفتر منتہائے نظر تک پھیلا ہوا ہوگا پھر ارشاد ہوگا (یعنی اس شخص سے پوچھا جائے گا) کہ کیا ان اعمال ناموں کے مندرجات میں سے تم کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے محافظ فرشتوں نے تم پر ظلم کیا ہے؟ (کہ بغیر کئے کوئی گناہ لکھ دیا ہو یا کرنے سے زائد لکھ دیا ہو؟) وہ شخص کہے گا نہیں یا رب (یعنی نہ انکار کی گنجائش ہے اور نہ ہی فرشتوں نے کوئی ظلم وزیادتی کی ہے) پھر ارشاد ہوگا کیا تمہارے پاس ان کا کوئی عذر ہے؟ (یعنی کیا ان بداعمالیوں کا تمہارے پاس کوئی عذر ہے؟)

وہ شخص کہے گا لا یا رب (یارب کوئی عذر بھی نہیں ہے) اس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تمہاری ایک نیکی ہمارے پاس موجود ہے آج تم پر ظلم نہ ہوگا اور ایک پرچہ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحمدًا عبدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا، ارشاد ہوگا جاؤ اس کو تُلوالو، وہ کہے گا اے رب اتنے دفتروں کے مقابلے میں یہ پرزہ کیا کام دے گا۔

پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا ارشاد ہوگا تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا چنانچہ ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور وہ بطاقہ (پرچی) دوسرے پلڑے میں پھر دفاتر ہلکے ہوجائیں گے (یعنی دفتروں والا پلڑا ہلکا ہوجائے گا اور اڑنے لگے گا) اور بطاقہ (پرچی) بھاری ہوجائے گی پس (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہیں ہوسکتی۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحیفے (اعمال نامے) تولے جائیں گے۔

معتزلہ کا اصل اشکال یہ تھا کہ اعمال اعراض ہیں جو قائم بالغیر ہیں اس لئے ان کا وزن محال ہے اس کا ایک جواب تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اعراض کو جواہر مستقلہ یعنی اجسام بنا کر وزن کیا جائے گا واللّٰه علی کل شیٔ قدیر۔ اور دوسرا جواب حدیث بطاقہ سے ہے کہ اعمال نامے اعراض نہیں ہیں بلکہ اجسام ہیں اس لئے اس میں معتزلہ کا وہ عقلی اشکال بھی نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

آج کل تو مختلف چیزوں کے وزن کرنے، تولنے کے لئے مختلف قسم کے آلات (ترازو) ایسے ایسے ایجاد ہو چکے ہیں کہ جن سے معتزلہ کی جہالت و بدعقلی صاف ظاہر ہے مثلاً تھرمامیٹر (بخار وزن کرنے کا آلہ) اسی طرح روشنی، ہوا، گرمی، اور سردی ساری چیزیں تولی جاتی ہیں اور ٹائر، ٹیوب میں ہوا وزن کر کے بھری جاتی ہے اسی طرح یہ عقل کے پیچھے دوڑنے والے سمجھتے اور کہتے تھے کہ اقوال کا وزن ناممکن ومحال ہے کیوں کہ بات جو نکلی ہوا میں گم ہو کر ختم ہوگئی اس کا وجود ہی ممکن نہیں تو وزن کس طرح ہوگا لیکن آج کی سائنس کی ترقی نے ان کی جہالت و بدعقلی ٹیپ ریکارڈ سے ظاہر کر دی کہ سال گذشتہ کی تقریر بعینہ سن لو۔

میزان عدل کا مقصد یہ معلوم ہے اور ایمان ویقین ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ ہے علیم وخبیر وسمیع وبصیر ہے پھر وزن اعمال کے لئے وضع میزان کیوں ہے؟ اور کیا مقصد؟

جواب: بلاشبہ وزن اعمال کے لئے بندوں کے اعمال اور فرشتوں کے لکھے ہوئے صحیفے تولنے کے لئے میزان عدل قائم فرمائیں گے اور یہ بالکل حق ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کو کائنات عالم کے ذرہ ذرہ کی خبر ہے مگر وضع میزان و وضع اعمال کا مقصد اظہار عدل ومبالغہ فی الانصاف ہے چوں کہ حق تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے تمام فیصلے ایسے عدالتی اصول اور مستحکم قواعد پر مبنی رکھا ہے کہ کسی کو شکایت کا موقع تو کیا کسی کو دم مارنے کی گنجائش بھی نہ ہو ہر شخص اور ہر فرد آفتاب عالمتاب کی طرح عادلانہ فیصلہ دیکھ لے اور سمجھ لے پیغمبروں کی شہادتیں، فرشتوں کی گواہیاں اور خود ہر شخص کے اعضاء کی گواہیاں، اعمال ناموں کا اندراج جو قیامت کے دن عاملین کے ہاتھوں میں دیدیئے جائیں گے اور ہر شخص اپنے کچے چٹھے کو خود پڑھ لے گا حکم ہوگا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا (سورۂ بنی اسرائیل ۱۴) اپنا اعمال نامہ (خود) پڑھ لے آج تو خود ہی اپنا حساب جانچنے کے لئے کافی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ وزن اعمال اور حساب وکتاب سے مقصود مخلوق پر حجت قائم کرنا ہے کہ وہ خوب سمجھ لے کہ ہم پر ظلم نہیں ہوا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا أَضْحَكُ قال قُلْنَا اَللّٰهُ أَعْلَمُ قال مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُوْلُ يا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قال يقول بلى قال فيقول فإنّي لا أُجِيْزُ على نفسي إلّا شاهدًا مِنّي قَالَ فيقول كَفٰى بِنَفْسِكَ اليومَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قال فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهٖ أَنْطِقِيْ قال فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهٖ قال ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الكلامِ قال فيقول بُعْدًا لَكُنَّ وسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ. (مسلم شریف ثانی ص: ۴۰۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے ہنستا ہوں؟ حضرت انس ﷺ نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے عرض کیا اللّٰہ ورسولہ اعلم ارشاد فرمایا کہ میں ہنستا ہوں بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے پروردگار سے کرے گا چنانچہ بندہ کہے گا اے میرے مالک کیا آپ مجھ کو ظلم سے پناہ نہیں دے چکے ہیں؟ (یعنی آپ وعدہ کر چکے ہیں کہ میں کسی پر ظلم نہیں کروں گا وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا یعنی ہمارے یہاں ظلم نہیں جو کچھ فیصلہ ہوگا عین حکمت اور انصاف سے ہوگا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے ہاں (ہم ظلم نہیں کرتے) آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوائے اپنی ذات کی گواہی کے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ پروردگار فرمائے گا کفٰی بنفسک الیوم علیك شهیدا وبالکرام الکاتبین شهودا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کرام کاتبین کی گواہی، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس کے (بندہ کے) منہ پر مہر کردی جائے گی اور اس کے ہاتھ پاؤں کو حکم دیا جائے گا کہ تم سب بولو، وہ اس کے سارے اعمال بول دیں گے پھر بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائے گی، بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہے گا دور ہو جا کمبخت دور ہو جا تم پر پھٹکار ہو میں تو تمہارے ہی لیے جھگڑا کرتا تھا (تمہاری مدافعت کرتا تھا کہ دوزخ سے بچ سکو لیکن تم خود ہی گناہوں کا اقرار کر چکے تو اب جاؤ دوزخ میں)۔

کن لوگوں کے اعمال کا وزن ہوگا؟

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: ثم ان ظاهر قول البخاری: وانّ اعمال بنی آدم وقولهم یوزن التعمیم ولیس کذٰلك بل خص منهم من یدخل الجنة بغیر حساب الخ (قس). یعنی امام بخاریؒ کے قول ان اعمال بنی آدم الخ سے تو بظاہر تعمیم معلوم ہوتی ہے کہ سارے انسانوں کے اعمال واقوال تولے جائیں گے لیکن واقعۃً ایسا نہیں ہے بلکہ جو حضرات بغیر حساب وکتاب کے جنت میں جائیں گے ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی ان کے اعمال بھی تولے نہیں جائیں گے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: ولقد وعدنی ربّی سبحانه ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لا حساب علیهم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات ربی عز وجل (ابن ماجہ ج:۲، ص:۳۲۷)

معلوم ہوا کہ امت محمدیہ میں سے ستر ہزار ایسے حضرات ہوں گے جو بلا حساب وبلا عذاب داخل جنت ہوں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ جو لوگ بلا حساب جنت میں جائیں گے ان کے اعمال کے وزن کے لیے ترازو قائم نہ ہوگی جیسے جو کفار بلا حساب جہنم میں جائیں گے ان کے لیے ترازو قائم نہ ہوگی جیسا کہ آیت کریمہ ہے يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ (الرحمٰن:۴۱) یعنی مجرموں کو پہچانا جاتا ہوگا ان کے چہروں سے پھر پکڑا جائے گا پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے (یعنی چہروں کی سیاہی اور آنکھوں کی نیلگوئی سے مجرم خود بخود پہچانے جائیں گے جیسے مؤمنوں کی شناخت سجدہ اور وضو کے آثار وانوار سے ہوگی)۔

حافظ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظاهره التعميم لكن خص منه طائفتان فمن الكفار من لا ذنب له الا الكفر ولم يعمل حسنة فانه يقع فى النار من غير حساب ولا ميزان.

ومن المؤمنين من لا سيئة له وله حسنات كثيرة زائدة على محض الايمان فهٰذا يدخل الجنة بغير حساب كما فى قصة السبعين الفا ومن شاء الله ان يلحقه بهم وهم الذين يمرون على الصراط كالبرق الخاطف وكالريح وكاجاويد الخيل ومن عدا هٰذين من الكفار والمؤمنين يحاسبون وتعرض اعمالهم على الموازين الخ. (فتح الباری ج:۱۳،ص:۴۶۳)

خلاصہ یہ ہے کہ سب کے اعمال واقوال تولے نہیں جائیں گے بلکہ کچھ حضرات وہ ہوں گے جو بلا حساب وکتاب جنت میں جائیں گے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے ان النبى صلى الله عليه وسلم قال يدخل من امتى الجنة سبعون الفا بغير حساب فقال رجل يا رسول الله ادع الله تعالىٰ لى ان يجعلنى منهم قال اللّٰهم اجعله منهم ثم قام آخر فقال يا رسول الله ادع الله لى ان يجعلنى منهم قال سبقك بها عُكّاشةُ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان ص:۱۱۶)

۲۔ اور کچھ کفار ایسے ہوں گے جو بلا حساب اور بغیر وزن جہنم میں داخل ہوں گے اور یہ وہ کفار ہوں گے جنہوں نے کوئی نیکی نہ کی ہوگی۔

بہر حال جمہور محدثین ومفسرین کا رجحان اسی طرف ہے کہ عین اعمال کو مجسم کردیا جائے گا اور مستقل صورت دے دی جائے گی پھر وزن کیا جائے گا جیسا کہ آیت کریمہ: وَوجد وا ما عملوا حاضرا الآیہ (سورۂ کہف:۴۹) سے تائید ہوتی ہے، آج کل تو مختلف چیزوں کے وزن تولنے کے لیے مختلف قسم کے آلات (ترازو) ایجاد ہو چکے ہیں جس سے معتزلہ کی جہالت آشکارا ہے مثلاً تھرمامیٹر بخار وزن کرنے کا آلہ وغیرہ۔

اعمال کا محاسبہ

امام ترمذی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر بیٹھا اور بیان کیا: یارسول اللہ میرے دو غلام ہیں جو مجھے جھوٹا کہتے ہیں اور معاملات میں خیانت کرتے ہیں اور میرے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں اس کے مقابلے میں میں انہیں زبان سے بھی برا بھلا کہتا ہوں اور ہاتھ سے مارتا بھی ہوں، تو میرا اور ان غلاموں کا انصاف کس طرح ہوگا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان غلاموں کی نافرمانی اور خیانت وسرکشی کو تولا جائے گا پھر تمہارے سب وشتم اور مار پیٹ کو تولا جائے گا اگر تمہاری سزا اور ان کا جرم برابر ہوئے تو معاملہ برابر سرابر ہو جائے گا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرم سے کم رہی تو وہ تمہارا احسان شمار ہوگا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرم سے بڑھ گئی تو جتنی تم نے زیادتی کی ہے اس کا تم سے انتقام وقصاص لیا جائے گا یہ شخص یہاں سے اٹھ کر الگ بیٹھ گیا اور رونے لگا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے قرآن میں یہ

آیت نہیں پڑھی: "ونضع الموازين القسط ليوم القيامة" اس نے عرض کیا کہ اب تو میرے لیے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ میں ان کو آزاد کر کے اس حساب کے غم سے بے فکر ہو جاؤں۔ (ترمذی شریف جلد ثانی ص: ۱۴۵)

"ويقال القسط مصدر المقسط وهو العادل": اور کہا جاتا ہے کہ قسط مقسط کا مصدر ہے، جس کے معنی ہیں عادل کے۔

شارح بخاری علامہ عینیؒ نے اسماعیلی کا اعتراض نقل کیا ہے کہ مقسط ثلاثی مزید ہے جس کا مصدر اقساط ہے جس کے معنی عدل وانصاف کرنے کے آتے ہیں تو مقسط کا مصدر قسط کس طرح صحیح ہوگا؟

پھر خود ہی علامہ کرمانی شارح بخاری کا جواب نقل فرماتے ہیں کہ قسط مقسط کا مصدر محذوف الزوائد ہے، مقصد یہ ہے کہ قسط کے معنی اور مقسط کے مصدر اقساط کے معنی ایک ہیں گویا قسط بمعنی اقساط ہے جو مقسط کا مصدر ہے۔

(اس کو بلفظ دیگر یوں سمجھا جائے کہ القسط مصدر المقسط میں مصدر بمعنی مادہ لیا جائے مطلب یہ ہوگا کہ مقسط کا مادہ قسط ہے فلا اشکال) اور اس سے اشارہ کیا ہے آیت کریمہ ان الله يحب المقسطين کی طرف۔

"واما القاسط فهو الجائر": اور قاسط کے معنی ہیں جائر یعنی ظالم کے، اشارہ ہے آیت کریمہ: واما القاسطون فكانوا لجهنم حطبا (سورۂ جن)

اس آیت میں قاسط کے معنی بے انصاف (ظالم) کے ہیں، اسی وجہ سے ایک جماعت کی تحقیق یہ ہے کہ قسط مشترک ہے بین العدل والجور۔

اور بعض حضرات نے فرمایا کہ قسط اسمائے اضداد میں سے ہے کالبیع وغیرہ۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ قسط بکسر القاف بمعنی عدل ہے کما فی القرآن وان حكمتَ فاحْكُمْ بينهم بالقِسط ان الله يحبّ المُقسطين (سورہ مائدہ: ۴۲)

اور بفتح القاف بمعنی الجور والظلم اس صورت میں قاسط کا مصدر بفتح القاف ہوگا۔

۷۰۷۳﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ.﴾

ترجمہ | ہم سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ ﷜ سے حضرت ابوہریرہ ﷜ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دو

کلمے ایسے ہیں جو خدائے رحمٰن کو محبوب ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں) زبان پر دونوں کلمے ہلکے ہیں (یعنی پڑھنے میں ہلکے ہیں لیکن) میزان میں (قیامت کے دن) بھاری بھرکم ہوں گے (ایک) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ہے (اور دوسرا) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله ثقيلتان في الميزان.

تشریح ترجمۃ الباب ہے: "نضع الموازين القسط ليوم القيامة" (یعنی قیامت کے دن میزان عدل قائم کریں گے) تو حدیث پاک میں میزان کا ذکر تو صراحۃً اور وزن اعمال دلالۃً موجود ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۱۲۸ تا ص:۱۱۲۹، ومر الحديث ص:۹۴۸، وص:۹۸۸، مسلم شریف جلد ثانی ص:۳۴۴، ترمذی شریف جلد ثانی دعوات ص:۱۸۴ تا ص:۱۸۵، نسائی شریف عمل الیوم واللیلۃ ابن ماجہ ثواب التسبیح۔

رجال حدیث احمد بن إِشكاب، اشكاب بكسر الهمزة وفتحها وسكون الشين المعجمة وبعد الالف موحدة غير منصرف وقيل منصرف (قس)

یعنی إشکاب کا ہمزہ مکسور بھی پڑھا گیا ہے اور مفتوح بھی اشکاب علمیت وعجمہ کی وجہ سے غیر منصرف ہے، اور بعض حضرات نے اس کو عربی مان کر منصرف پڑھا ہے کیونکہ اس صورت میں اس میں صرف ایک صورت علمیت رہ جاتی ہے وهو لقب واسمه مجمع وكنية احمد ابو عبد الله وهو الصفار الحضرمي نزيل مصر (فتح) امام بخاریؒ کی ملاقات ان سے مصر میں ۲۱۷ھ میں ہوئی اور ان کی وفات ۲۱۷ھ یا ۲۱۸ھ میں ہوئی۔ واللہ اعلم مات سنة تسع عشر ومائتين یعنی ۲۱۹ھ (عمدہ)

۲۔ محمد بن فضيل: بضم الفاء وفتح الضاد المعجمة مضغرا ابن غزوان (بفتح المعجمة سكون الراء) ابو عبدالرحمن الكوفي صدوق اور متہم بالتشیع ہیں اپنے والد اور اسماعیل بن ابی خالد اور عمارہ بن القعقاع وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

محمد بن فضیل پر شیعیت کا الزام ہے اور بعض محدثین نے ان کی توثیق کی ہے اور شیعیت کی تردید بھی منقول ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ جن حضرات کو اہل بیت سے خصوصی لگاؤ ہوتا اور اہل بیت سے عقیدت ومحبت کا زائد اظہار کرتے انہیں شیعیت کی طرف منسوب کر دیا جاتا حالانکہ وہ شیعہ نہیں ہوتے تھے، غور کرنے کا مقام ہے کہ سفیان ثوریؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور اسحٰق بن راہویہؒ جیسے جلیل القدر محدثین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں امام بخاریؒ نے ان کی حدیث کو اپنی صحیح بخاری میں جگہ دی ہے اس سے صاف معلوم ہوا کہ ان کی عدالت وثقاہت ائمہ حدیث کے نزدیک مسلم ہے اور شیعیت کا الزام غلط ہے۔ واللہ اعلم

۳۔ عمارة بن القعقاع: عماره بضم العين المهملة وتخفيف الميم والهاء في آخره ابن القعقاع

بقافين مفتوحتين بينهما عين مهملة ساكنة ابن شُبْرُمَة بضم الشين الضبي الكوفي ثقة وقال ابن معين والنسائي ثقة وقال ابو حاتم صالح الحديث (تهذيب التهذيب ج:۷،ص:۲۲۴)

۴ ابوزرعة بن عمرو بن جرير بن عبدالله البجلي الكوفي قيل اسمه هَرِم بفتح الهاء وكسر الراء (قس) وقيل عبدالله وقيل عبدالرحمٰن وغيره (تهذيب التهذيب) قال الواقدي راى عليّاً الخ (تهذيب التهذيب)

ابوزرعہ کے نام میں اقوال مختلف ہیں یہ کنیت سے مشہور ہیں یہ اپنے دادا حضرت جریر بن عبداللہ البجلی، حضرت ابوہریرہ ؓ اور حضرت امیر معاویہ ؓ سے احادیث روایت کیں باقی تفصیل کے لیے تہذیب التہذیب کا مطالعہ کیجئے۔

۵ حضرت ابوہریرہ ؓ ۷ھ میں مشرف باسلام ہوئے جلیل القدر صحابی اور احفظ الصحابہ تھے تمام صحابہ ؓ سے زیادہ احادیث ان سے منقول ہیں علامہ عینیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے ۵۳۷۴ پانچ ہزار تین سو چوہتر احادیث مروی ہیں (عمدہ ج:۸،ص:۳۴)

ابوہریرہ کنیت ہے اور اسلام سے پہلے ان کا نام عبدالشمس تھا اسلام کے بعد عبدالرحمٰن (قيل عبد الله) ابن صخر ہوا۔

حضرت ابوہریرہ ؓ سے کنیت خود ان سے منقول ہے کہ میں اپنے گھر کی بکریاں چراتا تھا اور میرے پاس بلی کا ایک بچہ تھا جسے میں اپنے ساتھ لے جاتا اور کھیلا کرتا اور جب رات ہوتی تو میں اسے درخت پر رکھ دیتا اس لیے گھر والوں نے میری کنیت ابوہریرہ رکھ دی۔

علامہ عینیؒ نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے دیکھا کہ ان کی آستین میں بلی کا بچہ ہے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "یا ابا هريرة" ابوہریرہ محدثین کے نزدیک غیر منصرف ہے اس لیے کہ ابوہریرہ پورا لفظ کلمہ واحد کے مانند ہے جیسے ابوحمزہ حضرت انس ؓ کی کنیت ہے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ نے اٹھتر برس کی عمر پائی اور ۵۹ھ میں انتقال فرما کر جنت البقیع میں آرام فرما ہیں رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

تشریح امام بخاریؒ نے یہ آخری حدیث اپنے شیخ احمد بن اشکاب سے روایت کی ہے جو صحیح بخاری شریف کی آخری کتاب کتاب التوحید کی ہے امام بخاریؒ نے کتاب التوحید میں کل اٹھاون ابواب قائم فرمائے ہیں اور ہر باب میں کسی نا کسی باطل فرقہ کی تردید کی ہے کسی میں معتزلہ کی اور کسی میں جہمیہ کی، بہرحال فرق باطلہ کی تردید ہے۔

امام بخاریؒ نے اس حدیث کی تخریج صحیح بخاری شریف میں تین جگہ کی ہے: کتاب الدعوات میں بخاری ص:۹۴۸، پر اپنے شیخ زہیر بن حربؒ سے، دوسری جگہ کتاب الایمان والنذور میں ص:۹۸۸، پر اپنے استاذ حضرت قتیبہ بن سعیدؒ سے، اور تیسری جگہ یہاں بخاری شریف کے آخری صفحہ ص:۱۱۲۸، پر ہے، جو امام بخاریؒ نے اپنے شیخ احمد بن اشکاب سے روایت کی۔

تینوں جگہوں پر امام بخاریؒ کے تین استاذ الگ الگ ہیں اور امام بخاریؒ کے مذکورہ تینوں شیوخ کے شیخ محمد بن فضیل ہیں بلکہ بخاریؒ کے مذکورہ تینوں شیوخ (زہیر بن حربؒ، قتیبہ بن سعیدؒ اور احمد بن اشکابؒ) کے اوپر کے رواۃ ایک ہی ہیں محمد بن فضیل، عمارہ بن قعقاع اور ابوزرعہؒ۔

تشریح حدیث امام بخاریؒ نے اپنی صحیح کے آغاز و اختتام، ابتداء و انتہاء میں عجیب دقتِ نظر و باریک بینی سے ترتیب قائم فرمائی ہے جو امام ہی کا حصہ ہے کہ صحیح بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث حضرت حمیدیؒ کی ہے اور یہ آخری حدیث احمد بن اشکابؒ کی ہے دونوں (حمیدی اور احمد) کا مادہ حمد ہے فالحمد اولاً و آخرًا.

والحمد راس الشکر اور شکر کی اصل یہ ہے کہ اللہ رب العالمین کی حمد کی جائے نیز پہلی حدیث: إنما الاعمال بالنیات الخ حضرت عمر فاروق ﷛ کی ہے جو مہاجر تھے تو یہ آخری حدیث حضرت ابوہریرہ ﷛ کی ہے اور یہ بھی مہاجرین میں سے تھے اس سے غالباً امام بخاریؒ نے اس طرف لطیف اشارہ کیا ہے کہ ہم کو اور آپ کو اور ساری کائنات کو اس دارِ فانی سے ہجرت کرنی ہے اور عالمِ آخرت کی طرف جانا ہے۔

۲۔ پہلی حدیث سیدنا حضرت عمر فاروق ﷛ کی ہے جو صحابہ کرام ﷡ میں سے افقہ الصحابہ تھے آپ ﷛ کے تفقہ کا یہ حال تھا کہ آپ کی رائے کی موافقت متعدد مقاموں میں وحی الٰہی نے کی ہے چنانچہ حضرت عمر فاروق ﷛ فرماتے ہیں "ووافقت ربّي في ثلاثٍ" (بخاری اول ص: ۵۸) یعنی میں نے اپنے رب کی تین باتوں میں موافقت کی علامہ کرمانیؒ شارح بخاریؒ فرماتے ہیں: والمعنى فى الاصل وافقنى ربى فانزل القرآن على وفق ما رايت ولكنه اسند الموافقة لنفسه رعاية للادب كذا فى الكرمانى. (حاشیہ بخاری ص: ۵۸)

وفى الخير الجارى وذكر البعض موافقة فى احد وعشرين كمانقله السيوطیؒ فى تاريخ الخلفاء الخ (حاشیہ بخاری ج: ۱ص: ۵۸)

والمعنی فی الاصل الخ اصل بات تو یہ ہے کہ موافقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوئی لیکن موافقت کی نسبت ادبا حضرت عمر فاروق ﷛ نے اپنی طرف کی۔

اور آخری حدیث حضرت ابوہریرہ ﷛ کی ہے جو صحابہ کرام ﷡ میں سے احفظ الصحابہ تھے کیونکہ احادیث مرویہ میں سب سے زیادہ روایت حضرت ابوہریرہ ﷛ کی ہے۔

اس سے اشارہ ہے کہ حدیث شریف کے اندر دونوں چیزیں ضروری ہیں: (۱) نظر و فکر، (۲) حفظ و ضبط۔

فائدہ: حدیث پاک کے اندر کلمتان موصوف اپنے تینوں صفات (حبیبتان الی الرحمن، ۲۔ خفیفتان علی اللسان، ۳۔ ثقیلتان فی المیزان) سے مل کر خبر مقدم اور سبحان اللہ وبحمدہ الخ مبتدا مؤخر ہے قاعدہ ہے کہ جملہ اسمیہ میں مقصود مبتدا ہوتا ہے تو جب خبر کو مقدم کر دیا گیا تو سامع کو مبتدا کا انتظار اور شوق متوجہ ہو گیا، پھر خبر کے

اوصاف جمیلہ بڑھا کر طویل کر دیا گیا اور صفات کے یکے بعد دیگرے کے ذکر سے سامع کا شوق وانتظار شدید تر ہو گیا کیونکہ اوصاف جمیلہ کی کثرت سامع کے شوق میں ترقی پیدا کرتی ہے پھر جب شدید انتظار وشوق کے بعد مبتدا، کا حصول ہوگا تو اوقع فی النفس ہو جائے گا اور یہ دونوں کلمے اپنی پوری عظمت کے ساتھ دل کی گہرائی میں سما جائیں گے۔

حدیث شریف کا مطلب تو بالکل واضح ہے کہ دو کلمے (سبحان الله وبحمده اور سبحان الله العظيم) ایسے ہیں جو خدائے رحمان کو محبوب ہیں، بہت ہی پسند ہیں۔

سوال: سبحان الله وبحمده اور سبحان الله العظيم تو دو کلام ہیں اس لیے کلامان فرمانا چاہئے تھا کلمتان کیوں فرمایا گیا؟

جواب: اس حدیث میں کلمہ سے مراد کلام ہے کلمہ کا اطلاق کلام پر ایسا ہی ہے جیسا کہ عام فہم محاورہ میں کلمہ توحید بولتے ہیں حالانکہ مراد پورا کلام لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ہے۔

۲۔ اسی طرح کلمہ شہادت بولتے ہیں حالانکہ مراد پورا کلام أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ہے۔

۳۔ قرآن حکیم میں کلمۂ اسلام اور کلمۂ کفر کو کلمہ ہی سے تعبیر فرمایا گیا ہے حالانکہ مراد پورا کلام ہے:

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (سورہ ابراہیم:۲۴)

کیا آپ نے نہیں دیکھا (کیا آپ کو معلوم نہیں) کہ اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی ہے کلمہ طیبہ (کلمہ توحید) کی کہ وہ ایک پاکیزہ درخت کے مشابہ ہے جس کی جڑ خوب گڑی ہوئی ہو اور اس کی شاخیں اونچائی میں جا رہی ہوں۔ درخت سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ.

اور گندہ کلمہ کی (یعنی کلمہ کفر وشرک کی) مثال ایسی ہے جیسے ایک خراب درخت ہو کہ وہ زمین کے اوپر ہی اوپر سے اکھاڑ لیا جائے اور اس کو (زمین میں) کچھ ثبات نہ ہو۔

ان آیات میں کلمۂ اسلام اور کلمہ کفر وشرک کو کلمہ ہی سے تعبیر کیا گیا ہے حالانکہ وہ کلام ہیں۔

۴۔ بخاری شریف جلد اول ص:۵۴۱، نیز مشکوٰۃ شریف جلد ثانی ص:۴۰۹، میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ (بخاری ج:۱،ص:۵۴۱)

سب سے سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا ہو وہ لبید رضی اللہ عنہ کا کلمہ ہے الا کل شيء الخ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

اس میں کلمہ لبید سے مراد شعر ہو یا پورا قصیدہ ہو ہر دو صورت میں کلمہ سے مراد کلام ہے۔

حضرت لبید بن ربیعہ ﷺ زمانہ جاہلیت کے فصیح و بلیغ شاعروں میں سے تھے سنة الوفود میں خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔

حضرت عثمان غنی ﷺ کی خلافت میں ایک سو چالیس سال یا ایک سو ستاون برس کی عمر پا کر کوفہ میں انتقال فرمایا۔

قال الطیبی: وإنما كان اصدق لانه موافق لا صدق الكلام وهو قوله تعالٰی كل من عليها فان (سورہ رحمٰن) (شرح الطیبی ج:٩، ص:٩٨ مطبوعہ زکریا بک ڈپو دیوبند) حضور اقدس ﷺ نے حضرت لبید ﷺ کے جس شعر کو پسند فرمایا تھا وہ یہ ہے

الا كل شيء ما خلا الله باطل

وكل نعيم لا محالة زائل

ترجمہ: یاد رکھو اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے، اور دنیا کی ہر نعمت مٹنے والی ہے۔

٥ آیت کریمہ قُلْ يَا اهلَ الكِتٰبِ تعالَوا إلٰى كلمة سواء بيننا وبينكم کے اندر کلمہ سے مراد پورا کلام لا إلٰهَ إلَّا اللهُ محمَّدٌ رسول الله ہے۔

نیز بخاری شریف ص:٢٠، پر ہے "انه كان اذا تكلم بكلمة اعادها ثلاثا". میں بھی کلمہ سے مراد کلام و جملہ ہے۔

ان تمام نظائر سے معلوم ہوا کہ کلمہ کا اطلاق کلام پر ہوتا ہے اور اس کی اصل یہ ہے کہ کلام چونکہ کلمات ہی سے مرکب ہوتے ہیں اس لیے پورے پر بھی کلمہ کا اطلاق کر دیا جاتا ہے البتہ نحویوں کی اصطلاح الگ ہے۔

"حبيبتان الى الرحمٰن": اى محبوبتان الى الرحمٰن اور مراد قائلین کلمتان سے مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کلموں کے کہنے والے اور پڑھنے والے خدائے رحمٰن کے نزدیک محبوب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کسی بندہ سے محبت کرنے کا مطلب ایصال الخیر والتکریم ہوتا ہے (قس) یعنی خیر کثیر و بے پناہ افضال اور عزت و بزرگی عنایت فرماتے ہیں۔

تثنية حبيبة اى محبوبة بمعنى المفعول لا الفاعل وفعيل إذا كان بمعنى مفعول يستوى فيه المذكر والمؤنث اذا ذكر الموصوف نحو رجل قتيل وامرأة قتيل فإن لم يذكر الموصوف فرق بينهما نحو قتيل وقتيلة حينئذ فما وجه لحوق علامة التانيث هنا؟ اجيب بان التسوية جائزة لا واجبة الخ. (قس)

یعنی حبيبتان حبيبة کا تثنیہ ہے بمعنی محبوبة یعنی یہاں بمعنی مفعول ہے نہ کہ بمعنی فاعل (اگرچہ فعیل کبھی بمعنی فاعل بھی آتا ہے لیکن اکثر مفعول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے)۔

چنانچہ یہاں بھی حبيبتان بمعنی محبوبتان ہے۔

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب فعیل اکثر بمعنی مفعول ہوتا ہے خاص کر جب کہ اس کا موصوف اس کے ساتھ مذکور ہو تو اس صورت میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہوتے ہیں جیسے رجل قتيل وامرأة قتيل، لیکن اگر موصوف مذکور نہ

ہوتو تذکیروتانیث میں فرق کیا جائے گا جیسے قتیل وقتیلة.

لہٰذا جب ایسا ہے تو یہاں حبیبتان میں تا، تانیث کیوں لاحق کی گئی؟

جواب یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں مذکر ومؤنث کے درمیان تسویہ جائز ہے واجب نہیں او وجوبها فی المفرد لا فی المثنی (کرمانی)

۲۔ بعض حضرات نے یہ جواب دیا ہے کہ خفیفتان اور ثقیلتان کی مناسبت کے لیے تا لائی گئی اور ان دونوں میں تا اس لیے لائی گئی کہ وہ دونوں بمعنی فاعلة ہیں نہ کہ بمعنی مفعولة.

ارشاد فرمایا گیا کلمتان حبیبتان دونوں کلمے کے پڑھنے رحمان کو محبوب ہیں تو سامع کے دل میں تڑپ پیدا ہوئی اور سوچنے لگا کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ بہت محنت ومشقت کے دونوں کلمے ہوں گے بقاعدہ اجورکم علی نصبکم مزدوری بقدر مشقت ہوتی ہے، تو فرمایا گیا حبیبتان الی الرحمٰن اسمائے حسنٰی میں سے رحمٰن کی تخصیص سے لطیف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ اللہ رب العالمین اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے ایسا مہربان ہے کہ تھوڑے سے عمل پر اجر جزیل وثواب کثیر عطا فرماتا ہے کیونکہ ان دونوں کلموں کی بڑی عظیم فضیلت ہے جیسا کہ کتاب الدعوات ص: ۹۴۸، میں حدیث گذر چکی ہے:

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من قال سبحان اللّٰه وبحمده فی یوم مائة مرة حطت خطایاه وان کانت مثل زبد البحر.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن میں سو بار سبحان اللّٰه وبحمده کہے اس کے سارے گناہ (من حقوق اللہ) معاف کردیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

"خفیفان علی اللسان" دونوں کلمے زبان پر ہلکے ہیں۔

اس سے اس وہم وخلجان کو دفع کردیا جو اجورکم علی نصبکم سے محنت ومشقت کا وہم وخلجان پیدا ہوا تھا اور بتلا دیا کہ یہ دونوں کلمے زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، نہایت سہل اور بہت آسان ہیں یہ سن کر خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ شاید اجر بھی ہلکا ہوگا کہ جیسا کام ویسا دام تو اس خیال کا ازالہ فرمایا۔

"ثقیلتان فی المیزان" میزان عدل میں دونوں کلمے بھاری ہوں گے، یعنی قیامت کے روز ان کا اجر وثواب بہت بھاری ہوگا۔

علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں: والمقصود من ذکر الخفة والثقل بیان قلة العمل وکثرة الثواب (الکواکب الدراری) ایضاً (فتح الباری)۔

یعنی خفت کے ذکر سے اشارہ قلت عمل کی طرف ہے اور ثقل سے کثرت ثواب کا بیان مقصود ہے۔

خفت کی وجہ: علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: لانه لیس فیهما من حروف الشدة المعروفة عند اهل

العربية وهی الخ (قس)

یعنی ان میں حروف شدت میں سے کوئی حرف نہیں ہے اور وہ آٹھ حروف ہیں:

ہمزہ، با، تا، جیم، د، ظ، ق، ک

ولا من حروف الاستعلاء ایضًا الخ (قس) یعنی حروف استعلاء میں سے بھی انہیں کوئی حرف نہیں اور حروف استعلاء سات ہیں: وهی الخاء المعجمة والصادِ والضاد والطاء والظاء والغین المعجمة والقاف جن کا مجموعہ خُصَّ ضغطٍ قِظ ہے۔

ثم ان الافعال اثقل من الاسماء ولیس فیهما فعل وفی الاسماء ایضًا ما یستثقل کالذی لاینصرف ولیس فیهما شيء من ذلك الخ.

یعنی افعال بنسبت اسماء ثقیل شمار ہوتے ہیں ان کلموں میں کوئی فعل بھی مذکور نہیں پھر اسماء میں بھی غیر منصرف بہ نسبت منصرف کے ثقیل شمار ہوتا ہے تو ان کلموں میں کوئی اسم غیر منصرف بھی نہیں۔

نیز وہ تینوں حروف لین جن کی ادائیگی آسان ہے (الف، واو، یاء) ان کلموں میں موجود ہیں (قس) علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں: والمقصود من ذکر الخفة والثقل بیان قلة العمل وکثرة الثواب. مطلب یہ ہے کہ کلمہ بہت مختصر ہے مگر اس پر ثواب بہت زیادہ ہے جیسا کہ فرمایا گیا سبحان الله نصف المیزان والحمد لله تملأه سبحان الله آدھا میزان ہے اور الحمد لله اسے بھر دیتا ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ۱۔ نصف میزان سبحان الله سے بھرتی ہے اور نصف الحمد لله سے، اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ الحمد لله تنہا میزان کو بھر دیتا ہے اس لیے فرمایا گیا کہ میزان میں بھاری ہیں۔

"ثقیلتان فی المیزان" میزان عدل میں دونوں کلمے بھاری بھرکم ہیں، یعنی ان کلموں کے قائلین وذاکرین کے اجور وثواب بہت بھاری ہوں گے۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: وقد سئل بعض السلف عن سبب ثقل الحسنة وخفة السیئة الخ (فتح)

بعض سلف سے یہ دریافت کیا گیا کہ میزان میں نیکی کے وزنی و بھاری ہونے اور بدی کے ہلکی ہونے کا سبب کیا ہے؟ جواب دیا نیکی کی کڑواہٹ (مشقت فی الدنیا) موجود ہے اور اس کی حلاوت (شیرینی ومیٹھا پن) غائب ہے (نہیں ہوتا ہے) اس لیے بھاری ہے (یعنی نیکی کرنے والے پر نیکی کا بوجھ محسوس ہوتا ہے) پس اس کا بھاری پن اس کے ترک کا باعث نہ بنے، اور بدی کی حلاوت ولذت موجود تلخی وکرواہٹ غائب، اسی وجہ سے بدی ہلکی ہوتی ہے، (اس کا کرنا آسان ہوتا ہے) سو اس کی آسانی اس بدی کے ارتکاب پر تجھ کو آمادہ نہ کرے۔

(لہٰذا دنیا میں نیکی کرنے پر تلخی وکڑواہٹ کا بھاری پن میزان عمل میں ظاہر ہوگا)

حافظ عسقلانیؒ نے تو یہ بعض سلف سے نقل کیا ہے لیکن علامہ قسطلانیؒ ارشادالساری میں اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے۔ واللہ اعلم

خلاصۃ البیان خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ ؓ کی اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے دوکلموں (**سبحان اللہ وبحمدہ اور سبحان اللہ العظیم**) کی تین صفات بیان فرمائیں۔

۱۔ یہ دونوں کلمے حضرت رحمٰن کو محبوب ہیں کیونکہ یہ دونوں کلمات حق تعالیٰ کے انواع ذکر میں سے تنزیہہ وتحمید وصفات جلال واکرام پر مشتمل وحاوی ہیں۔

۲۔ زبان پر ہلکے ہیں ان کی ادائیگی آسان وسہل ہے کوئی مشقت وتکلیف نہیں جیسا کہ مُستَشزِرات اور تکاکاتم میں ہے پھر ان کے پڑھنے اور ادا کرنے کے لیے کسی دقت اور کسی حالت کی قید وشرط نہیں ہر حالت (طہارت وغیر طہارت) میں ان کو پڑھ سکتے ہیں کسی وقت کی قید وشرط نہیں ہر وقت (دن ہو یا رات، صبح ہو یا شام) پڑھ سکتے ہیں۔

۳۔ میزان عدل میں بھاری بھرکم ہیں یعنی ان دونوں کلمات کا اجر وثواب اتنا ہے کہ نیکی کے پلڑے کو وزنی اور بوجھل کردیں گے جس کا نتیجہ اور انجام فلاح وکامیابی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **فامّا من ثَقُلتْ مَوَازِیْنُهٗ فهو فی عِیْشَةٍ رَّاضِیَة (سورہ قارعہ)** یعنی جس کے اعمال وزنی ہوں گے وہ اس روز خاطر خواہ عیش وآرام میں رہے گا چنانچہ فرشتہ اعلان کرے گا جس کو تمام اہل محشر سنیں گے کہ فلاں شخص کامیاب ہوگیا اب کبھی اس کو محرومی نہیں ہوگی۔

"کلمتان" اپنی صفات کے ساتھ خبر مقدم ہوئی اس کے بعد مبتدا مؤخر ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

لطیفہ: علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **وفی سنده من اللطائف القول فی موضعین والتحدیث فی موضعین والعنعنة وهی فی البخاری محمولة علی السّماع فهی مثل اخبرنا اذ العنعنة من غیر المدلّس محمولة علی السماع کما تقرر فی المقدمة اول هذا الشرح (قس).**

وفی الحدیث ایضًا الاعتناء بشان التسبیح اکثر من التحمید لکثرة المخالفین فیه وذلک من جهة تکریره بقول: سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم.

"**سبحان اللہ**": سبحان مصدر ہے بمعنی تسبیح یعنی **سبحان اللہ** کہنا، پاکی بیان کرنا، علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں: **مصدر لازم النصب باضمار الفعل (الکواکب)**۔

یعنی مصدر لازم النصب ہے باضمار الفعل **ای اسبح سبحان الله یا سبّحت سبحان الله** مطلب یہ ہے کہ **سبحان اللہ** فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔

نیز مفرد کی طرف اس کو اضافت لازم ہے خواہ وہ مفرد اسم ظاہر ہو جیسے **سبحان اللہ** اور **سبحان الذی اسری**

(وہ ذات پاک ہے جو لے گیا) یا اسم ضمیر ہو جیسے سُبْحَانَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَد (سورہ النساء: ۱۷۱) (وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے لیے اولاد ہو، یہ ولدیت کا عقیدہ عقلاً ونقلاً بالکل مہمل اور شان الوہیت کے بالکل منافی ہے)۔

اور سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنا الآیہ (سورہ بقرہ: ۳۲)

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: قال الزمخشری سبحان علم للتسبيح كعثمان علم للرجل (عمدہ).

افادہ: علامہ قسطلانیؒ نے لفظ سبحان پر بہت تفصیل سے کلام کیا ہے اگر مزید تفصیل مطلوب ہو تو قسطلانی کی ارشاد الساری دیکھئے۔

"وبحمدہ": حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: قيل الواو للحال الخ.

یعنی اس میں واؤ حال کے لیے ہے اور تقدیر عبارت یہ ہے: اسبح الله متلبسا بحمدی له من اجل توفيقه (فتح) میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں ایسی حالت میں کہ اس کی توفیق سے اس کی حمد بھی بیان کرتا ہوں، یعنی بیک وقت تسبیح اور حمد دونوں کو ایک ہی ساتھ بیان کرتا ہوں وقيل عاطفة والتقدير اسبح الله واتلبس بحمده (فتح، قس) ای اتعلق بحمده والحق بحمده، یعنی میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کو بھی متعلق ولاحق کر دیتا ہوں۔

وقال الخطابی فی حديث سُبْحَانكَ اللّٰهم رَبَّنا وَبِحَمْدِكَ ای بِقوتِكَ التی هی نعمةٌ توجِبُ عَلَيَّ حَمْدَكَ سَبَّحْتُكَ لا بِحَولِي وَبِقُوَّتِي كانّه يُرِيد اَنَّ ذٰلِكَ مما اقيم به السبب مقام المسبب (فتح)

یعنی علامہ خطابیؒ نے سبحانك اللّٰهم ربنا وبحمدك والی حدیث میں بحمدك کا مطلب بقوتك بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ کی اس قوت کی وجہ جو ایسی نعمت ہے کہ مجھ پر آپ کی حمد وشکر کو واجب کرتی ہے میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اپنی طاقت وقوت کے ذریعہ سے نہیں (بلکہ آپ ہی کی دی ہوئی نعمت توفیق سے) گویا کہ یہاں سبب کو مسبب کے قائم مقام کر دیا۔

علامہ قسطلانیؒ نے بجائے بقوتك کے بمعونتك نقل کیا ہے (قس) مفہوم میں کوئی خاص فرق نہیں ہوگا۔

حمد کی تعریف

حمد کی مختار ومشہور تعریف یہی ہے جو علامہ کرمانی فرماتے ہیں والمختار انه هو الثناء على الجميل الاختيارى على وجه التعظيم یعنی اختیاری خوبی پر (زبان سے) تعریف کرنا تعظیم کے طور پر۔

وختم بقوله سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم ليجمع بين مقامى الرجاء والخوف اذ معنى الرحمٰن يرجع الى الانعام والاحسان ومعنى العظيم يرجع الى الخوف من هيبته تعالىٰ.

سبحانك اللّٰهم وبحمدك اشهد ان لا إلٰه الا انت استغفرك واتوب اليك.

❁ ❁ ❁

فارغین طلبہ سے خطاب

عزیز طلبہ! آپ حضرات نے آٹھ دس سال پہلے جس کام کے لیے سفر شروع کیا تھا الحمد للہ بفضلہ وبکرمہ آج اس کام کی تکمیل ہوگئی، آپ کی گاڑی منزل پر پہونچ گئی، اب ایک اصول مسلمہ یعنی قاعدہ کلیہ ذہن نشین کر لیجئے کہ کسی کام اور چیز کی عزت عظمت اور قیمت کا دارومدار مقصد کی مطابقت پر ہے اس کو ایک مثال سے سمجھئے کہ ایک بڑا کاشتکار ہے اس نے کھیتی کے لیے ایک جوڑا عمدہ بیل نہایت عمدہ، جوان راجستھان سے خرید کرلایا پورے گاؤں والے دیکھ کر کہنے لگے واقعی بیل لایا ہے، کل ہو کر بڑی شان وشوکت کے ساتھ بیل کا مالک کھیت جوتنے کے لیے جب لے گیا تو دونوں بیل بیٹھ گئے مالک نے مار پیٹ کر پوری کوشش کی تو بیل اٹھا پھر جب جوتنے کے لیے ہل میں لگانا چاہا تو بیٹھ گیا بار بار کوشش کے باوجود جب کامیاب نہیں ہوا تو کاشتکار نہایت کبیدہ خاطر اور غمگین گھر واپس آیا اور افسوس ظاہر کرنے لگا تو ایک پرانے بوڑھے نے کہا کہ فکر نہ کیجئے ہوسکتا ہے کہ یہ جوڑا ہل کا نہ ہو بلکہ گاڑی کا ہو اسے گاڑی میں لگا کر دیکھو، کاشتکار نے جب ان دونوں کو گاڑی میں لگایا تو دونوں بیل بیٹھ گئے۔

آپ یقین مانئے کہ اب ان کی عزت وعظمت ختم ہوگئی اور قیمت گر جائے گی چونکہ مقصد میں ناکام رہا چیزوں کی عزت وعظمت صرف شکلوں اور صورتوں پر نہیں ہوتی بلکہ مقصد کی مطابقت پر ہوتی ہے۔

ایک دوسری مثال سے سمجھئے کہ ایک مولانا صاحب ایک اچھی گھڑی مثلاً ''سی کو فائیو'' خریدی مقصد یہ تھا کہ صحیح وقت پر مدرسہ پہونچ کر متعلقہ اسباق پڑھا سکیں لیکن گھڑی خرید کر جب گھر لایا تو دیکھا کہ گھڑی ہر روز آدھا گھنٹہ فاسٹ بھاگتی ہے صحیح ٹائم نہیں دیتی ہے دو چار روز کے تجربہ پر پھر دلی پہونچا اور گھڑی کی شکایت کی دوکاندار نے گھڑی کھول کر ٹھیک کیا تو اب گھر لا کر دیکھتا ہے کہ گھڑی ہر روز ایک گھنٹہ سست (سلو) چل رہی ہے دو چار مرتبہ ٹھیک کرایا لیکن گھڑی صحیح نہیں ہوئی۔

یقین مانئے کہ اب اس کی نہ وہ عزت رہی نہ وہ قیمت رہی کیونکہ عزت وقیمت کا مدار مقصد کی مطابقت پر ہے، اسی پر تمام کاموں اور چیزوں کو قیاس کر لیا جائے، اب سمجھنا یہ ہے کہ پوری دنیا کی تمام چیزوں سے افضل واعلیٰ واشرف وبالا ہم انسان ہیں جو سب سے اشرف واکرم ہے خود خالق ومالک کائنات نے فرمایا ہے: ''لقد کرمنا بنی آدم'' (سورہ بنی اسرائیل آیت: ۷۰) ہم نے اولاد آدم (انسان) کو عزت دی۔

اب دیکھنا ہے کہ ہمارے خالق وپروردگار اللہ رب العزت نے ہم انسانوں کو کس مقصد کے لیے پیدا کیا، ہم انسانوں کی پیدائش وبناوٹ کا مقصد کیا ہے؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وما خلقت الجن والإنس الا لیعبدون (سورہ ذاریات: ۵۶) اور نہیں پیدا کیا میں نے انسان اور جن کو مگر صرف اس لیے کہ وہ عبادت کریں۔

تو خوب ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ انسان کی تخلیق کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے مگر مادی حیات دنیاوی زندگی

گذارنے کے لیے دوسری ضروریات، کسب معاش، مثلاً کھانا پینا، سونا جاگنا اور لباس و مسکن کی فراہمی و تکمیل میں اشتغال اصل مقصد عبادت خداوندی کو برقرار رکھتے ہوئے منع نہیں لیکن ان امور میں اشتغال مقصود نہیں بلکہ مبادی مقصود ہیں۔

قیامت کے دن خالق کائنات رب العزت کے نزدیک انسانوں کی عزت وعظمت اور قیمت صرف عبادت پر ہوگی بشرطیکہ اللہ کی عبادت محبوب رب العالمین خاتم الانبیاء والمرسلین حضور اقدس ﷺ کے بتائے ہوئے طریق پر ہو اپنی عقل سے گھڑی ہوئی نہ ہو۔

بات کچھ طویل ہوگئی مختصراً یہ عرض کرنا ہے کہ آپ حضرات نے جو آٹھ دس سال محنت کی ہے اس کا مقصد رضاء مولیٰ اللہ کی خوشنودی ہے جو اتباع رسول پر موقوف ہے بس عہد کر لیجئے اور پختہ عہد کر کے مدرسہ سے جائیے کہ زندگی کے ہر موڑ پر، ہر معاملہ میں حضور اقدس ﷺ کی ہدایت اور حکم پر امکانی طاقت پر چلوں گا یاد رکھئے کہ ایمان کی تعریف ہی یہی ہے:
تصدیق الرسول بما جاء به عن ربه -- ولله در القائل.

بے عشق محمد جو محدث ہیں جہاں میں آتا ہے بخار ان کو بخاری نہیں آتی

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح کو تسبیح وتحمید پر ختم کیا ہے احقر بھی اپنی شرح تسبیح وتحمید پر ختم کرتا ہے۔

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.

دعاء: اللّٰهم انی اسئلك من خیرما سالك منه نبیك محمد صلی اللّٰه علیه وسلم واعوذبك من شر ما استعاذ منه نبیك محمد صلی اللّٰه علیه وسلم وانت المستعان علیك البلاغ ولاحول ولا قوةالا باللّٰه.

العبد محمد عثمان غنی قاسمی غفرلہ
خادم حدیث مظاہر علوم (وقف) سہارنپور (یوپی)
۱۱/۱۲/۱۴۲۸ھ، ۲۲/۱۲/۲۰۰۷ء

تمّت

فہرست مضامین نصر الباری جلد سیزدہم

تمت

قال الشيخ ابنُ عطاءِ الله الإسكندري رحمه الله تعالى: مَنْ لم تكن له بِدايةٌ مُحْرِقة، لم تكن له نهايةٌ مُشْرِقة.

صَفَحاتٌ مِنْ صَبْرِ العُلَماءِ

عَلى شَدائدِ العِلمِ والتَّحْصِيلِ

بقلم

عَبْدِ الفَتّاح أبُو غُدّة

وُلد سَنَة ١٣٣٦ وَتُوفّي سَنَة ١٤١٧
رَحِمَهُ اللهُ تَعالى

اعتنى بإخراجه وترجم للمؤلف

سَلْمانُ بنُ عَبْدِ الفَتّاح أبُو غُدّة

الناشر

مكتبة الشيخ

٣/٣٣٥، بهادر آباد، كراچی نمبر ٥ـ

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

التقرير الكافى

فى حل

تفسير البيضاوى

پارہ ۱ء ۲ء

تالیف لطیف

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید

حضرت العلامہ مولانا الحاج محمد عثمان غنی صاحب

شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

قال الوزير الصالح يحيى بن هُبَيرة :

وَالوَقْتُ أَنفَسُ مَا عُنِيتَ بِحِفْظِهِ ... وَأَرَاهُ أَسْهَلَ مَا عَلَيْكَ يَضِيعُ !

قيمة الزمن عند العلماء

بقلم

عبد الفتاح أبو غدة

وُلد سنة ١٣٣٦، وتوفي سنة ١٤١٧

رحمه الله تعالى

الناشر

مكتبة الشيخ

٣/٤٤٥، بهادر آباد، كراچی نمبر ٥ـ

نصر من الله و فتح قریب و بشر المؤمنین

نصر المنعم

بحل سوالات

صحیح مسلم

مؤلف

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی صاحب استاذ حدیث مدرسہ مظاہر علوم وقف سہارنپور یوپی۔

خلیفہ و مجاز فقیہ امت خطیب ملت حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب دامت برکاتہم